UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188518
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ٩٣٠٥٥٧ Accession No. ٧١١٣

Author عبدالرحيم زبيري ع - د

Title الدر المنتشر

This book should be returned on or before the date last marked below.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَکُمْ مِّنْ اَزْوَاجِکُمْ بَنِیْنَ وَحَفَدَةً

مؤلفہ جناب معظم و محتشم مولانا مولوی عبدالرحیم صاحب نسیری الہاشمی

عظیم آبادی المسمی بہ

الدر المنثور

Digitized by eGangotri

فی

ترجمہ اہل صادقپور

معروف بہ

تذکرہ صادقہ

حسب فرمائش جناب مولوی محمد نورالحسن رقماہ اللہ علی الدرجات العلیٰ خلف اصغر مؤلف دام فیضہ

باہتمام منشی محمد ہدایت اللہ مالک مطبع ہذا واقع ہرسن روڈ نمبر ۱۲۱ کلکتہ

در مطبع المطابع واقع کلکتہ طبع شد

بار اول ۵۰۰ جلد

قیمت فی جلد علاوہ محصول ڈاک

ایقاظ

مین اس جگہ ایک فہرست اون حضرات کی لکھتا ہون کہ جنکے نام نامی اس تذکرہ مین درج ہوئے ہین اور اونکو ہماری گورنمنٹ عالیہ عادلہ کی طرف سے خطاب عطا ہوا ہے اور وہ کل سات ہین پانچ انمین سے وہ ہین کہ جنکو شمس العلما کا خطاب مرحمت ہوا اور دو وہ ہین جنکو خان بہادر کا خطاب بخشا گیا وھوھذہ

۱ شمس العلما جناب حضرت مولنا محمد سعید قدس سرہ ساکن محلہ مغلپورہ شہر پٹنہ

نمبر ۲۔ شمس العلما جناب مولنا محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ ساکن محلہ صادقپور شہر پٹنہ

نمبر ۳۔ شمس العلما برادر عزیز مولوی عبدالرؤف مرحوم و مغفور ساکن محلہ صادقپور شہر پٹنہ

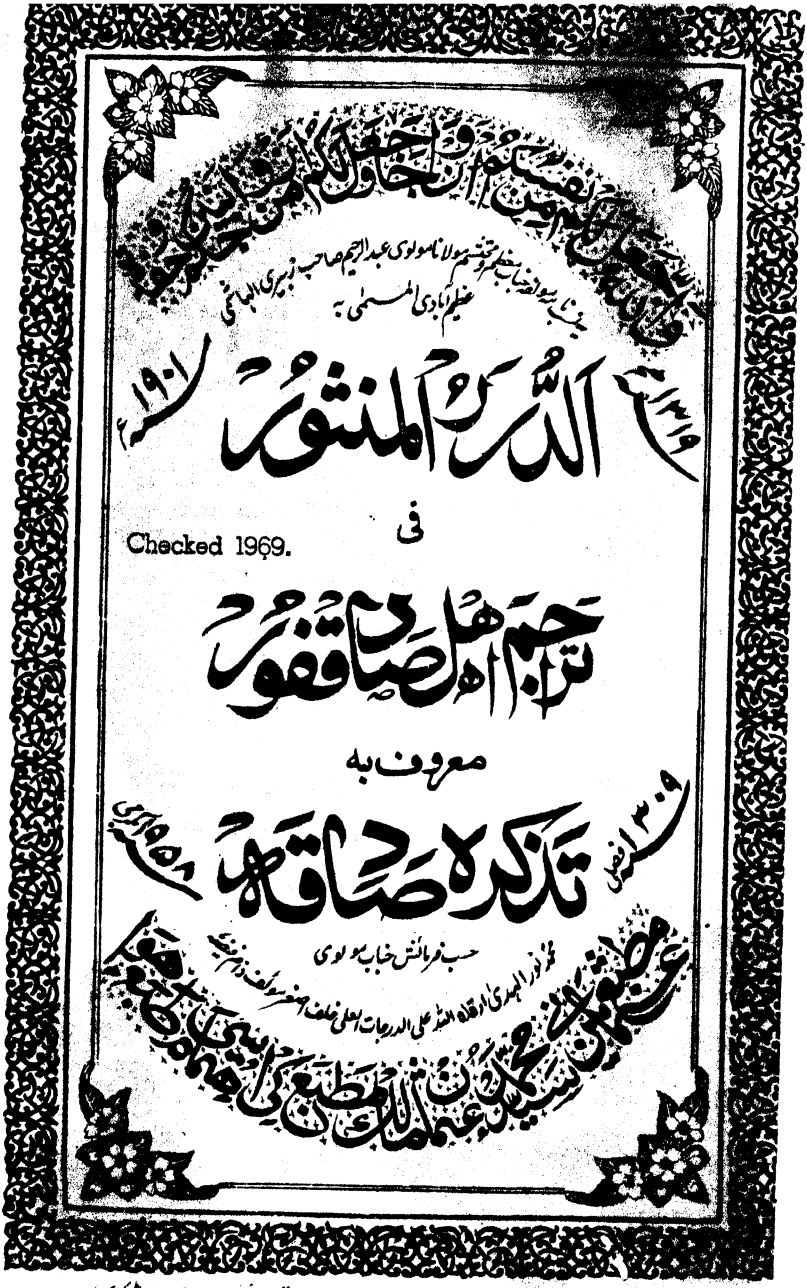
نمبر ۴۔ شمس العلما مولوی امجد علیصاحب سلمہ اللہ۔ لے پروفیسر سوسنٹرل کالج الہ آباد ساکن صادقپور پٹنہ

نمبر ۵۔ شمس العلما جناب حضرت مولنا نذیر حسین مدظلہ محدث دہلوی ساکن سورجگڈھ ضلع مونگیر

نمبر ۶۔ خان بہادر جناب قاضی سید محمد اجمل مرحوم ساکن قصبہ باڑہ ضلع پٹنہ

نمبر ۷۔ خان بہادر جناب قاضی مولوی فرزند احمد صاحب سلمہ ساکن گیا

چونکہ یہ خطابات بلا عوض کسی خدمت کے محض براہ شفقت و مہربانی خسروانہ و عنایت شاہانہ ہم مسلمان لوگون کی عزت افزائی و قدرشناسی کے لئے گورنمنٹ عالیہ نے مرحمت فرمائے ہین پس ہم سب مسلمانون کو عموماً اور فرقہ اہل حدیث کو خصوصاً و علی الخصوص خاندان صادقپور کو اسکا شکریہ قولاً و فعلاً ادا کرنا چاہیے کیونکہ الشکر یزید النعمۃ ہم مسلمانون کا فطرتی اور مذہبی شیوہ ہے کہ محسن کے احسان کا قولاً و فعلاً اعتراف کرین۔ جیساکہ جناب سرور کائنات مفخر موجودات رحمۃ للعالمین کا ارشاد ہے لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس پھر کون مسلمان ہوگا جو اسپر عمل نہین کرے گا۔ خاصکر فرقہ اہل حدیث کے لئے تو کسی اسلامی سلطنت مین بھی یہ آزادی مذہبی (کہ وہ بلا مزاحمت اپنے تمام ارکان دینی ادا کرین) نصیب نہین جو برٹش حکومت مین انھین حاصل ہے۔ پس ان کا فرض مذہبی و نصبی دونون ہے کہ وہ ایسی عادل اور مہربان گورنمنٹ کی مطیع و فرمان بردار رعایا ہون اور ہمیشہ دعا گوئے سلطنت رہین فتدبر و تفکر و لا تکن من الغافلین ہ



بار اول ۵۰۰ جلد

قیمت فی جلد علاوہ محصول ڈاک عہ

۹۲۰۵۰۶
۷

تنقیح ۴۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث منہما رجالا کثیرا ونساء ثم جعل لہ نسبا وصہرا ۵ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ ارجوہ ان یہون بہا علیّ کرب السیاق ۵ وان یختم بہا حیاتی یوم الرحیل من الدنیا والفراق ۵ وان یومننی بہا یوم الشدائد والاطراق ۵ واشہد ان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ نبی اکرمہ اللہ تعالی بجمیل الاخلاق ۵ اللہم صل وسلم وبارک علی عبدک ورسولک محمد وعلی آلہ واصحابہ البررۃ السباق ۵ الی الایمان والہجرۃ والجہاد والانفاق ۵ صلوٰتا وسلاما دائمین متعاقبین الی یوم الطلاق ۵

اما بعد کہتا ہے بندہ حقیر فقیر امیدوار رحمت ومغفرت رب کریم ابوالفتح محمد عبدالرحیم زبیری الہاشمی عفا اللہ عنہ وعن والدیہ کہ یہ کتاب ایک مقدمہ اور پانچ فصلوں اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

مقدمہ دربیان وجہ تالیف کتاب وثبوت ہاشمیت حضرت مولٰنا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران
فصل اول دربیان نسب نامہ ابوالاب مولٰنا ممدوح
فصل دویم دربیان نسب نامہ ام الاب مولٰنا ممدوح
فصل سویم دربیان نسب نامہ ابوالام مولٰنا ممدوح
فصل چہارم دربیان نسب نامہ ام الام مولٰنا ممدوح
فصل پنجم دربیان نسب نامہ بعض اہل قرابت قریبہ مولٰنا ممدوح
خاتمہ دربیان بعض امور متفرقہ وشجرۂ بیعت وغیرہ اور نام اسکا الدر المنثور فی تراجم اہل صادقپور معروف بتذکرۂ صادقہ رکھا گیا۔ واللہ المستعان علی اتمامہ

Checked 1975

مقدمہ دربیان وجہ تالیف کتاب وثبوت ہاشمیت حضرت مولٰنا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران

جب مین سنہ ۱۳۰۰ھ سو ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین گورنمنٹ کی مہربانی سے جزیرۂ اینڈمان سے رہائی پاکر اپنے مسکن قدیم شہر پٹنہ عظیم آباد محلہ صادقپور مین پہونچا تو اسکا پہ چا سنا کہ بعض لوگ ہمارے خاندان کو ابودرداء انصاری کی اولاد مین کہتے ہین چونکہ مین نے اکثر اپنے والد ماجد حضرت مولانا فرحت حسین غفر اللہ لہ سے سنا تھا کہ ہملوگ حضرت مخدوم یحیٰے منیری قدس سرہ کی اولاد سے ہین جو قریشی وہاشمی تھے لہذا اوسکی تردید کی اور کہا کہ ہملوگ قریشی وہاشمی ہین چنانچہ جناب حضرت والد مرحوم جب کبھی اپنے موضع گوڈھانہ پرجاتے جو قریب قصبہ منیر کے ہے اکثر مزار پر حضرت مخدوم ممدوح کے تشریف لیجاتے اور دعای مغفرت کرتے اور فرماتے کہ مین اونکی اولاد سے ہون اور یہ فقیر مسودہ اوراق ہذا بھی ہمراہ اون کے رہتا۔ ایکبار کا ماجرا ہے کہ عرصہ دو تین سال کا گذر گیا کہ اس عرصہ مین جناب حضرت والد مرحوم اپنے موضع گوڈھانہ پر گئے اور وہانسے موضع بھیورہ وسملی ویحیٰے پور ومہدانوان کا دورہ کیا۔ مگر منیر جانے کا اتفاق نہوا۔ ناگاہ حضرت والد مرحوم موضع یحیٰے پور مین مقیم تھے کہ ایک شب مین الیقظۃ والنوم حضرت مخدوم یحیٰے منیری قدس سرہٗ کو دیکھا کہ آپ تشریف لائے ہین اور فرماتے ہین کہ تم یہان تک آئے اور مجھ سے ملاقات نکی۔ فقط جب فجر ہوئی بعد نماز صبح حاضرین کے سامنے جو اوسوقت جمع تھے آپنے یہ معاملہ بیان فرمایا اوربعد

اوسکے مع کل حاضرین جو قریب سو نفر کے ہونگے سیر تشریف لیگئے - اور وہان سے جناب قاضی کیاحین
مرحوم مغفور کو جو ہلو گونکے قرابت مند تھے ہمراہ لیکر مزار پر جو ایک کھلے میدان مین بغیر چار دیواری کے پختہ
بنا ہوا ہی پہنچے اور دیر تک دعاے مغفرت کرتے رہے اوسکے بعد وہین مراقب ہوے اور حضرت مخدوم سے ملاقات ہوئی
آپکو نہایت محفوظ پایا اور آپ سے بہت کچھ باتین ہوئین جنکی تفصیل اسوقت یاد نہین - بہرکیف جو کچھ مین نے
اپنے والد بزرگ سے سنا تھا اوسکی بنا پر نادانونکی ہفوات کی تردید کی اور شاہی اوسکے یہ بات خیال مین گذری
کہ اسکو مدلل کرکے دکہانا چاہیے اور نیز یہ خیال گذرا کہ عالی خاندانی بہی خدا کی بڑی نعمت ہی جتنے نبی مبعوث
ہوے سب عالی خاندان ہوے ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے تمام خاندانون مین سب سے بڑے
عالیخاندان تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلسلہ امارت وامامت کو قیامت تک کیلئے سب سے بڑی عالیخاندان
یعنے قریشیون کیلئے خاص فرماگئے ہین جیساکہ فرمایا ہے الائمۃ من قریش اور نیز آپنے عام امتونکو حکم دیا ہی
کہ اپنے لوگونکو نسب بتادیا کرو اوسکے فوائد بتاکر انساب کی تعلیم پر رغبت دلائی ہی کما ورد فی الحدیث عن
ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تعلموا من انسابکم ما تصلون بہ ارحامکم فان صلۃ الرحم
محبۃ فی الاہل مثراۃ فی المال منساۃ فی الاثر - اخرجہ الترمذی - لہذا مجھپر بہی اپنے خاندان
کا فرض ہی کہ بموجب حدیث شریف مذکور وآیہ کریمہ واما بنعمۃ ربک فحدث جناب مولانا ولایت علی
علیہ الرحمۃ والغفران کے نسب کے (جنکے سلسلہ نسب مین داخل ہونیکا شرف عاجز مولف کو بہی حاصل ہی) قوی
سندون کیساتھ واضح طور پر مختلف طرق سے ظاہر کرون اور نہایت اطمینان قلب اور اعتماد ویقین کیساتھ
یہ بات بتادون کہ جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران اور ہملوگ ہاشمی ہین فضلا عن القرشیۃ مگر چونکہ
ہمارے خاندان کا نسب نامہ جو ہمارے گہر مین موجود تہا اور اوس پر بہت سے لوگونکے مہر ودستخط بہی تھے
وقت ضبطی ہماری جائداد کے ہمراہ کتب ودیگر کاغذات کے سرکار مین چلا گیا اب میرے ہاتھ مین کوئی دلیل باقی
نرہی کہ مین نادانونکا منہ بند کرون - لابد مین نے اپنے دوسرے قرابت مند وہمدلوگون کیطرف رجوع
کیا کہ اونکے پاس سے بہم پہونچاکر اپنا نسب نامہ درست کرون پس سب سے اول جو مجھکو اپنے ہاشمی ہونے کی
سند ملی وہ یہ ہے کہ ایک شخص محمد علی نام جو ربیب نمبر مہر علی صاحب مختار وملازم جناب حضرت مولانا
احمد اللہ ومولانا الہی بخش علیہما الرحمۃ والغفران کا تہا اوسکے پاس ایک کتاب قلمی تہی کہ جسپر مہر ودستخطان
دونون حضرات کے موجود تہے اوس کتاب کو محمد علی مذکور نے وقت ضبطی جائداد وکاغذات وغیرہ کے

کسی طور پر حاصل کر لیا تہا بذریعہ برادرم مولوی محمد حسن مرحوم مغفور کے وہ کتاب مجھکو ملی چنانچہ اشعار اوسکے بقدر
حاجت آیندہ موقع پر لکھون گا اوس سے ثابت ہوا کہ ہملوگ ہاشمی ہین بعد اوسکے جناب خواجہ عبدالکریم مرحوم و
مغفور ساکن شہر گہاٹی سے ملاقات ہوئی چونکہ وہ اس فقیر کے ہمجد ہین اون سے مین نے اس کتاب کا تذکرہ
کیا اونہون نے فرمایا کہ وہ کتاب میرے پاس بہی موجود ہے مگر ناتمام ہے اوسکا نام نگارستان چین ہے اوسکے
مولف وہ ہین جنہون نے قصہ چہار درویش کو نظم کیا ہے اور وہ کتاب دست مخلص سے مولوی دلاور علی مرحوم
کے لکہی ہوئی ہے اور وہ اولاد سے ملا محمد سعید قدس سرہ کے تھے پس مین نے اپنا اشتیاق ظاہر کیا چنانچہ خواجہ
صاحب مرحوم مغفور نے شہر گہاٹی پہونچ کر اوس کتاب کو مع نسب نامہ کے جسکا سلسلہ مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ
سے لیکر زبیر ابن عبدالمطلب تک پہنچا ہے بذریعہ ڈاک میرے پاس بہیجدیا مین نے اوس کتاب مین سے چند
اشعار بقدر حاجت نقل کر کے اوس کتاب کو اونکے پاس واپس کیا اور وہ نسب نامہ اونکا بہیجا ہوا اسوقت تک میرے
پاس بطور سند موجود ہے جسکا جی چاہے آکر ملاحظہ کرے اور علاوہ اوسکے اور بہت سی جگہون سے جو ہمارے
ہمجد لوگ ہین نسب نامہ اونکا منگوایا اور دیکہا از انجملہ تذکرۃ الکرام مولفہ مولوی احمد کبیر صاحب ساکن دانا پور
محلہ شاہ ٹولی مطبوعہ نولکشور و منہا گل فردوس مصنفہ حضرت شاہ امین احمد صاحب بہاری سجادہ نشین حضرت
مخدوم شرف الدین بہاری قدس سرہ مطبوعہ نولکشور اور ایک کتاب قلمی کہ جسپر قریب پچاس دستخطونکے
تہے کہ حضرت مخدوم یحیی منیری زبیری الہاشمی ہین جناب شاہ محمد نور صاحب ساکن بہار محلہ امیر سجادہ نشین روضۂ
حضرت مخدوم احمد چرم پوش بن سید موسی ہمدانی سے مجھکو ملی مین نے اوسمین سے نسب نامہ مخدوم یحیی منیری
اور مخدوم احمد چرم پوش اور کچہہ اور مضمون بہی بقدر حاجت نقل کر کے اوس کتاب کو اونکے پاس واپس
بہیجدیا من شاء فلینظر هناك اخیر مین جب ۱۳۱۷ھ ہجری مین یہ فقیر بمعیت برادرم مولوی اشرفعلی
صاحب سلمہ کے شہر گہاٹی گیا اور بہت سے نسب نامے قدیم لکہے ہوئے سو سو برس کے مختلف لوگون کے
مجھکو ملے بعض کو اونمین سے مین اپنے ہمراہ بہی لے آیا ہون جو اسوقت میرے پاس موجود ہین جسکا جی چاہے
آکر صدق و کذب کو دریافت کرلے اور بعض کو وہان چہوڑ آیا وہ سب بالاتفاق بتا رہے ہین کہ جناب
حضرت مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ کا خاندان زبیری الہاشمی ہے اور نیز اوس کتاب نگارستان چین
مصنفہ مولوی دلاور علی مرحوم کو بہی جو حافظ سید عبدالرحمن خلف اکبر سید عبدالکریم مرحوم کے پاس تہی
منگا کر مولوی اشرف علی صاحب سلمہ کو ملاحظہ کرادیا اونہون نے بہی بچشم خود اون اشعار کو جو آگے نقل ہونگے

ملاحظہ فرمایا۔ مگر یہان ایک بات ان کاغذات مین مجکو ملی جو باعث مغلطہ عوام کالانعام ہوئی ہے اور نادانونکو کچ مچ بولنے کا موقع ملا ہے وہ یہ ہے کہ بعض نسخونمین جگہ پر زبیر ابن عبدالمطلب بن ہاشم کو ابودرداء بن عبدالمطلب بن ہاشم لکھا ہے اور بعض مین ابودرداء معروف بہ ابوصعب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف لکھا ہے لیکن اکثر نسخونمین زبیر ابن عبدالمطلب بن ہاشم لکھا ہے اور یہی صحیح ہے پس عقل کے دشمن نادانون نے ابودرداء کے نام سے ابودرداء انصاری سمجھکر لفظ انصاری کا ساتھ ابودرداء کے اپنی طرف سے اضافہ کردیا اور یہ نہ سمجھا کہ ایک نام کے ایک زمانہ مین ایک مقام مین بلکہ ایک ہی خاندان مین چند اشخاص ہوتے ہین تا وقتیکہ اونکی ولدیت وسکونت وقومیت وغیرہ مطابق نہ کیجاے اوسوقت شخص واحد کا اطلاق نہین کیا جاسکتا ہے پس جب مین نے قلمی نسخون مین اختلاف پایا یعنی بعض مین زبیر اور بعض مین اونکی جگہ ابودرداء تب مین نے بڑی بڑی معتبر کتابون کی طرف مثل **کتاب المعارف** مصنفۂ امام ابن قتیبہ اوستاد امام ترمذی صاحب جامع وکتاب الانساب سمعانی وجمہرۃ الانساب امام ابن حزم ظاہری وکتاب الانساب امام ذہبی وانساب سیوطی واسد الغابہ وغیرہ کی طرف رجوع کیا کیونکہ حضرت عبدالمطلب بن ہاشم ایسے شخص ہین جنکی اولاد واحفاد کی تحقیق بڑے بڑے اصحاب تواریخ وانساب نے کی ہے پس سب متفق ہین کہ عبدالمطلب کی اولاد مین زبیر ایک شخص تھے۔ اور ابودرداء نام کا کوئی نہین تھا جسکی تحقیق کامل آیندہ سوانح زبیر عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین آویگی وہان ملاحظہ فرمایئے۔ اب مین اصل مضمون کتاب شروع کرتا ہون اور اللہ سے مدد چاہتا ہون کہ وہ میری نیت کو اس کتاب کی تحریر مین فخر بالانساب وغیرہ امور بد سے بچاکر محض لبطور احقاق حق وبیان واقعی کے رکھے

تنبیہ عالی نسبی بلا عمل کسی کام کی چیز نہین ہے نہ دین مین نہ دنیا مین کما قال اللہ تعالی وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ مگر یہان عمل کیساتھ دونون جگہ بکار آمد ہے جیسا کہ منطوق کلام لازم الوثوق ہے والذین امنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم وما التنھم من عملھم من شیئ پس مین بھی امیدوار ہون کہ اللہ رب العزت محض اپنے کرم سے میری نیت وعمل کو درست کردے اور میرے آباے صالحین کے کیساتھ مجکو ملادے وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

فصل اول دربیان نسب نامہ ابوالاب مولنا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران حضرت مولنا محمد سعید قدس سرہ نے جو جد الجد حضرت مولانا ولایت علی علیہما الرحمۃ والغفران کے تھے قصۂ چہار درویش کو فارسی مین نظم کیا اور اوس کا نام

نگارستان چین رکھا نصف وہ نظم کرنے پائے تھے کہ اون کا انتقال ہوگیا بقیہ نصف کو اون کے صاحبزادہ جناب مولوی دلاور علی مرحوم و مغفور نے نظم کیا اوسمین سے بقدر حاجت اسجگہ نقل کرتا ہون بسند اس بات کے کہ جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران قریشی اور ہاشمی تھے اور نیز اولاد سے حضرت مخدوم یحییٰ منیری قدس سرہ کے۔ اشعار۔

حضور نکتہ سنجان معانی	سریر آرائے ملک ترزبانی	کنم احوال خود را آشکارا	عزیزان نسبنامہ مرا این جا ببینید
بہندستان یکی صوبہ بہار است	دران یک شہر پٹنہ نامدار است	عظیم آباد گویندش ازین پیش	بدانی مولدم ہمچنیکہ ایشان شہر
ولادت نام این مخدوم باشد	علی بہمین مضموم باشد	برائے اختصار ایں مرد مقبل	بہر یک جا تخلص میکنم دل
واحوال مفصل این چنین است	بیانش میکنم چنیک ہمین است	کہ مولانا سعید آن قبلہ گاہم	پدر بودہ است ما را ہم پناہم
قریشی ہاشمی چون بود نسبش	علی ہذا کفار قریش حسبش	ز نسل حضرت یحییٰ منیری	یکی ان بود با جود و دلیری
	ہمانا عالم دنیا و دین بود	وکشاف اسرار الیقین بود	

نسب نامہ حضرت مخدوم یحییٰ منیری قدس سرہٗ منتخب از گل فردوس مصنفہ جناب امین احمد صفا فردوسی بہاری متخلص بہ ثبات سجادہ نشین روضہ حضرت مخدوم الملک شیخ شرف الحق والدین احمد یحییٰ منیری قدس سرہٗ مطبوعہ نولکشور در ۱۸۸۴ء عیسوی مطابق سنہ ۱۳۰۱ ہجری۔

شاہ آمون بہ بیاض از سر تحقیق	تمام	در نسب نامہ مخدوم جہان کرد رقم	
پسر حضرت یحیاے منیری شرف است		کاین چنین صیت کمالش بہمہ طرف است	
ہست یحیاے منیری پسر اسرائیل		کہ بود ہادی اسرار طریقت بے قیل	
او بود ابن محمد کہ بود تاج فقیہ		کز پئے او بہند ے آمدہ شان لغنیہ	
او بود در نسبش ابن امام ابو بکر		کہ رسید است ز عرفان بمقام بو بکر	
بو محمد پدر او ست در ارباب نسب		کہ بزرگی و شرف یافت وی از بخشش رب	
پدرش را بہمہان بود ابو القاسم نام		کہ بسے با عظمت بود بنزدیک انام	
بو صیام است بگیتی پدرش را کنیت		کو نرفتہ است گہے راہ خلاف سنت	
بو سعید است مرا و را پدر نیک صفات		کافسکارا و نہان بود و بذاتش برکات	
او بود در نسبش ابن امام ابو الفتح		مشتہر در علم خویش بنام بو الفتح	

پسر اوست ابو اللّیث[۱] کہ بود است امام — کز ریاضات سلوک رہ حق کرد تمام
پدر اوست ابو اللّیل[۲] نکو کرد ارے — کہ نمیداشت بجز عشق و محبت کارے
پدر اوست ابو الزّہرہ[۳] سراپا عرفان — چون ہمے بر فلکِ رفعت و ہمت تابان
پدر اوست ابو السّمہ[۴] امام عالم — آنکہ او شہد ہدٰے ریخت بکام عالم
پدر اوست ابو الدین[۵] سراپا اوصاف — آنکہ غالب شدہ بر نفس بہر گونہ مصاف
پدر شیخ ابو الدّین[۶] ابو سعود[۷] است — کہ ز طفلی ہمہ افعال خوشش محمود است
پدر اوست ابو الدّر[۸] بوغا مرد دلیر — کہ گرائید سوے دین نبی ہمچون شیر
پدر اوست زبیر[۹] آنکہ بود عم رسول[۱۰] — شرح فخر نسبش جملہ فضول است فضول
پدرش مطلب[۱۱] آنکو پدر عبد اللہ — آنکہ در مکہ فزون داشت ہم او عزت و جاہ
پدر او ست ابو الہاشم[۱۲] بن عبد مناف — چہ تواں گفت بغیر نسب او اوصاف[ف]

نسب نامہ صحیح جناب حضرت مولانا و مولا تعالی علیہ الرحمۃ والغفران

(۱) مولانا ولایت علی و مولانا عنایت علی
و مولوی فرحت حسین غفر اللہ لہم فرزندان
(۲) مولوی فتح علی مرحوم و مغفور
(۳) مولوی وارث علی مرحوم
(۴) ملا محمد سعید عرف ملا بخشو مرحوم
(۵) قاضی احمد اللہ مرحوم قاضی پرگنہ اول ضلع گیا
(۶) ملا حفیظ اللہ مرحوم اور بعض نسخہ میں شکر اللہ پایا گیا
(۷) حضرت مولانا محمد عارف قدس سرہ ملقب بہ ابو الفتح۔
(۸) ملا شیخ محمد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ
(۹) ملا شیخ محمد منصور رح
(۱۰) شیخ ابو الحسن رح
(۱۱) حاجی عبد اللہ عرف حاجی الحرمین رح
(۱۲) صدر الاتقیا حضرت خواجہ علی رح
(۱۳) سالک طریقت ماہ برج حقیقت حضرت شیخ حمید الدین قدس سرہ

ف الیقاظ شاہ امون تلامذہ سے جناب حضرت مخدوم یحیی منیری کے تھے انہوں نے ایک کتاب احوال میں حضرت مخدوم قدس سرہ کے لکھی ہے اور نسب نامہ بھی اپنا لکھا اوسی میں درج کیا ہے وہ کتاب بہار کے خانقاہ میں گدی نشین کے پاس دراثتاً چلی آتی ہے اوسی سے حضرت شاہ امین محمد صاحب نے یہ نسب نامہ لکھا ہے پس اسکی سند صحیح مرفوع متصل ہوئی۔

(۱۴) مظہر عرفان غازی و شہید حضرت مخدوم عزیز الدین کھیمی قدس سرہٗ

(۱۵) حضرت مخدوم خلیل الدین قدس سرہٗ

(۱۶) حضرت زبدۃ الواصلین مخدوم یحییٰ منیری قدس سرہٗ۔

(۱۷) حضرت سلطان محمد اسرائیل قدس سرہٗ

(۱۸) حضرت محمد معروف امام تاج فقیہ قدس سرہٗ مدنی الاصل ثم المنیری[1]

(۱۹) حضرت امام ابوبکر قدس سرہٗ

(۲۰) ابو محمد عرف امام ابو الفتح قدس سرہٗ

(۲۱) امام ابو القاسم قدس سرہٗ

(۲۲) حضرت امام ابو الصائم قدس سرہٗ

(۲۳) حضرت ابو سعید عرف مولانا ابو الدہر قدس سرہٗ

(۲۴) حضرت امام ابو الفتح قدس سرہٗ

(۲۵) امام ابو اللیث قدس سرہٗ

(۲۶) حضرت امام ابو اللیل قدس سرہٗ

(۲۷) حضرت ابو الدہر قدس سرہٗ

(۲۸) حضرت امام ابو سہمہ قدس سرہٗ

(۲۹) حضرت امام ابو الدین امام عالم قدس سرہٗ

(۳۰) حضرت ابو مسعود تابعی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۱) حضرت عبد اللہ کنیت ابو ذر رضی اللہ عنہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۳۲) حضرت زبیر کنیت ابو درداء و ابو صعب عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۳۳) عبد المطلب جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۳۴) ہاشم

(۳۵) عبد مناف

یہ نسب نامہ جو لکھا گیا ہے وہ ہے جسکو میں نے ہدایت التوحید کی پشت پر لکھوا کر چھپوایا ہے اب اس کے ثبوت میں چند نسب نامے جو دوسرے لوگوں سے مجکو ملے ہیں لکھتا ہوں اور سب کے پہلے اوس نسب نامہ کو لکھتا ہوں جسمیں بجاے زبیر کے ابو درداء و ابو صعب لکھا ہے تاکہ اوس بیان کی جو اوپر لکھ آیا ہوں تصدیق ہو جاوے کہ یہ ابو درداء مطلبی و ہاشمی ہیں نہ انصاری[2]

نسب نامہ قریشی ہاشمی ابو صعبی کہ بابی دردائی نیز معروف انصاری است[3]

خادم الفقراء عبد المنعم معروف بغلام مصطفےٰ ابن غلام قلندرؒ مرحوم ابن محمد احسان مغفور ابن حضرت شاہ رحمت اللہ مرحوم

[1] آپکا خاندان مدنی الاصل تھا پھر فلسطین الرحمن جو ایک قصبہ کا نام ہے ملک شام میں جہاں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی قبر ہے جاکر خاندان بساپھر وہاں سے منیر شریف آئے

[2] ابو درداء انصاری کی نسبت اُسُد الغابہ جلد ۵ صفحہ ۱۸۵ میں لکھا ہے ابو درداء اسمہ عویمر ابن مالک بن زید بن قیس بن امیہ بن عامر بن عدی بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج وقیل اسمہ عامر بن مالک وعویمر لقب

[3] یہ نسب نامہ ابو صعب کا ہے

ابن حضرت شاہ نصر اللہ[1] مرحوم بن ہادی صوری و معنوی حضرت مولانا شاہ غلام مصطفےٰ[2] قدس سرہٗ ابن حضرت شاہ ہدایت اللہ[3] ابن حضرت شاہ ولی الدین ابن حضرت شاہ رحمت اللہ[4] ابن حضرت شاہ ضیاء اللہ ابن حضرت شاہ عجیب اللہ[5] بن ابن حضرت مکی مدنی[6] الاشرفین مخدوم شیخ علی[7] قدس سرہٗ ابن حضرت صدر الاتقیا مخدوم شیخ خواجہ علی[8] قدس سرہٗ ابن سالک مسالک الحقیقت برہان ما حقیقت حضرت مخدوم شیخ حمید الدین[9] ناگوری رحمۃ اللہ مرقدہٗ ابن منظر علم و عرفان حضرت مخدوم عزیز الدین[10] مکی قدس سرہٗ ابن بدۃ المحققین حضرت مخدوم شیخ خلیل الدین[11] قدس سرہٗ ابن قدوۃ الواصلین بدۃ العارفین تارک السلطنۃ حضرت مخدوم شاہ یحییٰ منیری[12] نور اللہ مرقدہٗ ابن حضرت سلطان محمد[13] ارسلان قدس سرہٗ ابن حضرت امام[14] تاج فقیہ سلطان حجاز ثم سلطان ہند و بعد ولی عہد فرمون حضرت محمد اسرسین سلطنت ہند ملک قدیمی خود کہ حجاز بود ہ است باز تشریف برد ند واز منکوحہ دیگر مخدوم عبد العزیز جد مخدوم شاہ شیخ شیخ پوری پیدا شد ند ابن شیخ ابو بکر[15] قدس سرہٗ ابن حضرت شیخ[16] ابو الفتح قدس سرہٗ ابن حضرت شیخ ابو الصائم[17] نور اللہ مرقدہٗ ابن حضرت مخدوم شیخ ابو اللیل[18] قدس سرہٗ ابن شیخ ابو الاسرار[19] قدس سرہٗ ابن حضرت شیخ ابو اللیث[20] قدس سرہٗ ابن حضرت شیخ ابو سہم[21] قدس سرہٗ ابن حضرت شیخ ابو الدین قدس سرہٗ ابن حضرت امام[22] احمد[23] قدس سرہٗ ابن امام حضرت ابو درداء[24] معروف بہ ابو صعصعہ[ف] قدس سرہٗ ابن حضرت عبد المطلب[25] ابن ہاشم[26] ابن عبد المناف[27] القرشی۔

اور اسی نسب نامہ مین جو نہایت کہنہ و ثر ولیدہ کاغذ پر تخمیناً سو برس سے زیادہ کا لکھا ہوا ہے چند ورقون کے بعد یہ نسب نامہ بھی لکھا ہوا ہے کہ جسکی نقل بجنسہ مین کرتا ہون تاکہ حضرات ناظرین ملاحظہ فرمائین کہ یہ نسب نامہ ساختہ و پرداختہ فقیر مؤلف کتاب کا ہے یا عن اب و عن جد کا برا عن کابر چلا آتا ہے وہو ہذا۔ مولوی فتح علی و بشارت علی بن شیخ وارث علی بن مولوی محمد سعید[28] عرف میان بخشو بن بعث[29] و فضیلت پناہ ملا قاضی احمد اللہ بن فضیلت دستگاہ ملا شیخ حفیظ اللہ بن مجمع الکمالات صوری و معنوی حضرت ملا شیخ محمد عارف[30] قدس سرہٗ ابن حضرت ملا شیخ ابراہیم[31] قدس سرہٗ ابن حضرت[32] ملا شیخ منصور قدس سرہٗ ابن حضرت شیخ ابو الحسن[33] قدس سرہٗ ابن حضرت ملا حاجی الحرمین الشریفین مخدوم شیخ حاجی[34] قدس سرہٗ کہ جد اعلےٰ حضرت غلام مصطفےٰ ابی الدردائی الہاشمی اند۔ اب مین زیادہ توضیح کے واسطے ایک نقشہ لکھتا ہون کہ جس سے معلوم ہو جائیگا کہ عبد النعیم عرف غلام مصطفےٰ کاتب نسب نامہ ہذا اور مولانا حضرت ولایت علی علیہ الرحمۃ

[ف] یہ ابو درداء ابن عبد المطلب بن حنانہ بن مالک بن زید بن قیس خزرجی۔

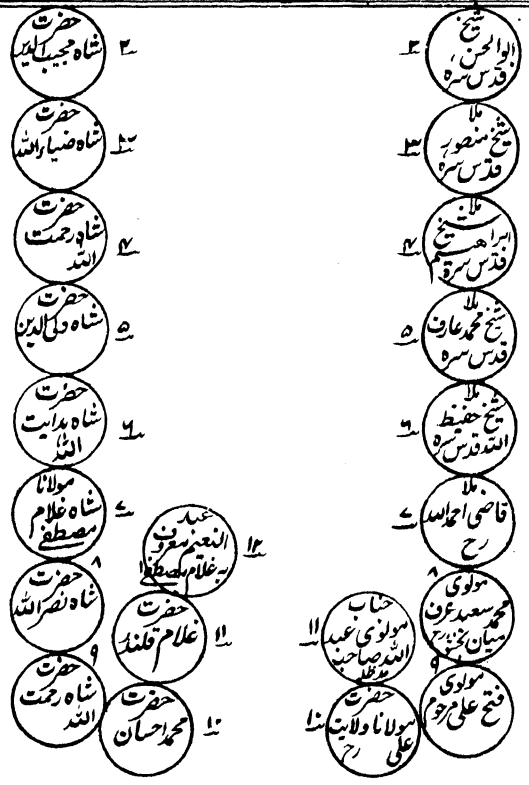
کہان پر جاکے ایک جد ہوئے ہین - نقشہ -

۱

حاجی الحرمین قدس سرہ

۱۱

ف



فرد نسب نامہ کہنہ کاغذ پر لکھا ہوا میرے پاس اسوقت موجود ہے آؤ دیکھو -

سوانح حضرت زبیر عم رسول اللہ صلعم

باتفاق اہل سیر نبوی واصحاب تواریخ وانساب وشجرۂ عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف شیبۃ الحمد کے دس[۱۰] بیٹے اور چھ[۶] بیٹیاں تھین - اور بعضون نے گیارہ[۱۱] اور بعضون نے بارہ[۱۲] اور بعضون نے تیرہ[۱۳] بیٹے بھی لکھے ہین - جسپر امام ابن قتیبہ صاحب کتاب المعارف اُستاد امام ترمذی وامام طبری وغیرہ اہل تواریخ متفق ہین اونکے اسامی سامی یہ ہین عبداللہ[۱] والد حضرت نبی کریم صلعم زبیر[۲] - ابوطالب[۳] اونکا نام عبد مناف بھی تھا - یہ تینون ایک مان سے) ابوالفضل عباس[۴] - ضرار[۵] - حمزہ[۶] - مقوم[۷] - ابولہب[۸] عبید[۹] (انکا نام حجل اور بعضون نے نوفل لکھا ہے) حارث[۱۰] انمین سے چھ قبل رسالت آنحضرت صلعم کے انتقال کرگئے - بہ اتفاق اہل سیر وتواریخ چار نے زمانہ رسالت کا پایا - اونمین دو مشرف باسلام ہوئے - حضرت حمزہ[۶] اور حضرت عباس[۴] اور دو محروم رہے - ابوطالب[۳] اور ابولہب[۸] اور جنمین اختلاف ہے وہ ابوطاہر[۱۱] عمر[۱۲] - عبدالقادر[۱۳] ہین - واللہ اعلم -

زبیر ابن عبدالمطلب بڑے شاعر زمانہ جاہلیت مین تھے - اشعار پر جستہ کہا کرتے تھے - اصابہ فی تمییز الصحابہ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رح مین ہے کہ زبیر بن عبدالمطلب رسول اللہ صلعم کو طفولیت کی حالت مین کھلایا کرتے تھے - اور یہ جملہ پڑھا کرتے - محمد بن عبدم + عشت بعیش النعم + فی اقرع اشیم + مبرد نے کامل مین نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم کو بہت پیار کرتے تھے - یہ اور حضرت عبداللہ اور ابوطالب ایک ماں باپ سے عینی بھائی تھے اور نیز لکھا ہے کہ زبیر کی اولاد سے ایک بیٹا جنکا نام عبداللہ کنیت ابوذر وابوغامر ہے اور ایک بیٹی ضباعہ تھین[۱۵] - اور قرۃ العیون صفحہ ۵۰ مین لکھا ہے - جب رسول اللہ صلعم کے دادا عبدالمطلب کا انتقال ہوا - زبیر اور ابوطالب مین جھگڑا ہوا کہ محمد صلعم کی کفالت کون کرے زبیر چاہتے تھے کہ ہم کریں آخر کو فرعۂ ڈالا گیا جب قرعہ بنام ابوطالب نکلا زبیر خاموش ہوئے لیکن آپکے ساتھ محبت والفت بہت رکھتے تھے تواریخ مین لکھا ہے کہ فجار کی لڑائی جو عرب مین مشہور ہے منجملہ اوسکے جو عکاظ مین ہوئی تھی اوسمین حضرت زبیر نے بڑی بہادری دکھائی تھی - رسول خدا صلعم بھی وہان تشریف رکھتے تھے آپکی عمر اوسوقت تیرہ[۱۳] چودہ[۱۴] برس کی ہوگی

---

[۱۵] اور سوانح عمری محمد صلی اللہ علیہ وسلم مصنفہ مولوی محمد شاہ خان ساکن رام پور مین لکھا ہے کہ زبیر کے دو بیٹے عبداللہ وطاہر اور دو بیٹی ضباعہ دام الحکم تھین اور ایسا ہی شمس التواریخ مین بھی لکھا ہے -

آپ اپنے چچا زبیر کو تیر دیتے چلے جاتے تھے اور وہ اوس سے مارتے جاتے تھے اور جو دشمن قریب آجاتا تو اوسکی نیزہ اور تلوار سے بھی خبر لیتے الغرض دسدن آپنے کشتون کا پشتہ باندھ دیا اور آخر مین جب قریش بھاگ کر حرم شریف مین آکر چھپے حضرت زبیر اوس میدان سے ہٹے اور وہین کھڑے رہے اوسی روز سے آپکا لقب ابوصعب مقرر ہوا اور ممکن ہے کہ آپکی کنیت ابو درداء اور ابوصعب دونون ہون کیونکہ عرب کا دستور تھا کہ شخص واحد کی متعدد کنیتین بھی ہوتی تھین۔ جیسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب دونون ہی ہین۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سوانح عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ

(کنیت ابوذر و ابوغامر)

عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ اصابہ فی تمیز الصحابہ مین انکا نمبر شمار ۹۰۳۹ ہے اون کا حال اسد الغابہ فی احوال الصحابہ مین جو تصنیف ابن اثیر جوزی کی ہے اور امام عبدالبر نے استیعاب مین تفصیل سے لکھا ہے اور ابن سعد نے صحابہ کے طبقہ خامسہ مین انکو لکھا ہے انکی والدہ کا نام عاتکہ بنت ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمر و بن مخزوم ہے بہت بڑی جری اور بہادر تھے جنگ حنین مین غزوات النبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین نہایت ثبات قدمی دکھائی۔ اسد الغابہ مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو فرماتے تھے ابن عمی وحبیبی وقیل انہ کان یقول ابن ابی۔ یعنی آپ کمال فرط محبت سے انکو اپنے باپ کا بیٹا اور اپنا دوست فرماتے۔ اور کبھی فرماتے کہ میرے چچا کے بیٹے ہین۔ اصابہ مین ہے کہ عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس مین فتح مکہ کے دن حاضر ہوئے تو آپ نے انکو ملّہ پہنایا یعنی ایک جوڑا کپڑا۔ اور اپنی بغل مین بٹھلایا اور فرمایا کہ یہ میری مان کے بیٹے ہین اور انکے باپ ہمارے ساتھ بہت نکو کار تھے اس سے معلوم ہوا کہ انکی والدہ بھی آپ پر بہت تلطف و مہربانی فرماتی تھین۔ جسوز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف ہوئی انکی عمر قریب بیس برس کے تھی۔ امام واقدی نے لکھا ہے کہ ہمکو علم نہین کہ انسے کوئی حدیث بھی مروی ہے ۱۳ سنہ ہجری مین حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت مین جنگ اجنادین مین شہید ہوئے اسد الغابہ مین لکھا ہے کہ رومیون کی جنگ مین حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت مین یہ شریک ہوئے اور اجنادین کے روز بڑی بہادری دکھلا کر شہید ہوئے پہلے پہل جو شخص رومیون مین سے مقابلہ کو نکلا۔ وہ بطریق معلم تھا اور اسطرف سے عبداللہ ابن زبیر بن عبدالمطلب نکلے اوسکو قتل کیا اور اوسکے اسباب کی طرف رخ نہین کیا پھر اودھر سے ایک دوسرا بطریق نکلا اور ادھر سے یہی عبداللہ ابن زبیر نکلے بطریق نے نیزہ نکالا۔

انھون نے بھی نیزہ نکالا۔ دونون مین دیر تک نیزہ بازی ہوتی رہی پھر بطریق نے سیف نکالی۔ انھون نے بھی اپنی تلوار نکالی۔ دونون مین دیر تک شمشیر زنی ہوتی رہی پھر عبداللہ نے حملہ کرکے اوسکے مونڈھے پر یہ کہکر کہ لے یہ تلوار ابن عبدالمطلب کی ہے مارا باز واوسکا کٹ گیا۔ اس پر رومی بھاگ چلے تو عمر وابن عاص رض نے ارادہ کیا کہ انکا پیچھا کیا جاوے۔ عبداللہ نے فرمایا قسم ہے ہمکو خاموش رہنے کا صبر نہین۔ پھر تلوار مارتے ہوئے اندر گھس گئے۔ اور تلوارین دونون فوجون کی ملگئین۔ بعد اوسکے رضہ مین انکی نعش شہید پائی گئی اور دس رومی انکے اِرد گرد مُردہ پڑے ہوئے تھے۔ جنکو انھون نے مارا تھا۔ اور تاریخ الکامل علامہ ابن الاثیر جزری مین ذکر واقعہ اجنادین مین لکھا ہے۔ وفیھا قتل عبد اللہ ابن الزبیر بن عبد المطلب بعد ان قتل جمعًا من الروم فی المعرکۃ وکان عمرہ یوم مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحی ثلاثین سنۃ اس سے معلوم ہوا۔ کہ انکی عمر دن شہادت کے تخمیناً تیس برس کی ہوگی۔ مبرد نے کامل مین لکھا ہے کہ انکا نام عبداللہ کنیت ابو ذر تھی۔ انکے بیٹے ابو مسعود تھے[۱] واللہ اعلم بالصواب۔

سوانح حضرت محمد معروف بہ امام تاج فقیہ

آپکا اصل مولد و مسکن مدینۂ منورہ ہے اور بعضون نے ملک شام مقام خلیل بھی لکھا ہے حضرت کا نسب چودہ پشت کی درمیانگی سے زبیر ابن عبدالمطلب جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔ امام تاج فقیہ کے اوپر عبداللہ ابن زبیر صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے بزرگان گذرے وہ سب امام وقت وفقہا سے کہلائے۔ حضرت امام تاج فقیہ سلطان شہاب الدین محمد غوری بادشاہ دہلی کے ہمعصر تھے جسنے ۵۸۸ھ ہجری مین راجہ پتھورا سے لڑکر ہندوستان کو لیا۔ اور قطب الدین ایبک کو اپنا نائب ہندوستان مین مقرر کرکے خود غزنین کو واپس گیا اور ۶۰۲ھ ہجری مین مارا گیا۔ اوس وقت منیر کا راجہ جو صوبۂ بہار کا مالک تھا۔ مسلمانون سے لڑنے کو آمادہ ہوا۔ اوس سے آپ لڑے اور اوسکے تمام لشکر کو شکست دیکر خود راجہ کو مار ڈالا۔ اوس کے محل سرا مین اقامت فرمائی۔

[۱] سوانح عمری محمد صلی اللہ علیہ وسلم مصنفۂ مولوی محمد شاہ خان صاحب مین لکھا ہے کہ ابو ذر کے بیٹے ابو مسعود تھے اور اون کے بیٹے امام ابو الدین تھے۔

نقل از بیاض شاہ نور صاحب سجادہ نشین بہار محلہ انبیر

حضرت مولانا محمد تاج فقیہ قدس سرہٗ کہ بوجہ تبحر در علم فقہ بمرتبۂ کمال امام محمد تاج الفقہا ملقب بود آنحضرت و امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہما بحکم مرشد خود برای اجرائے اسلام از مدینۂ منورہ وہم از محلۂ قدس خلیل منحلات بیت المقدس تشریف میدہ اشتند از انجا امام محمد غزالی رح بطرف ملک مغرب و از انجا بطرف طوس تشریف بردند و حضرت مولانا محمد تاج فقیہ بطرف ہندوستان صوبۂ بہار تشریف ارزانی فرمودند قصبۂ منیر را بشرف اقامت خود شرف بخشیدند و اسلام جاری کردند و بعد مدت چند شیخ اسرائیل و شیخ اسمٰعیل پسران خود را بقصبۂ منیر داشتہ باز بہ مدینۂ منورہ تشریف بردند و درین عرصہ زوجۂ حضرت امام محمد تاج فقیہ رح رحلت کردند باز امام موصوف بہمشیرۂ زوجۂ خود عقد نکاح کردند ازان یک پسر موسوم غریب الدین معروف بہ مولانا عبد العزیز متولد شدند آخر بعالم بلوغ بطرف ہند قصبۂ منیر تشریف آوردند پس امام محمد تاج فقیہ رح را پسران بودند اول حضرت مولانا اسرائیل دویم حضرت مولانا اسمٰعیل ہر دو از محل اولی سیوم مولانا عبد العزیز۔ شجرۂ طیبہ آبائی مخدوم عظمت اللہ شرف الدین احمد یحییٰ منیری الملقب بہ کمال الدین ابن مولانا شیخ اسرائیل ابن مولانا امام محمد تاج الفقہا ابن مولانا امام ابو بکر ابن مولانا احمد ابن مولانا محمد علی ابن مولانا ابو الفتح ابن مولانا ابو القاسم ابن مولانا ابو الحاسم ابن مولانا ابو الدھر ابن مولانا ابو اللیث ابن مولانا ابو سہمہ۔ ابن مولانا ابو الدین ابن امام ابو سعود ابن امام ابو ذر ابن زبیر عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کذا فی کتاب ابو صعب و این منقول است از کتاب شاہ احمد آمون جون پوری رحمہم اللہ کہ یکے از مریدان حضرت مخدوم الملک قدس سرہٗ ہستند و او شان از کتاب قدوۃ العارفین مخدوم شاہ فیض اللہ کذا فی کتاب ابو محمد المعروف شاہ قاضی شطاری کہ از اجلہ خاندان حضرت مخدوم تاج الفقہا قدس سرہٗ اند فقط۔

تذکرۃ الکرام میں لکھا ہے کہ آپکے پیر حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی تھے اوسکے صفحہ ۴۷ میں لکھا ہے کہ حضرت مخدوم یحییٰ منیری بیٹے حضرت اسرائیل کے ہیں اور وہ بیٹے امام تاج فقیہ مکی کے ہیں حضرت امام موصوف کا نسب نامہ آٹھ پشت کی درمیانگی سے زبیر ابن عبد المطلب جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے

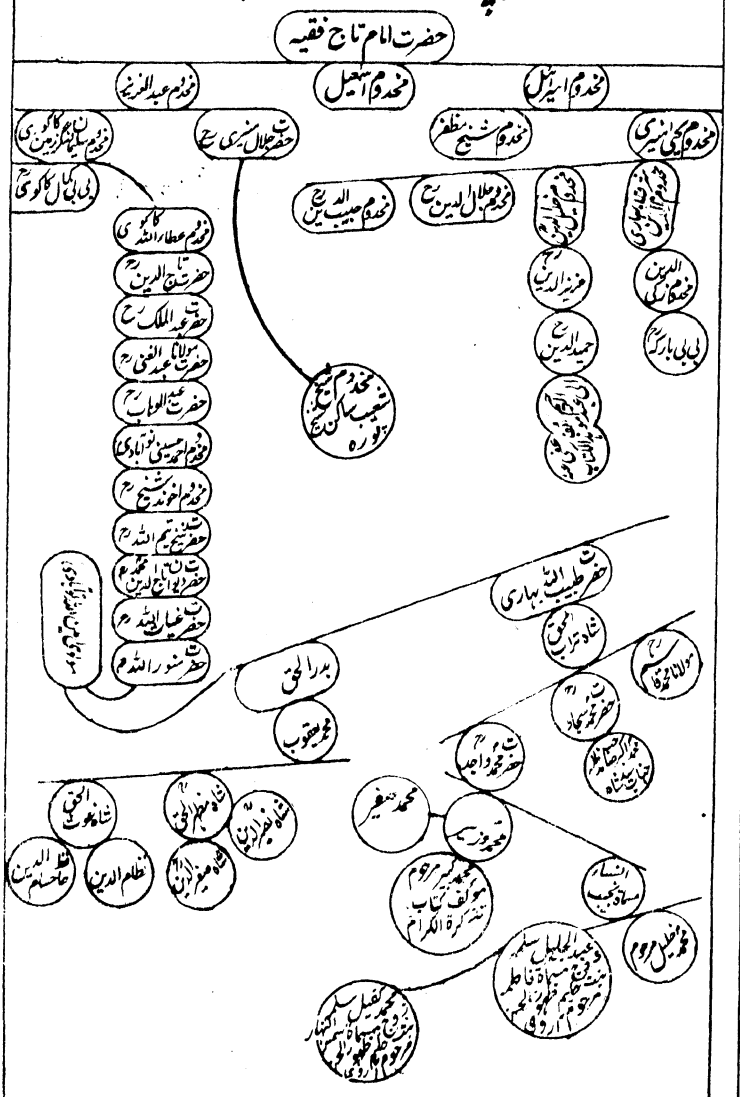
اور اونکے اوپر حضرت ابو ذر ابن زبیر صحابی ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے بزرگان گذرے وہ سب امام وقت اور فقہا سے کہلائے امام محمد تاج فقیہ سلطان شہاب الدین محمد غوری کے ہمعصر تھے اوسی زمانہ مین موافق رویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معہ چند مجاہدین کے ہندوستان مین آئے اور اوسوقت منیر کا راجہ کہ صوبہ بہار کا مالک تھا مسلمانون سے لڑنے کو آمادہ تھا اوس سے آپ لڑے اوسکے تمام لشکر کو شکست دیکر خود اوسکو مار ڈالا۔ اور اوسکے محلسرا مین اقامت کی اونکی بعض اولاد ابتک اوجگہ پر قابض ہین امام موصوف اپنی اولاد یہان چھوڑکر مکہ معظمہ کو واپس گئے اور وہین انتقال فرمایا آپکے تین بیٹے ہندوستان مین رہے محمد اسرائیل محمد اسمٰعیل عبد العزیز اور ان تینون بزرگان کا مزار منیر مین ہے فقط۔

اس رویا کی تفصیل ایک دوسری قلمی کتاب مین فقیر مولف کتاب ہذا کو یون ملی کہ جب حضرت امام تاج فقیہ حسب الارشاد اپنے پیر شیخ شہاب الدین سہروردی کے بطرف ہندوستان تشریف لائے ہندوستان مین دورہ گشت کرتے ہوئے اتفاقاً منیر مین وارد ہوئے اوسوقت اسلامی عملداری کی حدود اودھ تک پہونچی تھی اور اوسکے پورب تمام عملداری رجواڑون کی بطور طوائف الملوکی کے تھی جب حضرت امام موصوف منیر مین پہونچے تو اوسوقت منیر کا راجہ صوبہ بہار کا مالک تھا اور وہ از حد متعصب تھا منیر مین صرف ایک گھر غریب مسلمان کا شہر سے باہر آپنے پایا اوسمین حضرت امام اوترے اوس غریب نے مہمان نوازی کی جب نماز کا وقت آیا آپنے چاہا کہ اذان دین اور نماز پڑھین اوس مسلمان میزبان نے اذان دینے سے روکا اور کہا کہ اذان کی آواز سنتے ہی راجہ کے آدمی آکر کے ہمکو گون کو مار ڈالین گے یہان اذان دینے کا حکم نہین ہے ہم تو چپکے سے اپنے گھر مین نماز پڑھ لیتے ہین ان باتون کے سنتے ہی حضرت امام کو بہت رنج ہوا اور وہین سے واپس ہوئے۔ اور مدینہ منورہ پہونچے۔ اور دل مین خیال تھا کہ کس طور پر اس نالایق راجہ سے لڑون جو مسلمان کو مانع اذان ہے اسی درمیان مین آپ ایک روز مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم مین سوئے ہوئے تھے کہ حضرت مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی حضرت نے فرمایا کہ جا تو اوس کافر سے لڑ اللہ تجکو فتح دے گا۔ جب حضرت امام خواب سے بیدار ہوئے متحیر ہوئے کہ مین اکیلا تن تنہا کیونکر اوس سے لڑسکتا ہون۔ اسی مین چند روز کا عرصہ گذر گیا کہ

پھر ایک روز آپ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین سوے ہوے تھے کہ خواب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
کی زیارت ہوئی آپنے وہی کلمہ روز اول کا فرمایا کہ تو جا لڑ اللہ تجھکو فتح دیگا آپ خواب سے بیدار ہوے
اور منتظر امداد غیبی کے رہے کہ جب آپنے ارشاد فرمایا ہی تو ضرور اوسکی امداد بھی غیب سے ظاہر ہوگی
اسی مین چند روز کا عرصہ گذر گیا اوسکے بعد پھر جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب کی حالت
مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ جا فلان اور فلان شخصونکو کہ جن کا نام آپنے اپنی زبان مبارک سے فرمایا میرا
سلام کہہ وہ تیری مدد کرینگے جب آپ خواب سے بیدار ہوے آپنے اون نامون کو اچھی طور سے محفوظ
فی الذہن کرلیا اون مین سے بعض وہ اشخاص تھے کہ جو آپ کے قرابت مند تھے اور وہین مدینہ مین
موجود تھے اور بعض وہ شخص تھے جو دوسرے دوسرے ملکون مین تھے مثل بخارا و کابل وغیرہ کے
پس حضرت امام نے اون لوگون سے ذکر کیا جو مدینہ منورہ مین موجود تھے۔ وہ لوگ سنتے ہی مستعد
ہوگئے حضرت امام معہ اہل وعیال اور پچیس تیس آدمی کے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور درمیان
راہ مین اون شخصون سے جنکا نام آپنے رویا مین سنا تھا۔ ملاقات کرتے ہوئے بلخ و بخارا و کابل وغیرہ
ہوتے ہوے اور ہر جگہ سے مدد لیتے ہوئے آپ منیر پہونچے اوسوقت آپکے ہمرکاب تخمیناً ساڑھے
تین سو آدمی تھے آپنے اپنے لشکر کو قلعہ کے محاذی کھڑا کیا راجہ منیر کو جب خبر ملی کہ مسلمانون کا لشکر آگیا
اور قلعہ کے قریب پڑا ہے اوسنے قلعہ کی دیوار پر چڑھ کے دور مین سے معاینہ کیا مسلمانون کو بہت قلیل
اور بے سروسامان سفر دور دراز سے نہایت خستہ حال پایا دل مین نہایت خوش ہوا اور فی الفور لشکر
جمع کرکے قلعہ سے خود باہر آکر مسلمانون پر ٹوٹ پڑا دونون جانب سے خوب جان توڑ لڑائی ہوئی اور
وہ راجہ خود حضرت امام کے ہاتھ سے مارا گیا لشکری اوسکے جب بھاگے حضرت امام نے گھوڑا اوٹھایا اوس
بھگوڑے لشکر کے ساتھ ہی ساتھ قلعہ مین داخل ہوگئے اور حضرت کے ہمراہی بھی وہان پہونچے اور قلعہ کے
اندر ہر جگہ تسلط تام ہوگیا آپ چند روز وہان مقیم رہے اور وہان کا پورا بندوبست آپ نے کیا اور
بادشاہ وقت کو اس فتح کا مژدہ معہ ایک عرضی کے بھیجا اور اس ملک مفتوحہ کو زیر انتظام بادشاہ کے
کردیا اور اپنے دو صاحبزادے اسرائیل و اسمٰعیل کو وہان چھوڑ کر مدینہ منورہ کو واپس آئے اس
درمیان مین آپکی بی بی نے منیر مین انتقال کیا اور آپ نے اپنی سالی سے نکاح کیا اونسے ایک بیٹا مخدوم
عزیز الدین عرف عبد العزیز پیدا ہوے وہ اوسوقت شیر خوار تھے آپنے وقت مراجعت مدینہ منورہ

کے اپنی محل ثانیہ اور اونکے بیٹے عبد العزیز کو ساتھ لے لیا تھا مدینہ منورہ
پہونچکر تہوڑے دنون کے بعد حضرت امام نے انتقال فرمایا بعد اوسکے جب حضرت مخدوم عبد العزیز سن
شعور کو پہونچے اور اپنے والد ماجد کے جہاد کا حال اور اپنے علاتی بہائیون کا حال جو منیر مین مسکن گزین
تھے سنا اونکی ملاقات کا اشتیاق ہوا آپ وہان سے روانہ ہوکر منیر پہونچے اور یہین شادی بیاہ کیا۔
اور اسی منیر مین اونکا مزار ہے منجملہ اونکی اولاد کے داناپور کی شاہ ٹولی کے بہی حضرات اونہین کی اولاد
مین ہین ازانجملہ مولوی محمد کبیر صاحب مولف کتاب تذکرۃ الکرام ہین اور نیز جناب شاہ محمد اکبر صاحب ہین
کہ اس فقیر کی اونسے ملاقات ہے آدمی نہایت عمدہ صوفی مشرب ہین شعر و شاعری سے بھی آپکو
مذاق ہے اشعار آپ کے نہایت ملیح عمدہ ہوتے ہین آپ ناظم و ناثر دونون ہین اس فقیر کی اول ملاقات
سنہ ۱۳۰۱ تیرہ سو ایک ہجری سفر حج مین ہوئی اور تمام سفر حرمین شریفین مین چند مہینون تک ساتھ
ازبسکہ خلیق پایا آپکا سلسلہ بحیثیت بیعت والا ارشاد امیر ابو العلائی ہے اور نسب نامہ آپکا صفحہ آیندہ پر درج ہے۔

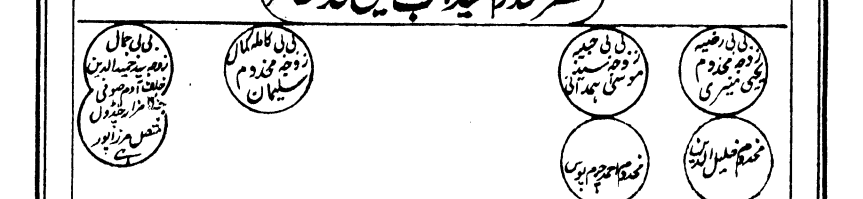
نقشہ آپکی اولاد و احفاد کا یہ ہے


حضرت امام تاج فقیہ
مخدوم اسمٰعیل
مخدوم عبد العزیز
مخدوم اسرائیل
مخدوم یحییٰ منیری
مخدوم شیخ منظر
حضرت جلال منیری رح
مخدوم جلال الدین رح
مخدوم حبیب الدین رح
مخدوم شیخ شہاب الدین
مخدوم فرید الدین
مخدوم حمید الدین رح
بی بی بارکہ رح
مخدوم شیخ شہاب الدین
مخدوم عطاء اللہ کاکوی
حضرت تاج الدین رح
حضرت عبد الملک رح
حضرت مولانا عبد الغنی رح
حضرت عبد الوہاب رح
مخدوم محمد مسیحی نوآبادی
مخدوم اخوند شیخ رح
حضرت تیم اللہ رح
حضرت داؤد رح
حضرت خلیل اللہ رح
حضرت نور اللہ رح
مخدوم شیخ محمد منیری
مخدوم شیخ شہاب الدین
مخدوم شیخ شہاب الدین
بی بی کمال کاکوی رح
مخدوم شیخ شہاب الدین
مخدوم شیخ شہاب الدین
مخدوم شیخ شہاب الدین

سوانح حضرت مخدوم یحییٰ منیری

چونکہ آپ کی حالات مین بہت سی کتابین لکھی جاچکی ہین اور آپکے اوصاف اظہر من الشمس ہین لہذا مجھکو زیادہ اوسمین قلم فرسائی کی ضرورت نہین ہو کچھ تھوڑا سا تیمنًا و تبرکًا لکھدیتا ہون کہ یہ کتاب اس سے خالی نرہے حضرت مخدوم کی شادی بی بی رضیہ سے ہوئی جو صاحبزادی حضرت مخدوم سید شہاب الدین پیر جگجوت عظیم آبادی کی ہین مخدوم جگجوت کی چار صاحبزادیان تھین جسکا نقشہ ذیل مین ہو اولاد ذکور کوئی نہین۔

حضرت مخدوم سید شہاب الدین قدس سرہٗ



حضرت مخدوم یحییٰ منیری خلیفہ الحاکم بامر اللہ کے معاصر ہین جو ۶۶۳ھ ہجری مین تھا اور اوسوقت ہندوستان مین سلطان ناصر الدین بن سلطان شمس الدین التمش کا زمانہ تھا کہ جسنے ۶۴۴ھ ہجری مین ہندوستان مین جلوس کیا نسل آپکی اولاد کی اس صوبہ بہار مین بکثرت جاری ہوئی آپکی اولاد سے اولیاء اللہ اور مشائخ بکثرت ہوے کوئی شریف خاندان اس صوبہ بہار مین ایسا نہوگا جسکو توسّل آپکے خاندان سے نہو آپکا نسب نامہ اس صوبہ بہار مین صدہا جگہ موجود ہو جسکا جی چاہے دیکھ لے کہ وہ ہاشمی تھے یا ابو ردائی انصاری صدق و کذب مولف ظاہر ہوجائیگا آپکے چار صاحبزادے ہوے مخدوم شیخ شرف الدین بہاری آپکا انتقال بمقام بہار ہوا اور آپکا مزار بھی وہین ہے مخدوم خلیل الدین منیری مخدوم جلال الدین رح مخدوم حبیب الدین رح آپکا نسب نامہ تذکرۃ الکرام مین یون لکھا ہے۔ حضرت مخدوم یحییٰ منیری بن حضرت مولانا اسرائیل بن امام محمد تاج فقیہ مکی بن امام ابی بکر بن امام ابی الفتح بن امام ابی القاسم بن امام ابی الصائم بن امام ابی اللیث بن امام ابی رمہ بن امام ابی الدین بن امام مسعود بن ابو ذر رضی اللہ عنہ بن زبیر بن عبد المطلب بن ہاشم۔

سوانح حضرت مخدوم عزیز الدین مکھیؔ

بن حضرت مخدوم خلیل الدین منیری آپ اپنے زمانہ کے بڑے عارف کامل تھے اوسوقت اس صوبہ بہار مین چھوٹے چھوٹے راجے بطور طوائف الملوک کے بکثرت موجود تھے آپ کو شوق جہاد کا ہوا مکھیا جو ایک جگہ ہے قریب ٹکاری ضلع گیا مین وہان ایک راجہ رہتا تھا اوس سے آپ جاکر لڑے اور فتح پائی لیکن آپ اوس لڑائی مین سخت زخمی ہوے چند روز کے بعد اوسی زخم سے آپکا انتقال ہوا آپ کی قبر اوسی مکھیا کے قلعہ مین بنادیگئی جو اسوقت ایک کھلے میدان مین بلندی پر جو بطور گڈھ کے ہے موجود ہے اب وہان آپ کا کوئی نام نہین جانتا لہذا وہ قبر آپ کی پیران پہچان کے نام سے مشہور ہے آپکی اولاد چیرہ دستی کرتی ہوئی اوس اطراف مین شہسرام وشہر گھاٹی وہزاری باغ تک تمام پھیل گئی اور اسوقت تک اوس جوار مین بکثرت موجود ہے۔

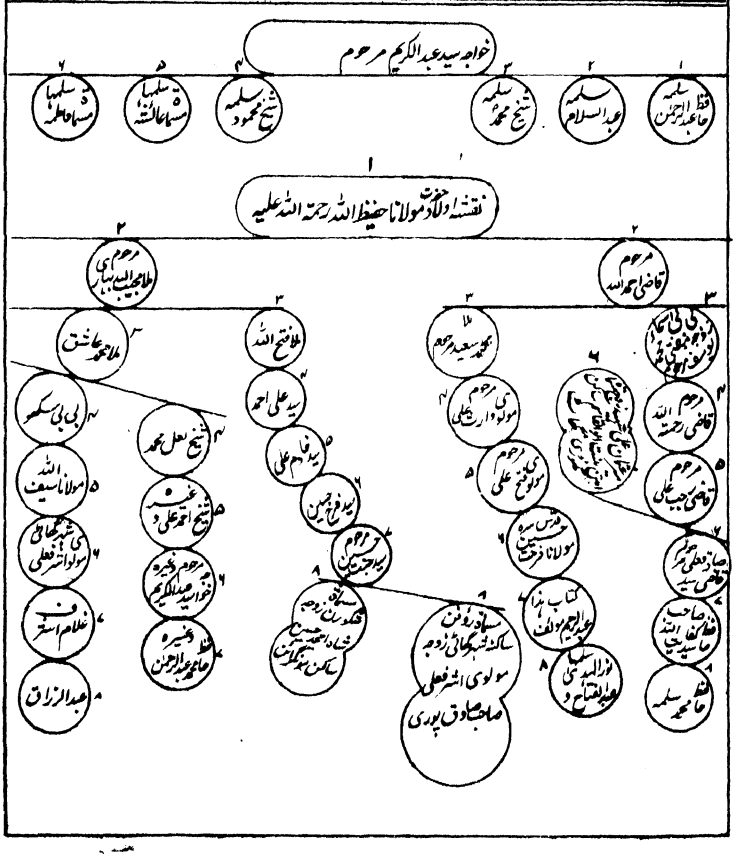
سوانح حضرت مولانا محمد عارف قدس سرہٗ

ملقب بہ ابو الفتح آپ بڑے عالم فاضل تھے اور سلاطین تیموریہ کے زمانہ مین اکثر جگہون مین قاضی ومفتی کی جگہ پر آپ مامور ہوئے شاہزادون کو بھی آپ نے پڑہایا بادشاہ کی طرف سے چند مواضعات بھی آپ کو جاگیر مین دیے گئے ازانجملہ سوضع پیارے چک واقع ضلع گیا ہے آپکی اولاد اسوقت تک وہان موجود ہے فرامین شاہی بنسبت عطاے جاگیر واسناد قاضی ومفتی وغیرہ اسوقت تک آپکی اولاد مین جناب شیخ محمد حیات مرحوم ساکن موضع بھوئی کے پاس موجود تھے مگر صد افسوس کہ آپکے انتقال کے بعد وہ کاغذات کہان گئے باوجود تفحص وتجسس ہنوز اُسکا پتہ نملا جیسا کہ اوسکا ذکر آگے تحریر مین جناب خواجہ سید عبد الکریم صاحب مرحوم کے معلوم ہوگا۔

مولانا حفیظ اللہ رحمۃ اللہ علیہ

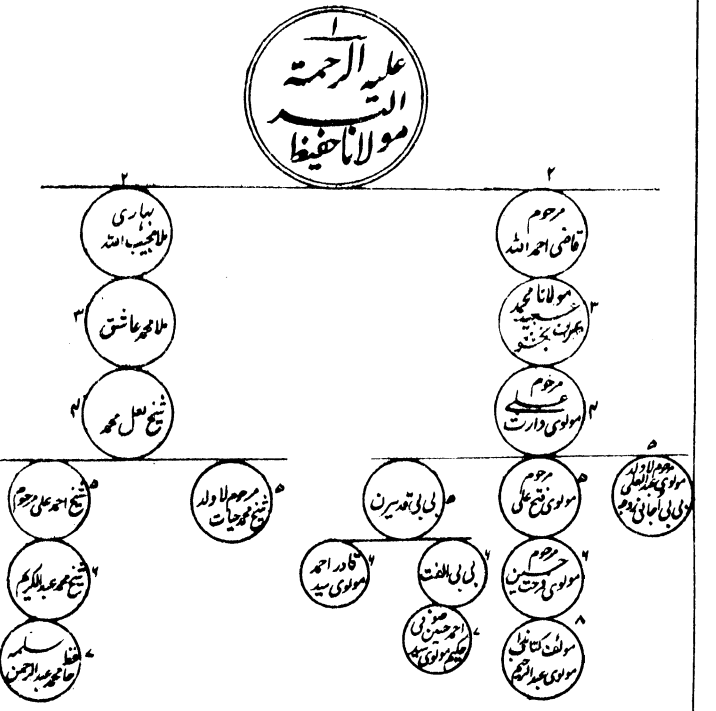
آپ کے دو بیٹے قاضی احمد اللہ ملا مجیب اللہ بہاری جو بہت مشہور ومعروف شخص صوبہ بہار مین گذرے ہین جنکا سنہ ۱۱۱۹ ہجری مین وفات ہوا ہے یہ بھی دونون حضرات مرزا محمد معظم عرف جہاندار شاہ بن اورنگ زیب کیطرف سے قاضی کے عہدہ پر مامور کئے گئے تھے۔ قاضی احمد اللہ پرگنہ اروں وابگلہ وغیرہ مین

قاضی رہے مولف کتاب ہذا اونکی نسل سے ہے جیسا کہ آگے ظاہر ہوگا۔ قاضی ملا مجیب اللہ کے دو بیٹے ملا محمد عاشق و ملا فتح اللہ ملا محمد عاشق کے ایک بیٹی بی بی سکھو اور ایک بیٹا شیخ لعل محمد اور انکے چار بیٹے شیخ محمد حیات ساکن موضع بھولی جنہون نے لاولد انتقال کیا اور دوسرے شیخ احمد علی و شیخ ببر علی و شیخ جواد علی اور تین بیبیان مسماۃ سکینہ و مسماۃ مہرن و مسماۃ بیجن شیخ احمد علی صاحب مرحوم کے تین بیٹے حاجی ارشد حسین مرحوم خواجہ سید محمد عبد الباری سنت چھوٹے خواجہ سید محمد عبد الکریم مرحوم ساکن شہر گیا ہی انکی شادی ساتھ مسماۃ امیرن بنت سید صادق علی مرحوم ساکن گھوڑی گھاٹ پرگنہ کنڈہ ضلع ہزاری باغ کے ہوئی اونکی اولاد کا نقشہ ذیل مین ہے۔



نقل خط جناب سید عبدالکریم صاحب مرحوم ساکن شہر گھاٹی مورخہ ۸ محرم ۱۳۱۲ ہجری

جناب مولوی صاحب مصدر اخلاق و کرم زاد لطفہ ۔ بعد سلام مسنون التماس دارم نامہ شریف ورود شدہ ممنونم کرد حضرت مخدوم الملک قدس سرہٗ راکہ انصاری نسبت کردہ اند سراسر غلط است بوجہ شراکت اسمی حضرت ابودرداء صحابی رضی اللہ عنہ و این ابودرداء مطلق بودہ است و شہرت این غلطی ارسال است و خبر مشہور و متواتر از بزرگان خود شنیدہ می آیم کہ حکم حجت کامل و تحقیق دارد کہ ما و جناب ہمچو ہستیم کہ برائے ثبوت این نسبا کاغذات موجود بودند کہ بعضے ازان ضائع شدند و بعضے ہنوز موجود اند مگر در ہمچو بودن ما و جناب ہیچ شکے نیست بدین طریق ۔



ہونے پر۔ اگرچہ درمیانی نامون مین اونکے آپس مین کچھ کم وبیش واقع ہے بعض مین اختلاف نام بھی ہوا ہے مگر آخر مین سب کے بیری الہاشمی ہے فھذا ھو المطلوب۔ الحمد للہ۔ کہ اب مخالفونکے مونہہ بخوبی بند کردئے گئے اور اونکی تخیلات باطلہ کا بخوبی قلع وقمع کردیا گیا اور اسکو مین اوپر لکھ آیا ہون اور اشعار سے جناب جدامجدم مولوی دلاور علی مرحوم کے ثابت کرآیا ہون کہ ہملوگ نسل سے حضرت مخدوم یحییٰ منیری قدس سرہ کے ہین۔ پس اب نسب نامہ گھر کا ضبطی سرکار مین آیا یا جلادیا گیا اسکی بحث بیکار ہے جبکہ اور ہمجد لوگون سے نسب نامہ ملگیا اوسکے نقصان سے ہمارا مطلب فوت نہین ہوا سبحنہ وکرمہ تعالےٰ شانہ۔

قاضی ملا احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

آپکا کچھ تھوڑا حال اوپر گذرا کچھ یہان بیان کیا جاتا ہے۔ آپ شاہان دہلی کیطرف سے بعہدۂ قضا پرگنۂ ارول وآب گلہ وغیرہ علاقہ گیا مین رہے آپکی ایک بیٹی مسماۃ اسماء اور ایک بیٹا ملا محمد سعید قدس سرہما ہوئے۔ ہر دو حضرات کی قبر ایک ہی جگہ رمنہ شہر گھاٹی مین پختہ بنی ہوئی اسوقت موجود ہے۔

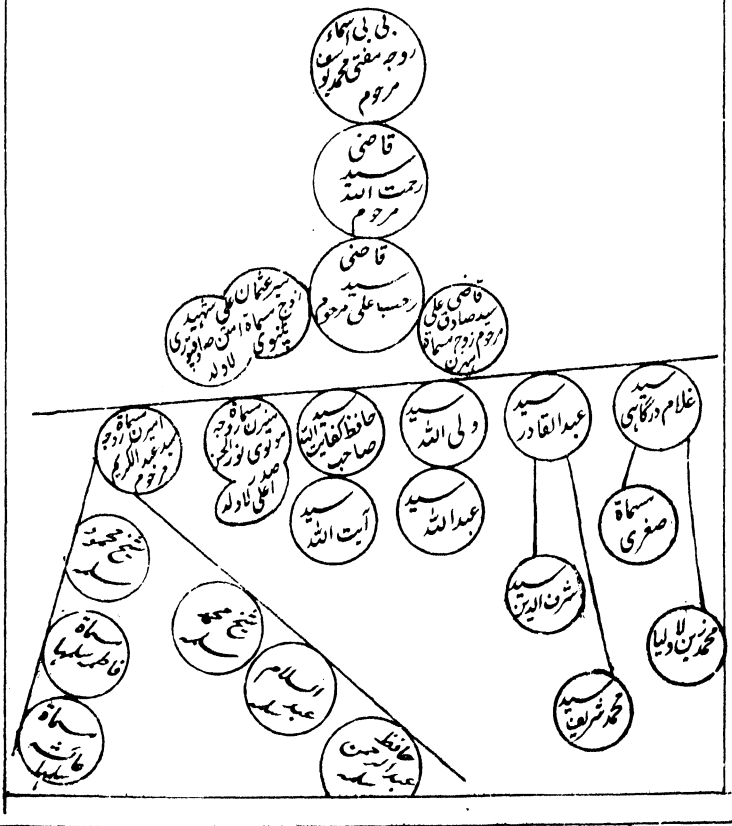
بی بی اسماء مرحومہ

آپ ساتھ مفتی محمد یوسف مرحوم ساکن گھوڑی گھاٹ کے منسوب ہوئین اون سے قاضی حمۃ اللہ مرحوم پیدا ہوئے۔ اور اون سے قاضی رجب علی مرحوم اور اون کے دو بیٹے ہوئے قاضی سید صادق علی مرحوم اور قاضی سید عثمان علی شہید مرحوم زوج مسماۃ امتن وہ بنت مسماۃ قدیرن وہ بنت مولوی وارث علی مرحوم صادق پوری وہ ابن ملا محمد سعید قدس سرہ ساکن شہر گھاٹی۔

قاضی سید صادق علی مرحوم

آپکی شادی ساتھ مسماۃ مہرن دختر مسماۃ بصیرن کے ہوئی۔ وہ دختر میر دھوسن مرحوم بنت سید اہل اللہ مرحوم بن سید عبدالمجید مرحوم بن سید عبدالرشید مرحوم ساکن موضع کھرہیا ضلع پٹنہ بن جناب سید عبدالفتاح قدس سرہٗ بن جناب میران سید بڑے بن مولوی سید حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ بن جناب مولنا سید نظام الدین شہیدی رحمۃ اللہ علیہ کہ سلسلۂ نسب آپکا حضرت امام موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے میر صادق علی

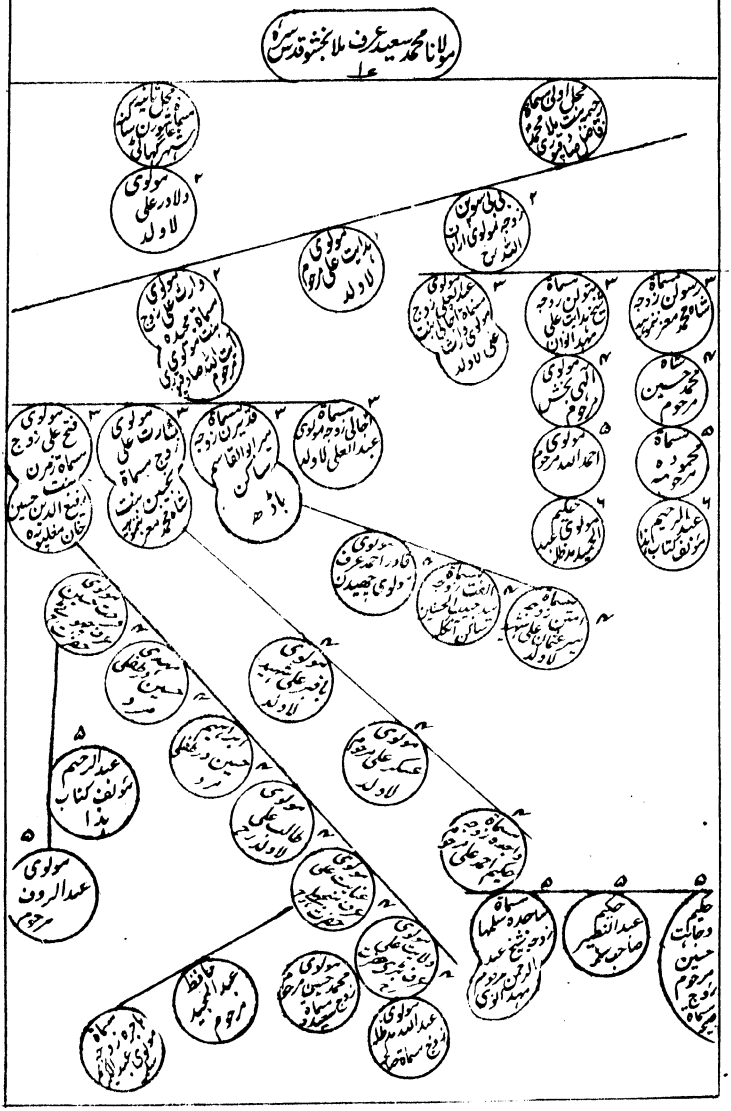
مرحوم کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں سید غلام درگاہی سید عبدالقادر سید ولی اللہ۔
سید حافظ کفایت اللہ صاحب سلمہ مسماۃ منیرن زوجہ قاضی نورالحسین مرحوم صدر اعلیٰ (سب جج)
بہادر و مسماۃ امیرن زوجہ سید عبدالکریم مرحوم ساکن شہر گھاٹی۔ سید غلام درگاہی مرحوم کے
ایک دختر مسماۃ صغریٰ اور ایک پسر سید محمد زین الاولیا ہوئے۔ اور سید عبدالقادر مرحوم کی محل
اولیٰ سے سید شرف الدین اور محل ثانیہ سے سید محمد یوسف ہوئے اور سید ولی اللہ کے صرف
ایک پسر سید عبداللہ ہوئے۔ اور سید حافظ کفایت اللہ صاحب کے ایک پسر سید آیت اللہ ہوئے
جسکا نقشہ یہ ہے۔



مولانا محمد سعید قدس سرہ ساکن شہر کھائی

آپکی اول شادی مسماۃ رحیمہ بنت ملا محمد فاضل بن ملا خیر اللہ بن ملا داؤد بن ملا امان اللہ صادق پوری سے ہوئی اور دوسری شادی مسماۃ عاشورن ساکنہ شہر کھائی سے اونسے مولوی دلاور علی پیدا ہوئے اور انھوں نے لاولد انتقال فرمایا۔ محل اولی سے آپکے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہوئی۔ بی بی سوپن زوجہ مولوی ارادت اللہ صادق پوری و مولوی ہدایت علی لاولد زوج مسماۃ دیپن بنت مولوی آیت اللہ و مولوی وارث علی زوج مسماۃ مجیدن بنت مولوی آیت اللہ صادق پوری۔ بی بی سوپن کے دو بیٹیاں ہوئیں اور ایک بیٹا مولوی عبد العلی زوج مسماۃ اوجالی بنت مولوی وارث علی مرحوم مسماۃ رسولن زوجہ حضرت شاہ محمد معرف شاہ منو مرحوم ساکن محلہ ننموہیہ دوسری بیٹی مسماۃ بتولن زوجہ شیخ ہدایت علی مہدانوان یعنی والدہ مولوی الہی بخش مرحوم اور مولوی وارث علی مرحوم کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں مولوی فتح علی جنکی شادی اول دختر شیخ ہدایت علی مہدانوان یعنی خواہر مولوی الہی بخش مرحوم سے ہوئی تھی اونھوں نے لاولد انتقال فرمایا بعد اوسکے شادی دوسری مسماۃ زمرن بنت رفیع الدین حسین خان بن روح الدین حسین خان سوج محلہ مغلپورہ میں ہوئی انسے چھ فرزند نرینہ پیدا ہوئے۔ مولانا ولایتعلی مولانا عنایت علی مولوی طالبعلی۔ ابراہیم حسین۔ مہدی حسین۔ مولوی فرحت حسین۔ اور مولوی بشارت علی زوج مسماۃ نجیبن بنت شاہ محمد معرف ساکن محلہ ننموہیہ کی دو اولاد نرینہ اور ایک بیٹی پیدا ہوئیں مولوی عسکر علی لاولد مولوی باقر علی لاولد مسماۃ بی بی واجدہ زوجہ حکیم احمد علی۔ و مسماۃ قدیر بن زوجہ میر ابو القاسم ساکن ماڈھا اونکی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہوا۔ مسماۃ امتن زوجہ میر عثمان علی ساکن گھوڑی گھاٹ پرگنہ کنڈہ ضلع ہزاری باغ لاولد یہ بمعیت جناب سید احمد صاحب بمقام خراسان شہید ہوئے۔ دیکھو سوانح احمدی۔ دوسری مسماۃ الفت زوجہ شاہ حبیب الحسنین ساکن آبگلہ کہ متصل گیا ہے اور بیٹا مولوی قادر احمد عرف مولوی چھیدن رح

اور نقشہ اولاد و احفاد کا آپکی یہ ہے ؛



واضح ہو کہ حضرت مولانا محمد سعید علیہ الرحمۃ اصل ساکن شہر گھاٹی تھے اور اون کے آبا و اجداد منیر و مکھپا وغیرہ تاضلع ہزاری باغ مختلف بستیونمین قیام پذیر رہے اور ہنوز وہان موجود ہین اونکی اولاد مین سے صرف مولوی وارث علی علیہ الرحمۃ بوجہ اسکے کہ اونکا ننہال محلہ صادقپور پٹنہ تھا اور نیز اونکی شادی صادقپور مین ہوئی۔ لہذا اونھون نے سکونت شہر گھاٹی چھوڑکر اپنے سسرال و ننہال محلہ صادقپور شہر پٹنہ مین سکونت اختیار کی اور مسماۃ سوپن خود صادقپور مین بیاہی گئین مگر اونکی بیٹی مسماۃ بتولن زوجہ شیخ ہدایت علی مہدانوان نے بھی بعد انتقال زوج اپنے مہدانوان کو چھوڑکر اسی صادقپور مین سکونت پذیر ہوئین اب اسوقت سے ہملوگ صادقپوری ہوئے۔

مولانا حفیظ اللہ و مولانا حضرت محمد عارف سے لیکر مولانا محمد سعید رحمۃ اللہ علیہم تک کل حضرات متوسل شاہان خاندان تیموریہ دہلویہ رہے۔ اور ہر ایک کو عہدہ جلیلہ مثل قضا و افتا و بعض اوستاد و اتالیق شاہزادگان رہے اور ہر ایک کو مواضعات جاگیر مین طرف سے شاہان دہلی کے ملے مگر افسوس صد افسوس کہ وہ کل فرامین شاہی و اسانید قضا وغیرہ وہین شہر گھاٹی مین رہے یہان صادقپور مین سمین سے کچھہ بھی نہ آیا چنانچہ اوسکا طلب و تقاضا جو اس فقیر نے جناب سید خواجہ عبدالکریم مرحوم سے کیا اور جو کچھ اونھون نے جواب دیا وہ اونکی تحریرات سے جو اوپر نقل کیگئی ہین حضرات ناظرین کو معلوم ہوا ہوگا اب میرے ہاتھ اوسمین سے کچھ بھی نہین جو ہدیۂ ناظرین کرون۔

(تاریخ انتقال حضرت مولانا محمد سعید قدس سرہ جو آپکے مزار کے سرہانے کتبہ مین کندہ ہے از نتیجہ فکر جناب مولوی دلاور علیصاحب مرحوم تخلص بہ دل)

آن شہ صاحب کمالان زمان ملا سعید	ولہ	چون ز دنیا سوے ملک معنوی طے کرد رہ
سال فوت او نہان در گوش دل با آہ آہ		گفت ہاتف۔ نور اللہ تعالے مرقدہ ۱۱۹۴ھ
چو آن شاہ سعید با کمالات		بجنت شد روان زین دار شد در
دلا شور عزا چون بر فلک شد		بتاریخش برآمد واز اخیر ۱۱۹۴ھ

(تاریخ انتقال حضرت مولانا محمد سعید قدس سرہ از نتیجہ فکر خواجہ عبدالکریم مرحوم تخلص بہ سرین)

کامل وقت عارف دوران آہ ملا سعید عالیشان		نقل فرمود زین سرا کہن جنت عدن ساختہ مسکن
خواستم سال حلتش چو قرین		سال ترحیل آن خدا آگاہ گفت رفتہ ولی بجنت آہ ۱۱۹۴ھ
از سر بام ہاتف غمگین		

مسماۃ قدیرن زوجہ میر ابوالقاسم ساکن باڑہ

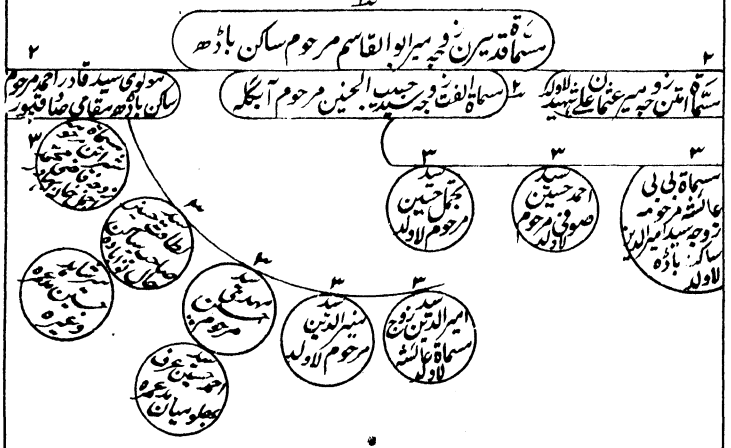
انکی دو بیٹیان اور بیٹا ہوا۔ مسماۃ امتن جنکی شادی میر عتما نعلی صاحب بن قاضی رجب علی ساکن گھوڑی گھاٹ پرگنہ کنڈہ ضلع ہزاری باغ سے ہوئی مگر اونھون نے لاولد انتقال کیا میر عتما نعلی شہید دو بھائی تھے دوسرے کا نام میر صادق علی وہ اکثر صادقپور مین آیا کرتے تھے اس لئے بھی اونکو دیکھا ہے اونکی اولاد ہنوز گھوڑی گھاٹ مین موجود ہے از انجملہ حافظ سید کفایت اللہ صاحبین کہ اس فقیر کی اول ملاقات اون سے سفر حج سنہ ۱۳۰۱ ہجری مکہ معظمہ مین ہوئی اور چند مہینے اونکا ساتھ رہا۔ اوسکے بعد بھی اونسے ملاقات ہوئی جناب میر عثمان علی شہید یہان سے بہمراہی جناب حضرت امیر المومنین سید احمد صاحب واسطے جہاد کے ملک پنجتار وسوات وغیرہ مین تشریف لیگئے اور وہان بمقابلہ سکھ بمقام سیدو جو ایک موضع ہے قریب پشاور کے جمادی الثانی سنہ ۱۲۴۲ ہجری مین بضرب گولہ توپ شہید ہوئے

دختر دوم مسماۃ الفت جنکی شادی جناب سید حبیب الحسنین ساکن آبگلہ متصل گیا سے ہوئی لیکن وہ بعد شادی صرف ایکدفعہ آبگلہ گئین اور اوس کے بعد جناب سید حبیب الحسنین صاحب مرحوم باعث ناموافقت بنی اعمام اپنے سکونت آبگلہ کو ترک کرکے اسی صادقپور مین سکونت پذیر رہے اور اسی محلہ کے مقبرہ مین جو اب ضبطی سرکار مین در آکر کچہری مینو سپلٹی قائم کی گئی ہے اونکا مزار ہے اونکی ایک بیٹی مسماۃ عائشہ اور دو بیٹے مولوی سید احمد حسین صوفی و سید تجمل حسین ہوئے اور ہر سہ لاولد اس دار فانی سے راہی ہوئے مسماۃ عائشہ کی شادی ساتھ سید شاہ امیر الدین مرحوم بن جناب مولوی سید قادر احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہوئی اور ہر دو لاولد رخصت ہوئے۔ مولوی سید احمد حسین صاحب صوفی نے یہان برادری مین شادی نکی جب بہ شوق تحصیل علم پچھان کو تشریف لیگئے تخمیناً بیس برس تحصیل علوم حالت سفر مین بسر کی اسی اثنار مین گوالیار مین اپنے اوستاد جناب حکیم سید احمد حسین صاحب کی لڑکی سے شادی کی اور یہان لے آئے۔ جناب صوفی صاحب کو علم کتابی نہایت عمدہ تھا شعر شاعری سے بھی آپکو خوب مذاق تھا نظم و نثر ہر دو مین آپکو دستگاہ کامل تہا آپ حقیقت مین نہایت صوفی صفت متقی پرہیزگار رہا اوقات آدمی تہا اپنے بچپن سے کبھی لغو و بدکا مونکی طرف توجہ نکی ہمیشہ اون سے آپکو نفور تام رہا آپکو چھوٹے چھوٹے بچون کی تعلیم سے ایک دلچسپی خاص رہی اوس مین آپنے بدرجہ غایت دستگاہ حاصل کی تھی آپنے اس ایک خاص امر مین شہرۂ عام حاصل کیا تھا آپنے ایک مدرسہ بھی لڑکون کا

لڑکیون کا کھولا آپکی اہلیہ بھی نہایت عمدہ قرأت قران کی خوش الحانی ومخارج وغیرہ سے نہایت درست بطور عمدہ قاری کے پڑھتی ہین انکو بھی لڑکیون کی تعلیم مین مذاق کامل حاصل ہے صدہا لڑکیان عمائد شہر کی اور لڑکے آپسے قران تعلیم پاگئے - پانچ برس کا بچہ صرف الف باپڑھکر تمام قرآن جبجگہ سے کھولکر اوس کے سامنے رکھدو بے تامل پڑھ لیتا آپ کا اسقدر شہرۂ تعلیم اطفال کے باب مین ہوا کہ آپکی طلبی حیدرآباد دکن و مدراس ومیسور وغیرہ سے ہوئی اور وہان جاکر ہر اک جگہ آپنے مدرسہ کھولا اور دو دو تین تین مہینے وہان رہکر وہان کے معلمون کو طرز تعلیم اطفال سکھاکر تشریف لائے آپ کے اوصاف حمیدہ بہت کچھ ہین جو اس قرطاس تنگ اساس مین گنجایش نہین کرسکتے افسوس صد افسوس کہ ایسا عمدہ شخص بہت جلد راہی ملک بقا ہوا - انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم نور مرقدہٗ ووسع مضجعہ - آپکا مقبرہ محلہ ثمو ہیہ برلشپت جمعہ مسجد ہے آپنے بتاریخ پندرہوین محرم ۱۳۱۳ھ انتقال فرمایا اوسوقت عمر آپکی تخمیناً ستر سے متجاوز ہوگی - آپ نے قران مجید کا ترجمہ بھی اردو زبان مین لکھنا شروع کیا تھا اور اوسکو چھپوایا بھی تھا مگر افسوس کہ پانچ پارون تک تیار ہوکر رہگیا - عمر نے وفا نہ کی - تیسرے لڑکے سید تجمل حسین اونکی شادی جناب سید ولی احمد مرحوم ساکن موضع بدلپورہ متصل اسٹیشن دانا پور کی لڑکی سے ہوئی تھی بعد شادی صرف ایک برس لقید حیات رہکر بعمر بیجدہ سالگی آپنے لاولد انتقال فرمایا - الغرض مسماۃ امتن ومسماۃ الفت - ان دونون کی یادگار کوئی دنیا مین قایم نرہی - جناب مولوی قادر احمد عرف مولوی چھیدن رحمۃ اللہ علیہ بھی نہایت عمدہ و پاکیزہ صفت فقیر دوست صوفی مشرب تھے اشعار فارسی وارد و نہایت عمدہ فرماتے تھے اور آپ خوشنویس بھی تھے فقیر مولف کتاب ہذا کو بھی شرف شاگردی کا آپکے حاصل ہوا ہے آپکی شادی باڈھ مین ہوئی اور آپکا دادیہال بھی باڈھ مین تھا مگر آپکو محلہ صادقپور اور اوسکے لوگون سے کچھ ایسی محبت وانسبت ہوگئی تھی کہ آپنے ہمیشہ اسی محلہ مین بسر کی صرف چند روز کیواسطے باڈھ تشریف لیجاتے بطور مسافر وہان رہکر اپنے اہل وعیال سے ملاقات کرکے چلے آتے آپکا انتقال بھی اسی محلہ صادقپور مین ہوا بعد انتقال آپکو باڈھ لیجاکر لوگون نے دفن کیا - آپکے چار صاحبزادے اور ایک صاحبزادی ہوئین - سید شاہ امیر الدین مرحوم انکی شادی مسماۃ عائشہ بنت مسماۃ الفت زوجہ سید حبیب الحسنین صاحب سے ہوئی اور بعمر شصت سالگی لاولد اس جہان سے رخصت ہوئے

دوسرے سید منیر الدین وہ بھی بعمر ہفتاد سالہ اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔ تیسرے سید شاہ مہدی حسین مرحوم انکی اولاد سید احمد حسین عرف بھلو میان وغیرہ اسوقت تک باڈھ مین موجود ہین چوتھے سید شاہ لطافت حسین صاحب انکی شادی نوآبادہ مین ہوئی اور یہ بھی اپنی مسرال مین جاکر آباد ہوئے اور وہین اونکی اولاد امیر شاہد حسین مدعہ وغیرہ موجود ہین پانچوین مسماۃ شبراتن کہ جنکی شادی جناب قاضی سید محمد اجمل خان بہادر سے ہوئی قاضی صاحب یکے از رؤسای عظام قصبہ باڈھ سنہ ۱۸۶۲ و ۱۸۶۱ عیسویمین ازطرف گورنمنٹ انگریزی بند وبست انکم ٹکس مین اسیسر یعنی ڈپٹی کلکٹر بھی مقرر ہوئے تھے اڑھائی برس آپنے اس کام کو نیکنامی سے انجام دیا جب یہ محکمہ ابالش ہوا آپ علٰحدہ ہوئے اخیر مین آپکو خان بہادر کا خطاب بھی سرکار سے عنایت ہوا اور بعمر ہفتاد سالگی اس جہان سے رخصت ہوئے لیکن جناب قاضی صاحب مرحوم نے حین حیات مین اپنی زوجہ اولی کے ایک دوسری شادی بشوق تولد فرزند اپنی برادری مین کی اون سے ایک فرزند قاضی سید محمد افضل نام ہوئے اور اونکی شادی جناب شاہ سید مہدی حسین مرحوم موصوف کی لڑکی سے ہوئی جو اسوقت بمنہ تعالے یادگار قاضی صاحب ہین اللہم طال عمرہ فی عبادتہ ربہ۔

نقشہ اوسکا یہ ہے



فصل دویم نسب نامہ امم الاجب مولانا ولایت علی علیہ رحمۃ الغفران

(۱) مولوی ولایت علی و مولوی عنایت علی مولوی فرحت حسین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

(۲) مولوی فتح علی مرحوم

(۳) مولوی وارث علی مرحوم زوج مسماۃ مجیدہ بنت مولوی آیت اللہ رحمۃ اللہ علیہ از اولاد ملا شکر اللہ قدس سرہٗ وہ اولاد سے حضرت مخدوم احمد چرم پوش قدس سرہٗ کی بین ابن

(۴) مسماۃ رحیمہ مرحومہ زوجۂ ملا سعید قدس سرہٗ بنت

(۵) ملا محمد فاضل بن

(۶) ملا خیر اللہ بن

(۷) ملا داؤد بن

(۸) ملا امان اللہ رحمۃ اللہ علیہ برادر کلانی ملا شکر اللہ مرقوم الصدر۔

(۹) شاہ عبد الستار رحمۃ اللہ علیہ

(۱۰) حضرت مخدوم احمد چرم پوش قدس سرہٗ کہ مزار شان بملۂ انبیر بہار است۔

(۱۱) حضرت سید موسےٰ ہمدانی

(۱۲) حضرت سید مبارک

(۱۳) حضرت سید ابراہیم

(۱۴) حضرت سید سلیمان

(۱۵) حضرت سید عبد الکریم

(۱۶) حضرت سلطان عبد الحکیم

(۱۷) حضرت سید شاہ عبد الشکور

(۱۸) حضرت سید شاہ نعمت اللہ مدنی

(۱۹) حضرت سید شاہ عبد المجید مدنی

(۲۰) حضرت سید شاہ عبد الرحیم مدنی

(۲۱) حضرت سید شاہ اسحٰق

(۲۲) حضرت سید شاہ احمد

(۲۳) حضرت سید شاہ محمود

(۲۴) حضرت سید شاہ اسمٰعیل

(۲۵) حضرت سید شاہ عبد الرحمٰن

(۲۶) حضرت سید شاہ ابو القاسم

(۲۷) حضرت سید شاہ نور الدین

(۲۸) حضرت سید شاہ یوسف

(۲۹) حضرت سید شاہ رکن الدین

(۳۰) حضرت سید شاہ علاؤ الدین

(۳۱) حضرت سید شاہ یحییٰ مدنی

(۳۲) حضرت سید شاہ زکریا مدنی

(۳۳) حضرت سید شاہ حسن مدنی

(۳۴) حضرت سید شاہ عمر مدنی

(۳۵) حضرت سید شاہ امام عبد اللہ

(۳۶) حضرت سید شاہ امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

(۳۷) حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ	(۴۰) حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ
(۳۸) حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ	(۴۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ زوج حضرت
(۳۹) حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ	فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

واضح ہو کہ مسماۃ مجیدہ زوجۂ مولوی وارث علی مرحوم بنت مولوی آیت اللہ عرف مولوی دلیل اللہ اولاد سے حضرت ملا شکر اللہ قدس سرہ کے تھے اور جناب ملا شکر اللہ صاحب و ملا امان اللہ رح یہ دونوں عینی بھائی ابن حضرت شاہ عبدالستار رحمۃ اللہ علیہم کے ہین مگر مولوی آیت اللہ و ملا شکر اللہ رح کے درمیان چند نام چھوٹ گئے ہین کہ اونکا مولف کتاب کو باوجود تلاش کے پتہ نملا اور نیز درمیان حضرت شاہ عبدالستار و حضرت مخدوم احمد چرم پوش قدس سرہ کے بھی کچھ نام چھوٹ گئے ہین کہ باوجود تفحص و تلاش کے پتہ نملا۔ اور مخفی نرہے کہ جناب حضرت دیوان شاہ عبدالفتاح و حضرت دیوان شاہ عبدالمجید قدس سرہما کہ جنکے مزار مقبرہ محلہ صادقپور تھے کہ جہان اب مینوسپلٹی کچہری قایم ہے یہ دونوں حضرات بھی اولاد سے ملا امان اللہ و ملا شکر اللہ علیہما الرحمۃ کے ہین اور انکا ایک حجرہ جو وقت ضبط جائداد تک موجود تھا اور اوسکو سرکار نے ضبط کرکے توڑ دیا کہ وہ ترکہ مین مسماۃ واجدہ بنت مولوی شبّاعلی مرحوم کو ملا تھا۔ لیکن چونکہ فقیر کو اسکا کچھ نشان نملا کہ یہ دونون حضرات یعنی دیوان شاہ عبدالفتاح و دیوان شاہ عبدالمجید قدس سرہما سے ہمارا خاندان کہان جاکر ملا ہے۔ لہذا اونکو فہرست نسب نامہ مین درج نہین کیا اطلاعًا حوالہ قلم ہوا۔ حضرت مولانا امان اللہ قدس سرہٗ زمانہ مین اکبر بادشاہ کے پیدا ہوئے آپنے عمر زیادہ پائی نورالدین جہانگیر اور شاہجہان کا زمانہ آپنے بالکل طے کیا اورنگ زیب عالمگیر کے زمانہ مین آپکا انتقال ہوا ان تینون بادشاہون کے زمانہ مین آپ برابر شاہزادگان دہلی کو پڑھاتے رہے اور ہر ایک بادشاہ نے متعدد مواضعات جاگیر مین آپکو عطا فرمائی جنمین سے بعض کی نام درافتگی فرامین شاہی کی نقل آگے کردی جاتی ہے اخیر مین مرزا محمد معظم فرزند عالمگیر بادشاہ کو بھی آپنے پڑھایا اوائل عمر مین آپنے نوکری شاہان دہلی کی کی بعد ازانکے آپ خانہ نشین ہوکر درس تدریس مین مصروف ہوئے۔ آپکا مکان محلہ پتھری محلات شہر پٹنہ تھا مرزا محمد معظم جس زمانہ مین صوبہ دار بہار تھے اکثر آپکے مکان پر آتے اور فرامین مواضعات لکھکر اپنے ہمراہ لاتے وقت ملاقات ملا صاحب قدس سرہ کے آپکے بچھاون کے نیچے چپکے سے رکھکر چلے جاتے آپکی نظر جب اون فرامین پر پڑتی اوسکو اوٹھاکر کہین طاق وغیرہ

پر رکھدیتے آخر عمر مین آپنے عزلت وگوشہ نشینی اختیار کی اور برابر کے پہاڑ پر جو قریب سہسرام ہے جاکر رہے اور وہین انتقال فرمایا آپ بڑے عالم فاضل اور عارف کامل تھے آپکو بجز عبادت معبود حقیقی کے کوئی سروکار نتھا آپکے برادر خرد ملا شکر اللہ قدس سرہ نے بعد انتقال اپنے برادر کلانی کے اُن فرامین کو جو وقتاً فوقتاً آپ کو شاہان دہلی کے یہان سے ملتے رہے تھے اور آپنے اون کو گھر مین ڈال رکھا تھا۔ دہلی لیجاکر اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے حضور مین اون کو جاری کرایا وہان سے پروانجات دخلیابی بنام صوبہ دار بہار لائے۔ وہ بہت مواضعات تھے کہ آپکی اولاد مین نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ چلے آتے رہے کہ اون کا تھوڑا سا حصہ ذخری مسماۃ دین ومسماۃ سعیدہ بنتان ملا آیت اللہ مرحوم کو ملا جو اسوقت تک ہملوگون کے دخل مین ہے اور کچھ حصہ اوسکا جو اس فقیر مولف کتاب کو وراثتاً ملا تھا ضبط سرکار ہوا اور باقی جو ہمارے بھائی اور بہنون کے نام تھا وہ ہنوز باقی ہے۔ اوسکی فہرست آگے آویگی آپکا خاندان محلہ انبیہ بہار سے اوٹھکر محلہ پتھری منحلات شہر پٹنہ مین آکر بسا اور وہان سے بعض محلہ صادقپور مین آکر بسے محلہ پتھری مین آپکی بہت بڑی حویلی ورعیت خانہ وغیرہ تھا حویلی تو گرگئی جسکو اس فقیر نے خود دیکھا تھا مگر رعیت خانہ کچھ تھوڑا ہملوگون کے حصہ مین اسوقت تک باقی ہے آپکی اولاد مین سے **ملا آیت اللہ عرف ملا دلیل اللہ قدس سرہٗ** بہت بڑے عالم اور بڑے سپاہی بھی تھے آپ آخر عمر مین نواب دلاور جنگ فرزند نواب مظفر جنگ صوبہ مرشد آباد کے پڑھانے کو مقرر ہوئے تھے۔ آپکی سپاہ گری کی ایک نقل یہ ہے کہ جب نواب مہابت جنگ کے زمانہ مین مرہٹون کا لشکر پونا ستارہ سے واسطے لوٹنے کے عظیم آباد پر آیا اوسوقت آپ بنظر جہاد نواب صاحب کے لشکر کے ساتھ ہوکر کفار سے خوب لڑے مرہٹون کا لشکر گھوڑے سوارون کا تھا آپ بھی ایک عمدہ گھوڑے پر سوار تھے اور نیزہ باری کر رہے تھے ایک سوار کو آپنے نیزہ مارا اوسکے سینہ سے پار ہوگیا اور نیزہ کا پھل اوسکی ہڈی مین اٹک گیا آپ اوسکے نکالنے مین مصروف ہوئے کہ ایک دوسرے مرہٹے نے آکر پیچھے سے آپکو نیزہ مارا وہ آپکی ران مین آکر پار ہوگیا آپنے اوس نیزہ کو پکڑ لیا اور اوس مرہٹے کا بھی کام تلوار سے تمام کیا اوسی حالت مین آپکو اور چند زخم لگے اور آپ بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑے مرہٹون کا راجہ ہاتھی پر سوار تھا ان سب کیفیات کو دیکھ رہا تھا آپکی بہادری اور سپہ گری کی قدر شناسی کرکے فی الفور اپنے ہاتھی کو بٹھاکر آپ کو اوس پر لے لیا اور وقت واپسی پونا ستارہ کو لے گیا وہان آپکی مرہم پٹی کرکے جب آپ صحیح ہوگئے کچھ

سوار آپکے ہمراہ دیکر اور بہت کچھ زر و جواہر دیکر نہایت عزت کے ساتھ آپکو پٹنہ پہونچوا دیا اور آپکی ایک علمی حکایت یہ ہے کہ شاہان دہلی مین سے کسیکو ایک کتاب کی ضرورت ہوئی جو علم ریاضی مین تھی تو اوس نے ناظم صوبۂ بہار کو لکھا کہ وہان کے علماء مین سے کسی کے پاس وہ کتاب ہو تو نقل کراکر بھیجدو ناظم کا آدمی واسطے دریافت کے جب آپکے پاس آیا تو آپنے فرمایا کہ کتاب تو موجود نہین ہے مگر اگر کوئی کاتب میرے پاس آوے تو مین زبانی لکھا دیسکتا ہون اوسوقت آپکی عمر بہت ہوگئی اور بصارت بھی جاچکی تھی مگر شہ نشین تھے چنانچہ ناظم صوبۂ بہار نے فی الفور ایک خوشنویس کاتب کو آپکی خدمت مین بھیجدیا آپنے ساری کتاب اوسکو زبانی لکھا دی جب وہ کتاب نقل ہوکر دہلی مین بادشاہ کو پہونچی اوسوقت اتفاقات حسنہ سے ایک نسخہ اوس کتاب کا بادشاہ کو کہین سے ہاتھ لگ گیا تھا جب دونون نسخون کا مقابلہ ہوا مطابق پایا الغرض آپ صاحب سیف و قلم دونون تھے۔

آپکی اولاد مین سے جناب سید احمد علی مرحوم اون کے صاحبزادے جناب سید محمد مصطفےٰ مرحوم مؤلف کتاب ہذا کی یاد مین محلہ پتھری مین موجود تھے مگر بعد کو کل املاک اپنی بیچ کھوچ کر الہ آباد چلے گئے اور بعد انتقال سید احمد علی مرحوم اون کے صاحبزادہ سید محمد مصطفےٰ صاحب ۱۲۷۹ھ ہجری مین عظیم آباد کو تشریف لائے اور پتھری پر مکان و عیت خانہ آپکا جو کچھ رہگیا تھا اوسکو بھی فروخت کر کے پھر آپ الہ آباد کو واپس گئے اوسکے بعد پھر اون کا کچھ حال معلوم نہوا بالجملہ ملا امان اللہ و ملا شکر اللہ قدس سرہما کی اولاد ذکور مین سے کوئی بھی اسوقت باقی نہین ہے۔ صرف بیٹی کی اولاد مین سے ہم لوگ ہین۔

اور واضح ہو کہ فرامین شاہی تخمیناً تین عدد جو وقتاً فوقتاً شاہان دہلی کے یہان سے اس خاندان کو ملے تھے وہ وقت ضبطی جائداد مسودا وراق ہذا ضبط سرکار ہوگئے۔ مگر جسوقت کہ بندوبست مواضعات صوبۂ بہار ازطرف سرکار گورنمنٹ ہوا تھا اوسوقت حکم سرکاری ہوا تھا کہ جو شخص جس موضع یا جس اراضی پر قابض و دخیل ہی وہ اپنا قبضہ اور وجہ مقابضت دکھلاوے تب وہ شی اوسکے ساتھ بندوبست کیجاویگی چنانچہ اوسوقت حضرت جد امجد مولوی فتح علی مرحوم نے ایک عرضی دعوی لکھا اوسمین ہر ہر موضع کی نسبت کہ جسپر ہملوگ اوسوقت قابض و دخیل تھے وجہ مقابضت دکھلائی کہ فلان بادشاہ نے فلان سنہ مین فلان شخص کو یہ موضع دیا اور اوس شخص موہوب لہ سے وراثتاً اسطور پر ہم کو پہونچا پس اوس عرضی دعوی کی نقل اسوقت پاس جناب حکیم مولوی محمد نصیر صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کے موجود ہے اوسی سے مین نے اس

نسب نامہ کو حضرت مخدوم احمد چرم پوش تک لکھا ہے۔ اور حضرت مخدوم سے اوپر حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک کتاب حضرت شاہ محمد نذر صاحب مدظلہ ساکن محلہ انیر بہار سجادہ نشین حضرت مخدوم احمد چرم پوش قدس سرہ سے لیا ہے من شاء فلینظر هناك چنانچہ نقل اون فرامین کی بھی درج ذیل ہے

محمد شاہ بادشاہ

نام واہب	محمد شاہ بادشاہ
فرمان عطا	مرقومہ دویم رمضان سنہ ۳ جلوس مطابق ۱۱۳۳ھ ہجری۔
موہوب لہ	شیخ دلیل اللہ عرف ملا آیت اللہ اولاد ملا شکر اللہ درویش۔
موضع موہوبہ	سنگرامپور بگھاکول پرگنہ منیر ضلع پٹنہ مقدار رقبہ ایکہزار بیگہ۔
مصرف حال	بی بی زبیدہ زوجہ و مسماۃ سعیدہ و مسماۃ دیپن بنتان ملا آیت اللہ
تاریخ پروانہ	وزیر الملک نظام الملک فتح جنگ بہادر سپہ سالار مرقومہ دیم جمادی الاول سنہ ۶ جلوس مطابق ۱۱۳۶ھ ہجری۔
صدور پروانہ	صدر الصدور معتمد الملک معظم خان خانخان بہادر مظفر جنگ مرقومہ نہم ربیع الثانی سنہ ۶ جلوس مطابق ۱۱۳۶ھ ہجری۔
وجہ عطا	مدد معاش

محمد فرخ سیر بادشاہ

نام واہب	محمد فرخ سیر بادشاہ
فرمان عطا	مرقومہ پنجم صفر ۱۱۲۴ھ ہجری
موہوب لہ	ملا غلام رسول متعلقان ملا امان اللہ ولد شاہ عبد الستار درویش
موضع موہوبہ	محال موضع گوڈھانہ اصلی معہ داخلی پرگنہ شاہ پور منیر ضلع پٹنہ رقبہ ایکہزار بیگہ
مصرف حال	مسماۃ دیپن و مسماۃ عبیدن بنتان شیخ دلیل اللہ عرف ملا آیت اللہ برادر حقیقی ملا غلام رسول
تاریخ پروانہ	پنجم صفر ۱۱۲۴ھ ہجری۔

صدور پروانہ	سید عبداللہ خان و افضل خان صدر جہان صدر الصدور و وزیر الممالک نظام الملک
وجہ عطا	مدد معاش۔

اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ

تاریخ فرمان عطا	مرقومہ ۲۴ رمضان ۱۰۶۸ھ ہجری
موہوب لہ	ملا امان اللہ از فرزند مخدوم احمد چرم پوش
شے موہوبہ	موضع کھوریڑھ رقبہ چہل بیگہ
وجہ عطا	مدد معاش
مصرف حال	مسماۃ دیپن و مسماۃ سعیدہ بنتان شیخ دلیل اللہ عرف ملا آیت اللہ از فرزندان ملا شکر اللہ درویش
پروانہ	وزیر الممالک جعفر خان

شاہجہان بادشاہ

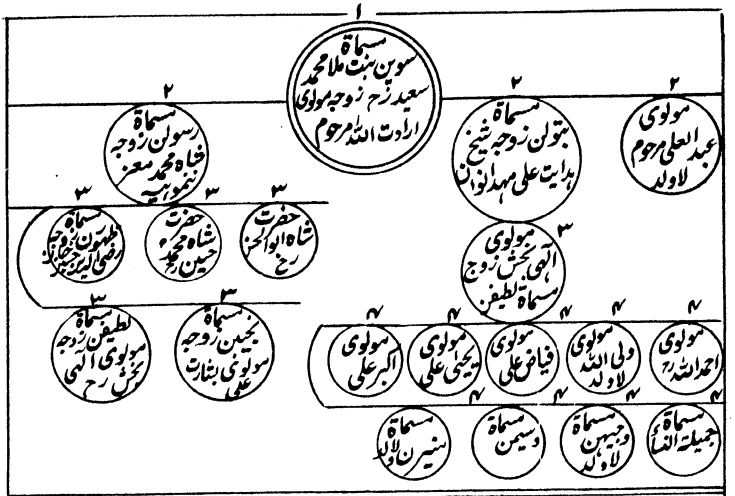
تاریخ صدور فرمان	مرقومہ ہشتم جمادی الثانی ۱۰۳۹ھ ہجری
موہوب لہ	ملا محمد عباس
وجہ عطا	مدد معاش
مصرف حال	مسماۃ بولن
مصرف حال بوجہ ارث	مولوی وارث علی و مولوی ہدایت علی نواہزادگان مسماۃ بولن
پروانہ	سید احرام خان و محمد رضا خان صدر الصدور
موضع معہ رقبہ	موضع صادقپور سنگرام پرگنہ دیلی عظیم آباد۔ رقبہ ایکہزار بیگہ

واضح ہو کہ محلہ صادقپور ایک ہزار بیگہ پروانہ عطا مین ہملوگون کو ۔ یا گیا تھا معلوم کہ سو جہت دخل مصرف اوپر تینتیس بیگہ کے ہوا پس یہ تینتیس بیگہ اسطرح پر تقسیم پایا کہ جملہ تیرہ سہم قرار دیا گیا ازانجملہ پانچ سہم مولوی فتحعلی مرحوم نے لیا اور چار سہم فرزندان مولوی لبنا تعلی مرحوم اور

دوسہم مسماۃ قدیرن[۳۲] زوجہ میر ابوالقاسم مرحوم ساکن باڈھ اور دوسہم مسماۃ آجالی[۳۳] زوجہ مولوی عبدالعلی مرحوم مولوی عدالت پٹنہ۔

بی بی سوپن بنت ملا سعید قدس سرہ زوجہ مولوی ارادت اللہ مرحوم

انکے ایک بیٹا مولوی عبدالعلی[۱] اور دو بیٹیاں مسماۃ رسولن[۲] زوجہ شاہ محمد معزعرف شاہ منو ساکن محلہ ننموہیہ و مسماۃ بتولن[۳] زوجہ شیخ ہدایت علی ساکن مہدانوان۔ مولوی عبدالعلی لاولد گذرے اور مسماۃ بتولن کے صرف ایک بیٹا مولوی الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ اور اونکے پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں ہوئین اور آپکی شادی ساتھ مسماۃ لطیفن بنت شاہ محمد معز موصوف کے ہوئی تفصیل اولاد کی یہ ہے۔ مولوی احمد اللہ رح زوج مسماۃ بصیرن بنت حضرت شاہ محمد حسین رح ساکن ننموہیہ مولوی ولی اللہ[۴] رح یہ مجذوب صفت تھے آپکو ہوش و حواس اکل و شرب و ستر پوشی وغیرہ کا بھی نتھا لہذا آپکی شادی نہوئی آپ تخمیناً پچاس برس کی عمر مین رحلت فرما ہوئے۔ مولوی فیاض علی[۵] زوج مسماۃ حفیظہ و مولوی یحییٰ علی[۶] زوج مسماۃ حمیدن۔ و مولوی اکبر علی[۷] زوج مسماۃ شریفن و مسماۃ جمیلۃ النسا[۸] جن کے زوج اول مولوی قمرالدین شہید و زوج ثانی مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ ہوئے۔ و مسماۃ وحیدن[۹] زوجہ مولوی اولیا علی رح۔ و مسماۃ وشیمن[۱۰] زوجہ شیخ ولایت حسین بن شیخ نوازش حسین ساکن موضع امتھوا۔ و مسماۃ میزن[۱۱] (بارہ تیرہ برس کی عمر مین قبل از شادی انتقال کیا)۔



مولانا عبد العلی مرحوم

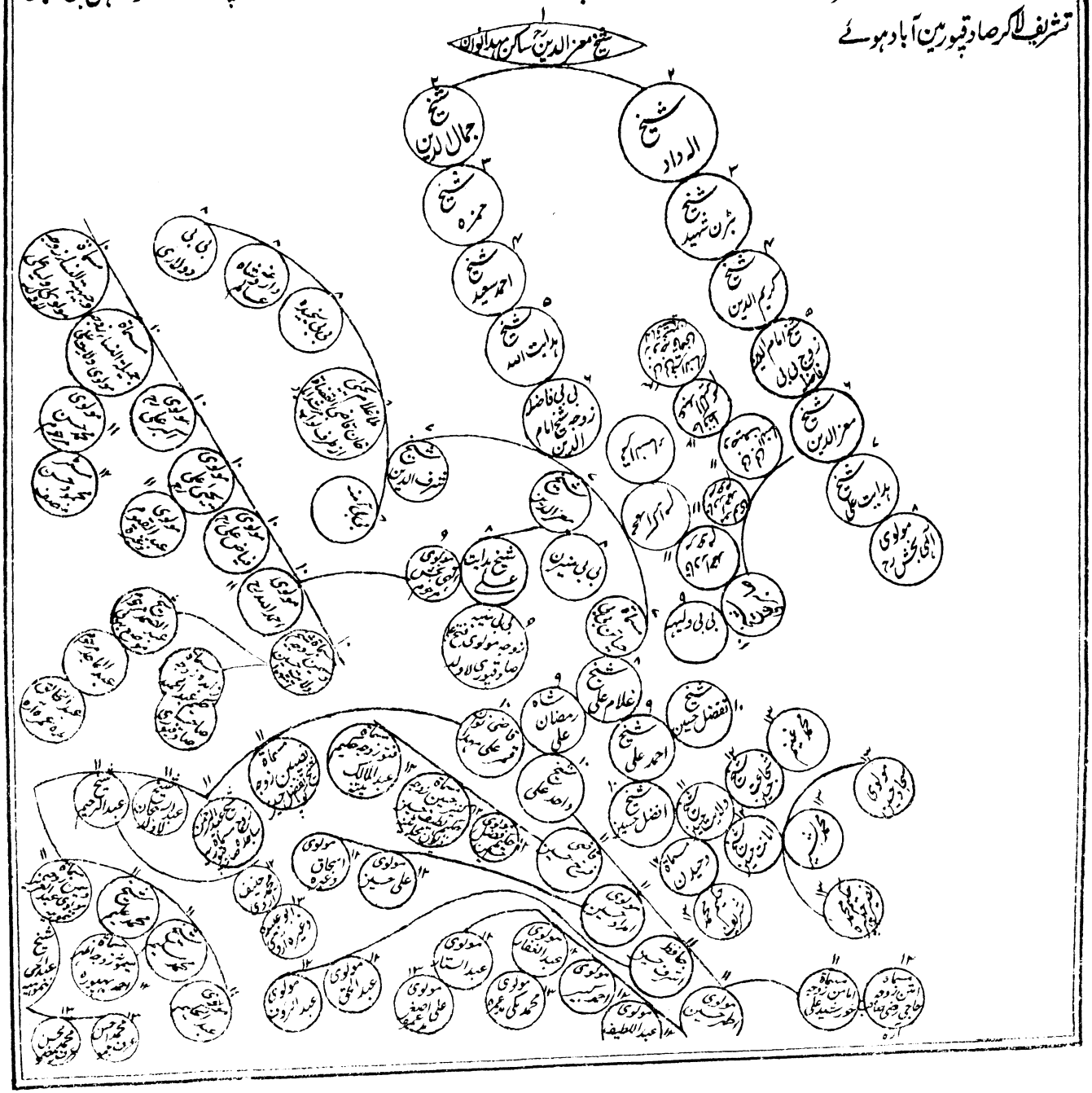
نواب مظفر جنگ ونیز نواب دلاور جنگ کے وقت مین جبکہ انگریزی کمپنی اور نواب صاحب ملکر صوبہ مرشد آباد وصوبہ بہار پر حکمران تھے آپ نواب صاحب کیطرف سے مولوی عدالت کے عہدہ پر (کہ جسکو آجکل جج کہتے ہین) صوبہ بہار مین مقرر تھے اور آپ ہی کے واسطے یہ مکان کچہری جواب گلزار باغ مین ہے تیار کی گئی تھی عدالت دیوانی وفوجداری کے کل مقدمات آپکے پاس دائر ہوتے تھے مگر جب دورہ کا مقدمہ خون وغیرہ کا ہوتا اوسوقت ایک انگریز بھی آپکے ساتھ بطور سجری کے شریک رہتا آخر مین جب کمپنی بہادر نے نواب صاحب کی نقد تنخواہ کردی اور ملک کا بندوبست کل اپنے ہاتھ مین لے لیا آپ مستعفی ہوکر خانہ نشین ہوگئے ہرچند کمپنی نے چاہا کہ آپکو اوسی عہدہ پر بحال رکھین مگر آپنے قبول نفرمایا آپ بہت بڑے عالم درویش صفت فقیر دوست تھے آپکو جو کچھ نواب صاحب سے ملتا تنخواہ یا انعام وغیرہ وہ کل ذوی الحاجات واہل برادرین صرف کرڈالتے اپنے ہاتھ سے قران شریف لکھکر اور ہدیہ کرکے اپنا ذاتی صرف اوسی سے کرتے آپکو جو نواب صاحب کی طرف سے ماہی ومراتب وعصا وسونٹا سوار وپیادہ واسطے جلوس کے مرحمت ہوا تھا کبھی اوس کو اپنے ہمراہ نرکھتے آپ محض سادی وضع سے موٹا کپڑا پہنکر ایک پھریرا کہنہ تامجان پر کچہری اور دربار کو جایا کرتے آخر عمر مین آپ مختل الحواس ہوگئے تھے آپنے جناب حضرت سید احمد صاحب بریلوی کو بھی پایا اور

بیعت حاصل کی آپکی عمر قریب سو برس کے پہونچی تھی آپکا انتقال شاید ۱۲۷۵ھ ہجری مین ہوا ہے

جناب مولوی الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ

فرزند شیخ ہدایت علی مرحوم ساکن مہدانوان حال مقامی صادق پور شہر عظیم آباد پٹنہ آپکی شادی ساتھ مسماۃ لطیفن بنت جناب حضرت شاہ محمد معزعرف شاہ منور حم اللہ ساکن محلہ ننموہیہ کے ہوئی جناب امیر المومنین حضرت سید احمد صاحب جب پٹنہ تشریف لائے تھے اوسوقت آپنے بھی سید صاحب کو اپنے مکان مین مدعو کیا اور وعظ کہلوایا مگر آپکو بیعت کا اتفاق نہین ہوا آپکے دو صاحبزادے جنکا نام احمد بخش و ولی بخش تھا جناب سید صاحب نے اونکو بدل کر احمد اللہ و ولی اللہ رکھدیا آپ اپنے زمانہ کے بڑے قابل عاقل لایق ہوشیار مدبر لوگونمین تھے آپ شہر عظیم آباد کے روساے عظام مین سے شمار کئے جاتے تھے آپ بحیثیت عقل و دانش و فہم و فراست یگانہ زمانہ تھے بڑے بڑے روساے عظام آپسے آکر اپنے امور خاص مین صلاح و مشورہ لیا کرتے تھے آپکی گورنمنٹ انگریزی مین بھی بڑی قدر و منزلت تھی آپ نہایت ہی خوش اخلاق ذی مروت برادر پرور تھے آپکے مزاج مین نہایت استقامت و ثبات قدمی تھی آپ جس کام کو اچھا سمجھتے کبھی اوس سے نہ ہٹتے باوجود اسکے کہ اگر کوئی لڑکا بھی آکر حق بات بتادے تو اوس کے ماننے مین آپکو کچھ عذر نہوتا آپ بدرجۂ غایت حق پسند تھے ع متاع نیک ہر دکان کہ باشد پہ آپکا پورا عمل تھا۔ حدیث شریف الحکمۃ ضالۃ المؤمن پر آپکا پورا تمسک تھا یہی باعث تھا کہ آپنے آخری عمر مین اپنے صاحبزادۂ خرد مولوی اکبر علی مرحوم کی فہمایش سے جناب حضرت مولٰنا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران کے دست مبارک پہ بیعت کی اور اپنی صبیہ بیوہ مسماۃ جمیلۃ النسا کو آپکے نکاح مین دیا یہ اول نکاح ہے جو عظیم آباد پٹنہ کے شریف خاندان مین ہوا جزاھم اللہ خیرا اوسوقت آپنے آپنے تین صاحبزادون کو اعنی مولوی فیاض علی رح و مولوی یحیےٰ علی رح و مولوی اکبر علی رح کو مولانا علیہ الرحمۃ کی خدمت بابرکت مین دیدیا اور آپ مولانا کا اسقدر ادب کرتے کہ بجز بڑے حضرت کے کبھی نام نہ لیتے آپکے اوصاف حمیدہ و شمائل ستودہ بہت کچھ ہین کہ اس قرطاس تنگ اساس مین اسکی گنجایش نہین۔ آپ کو بوجہ بعض خدمتون کے نواب مرشد آباد کی طرف سے بھوئی محال جو ایک موضع ہے قریب بہار کے کہ جسکا رقبہ اراضی

متعلق صفحہ ۴۲ تذکرہ صادقہ شجرہ خاندان موضع مہدانوان متصل قصبہ منیر جو کہ مسکن آبائی جناب مولانا احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا تھا اور آپکے والد ماجد مولوی الٰہی بخش رح وہاں سے تشریف لاکر صادقپور میں آباد ہوئے


شیخ معز الدین رح ساکن مہدانوان
شیخ جمال الدین
شیخ حمزہ
شیخ احمد سعید
شیخ ہدایت اللہ
بی بی فاطمہ زوجہ شیخ امام الدین
شیخ الہ داد
بڑن شہید
شیخ کریم الدین
شیخ امام الدین
شیخ معز الدین
شیخ ہدایت علی
مولوی الٰہی بخش رح
بی بی ولیہ
شیخ غلام علی
شیخ احمد علی
شیخ افضل حسین
شیخ فضل حسین
شیخ رمضان علی
شیخ واحد علی
مولوی احمد حسین
مولوی علی حسین
مولوی اسحاق
مولوی عبد الحق
مولوی عبد الرؤف
مولوی عبد الستار
مولوی عبد الغفار
مولوی احمد حسین
مولوی عبد اللطیف
مولوی اظہر حسین
مولوی محمد مکی
مولوی علی اصغر
حافظ اشرف حسین
شیخ عبد الرحیم
شیخ عبد الرحمن
شیخ عبد الرحمن
شیخ عبد الرحمن

چار ہزار بیگھہ اور آمدنی سالانہ تقریباً پندرہ ہزار روپیہ ہے - اور موضع بجے گوپال پور پرگنۂ شاہ پور منیر کہ جسکا رقبہ سات سو بیگھہ اور آمدنی سالانہ چار ہزار روپیہ تھا عطا ہوا جو وقت ضبطی جائداد مولوی احمد اللہ وغیرہ ضبط سرکار ہو گیا اور علاوہ اوسکے مواضعات موروثی بھی تھے آپکا نسب نامہ اس عاجز نے بہت کچھ تلاش کیا آپکے ہمجد لوگ جو موضع مہدانوان وچھپرہ وغیرہ مین ہین اونکے پاس بھی تفحص و تجسس کیا مگر افسوس صد افسوس کہ باوجود سعی بلیغ کے گوہر مراد ہاتھ مین نہ آیا صرف آٹھ لو نام آپکے اسلاف کے بذریعہ عزیزی مولوی عبد الغفار مرحوم پسر مولوی اطہر حسین مغفور ہاتھ لگے جو ہدیہ ناظرین کرتا ہون ھوھذا

مولوی الٰہی بخش مرحوم - بن شیخ ہدایت علی - بن شیخ معز الدین - بن شیخ امام الدین - بن شیخ کریم الدین - بن شیخ بڑن شہید - بن شیخ اللہ داد - بن شیخ معز الدین الی حضرت جعفر طیار - بن ابی طالب برادر حضرت علی کرم اللہ وجہہ - کرسی نامہ نانیہالی یہ ہے جناب مولوی الٰہی بخش مرحوم - بن شیخ ہدایت علی - بن شیخ معز الدین - بن بی بی فاضلہ - بنت شیخ ہدایت اللہ - بن شیخ احمد سعید - بن شیخ حمزہ - بن شیخ جمال الدین محمد - بن شیخ نور الدین

اس کمترین مؤلف کتاب کا معمول تہا کہ روزانہ آپکی شرف ملازمت حاصل کرتا اور آپکو فیض صحبت اور کلمات طیبات سے بہرہ مند ہوتا نسب نامہ خاندانی وحالات خاندانی جو کچھ اس کمترین نے ان اوراق مین لکھا ہے وہ اکثر آپ ہی کے ملفوظات گوہر صفات ہین آپ ہی سے مسموع ہوئے ہین آپکی ولادت ۱۲۰۱ھ مین بارہ سو ایک ہجری مین ہوئی اور انتقال آپکا ۱۲۷۵ھ بارہ سو پچہتر ہجری مین ہوا عمر آپکی پچہتر برس کی ہوئی مزار آپکا جمعہ مسجد محلہ نمونیہ بالین مزار حضرت شاہ ابو البرکات قدس سرہ کے ہے آپکا رنگ سانولا قد میانہ تھا بال کھچڑی آخر مین آپکی بصارت بھی جاتی رہی تھی آپکی اولاد کی تفصیل اوپر گذر چکی ہے آپکی جملہ اولاد ایسی لایق اور عمدہ ہوئین کہ اگر ہر ایک کو گوہر شب چراغ اور در یتیم کہین تو ہرگز مبالغہ نہوگا اللھم اغفرلہ وارحمہ -

جناب حضرت مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ ۱۲۲۳ھ ہجری مین پیدا ہوئے آپکا اول نام احمد بخش تھا جناب حضرت سید احمد صاحب نے احمد اللہ کیا آپکی شادی ساتھ مسماۃ بصیرن صبیہ کلانی حضرت جناب شاہ محمد حسین قدس سرہ ساکن محلہ نمونیہ کے ہوئی اور اس نکاح کو حضرت امیر المومنین سید احمد صاحب قدس سرہ نے پڑھایا آپکو ابتدائی

کتاب صرف ونحو جناب حضرت مولانا ولایت علی علیہ الرحمتہ سے پڑھی مولانا جب واسطے تکمیل علم کے لکھنؤ تشریف لیگئے تب آپنے جناب مولوی منور علی صاحب ساکن آرہ شاہ آباد سے پڑھا بعد اوس کے ایک اور عالم سے جو عظیم آباد مین تشریف رکھتے تھے مؤلف کتاب کو اون کا نام یاد نہین آپنے فراغ حاصل کیا بعد اوسکے درس تدریس مین مصروف ہوئے آپکے برادران مولانا فیاض علی ومولانا یحیے علی ومولانا اکبر علی علیہم الرحمتہ نے آپ ہی سے پڑھا اور جناب حکیم مولوی ارادت حسین وجناب حکیم مولوی وجاہت حسین مرحوم نے بھی درسی کتابین آپ ہی سے ختم کین جناب اخی الاعظم حضرت اوستادی حکیم مولوی عبدالحمید صاحب مدظلہ جو آپکے خلف اکبر ہین اونھون نے بھی آپ ہی سے فراغ حاصل کیا بالجملہ اس محلہ صادق پور مین پچھلے زمانہ مین جو عالم ہوئے وہ کلہم آپ ہی کے شاگرد ہین یا آپ کے شاگرد کے شاگرد چنانچہ اس کمترین کو بھی کچھ عرصہ تک خاص آپسے شرف تلمیذ کا حاصل ہوا ہے علاوہ اسکے اور بہت سے علماء آپسے فارغ التحصیل ہوئے آپنے سند حدیث کی جناب حضرت مولانا ولایتعلی علیہ الرحمتہ سے لی آپ جامع معقول ومنقول تھے اور نہایت ذہین وذکی اور بہت عقیل ولبیب۔ ایک زمانہ آپکی فہم وفراست وکیاست کا قائل تھا آپ رؤساے عظام مین سے عظیم آباد کے تھے ساتھ ہی اسکے نہایت منکسر المزاج غریب پرور صاحب خلق عظیم ہر دل عزیز ذیمروت وسخاوت تھے۔ ہمت و دلیری وحمیت وہمدردی قومی وحب وطن یہ خاص آپکا حصہ تھا اس کمترین کے قلم مین وہ طاقت کہان جو آپکے اوصاف حمیدہ مین سے ایک شمہ بھی بتا سکے۔ انسان کو بحیثیت انسانی جو کچھ اوصاف چاھئین اونکا مجموعہ اللہ تعالے نے آپکو بنایا تھا حق پسندی وہی خواہی عامہ بنی آدم خاص آپکا شیوہ تھی بہبودی خلایق ورفاہ عام مین آپ جان ومال سے دریغ نفرماتے۔ تمام شہر ہر کہ ومہ آپکو اپنا بہی خواہ ومسرپرست سمجھتا اور آپسے تمام جزئی وکلی امور مین مشورہ لیتا آپ الولد سر لابیہ کے پورے مصداق تھے بلکہ بدرجہا زیادہ آپکی عقل ودانش کا اسقدر شہرہ تھا کہ گورنمنٹ انگریزی بھی آپسے اکثر رفاہ عامہ کے باب مین مشورہ لیا کرتی آپ ممبر کمیٹی برابر رہا کرتے تھے آپ حکام رس تھے دبدبہ والیسا اے بہادر مین درجہ اول مین شمار ہوتے تھے۔ اکثر وہ مقدمات جو رعایا وگورنمنٹ کے مابین بابت تکرار کسی اراضی کے ہوتا یعنی وہ اراضی گورنمنٹ کو رعیت سے خریدنی منظور ہوتی اوسکی قیمت کا فیصلہ آپ ہی کے سپرد ہوتا اور آپ اس خوبی سے فیصل فرماتے کہ حاکم ومحکوم دونون راضی مند

ہو جاتے - جب انکم ٹکس کا نیا نیا بندوبست گورنمنٹ کی طرف سے شروع ہوا اوسوقت چار سیسر ڈو ہندو اور دو مسلمان نہایت امانت دار و دیانت دار منتخب کرکے سرکار کی طرف سے اوسمین مقرر کئے گئے آپ کا اوسمین نمبر اول تھا آپکی ہرگز خواہش نتھی کہ اس نوکری کو قبول کرین مگر حکام کے اصرار اور راجہ اعزہ کی فہمایش سے آپنے چار و ناچار قبول کیا اور اس خوبی سے آپنے اسکو انجام دیا کہ حکام و رعیت دونون آپکے ثنا خوان رہے آپ مقدمات دورہ مین جب کبھی بلائے جاتے اور اختلاف رائے جج سے اگر آپکو ہو جاتا تو آپ ہی کی راے پر مقدمہ صدر سے فیصل ہوتا آپکی تحریر ان مقدمات کے فیصلہ مین ایسی مدلل اور زور آور ہوتی کہ گورنمنٹ اوسکو بخوشی قبول کرتی انھین وجوہات سے بعض نو دولت رئیس شہر کے آپسے حسد و عناد رکھتے کیونکہ آپکی موجودگی کی حالت مین ان ناتعلیم یافتہ اشخاص کی کوئی بات حکام و گورنمنٹ کے سامنے پیش رفت نجاتی اور مثل مار و پیچ و تاب کھاکر رہجاتے لیکن پھر بھی مانند کژدم شعر نیش عقرب نہ از پے کین است ❊ مقتضاے طبیعتش این است - جب کسی حاکم کو سیدھا سادا پاتا نیش زنی اور جھوٹھ چغلی سے باز نہین آتا آپکو آخر عمر مین بوجہ معذوری حضرت جناب مولوی الٰہی بخش مرحوم کے امور خانہ داری و کثرت ارباب ملاقات و انجام دہی امور مفوضہ گورنمنٹ سے فرصت نہ ملنے لگی تب آپنے درس تدریس کا شغل ترک کیا اوسکو حوالہ اپنے برادران و فرزندان کے کیا آپکے اخلاق حمیدہ ایسے عام تھے کہ ہر خرد و کلان ہندو مسلمان سنی و شیعہ مثل پروانہ آپکے ساتھ محبت و الفت و جان نثاری کا دم بھرتا چنانچہ جناب نواب سید لطف علی خان صاحب مرحوم رئیس پٹنہ و جناب نواب محمد تقی خان صاحب رئیس مظفرپور و جناب مولوی سید اعظم الدین حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر وغیرہ صاحبان با وجود مذہب شیعہ ہونیکے آپکے ساتھ محبت قلبی و الفت دلی رکھتے تھے مگر ہان وہی چند نو دولت بعلم جاہل کہ جبلت مین شر و فساد تھا اور جنکی آنکھین مانند موشک کور کے شعاع شمس سے چندھیاتی تھین اور نور بصیرت سے محض بے بہرہ تھین وہ ہمیشہ اپنے فکر مین درپے آزار آپکے رہے اور جب کبھی کسی حاکم کو کمزن پتلا پایا اپنی نیش زنی سے باز نہ آئے چنانچہ ۱۸۵۷ء مین جبکہ ہندوستان مین غدر ہوا اوسوقت پٹنہ مین ولیم ٹیلر صاحب بہادر کمشنر تھے صاحب موصوف کا مزاج ہندوستان کے غدر کے حالات اور بگڑی ہوئی پلٹنون کے سپاہیون کی تعدی و ظلم و نمکحرامی کی کیفیت سُن سُنکر نہایت مشتعل برافروختہ ہو رہا تھا ایسی حالتمین اُن رئیسون نے جو بظاہر جامۂ انسانی مین تھے اور باطن مین

سخت خونخوار درندہ گزندہ تھے موقع پاکر صاحب موصوف کو بہکا اور ورغلان کر اور کذب و دروغ باتین پہونچاکر جناب ممدوح کی طرف سے بدظن کر دیا آور اودھر راجہ کنور سنگھ ساکن جگدیش پور ضلع شاہ آباد نے بھی بغاوت اختیار کی پس بہ وجوہات بالا صاحب موصوف نے حضرت جناب مولانا احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو اور آپکے مامون حضرت شاہ محمد حسین قدس سرہ ساکن نمسوہیہ کو جو ایک بہت بڑے پیشوا و سرگروہ فرقۂ اہل حدیث کے سمجھے جاتے تھے اور جناب مولوی واعظ الحق ساکن محلہ گورہٹہ کو بہ بہانۂ ملاقات بُلا کر نظر بند کر دیا اوسوقت آپ تخمیناً تین مہینے نظر بندی کی حالت مین رہے اور نہایت صبر و استقلال کو آپ کام مین لائے چونکہ اوسوقت بعض حکام جو نہایت زیرک و مردم شناس و منصف مزاج شریف پرور موجود تھے اونھون نے صورت حالیہ کو بذریعہ اپنی رپورٹ کے گورنمنٹ مین پیش کیا وہان سے اس مقدمہ کی خوب چھان بین ہوئی بالآخر وہ چغل نیش عقرب مخذول و منکوب ہوئے اور آپ تینون صاحبون کی بیجرمی ثابت ہوکر رہائی ہوئی اور ٹیلر صاحب کمشنر پٹنہ سخت جواب طلب اور معاتب گورنمنٹ ہوئے حتیٰ کہ صاحب موصوف ہمیشہ کے لیئے معزول ہوئے مگر صاحب موصوف نے بعد معزولی بھی اس پٹنہ کو نچھوڑا اور بذریعہ پیشہ وکالت اسی پٹنہ مین مقیم رہے اور ایک حیرہ حسد و بغض و عناد کو دل مین صاحب بہادر کی طرف سے جناب مولانا ممدوح اور کل خاندان آپکے پیدا ہوگیا کہ جسکو وہ رئیس نیش عقرب ہمیشہ بڑھانے اور افروختہ کرنے کی فکر مین شب و روز اَن تھک کوششون سے لگے رہتے اور مانند گربہ مسکین کے وقت کو منتظر رہتے تھے کہ ناگاہ ۱۲۸۰ھ ہجری مطابق ۱۸۶۴ء عیسوی مین مقدمہ اعانت باغیان جناب حضرت مولانا یحییٰ علی قدس سرہ پر جو آپکے سگے بھائی تھے اور نیز اس فقیر مولف کتاب ہذا پر دائر ہوا اور نیز انیالہ مین منشی محمد جعفر صاحب و محمد شفیع وغیرہ اور ملک بنگال مین قاضی میان جان وغیرہم بہت سے لوگ گرفتار ہوئے اور تمام ہندوستان مین ایک ہنگامہ سخت مچا صدہا آدمی گرفتار ہوئے اور انبالہ مین ان سب لوگونکو جمع کرکے مقدمہ کی تحقیقات شروع ہوئی جسکی تفصیل تواریخ عجیبہ مؤلفہ منشی محمد جعفر صاحب انبالوی سے معلوم ہوسکتی ہے الغرض جب ان لوگون کا مقدمہ طے ہوگیا اور ان لوگون کو عبور دریاے شور کا حکم ہوگیا اوسوقت ٹیلر صاحب اور اون کے مشیر نیش عقرب کمربستہ کھڑے ہوگئے اور چوکڑی بھرنے لگے اور چونکہ حکام ضلع و گورنمنٹ اوسوقت خاندان صادقپور سے خصوصاً اور جملہ فرقۂ اہل حدیث سے عموماً بدظن و غضبناک ہورہی تھی اسکا موقع پاکر جھٹ ان کمینون نے حکام ضلع و گورنمنٹ کے کان مین پھونکا کہ یہ ممکن نہین کہ مولوی یحییٰ علی و عبدالرحیم و جملہ فرقۂ اہل حدیث اس

بغاوت کے جرم مین ملوث ہون اور مولوی محی اللہ اوس سے بری ہین ضرور یہ شخص بھی اون لوگون کا ہمراز معاون
و مددگار ہوگا مگر اپنی ہوشیاری وعقلمندی و قابلیت کے باعث الگ تھلگ رہا اور اس بات کو کچھ اسطرح بڑ
چکنا چپڑا کرکے اور روغن قاز ملکر دکھایا کہ حکام نے اسکو سچ مان لیا اور ان پر ذہین نا اندیش دشمنو کیطرف سے
تیاری شروع ہوئی کہ جسطور سے ہوسکے سچ یا جھوٹ باتی وجہ کان مولوی احمد اللہ کو بھی اس مقدمہ مین پھانس
لینا چاہیے چھوڑنا ہرگز نچاہیے جب یہ قصد اس فریق کا ہوگیا دیر کیا تھی صدہا گواہ جھوٹے بعضے بطمع زر
اور بعضے بطمع نیک نامی وخطاب اور بعضے بطمع رہائی وعطاے جائداد ضبط شدہ تیار ہوگئے
اوسوقت وہ چغل لوگ کہ جنکے سینہ پر کینہ مین نار حسد سلگ رہی تھی خوب چھٹ کھیلے اور اپنے کینہ
دیرینہ کو خوب نکالا - آخر حضرت جناب مولنا ۱۸۶۵ع مطابق ۱۲۸۱ھ ہجری مین گرفتار ہوئے
اوسوقت پٹنہ کے جج جو تھے وہ نہایت منصف مزاج عادل نیک طینت تھے ان چغل لوگون نے
سمجھا کہ جبتک یہ صاحب یہان جج کے عہدہ پر رہینگے یہ مقدمہ ہرگز سرسبز نہین ہوسکتا ہے گورنمنٹ
مین اس کیفیت کو پیش کیا گورنمنٹ چونکہ خود اوسوقت برسر مخاصمت تھی یہ شوشہ ان لوگون کا چل گیا
فی الفور ایک دوسرا جج جو جناب مولانا کے مزاج وطبیعت سے ناواقف تھا خاص اس مقدمہ کے فیصلہ کے
واسطے بھیجدیا گیا پھر کیا تھا ٹیلر صاحب اور اونکے مشیر ہد باطن کمربستہ ہوکر کھڑے ہوگئے اور جہانتک
اونسے ہوسکا اس مقدمہ کے ثبوت بہم پہونچانیمین اور شہادت نا جایز کے حاصل کرنیمین جان وال
سے حاضر ہوگئے اور اپنے دل کے پھپھولے خوب پھوڑے اسی ایک کارروائی سے جو نہایت جابرانہ
وتحکمانہ اس مقدمہ مین کیگئی کہ جسکی نظیر برٹش عملداری مین دوسری پائی نہین جاتی حضرات ناظرین دوسری
باتون کو بھی جو اس مقدمہ مین کام مین لائی گئی قیاس فرماسکتے ہین بالجملہ جناب مولانا کو حبس دوام
بعبور دریاے شور کا حکم ہوا اوسوقت بجز ان چند مفسدین کے تمام شہر عشرۂ محرم ہوگیا ہندو
ومسلمان شیعہ وسنی چھوٹا بڑا آہ سرد بھرتا اور سخت ماتم مین مبتلا ہوا اور ہر طرف سے بکا و
واویلاہ کا شور مچا مگر جناب مولانا کا صبر واستقلال اس درجہ تھا کہ جسکے بیان سے قلم دوزبان
قاصر آپ نہایت خوش اور اپنی تقدیر پر نہایت راضی وشاکر اور اپنے مالک حقیقی وفعال حقیقی
کے نہایت ممنون وخشوع وخضوع کے ساتھ تھے اور اس قید کو نہایت کشادہ پیشانی وفرخندہ
دلی کے ساتھ باعث فخر وامتنان حضرت رب المنان سمجھا ہرگز آپکے دل اخلاص منزل پر کچھ بھی گزند

ورنج وقلق نتھا جو شخص آپکو دیکھتا آپکے چہرۂ مبارک کو خندان وفرحان دیکھکر متحیر ہوجاتا سچ تو یہ ہے کہ اس قسم کا صبر واستقلال وراضی برضاء اللہ وصابر بقضاء اللہ بعد صحابۂ کرام واہلبیت اطہار کے پھر دیکھا اور سنا نہین گیا مجھ کم مایہ ونالائق آدمی کا کام نہین کہ آپکے استقامت وثبات کو قید تحریر مین لاکر ہدیۂ ناظرین کرسکے اوس کیفیت کو کچھہ دیکھنے ہی سے تعلق ہے بیان مین اوسکی گنجایش نہین حاصل کلام آپ قید کرکے پورٹ بیر اینڈمان بھیجدئے گئے اور آپ اٹھارہ برس اوس تکلیف ومصائب مین زندگی بسر کرکے راہی جنت الفردوس ہوئے آپ نے اس زمان مصائب وتکلیف کو جس سہشمی واطمینان قلبی کے ساتھ طے کیا بیان اوس کا احاطۂ تحریر مین آنہین سکتا آپ ہمیشہ شاکر وسپاسگذار اپنے مالک کے رہتے حکام یورپین بھی آپکی عزت کرتے تمام ساکنین جزیرہ کیا قیدی اور کیا فری سوداگر پولس پلٹن الغرض کل کہ ومہ آپکا ادب وعزت وتوقیر کرتے اول آپ جب جزیرہ مین پہونچے جناب منشی سید اکبر زمان صاحب ساکن آگرہ جو ہیڈ منشی چیف کمشنر صاحب انڈمان کے تھے آپکو باجازت صاحب بہادر اپنے مکان پر لیگئے اور وہین آپ تخمیناً پانچ برس رہے اور کچہری مین صاحب چیف کمشنر کے بعہدہ محرری تائیدی ہیڈ منشی صاحب مقرر ہوئے منشی صاحب موصوف نہایت شریف ازبسکہ خوبی کے آدمی تھے ہم سب لوگون کے ساتھ جو لجد کو وہان پہونچتے چلے گئے ایک نگاہ مہربانی رکھتے اور محبت والفت برتتے بعد اسکے جناب لارڈ میو صاحب گورنر جنرل بہادر کو ایک نالائق شیر خان حجام ولایتی نے ناحق قتل کیا اوسکی اس وحشیانہ حرکت سے حکام جزیرہ کا مزاج بگڑ گیا اور خصوصاً مسلمانون کی طرف سے زیادہ تر متوحش ہوگیا کیونکہ وہ قاتل وحشی بھی تو مسلمان ہی تھا جناب کمشنر صاحب بہادر نے اکثر مسلمانون کو جو صدر ٹاپو پر اس آئیلینڈ مین (کہ جہان بڑے بڑے حکام رہا کرتے تھے) عہدہ محرری وجمعداری وغیرہ پر مقرر تھے دوسرے ٹاپوؤن کو جو دور دراز پر صدر ٹاپو سے جنگل مین واقع تھے بدل دیا اوسوقت جناب مولانا کو بھی ویپر آئیلینڈ ان ویلڈ گنگ مین تبدیل کردیا جو خاص واسطے بوڑھے اور کمزور لوگون کے مقرر تھا مگر وہان بھی بعہدۂ محرری مڈیکل ڈپارٹمنٹ مین مقرر کیا دس روپیہ ماہوار اور راشن آپکے واسطے مقرر ہوا اور ایک مکان خاص نہایت قریب ہسپتال سے آپکے رہنے کو ملا اور ایک نوکر کھانا پکانے اور دیگر خدمتگاری کے لئے بھی دیا گیا اور ایک محرر آپکی تائید مین مقرر کیا گیا حکم ہوا کہ جسقدر کام ہسپتال کا آپ اپنی خوشی

سے کرسکین کرین اور باقی کام وہ تائید کرے گا الغرض بقیہ ایام زندگی آپنے وہین طے کئے جو کچھ کام ہسپتال کا ہوسکتا کرتے اور بعد اوسکے ذکر اللہ و تلاوت قران مجید و نماز و دعا وغیرہ مین مصروف رہتے نماز تہجد آپکی ناغہ نجاتی اور جو قیدی یا فری آپکے پاس آجاتا آپ اوسکی ہدایت کرنیسے بھی دریغ نفرمانے صدہا قیدی جنھون نے کبھی اپنے رب کے سامنے سر نجھکایا تھا اپنے افعال ناشایستہ سے تائب ہوکر مومن موحد پابند صوم وصلوٰہ قائم اللیل بن گئے - پولس اور پلٹن کے لوگ بھی آپسے فائدہ لینے مین محروم نرہے آپکے پاس ایک جماعت مستفیدین کی ہمیشہ حاضر رہتی ہند وبھی آپکے ملفوظات طیبات سے فائدہ اوٹھاتے الغرض آپ نہایت صبر و شکر و استقلال کے ساتھ سرگرم ہدایت و نفع رسانی خلق اللہ رہتے - ہرکہ ومہ کو آپکے ساتھ کچھ ایسی محبت و گرویدگی تھی کہ ہرشخص آپکو اپنا پدر مہربان سمجھتا یہ فقیر مؤلف کتاب بھی بعد واقعہ لارڈمیو صاحب اوس صدر ٹاپو سے تبدیل ہوکر ایک دوسرے جنگل کے ٹاپو مین بعہدہ محرری ہسپتال مقرر کیا گیا اور آپکی صحبت کیمیا خاصیت سے محروم رہگیا مگر پھر بھی مہینہ مین ایک بار بحصول اجازت اپنے افسر مافوق کے واسطے چند گھنٹون کے حاضر ہوجاتا اور بذریعہ تحریر یا بذریعہ آیندہ و روندہ اکثر آپکی خیریت مجھکو اور میری خیریت آپکو معلوم ہوجایا کرتی مگر ہان جبکہ مین نے بعد گذر جانے بارہ برس کے حالت قید مین حسب منشاے قانون وہان کے کار محرری چھوڑکر موضع ابراڈین مین دکان کرلی تھی اوسوقت البتہ مہینہ مین دو ایک بار آپکی خدمت مبارک مین حاضر ہوتا اور از صبح تا شام وہان رہتا مگر شب باشی کی اجازت اوس حالت مین بھی حکام کی طرف سے نہین تھی لہذا بناچاری واپس آتا اور جبکہ بوجہ دکانداری اس فقیر کا ہاتھ کشادہ ہوگیا اخراجات ضروریہ مین آپکی بھی مدد کرتا چونکہ وہان ہر چیز گران رہتی مثلاً بیضہ مائیان فی عدد ایک آنہ اور مرغ تین روپیہ چار روپیہ کو ملتا اور گوشت بز نایاب اگر گاہے اتفاقاً ملا بھی تو روپیہ اور بارہ آنہ سیر سے کم نہین اور آپکو کچھ تو باقتضاے آب وہوا وہان کے اور کچھ بوجہ غذاے ناموافق طبع کے ضعف بہت ہوگیا کہ چلنے پھرنے مین حوائج ضروری کے لیے حرج ہونے لگا لہذا پندرہ بیس روپیہ ماہوار آپکو اوس دکان سے مدد ملتی مگر پھر بھی بوجہ کشادگی دست آپکے کہ اکثر معسرین کی آپ خبر لیا کرتے آپکی وہی حالت رہی جو اکثر ایک نہایت غریب قیدی کی وہان رہا کرتی ہے آپکا سلوک خفیہ معسرین کے ساتھ اوس حالت مین بھی کچھ ایسا تھا کہ بلا مبالغہ اگر حاتم کہئے تو بجا ہے آپنے حالت قید کو اپنے واسطے نہایت اعظم احسان

خداوندی تصور فرماتے تھے شعر منت منہ کہ خدمتِ سلطان ہمی کنم ۔ منت از و شناش کہ بخدمت بداشتت
آثار عبودیت حضرت رب العالمین آپکے چہرہ و بشرہ سے ایسی نمایان کہ جسکو دیکھنے سے تعلق ہے قصد کو تا
جب آپکو مرض الموت آپہونچا قریب دو ہفتہ کے بخار مین آپ مبتلا رہے اور بیہوشی آپ پر غالب رہی اُس
حالت مین بھی یادِ خدا سے آپکی زبان قاصر نہی آپکی زبان پر غشی کیحالت مین بھی ذکر اللہ جاری تھا نماز کا خیال
اسقدر تھا کہ گویا روز و شب نماز ہی مین گذرتی تھی ہمہ وقت تجریمہ بندھا رہتا اور نماز پڑھا کرتے ۔ چنانچہ بتاریخ
بست و ہشتم ذی الحجہ ۱۲۹۸ھ ہجری کو آپنے اس سجن دنیا سے رہائی پائی اور جنت الفردوس کو راہی ہوئے
تفصیلی حالات اسکے تواریخ عجیب مؤلفہ منشی محمد جعفر انبالوی مین درج ہین شائقین وہان سے ملاحظہ فرما سکتے
ہین ۔

تاریخ ارتحال جناب مولانا احمد اللہ صاحب قدس سرہ العزیز از نتائج فکر جناب مولوی محمد ایوب خان صاحب رامپوری مقیم جزیرہ

چون ازین دارِ فنا جانب باغِ رضوان — احمد اللہ روان گشت بصد دل شادان
شش و ہفتاد سنِ عمر شریفش بودند — بقیہ گشت نصیبش سفرِ جاویدان
عاقبت مصر لقا گشت عزیز از قدمش — یوسفے بود گرفتار بلائے زندان
بست ہفتم شبے بود از مہِ ذی الحجہ کہ او — راہی ملک بقا گشت ز دارِ گذران
روز اطول و ترقی بہ شبِ نامہ سیاہ — وزنِ خورشید ہمیکرد بہ برجِ میزان
اقربِ مہر شد عقرب بحسابِ تحویل — ہمچو عقرب کہ تراز وست ہمہ اقرب آن
اعتقادش باحادیث نبی از ہمہ بیش — اعتمادش ہمہ ہر دم بنصوصِ قرآن
عالمِ باعمل و فاضلِ افضل زہمہ — یدِ بیضا است بہ کشاف رموزِ قرآن
دُرِ دریائے تجرد کہ بسلکِ توحید — منسلک بود ز تصدیق دلِ پُر ایقان
چہ فروع و چہ اصول از مددش مستحکم — منطقش نحو نبی صرف حدیثش دل و جان
ہر کہ زو منحرف از دینِ نبے — ہر کہ او مشتغلش مشتغل از کارِ جہان
غوطہ زن در ہمہ اوقات بدریائے علوم — غرق در بحرِ معارف ہمہ وقت ہمہ آن

همه زهد و همه تقوی همه صوم و صلوٰة — همه مصروف عبادت همه صرف عرفان
اصل بدعت شد از قوتِ او متاصل — نخل توحید نشانده همه در باغ جهان
خاتمِ شرع قبائے کہ بقدش موزون — جامۂ ورع عبائے کہ بجمش چسپان
علم معقول بتوضیح حدیثش منقول — علم منقول بتفسیر کلامش آسان
گو مطول بود اما ببیان صافش — نسخۂ مختصرے دان چہ معانی چہ بیان
سال تاریخ وفاتش ز فکر جستم — دخل الجنۃ ۱۲۹۹ خلد - بفرمود ہمان دم رضوان
مہ قربان بہ تمامی و محرم اقرب — سنِ تسعہ ز اعادش بگرفتم پئے آن

ولہ

چو رفت مولوی صاحب بسوے دارِ بقا — کہ احمد اللہ علم نامیت بود ہمہ جا
بفکر سال وصالش چو سر بجیب شدم — مقیم باغِ جنان - آمد از سرِ القا
۱۲۹۸

تاریخ وفات از نتائج فکر جناب مولانا محمد سعید قدس سرہ

چو مرد خند امولوے احمد اللہ — مقیم جنت برہ بحکم نصاریٰ
شبِ ماہ ذی الحجہ ولبست وہشتم — ز دنیاے دون شد بفردوس اعلیٰ
بتاریخ فوتش ندا کرد ہاتف ؛ ؛ ؛ — رہا گشتنِ مومن از سجن دنیا
۱۲۹۸ھ

یہ فقیر بوجہ علالت و معذوری حضرت والد ماجدم رحمۃ اللہ علیہ جناب حضرت اخی واستادی حکیم مولوی عبد الحمید صاحب مدظلہ العالی سے پڑھتا تھا مگر جب کہ جناب ممدوح واسطے تحصیل علوم کے روانہ لکھنؤ ہوئے اوسوقت کچھ عرصہ تک فقیر کا پڑھنا ملتوی رہا تب میں نے خدمت میں جناب والد ماجد کے صورت حال کو عرض کیا گو اوسوقت صادقپور میں کوئی عالم ایسا نہ تھا جو درس و تدریس کے شغل کو جاری رکھتا جو تھے وہ ہمراہ جناب حضرت مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ کے روانہ ہوگئے تھے - اور جو باقی رہگئے تھے اون کو اپنے مشاغل ضروریہ سے فرصت نہیں کہ درس تدریس کی طرف متوجہ ہوں مگر بوجہ اصرار کثیر حضرت والد ماجدم مرحوم نے جناب حضرت مولوی احمد اللہ

وجناب اخی واستادی حکیم مولوی ارادت حسین رحمۃ اللہ علیہما کو بلاکر فرمایا کہ اسکو ایک ایک سبق دیدیا کرو ہرچند یہ دونون حضرات نہایت عدیم الفرصت تھے مگر جناب والد کا فرمانا ایسا نہ تھا کہ یہ دونون حضرات اوسکی تعمیل نکرسکین جناب حضرت والد کا مرتبہ و رتبہ درجہ و وسیم پر حضرت مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ سے سمجھا جاتا تھا تمام اہل صاد قپور اور کل اہل برادری و جملہ مریدان خرد و کلان آپ کا ادب و لحاظ بطور پیر مرشد کے کرتے چنانچہ صرف ونحو کا سبق کمترین کا حضرت مولانا احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ذمہ پر لیا اور حدیث کا سبق جناب حکیم صاحب ممدوح نے اوسوقت سے یہ کمترین حاضر باش خدمت مبارک جناب حضرت مولانا واستاذنا رحمۃ اللہ علیہ کے رہا کرتا خصوصاً بعد انتقال جناب حضرت والد ماجد مرحوم یہ فقیر شب و روز کر بستہ صحبت کیمیا خاصیت مین رہتا اور ہر جزئی و کلی امر مین اپنے خواہ وہ متعلق تدبیر معاش کے ہو یا خانہ داری کے یا مقدمہ یا شادی و غمی کے ہو الغرض کالمیت فی ید الغسال مینے اپنے کو آپکے ہاتھ مین دیدیا تھا اور آپکے الطاف بزرگانہ و اشفاق مربیانہ بھی اس نالایق پر ایسا ہی مبذول رہتے تھے کہ اپنی اولاد سے زیادہ یہی وجہ تھی کہ جناب حضرت باری عز اسمہ نے اس کمترین کو کان پکڑکر بزور اس ابتلا مین آپکے ساتھ کر دیا۔ فللہ الحمد علی ذالک۔ قصہ مختصر کہ پورٹ بلیر مین پہونچکر بھی یہ کمترین ڈھائی تین برس تک آپکے ساتھ رہا مگر بعد سانحہ لارڈ میو صاحب ہلوک جدا ہوگئے جسکا کچھ بیان اوپر گذر چکا مگر جب بارہ برس مجھکو حالت قید مین گذر گئے اور حسب منشای قانون پورٹ بلیر مین اور جناب ممدوح دونون مجاز پیشہ وری و دکانداری کے ہوگئے اوسوقت خیال ناقص مین یہ بات گذری کہ اگر مین ملازمت سرکاری کو ترک کرکے دکان کرلون تو خوب ہو کہ ہم دونون ایکجا رہکر بقیہ زندگی طے کرین چنانچہ مینے درخواست دی اور وہ درخواست بدقت تمام منظور ہوئی اور مین ابراڈین مین جو ایک بہت بڑا قصبہ بطور صدر کے ہے اور وہان ڈپٹی چیف کمشنر اور پلٹن و پولس وغیرہ اور بہت حکام رہا کرتے ہین دکان کرلی اور دکان بھی بمنہ وکرمہ تعالے چل نکلی اور سو پچاس روپیہ ماہواری بطور نفع کے بچت ہونے لگی اوسوقت مین نے چاہا کہ جناب حضرت مولانا احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پاس لاکر رکھون اور خود خدمتگزاری کرون کیونکہ آپکو بعد انتقال حضرت مولانا یحیی علی علیہ الرحمۃ کے ضعف و ناتوانی سرعت کے ساتھ ترقی پذیر تھی آپ نہایت کمزور و نحیف ہوگئے تھے اور سپر طرہ یہ کہ غذا بھی نہایت روکھی پھیکی جسکی وجہ

اوپر بیان ہوچکین۔ چنانچہ اس امر کا مشورہ اول مین نے حضرت ممدوح ہی سے لیا آپ تو رضامند ہوگئے مگر اوس ٹاپو کے لوگ کہ جو آپکی صحبت بابرکت سے انس پکڑے ہوئے تھے اور مشرف ہو رہے تھے اُنھون نے واویلا مچائی اور اپنی محرومی شرف ملازمت پر رونا دھونا شروع کیا لیکن مین نے چند مہینے کے عرصہ مین اون سبھون کو راضی کرلیا تب ایک درخواست بحضور سندرن ڈسٹرکٹ افسر کے جو ہمارے افسر مافوق تھے دی چونکہ مولوی احمداللہ بہت بوڑھے اور کمزور ہوگئے ہین اور لایق کار سرکاری نہین ہین اور مین اونکا بھانجا ہون چاہتا ہون کہ اونکو بھی ٹکٹ پیشہ وری کا عنایت ہوکر میرے ساتھ اسی ابراڈین مین تبدیل کردئے جائین مگر قسمت کی خوبی سے وہ درخواست ڈسٹرکٹ افسر نے نامنظور کی بعد چند روز کے جب اوس افسر کی تبدیلی ہوئی اور دوسرا افسر آیا تو پھر مین نے وہی درخواست دی اور بہت سی سعی وسفارش بہم پہونچائی کہ جسمین یہ درخواست منظور ہو چنانچہ اوس افسر نے منظور کرکے ناروون ضلع کے افسر کے پاس بھیجدی کہ جسکے علاقہ مین آپ رہتے تھے غرض یہ تھی کہ آیا مولوی احمداللہ کو ٹکٹ دینے مین اون کو کچھ عذر تو نہین ہے لیکن قسمت کی خوبی سے یہ درخواست بھی وہان جاکر نامنظور ہوئی بعد چند مدت کے پھر سہ بارہ مین نے درخواست دی چنانچہ ابکی بار دونون افسرون نے منظور کرکے متفق الرائے ہوکر بحضور چیف کمشنر بہادر واسطے عطائے ٹکٹ پیشہ مولوی احمداللہ کے سفارش کی مگر قسمت کی خوبی دیکھئے کہ صاحب ممدوح نے نامنظور کیا اور صاف لکھدیا کہ یہ دونون ہرگز ایک جگہ جمع نہین ہوسکتے۔ الغرض اسی رگڑے جھگڑے مین ڈھائی تین برس گذر گئے آخر مجبور ہوکر خاموش ہو رہا مگر جب مرض الموت آپکو آپہونچا اوسمین دو ہفتہ مبتلا رہے مین نے اوسوقت پھر درخواست دی اپنے ڈسٹرکٹ افسر کے پاس کہ میرے مامون مولوی احمداللہ جو اسوقت ویپر آئیلینڈ مین ہین وہ سخت بیمار ہین کہ جانبری اونکی بظاہر اس عارضہ سے مشکل ہے وہ نہایت بیہوشی کی حالت مین ہین اور تن تنہا کوئی اونکا وہان خبرگیران نہین ہے اوسمین اونکا عزیز اور بھانجا ہون مین نہایت مودبانہ اور عاجزانہ عرض کرتا ہون کہ مجکو وہان شب باشی کا پاس ملے (یعنی اجازت نامہ) وہ چراغ سحری ہین ہفتہ سے زیادہ اونکی زیست کی امید نہین ہے یہ درخواست بعد بہت رگڑے جھگڑے اور ردوکد کے چودھوین روز منظور ہوکر بعد مغرب ایک چپراسی سرکاری مجھکو دیگیا اس درمیان مین روزانہ علی الصباح اپنی دکان ابراڈین پر اپنے لڑکے عبدالفتاح کو جو اوسوقت وہان میرے پاس موجود تھا چھوڑکر روانہ ہوجاتا اور

ایک کوس کا فاصلہ پختہ طے کرکے نیو یے مین گھاٹ پر پہونچتا اور وہان سے کشتی پر سوار ہوکر سمندر کی ایک
کھاڑی مین کہ جسکا عرض ایک کوس سے کم ہوگا طے کرکے ویپر آئیلینڈ کے گھاٹ پر جاتا اور پھر وہان سے
آپکی جاے قیام پر پہونچتا اور عصر تک وہان رہتا اور جو کچھ خدمتگزاری ہوسکتی بجالاتا عصر کے وقت چشم
گریان و بادل بریان وہان سے رخصت ہوتا اور سات آٹھ بجے شب کو اپنے مکان ابراڈین مین پہونچتا
الغرض اسی تگاپو و دادوش مین چودہ روز گزرے اور عرضی رگڑے جھگڑے مین پڑی رہی بالآخر
چودھوین روز عصر کے وقت جب مین آپسے رخصت ہوا اوس وقت آپکو سب روزون سے اچھا پایا اور فی الجملہ
ہوش و حواس بھی پایا اور آپ متکلم بھی ہوئے اور وصیت تقویٰ و اتباع مرضات اللہ و صبر و استقلال
فی المصائب کی نہایت تاکید کی اور ساکنین عظیم آباد محلہ صادقپور مین سے مولوی محمد حسن مرحوم سے
اپنی رضامندی بیان فرمائی مین اوس روز نہایت خوشی کی حالت مین وہان سے روانہ ہوا اور مجھکو امید
قوی ہوئی کہ آپکو انشاء اللہ صحت ہوگی جب مین اپنی دُکان ابراڈین مین پہونچا اوسوقت منشی محمد جعفر صاحب
و میان عبدالغفار صاحب جو اوسی موضع مین قریب رہتے تھے اور بہت سے احباب جو واسطے دریافت
خیریت کے ہمارے آنیکے منتظر تھے خبر تخفیف کو سنکر نہایت خوش ہوئے اوسی جلسہ مین جہاز کے
بھی اجازت نامہ شب باشی لیکر پہونچا ہر ایک کو نہایت خوشی ہوئی خیر شب تو مین نے جیون تیون کاٹی
اور علے الصباح عبدالفتاح کو دکان سپرد کرکر روانہ ہوا جب نیو یے کے گھاٹ پر پہونچا کشتی ندارد
تھوڑی دیر بیٹھا تو دیکھا کہ ایک بوٹ سرکاری ویپر آئیلینڈ کی طرف سے چلا آرہا ہے جب وہ بوٹ گھاٹ پر
پہونچا ملاحون نے ایک رقعہ لکھا ہوا طرف سے عبدالواحد خادم حضرت مولانا مرحوم کے دیا جسکا مضمون
یہ تھا کہ حضرت آٹھ بجے شب کو اس سجن دنیا کو چھوڑ کر داخل خلد بریں ہوئے مین نے بمنت و سماجت
ملاحون کو متوقف کیا اور نیز مترقب الغمام کہ تا آنے ہمارے وہ بوٹ واپس نہ لیجائین اور مین دوڑتا
ہوا وہان سے اپنی دُکان پر پہونچا اور تمام احباب کو خبر کی اور ایک تھان مین سکھ اور کچھ روپے واسطے
تجہیز و تکفین کے لیلیا اور دکان کو مقفل کرکے عبدالفتاح کو ہمراہ لے اُفتان و خیزان گھاٹ پر پہونچا
ملاح تو منتظر ہی تھے اور دوسرے مسافر لوگ بھی پار اوترنے کو موجود تھے فی الفور وہان سے
روانہ ہوا اور ویپر آئیلینڈ کے گھاٹ پر پہونچا اور وہان سے آپکے مکان پر۔ دیکھا کہ آپکی لاش
مبارک چادر سے ڈھکی ہوئی اور وہی آپکا خادم عبدالواحد بیٹھا ہوا با چشم تر آہ سرد بھر رہا ہے

مین نے آپکے چہرۂ مبارک سے چادر اوٹھاکر آپکی پیشانی کا بوسہ لیا اور آپکے چہرۂ مبارک کو ایسا خندان و منور پایا کہ چودھوین رات کا چاند بھی اوسکے سامنے بے حقیقت - پھر اوسوقت کے غم واندوہ کو جو مانند پہاڑ کے مجھپر ٹوٹ پڑا مین کیا بیان کرون - الغرض مین غسل وکفن کی فکر مین ہوا مگر آدمی کوئی نہین سخت متردد ہوا کیونکہ اوس جزیرہ کے لوگ سب مشقتی قیدی تھے یا بوڑھے محض اندھے لنگڑے ازکار رفتہ محض جو سرکاری کامون پر بھیجدیے گئے تھے پیشہ ور کوئی نہین جو مجھ کو مدد دے اسی تردد وتفکر کی حالت مین مین تھا کہ سب سے اول منشی محمد جعفر صاحب دمیان عبد الغفار صاحب پہونچے اسکے بعد جناب منشی محمد اکبر زمان صاحب ہیڈ منشی محکمہ چیف کمشنر بہادر معہ محمد جان وغیرہ دو چار آدمیون کے پہونچے بعد اسکے اور لوگ بھی پہونچتے گئے کل پندرہ سولہ آدمی جمع ہوگئے غسل وکفن ہونے لگا صلاح یہ ٹھیری کہ آپکو یہان سے لیجاکر ابراڈین کے پاس سوتھ پائنٹ کے قبرستان مین جہان آپکے چھوٹے بھائی جناب مولانا یحیے علی قدس سرہ مدفون ہین اوسی کے بغل مین آپکو بھی دفن کرین چنانچہ اسکی اجازت لینے کو جناب منشی سید اکبر زمان صاحب ومنشی محمد جعفر صاحب پاس افسر انچارج اوس جزیرہ کے گئے اوس نے متوقف کرکے فی الفور بذریعہ جھنڈی کے افسر نارون ڈسٹرکٹ سے جو اوسوقت مونٹ ہریٹ پہاڑ پر واسطے ہوا خوری کے گیا ہوا تھا دریافت کیا اوس نے نامنظور کیا حکم دیا کہ ڈنڈا پینٹ مین دفن کرو لاچار ہلوگ غسل وکفن دیکر اور نماز پڑھکر ایک چھوٹی سی کشتی مین ڈنڈا سپینٹ گئے اور وہان سمندر کے کنارہ ایک ٹیلے پر کہ جہان اور بھی چند قیدیون کی قبرین تھین آپکو دفن کیا وہ ٹاپو عجب وحشت ناک نظر آیا ایک طرف تو جنگلی درخت جو آسمان سے بات کرتے ہین اور دوسرے طرف سمندر کی موجین مانند پہاڑ کے آکر اوس جزیرہ کو تھپڑ لگا رہی ہین ایکطرف تو جنگل کی ہوا خوب زور سے شائین شائین کر رہی ہے اور دوسرے طرف امواج سمندر شور وغل مچا رہے ہین گویا شور محشر بپا ہے ایسی حالت مین ہملوگ ایسے دریتیم کو ایسے لعل شبچراغ کو ایسے یاقوت احمر کو اپنے ہاتھون مٹی مین دباکر آہ سرد بھرتے ہوئے باچشم گریان ودل بریان وہان سے اپنی اپنی جگہون پر واپس آئے **تنبیہ** اے حضرات ناظرین اپنے کانون سے پنبۂ غفلت کو دور کرکے اور اپنی آنکھون پر سے غبار وہ بیہوشی کو اوٹھاکر ذرا ہوش سنبھالکر اس سانحہ کو دیکھو کہ آپ کہان پیدا ہوئے اور کس ناز ونعم مین پلے اور پرورش پائی اور پھر کس ثروت ونام ونشان کے ساتھ ایک بہت بڑا حصہ اپنی عمر کا آپنے طے کیا اور پھر آخر مین بشوق دارالآخرت آپ سبکو خیرباد کہکر کس

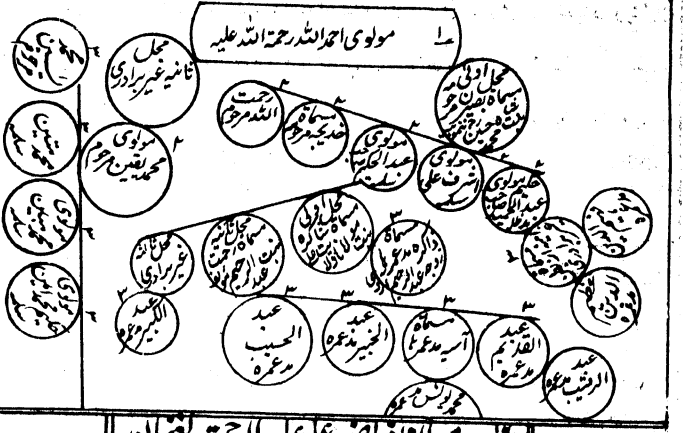
تنہائی وغربت وکربت کی حالت مین واصل بحق ہوئے شعر میسو جب ہمولن پر آئے ؛ پات پات کر سب لٹائے
کالا منہ کر جگ کو دکھائے ؛ تب لالن کی لالی پائے - اللہ تعالے نے قران شریف مین فرمایا ہے سورہ عنکبوت
احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللہ
الذین صدقوا ولیعلمن الکذبین اور نیز اوسی سورہ مین فرماتا ہے وما ھذہ الحیوۃ الدنیا
الا لھو ولعب وان الدار الاخرۃ لھی الحیوان ؛ لو کانوا یعلمون ؟ ان آیتون مین اللہ تعالے
نے دو باتین فرمائی ہین ایک تو یہ کہ مومن صادق ضرور آزمایا جائیگا بغیر آزمایش جھوٹا رہنین دوسرے
یہ کہ جو عقلمند ہین وہ پچھلا ہی گھر پسند کرتے ہین جو لازوال ہے مخفی نرہے کہ از روے قانون مجریہ پورٹ
بلیر ہر کہ ومہ ہر قسم کا مقدمہ والا چور ڈاکو باغی مجاز تھا کہ بعد گزر جانے بارہ سال بحالت قید ساتھ ٹیک چلنی
کے ٹکٹ پٹیہ ورسی لیکر دکان وغیرہ جو نسا پٹیہ چاہے کرے گھر بناوے وہان قیدی عورت سے شادی
کرے یا گھر سے عورت اور بچون کو بلاوے باپ بیٹا بھائی بھائی دوست دوست کے ساتھ یکجا رہے
کوئی ممانعت نتھی چنانچہ یہ فقیر ومنشی محمد جعفر صاحب ومیان عبد الغفار صاحب ومسعود خان صاحب بھی اس
قانون سے مستفید ہو رہے تھے اور ہم چارہ ن ایک ہی بستی ابراڈین مین نزدیک نزدیک مکان بنا کر آرام
تمام اپنا پیشہ کر رہے تھے اور ہر ایک خوب کمار ہا تھا مگر ہمارے حضرت جناب مولانا احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ
اس قانون سے فائدہ لینے کی اجازت نلی اس مین کیا بھید ہے ظاہر ہین لوگ خیال کرینگے کہ حکام کا تحفظ سبب
تھا - مگر باطن مین ہر کام کو فعال مطلق کی منسوب کرتے ہین اور حکام کو مانند چوبدستی کے یا مانند کمان
تصور کرتے ہین کیونکہ جو تیر کمان سے نکلکر نشانہ پر لگتا ہے اوسکو کوئی ذی عقل کمان کا فعل نہین خیال کرتا
بلکہ کمان دار کا پس جو کچھ تکلیف وتنہائی ہمارے حضرت کو ہوئی وہ سب حسب الحکم حکیم مطلق رب رحمن رحیم کے
ہوئی اوس رب کریم نے چاہا کہ آپکو خوب بلیات ومصائب مین ڈالکر جملہ گناہون کا کفارہ اسی دنیاے
دون مین لیکر آپکو اس جہان سے کیوم ولدتہ امہ صاف وپاک اوٹھاوے اور روز محشر رفیق
اولیاے کبار وصدیقین وشہدار وصالحین کرے اور آپکے دشمنون کو بفحواے آیہ کریمہ کلوا
وتمتعوا قلیلا انکم مجرمون وآیہ کریمہ ومھل الکفرین امھلھم رویدا ؛ یہ نخلہ متیہ
وجیفہ دنیا دیکر بھلا دے چنانچہ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہمارے حضرت اس امتحان اور جانچ مین نہایت ثابت قدم
وصابر وشاکر رہے اور آپکا مرتبہ درتبہ انشاء اللہ تعالے اون لوگون مین ہوگا جنکی شان مین اللہ تعالے

فرماتا ہے ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد اور نیز فرماتا ہے
ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ ۝ حدیث شریف مین آیا ہے
لو کانت الدنیا تعدل عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی کافرا منھا شربۃ ماء اور دوسری
حدیث مین آیا ہے الدنیا اھون علی اللہ من السخلۃ المیتۃ علی اھلھا - فاعتبروا یا اولی الابصار

شعر

ان للہ عبادا فطنا	طلقوا الدنیا وخافوا الفتنا	فکروا فیھا فلما علموا	انھا لیست لحی وطنا		
	جعلوھا لجۃ واتخذوا	صالح الاعمال فیھا سفنا			

اب مین اس دفتر کو دعا پر ختم کرتا ہون اللھم اغفرلہ وارحمہ وانور مرقدہ ووسع مضجعہ واحشرہ فی
زمرۃ الانبیاء والصدیقین والشھداء والصالحین الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا
ان یقولوا ربنا اللہ تفصیل اولاد واحفاد کی آپکے یہ ہے محل اولی سے جنکا ذکر اوپر گذرا چھ بیٹے اور دو بیٹیان
جملہ آٹھ نفر جناب حکیم مولوی عبدالحمید صاحب مدظلہ عبدالوحید جو دوازدھائی برس کا ہوکر گذر گیا مولوی
عبدالقدیر معروف بہ مولوی اشرفعلی صاحب سلمہ اللہ تعالے مسماۃ صفیہ جو برس دو برس کی
ہوکر گذر گئی حکیم مولوی عبدالحکیم صاحب مدعمرہ فی طاعۃ اللہ تعالے مسماۃ خدیجہ مرحومہ اہلیہ مولوی عبدالرؤف
سلمہ رحمت اللہ مرحوم جو پچیس جو دہ پندرہ برس رخصت ہوکر فضل اللہ جو چند مہینہ کا ہوکر فوت ہوا - اور محل ثانیہ سے آپکے جو
غیر برادری مین آپنے کی تھی صرف ایک مولوی محمد یقین مرحوم پیدا ہوئے جس کا نقشہ یہ ہے



جناب مولانا فیاض علی علیہ الرحمۃ والغفران

آپکی شادی مسماۃ حفیظن بنت حضرت شاہ محمد حسین ساکن محلہ ننوہیہ سے ہوئی آپکی کوئی اولاد نہین ہوئی آپنے درسی کتابین تمام وکمال اپنے برادر معظم مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھین اور سند حدیث جناب حضرت مولانا ولایت علی غفران مآب سے لی آپ ازبسکہ ذکی وذہین تھے آپ اول کچھ درس وتدریس کی طرف متوجہ ہوئے مگر بعد کو کمر بستہ شب وروز حاضر باش خدمت مبارک اپنے پیر مرشد مولانا ولایتعلی قدس سرہ کے رہا کرتے آپ بڑے حضرت کے خلفاے عظام مین سے ہوئے۔ آپنے جسقدر فیض باطنی اپنے پیر مرشد سے حاصل کیا شاید اتمام کسی نے حاصل کیا ہو آپکا وعظ نہایت پر اثر ہوتا آپ قران وحدیث کے بیان معنی ونکات مین ایک ملکہ خاص رکھتے تھے آپکے وعظمین بڑے بڑے عالم اوراَن پڑھ دونون اپنی اپنی فہم وحوصلہ کے موافق لطف ومزہ اوٹھاتے اور نہایت محظوظ ہوتے آپ فن مناظرہ مین بھی یدطولی رکھتے تھے آپکی تقریر ایسی قلّ ودلّ ہوتی تھی کہ بڑے بڑے عالمون کو بجز سکوت کچھ نہین بن پڑتی تھی چنانچہ جناب مولانا محمد فصیح رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جو آپکا مناظرہ ہوا ہے وہ اس شہر مین نہایت مشہور ومعروف ہے کہ مولانا محمد فصیح صاحب نے مجمع عام مین جہان ہزارون آدمی جمع تھے اپنی قائل ہونیکا اقرار کیا الغرض ہند وشان کے دور وسیر مین بھی بہت عالمون سے آپکو مناظرہ کی نوبت پہونچی اور آپ ہمیشہ فائز المرام رہے حضرت جناب مولانا ولایتعلی عرف بڑے حضرت کا جب اوّل سفر طرف ملک کاگان پکھلی کے ہوا جو قریب کشمیر کے واقع

ہے آپ بھی ہمراہ تھے اور وہان گلاب سنگھ وغیرہ سکھون کے لشکر کے مقابلہ مین آپنے بہت کچھ جوانمردی وبہادری دکھائی آپ بہت مرتبہ چھوٹے چھوٹے سریہ پر افسر کرکے بھیجے گئے اور کارنمایان دکھلایا آپ بڑے حضرت کے ساتھ بطور وزیر مشیر کے رہا کرتے آپکی فہم و فراست جیسی علوم کتابی مین فائق تھی ویسا ہی امور تمدنی مین پھر جناب بڑے حضرت اوس ملک سے جب واپس آئے جسکی تفصیل سوانح احمدی مین منشی محمد جعفر انبالوی نے لکھی ہے آپ بھی اون کے ساتھ تشریف لائے اور جب تک بڑے حضرت اس شہر پٹنہ مین مقیم رہے آپ بھی اون کے ساتھ رہے اور پھر جب دوبارہ بڑے حضرت روانہ ملک سوات وبنیر ہوئے آپ بھی ہمراہ ہوئے اور وہان قریب چھ سات برس کے آپ رہے جب بڑے حضرت کا انتقال ہوگیا اور پھر وہان کے کامون مین فتور آگیا جناب والد ماجد چھوٹے حضرت علیہ الرحمۃ نے آپکو بلالیا اوسوقت سے آپ چند برسون تک یہین پٹنہ مین رہے اور جناب چھوٹے حضرت علیہ الرحمۃ والغفران کا آپ وہی ادب لحاظ فرماتے رہے جیساکہ بڑے حضرت کا فرماتے تھے۔ الغرض جسروز سے کہ آپنے بیعت دست مبارک پر جناب بڑے حضرت علیہ الرحمۃ کے کی اون کا ساتھ نہ چھوڑا اور ہر سفر وحضر مین آپ اپنے مرشد کے ہمراہ رہتے اور انواع قسم کی تکالیف اور مصائب مثل فاقہ کشی وآبلہ پائی وپیادہ روی منازل بعیدہ کی آپنے اوٹھائی اور نہایت صبر واستقلال کے ساتھ آپ ہر ایک مصیبت کو برداشت کرتے آپ ہر اک عسر ویسر مین نہایت کشادہ دلی کے ساتھ نہایت صابر وشاکر رب کریم رہتے آپنے جو کچھ تکلیف راہ خدا مین محض ابتغاءً الوجہ اللہ اوٹھائی ہے اوس کا بیان احاطہ تحریر مین نہین آسکتا جب چھوٹے حضرت کا یہان پٹنہ مین انتقال ہوگیا آپکی طبیعت جو خوگر سیر وسیاحت ہورہی تھی اور سکونت افغانستان سے مالوف۔ آپ پھر گھبرائے اور معہ اہل وعیال کے یہان سے روانہ ہوگئے اور ملک سوات وبنیر کو پہونچے اور اپنے مالک حقیقی اور رب تحقیقی کی عبادت مین بقیہ عمر کو وہین طے کیا دنیاکی عیش وعشرت مال ومتاع گاؤن گھر عزت وآبرو راحت وآرام جو کچھ اللہ تعالےٰ نے آپکو دیا تھا وہ اسی سے ظاہر ہوسکتا ہے کہ آپ حضرت مولوی الٰہی بخش غفر اللہ لہ کے فرزند جگر پیوند تھے اور جناب مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے برادر اور جو کچھ ثروت دنیاوی اللہ تعالےٰ نے اون لوگون کو دی تھی وہ ہر ادنےٰ واعلےٰ کو خوب معلوم ہے وہ سب آپکو بھی علےٰ وجہ الاتم حاصل تھی مگر آپنے سب کو دنیاے ملعونہ سخلہ حیفہ تصور فرماکر چھوڑ دیا اور بطلب دار آخرت ونعیم مقیم کے آپنے تمام اپنی عمر کو دور دراز کے سفرون مین بسر کیا اور آخر اسی مسافرت ومہاجرت کی حالت

جان شیرین بجان آفرین سپرد کی فتنہ ولفکر ایھا الناظر ولا تکن من الغفلین۔

تو کہ در بند خویشتن باشی	عشق بازی دروغ زن باشی
گر نشاید بدوست رہ بردن	شرط عشق است در طلب مردن
گر دست رسد کہ آستینش گیرم	ورنہ بروم بر آستانش میرم

اس مولف کو بھی شرف شاگردی کا آپکے حاصل ہوا ہے مین نے مختصر المعانی تمام و کمال بسماعت و قرأت مولوی اشرفعلی صاحب سلمہ اللہ تعالے آپ ہی سے پڑھی مجھکو جسقدر فائدہ و استعداد علمی آپسے پڑھنے مین حاصل ہوا وہ دوسرون سے نہین آپکو ایک سلیقہ خاص تھا پڑھانیمین کہ طالبعلم بہت جلد ذی استعداد ہو جاتا بشرطیکہ وہ بھی جی لگاکر اور محنت کے ساتھ پڑھے آپ بجز دو ایک سبق کے زیادہ درس تدریس مین مصروف نہین رہتے۔ آپکو تخلیہ و گوشہ نشینی زیادہ تر پسند تھی آپ وعظ بہت کم فرمایا کرتے تھے آپ یہ دونون کام زیادہ تر اپنے چھوٹے بھائی جناب مولانا یحیی علی علیہ الرحمۃ سے لیا کرتے آپ بڑے سالک تھے اور سکوت و ذکر اللہ و دعا و اداے نوافل مین آپکی عمر بسر ہوئی صدہا لوگ آپکے حلقہ مین راہ سلوک سیکھا کرتے آپکے بیان مین وہ تاثیر تھی کہ لوگون کے دل ہلجاتے لوگون پر غشی و بیہوشی سی طاری ہو جاتی آپکو فن سپہ گری مین بھی پوری مہارت تھی پٹہ و بانا وغیرہ خوب جانتے تھے تلوار کا ہاتھ بھی چلاتے تھے آپکے اولاد کوئی نہین ہوئی لہذا اپنے برادر معظم مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند مولوی اشرفعلی صاحب اور اپنے چھوٹے بھائی مولوی اکبر علی مرحوم کی لڑکی مسماۃ رقیہ کو جو یتیمہ ہوگئین تھین اپنے متبنی کر لیا تھا اور پھر ان دونون کی شادی بھی کر دی تھی اور انکو اپنے ہمراہ رکھتے اور آپکے اوصاف کے بیان اور پوری سوانح عمری قید تحریر مین لانا فیلحال متعسر بل محال لہذا آخرین دعا پر ختم کرتا ہون اللھم اغفرلہ وارحمہ ونور مرقدہ واحشرہ فی زمرۃ المھاجرین الاولین الذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیلک مع نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم آمین۔

جناب حضرت مولانا یحییٰ علی علیہ الرحمۃ والغفران

آپکی شادی اول مسماۃ حمیدہ بنت حضرت شاہ محمد حسین قدس سرہ ساکن محلہ نمونہیہ سے ہوئی بعد وفات اون کے مسماۃ فاطمہ بنت حضرت مولانا فرحت حسین عرف چھوٹے حضرت قدس سرہ سے ہوئی آپنے مکمل کتابین اپنے برادر معظم حضرت مولانا احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھین اور سند حدیث کی حضرت جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران سے لی اور خلافت بھی حضرت مولانا ممدوح سے آپکو ملی آپ اپنے پیر مرشد کے اعظم خلفاء مین ہین آپنے جسر وزر سے کہ بیعت حاصل کی شب و روز سفر و حضر مین برابر حاضر باش خدمت پیر مرشد اپنے رہے کبھی اون سے جدا نہین رہتے آپکو خدمت و عظ ہمیشہ سپرد رہتی آپنے مراقبہ و مشاہدہ وغیرہ بھی علے وجہ الکمال اپنے مرشد جناب بڑے حضرت علیہ الرحمۃ کی صحبت مین حاصل کیا فیض باطنی بھی علے وجہ الاتم آپنے پایا آپ بڑے صاحب کمال عابد زاہد متقی تھے آپکے مراقبہ کی یہ کیفیت تھی کہ جب کبھی آپ چادر اوڑھ کر بیٹھ جاتے فی الفور آپکو مراقبہ کھلجاتا انبیاء و اولیاء کی زیارت ہوتی اون سے گفتگو ہوتی اون سے حل مطالب فرماتے کشف قبور مین بھی آپکو ملکہ تام تھا آپ جب بڑے حضرت کے ہمراہ غازی پور کو گئے جناب مولانا محمد فصیح رحمۃ اللہ علیہ نے سبکو اپنا مہمان کیا تذکرہ مین مولانا ممدوح کو معلوم ہوا کہ آپکو کشف قبور مین بہت عمدہ دخل ہے مولانا نے خواہش ظاہر کی کہ ہمارے والد ماجد کی قبر پر چلکر مراقبہ کیجئے چنانچہ بڑے حضرت معہ حضرت مولانا یحیے علی رح و دیگر رفقاء کے وہان مقبرہ مین گئے اور مولانا محمد فصیح صاحب کے والد ماجد کی قبر پر مراقبہ کیا آپکو اونکی زیارت ہوئی بہت خوش پایا اونھون نے فرمایا کہ محمد فصیح سے کہدو کہ فلان کتاب جسکی تلاش مین وہ بہت روز رون سے ہین وہ کتاب مکان مین فلان جگہ رکھی ہوئی ہے چنانچہ جب آپ مراقبہ سے بیدار ہوئے کل کیفیت مراقبہ کی مع حلیہ وغیرہ بتا دیا مولانا محمد فصیح صاحب جو ایک مدت سے متلاشی اوس کتاب کے تھے اور وہ کتاب نہین ملتی تھی فی الفور مکان مین تشریف لیگئے اور اوس جاے نشان دادہ کو دیکھا اور کتاب کو لئے ہوئے نہایت محظوظ باہر تشریف لائے۔ اوس وقت مجمع عام تھا ہر کہ و مہ کو آپسے عقیدت پیدا ہوئی۔ الغرض اس قسم کے مراقبے و مشاہدے آپکے صدھا ہین جنکا احاطہ و احصار غیر ممکن ہے آپ نہایت سیدھے سادے بقحوالے حدیث شریف المؤمن غر کریم تھے اُمور دنیاوی مین آپ نہایت بھولے بھالے تھے مگر امر دین مین نہایت مضبوط و استوار و چست و چالاک تھے فتوی فتاوی جو بڑے حضرت کے زمانہ مین یا اوسکے بعد جب کبھی جہان کہین سے آتا اوس کا جواب لکھنا آپ ہی کا کام تھا آپ اوس کا جواب تیار کرتے

تب دوسرے لوگ اوسپر مہر کرتے مسائل جزئیہ فقہیہ ونیز حدیثین آپکو خوب مستحضر تھین مناسخہ لگانیمین بھی آپکو مہارت تھی وعظ آپکا نہایت عمدہ سلیس مضمون عام فہم پر تاثیر ہوتا۔ آپکو شب و روز درس تدریس کا شغل رہتا کثرت سے طلبہ آپکے ارد گرد رہتے آپ نہایت رحیم اور صاحب خلق عظیم تھے باوجود اسکے دلیر اور بہادر بڑے حضرت نے جب پہلا سفر کابل ملک افغانستان کا کیا اوس وقت آپ بھی ساتھ تھے اور وہ لڑائیان جو گلاب سنگھ سکھ والی کشمیر سے ہوئی اوسمین آپ بھی شریک تھے اوسمین نہایت بہادرانہ و دلیرانہ کارروائی آپ نے کی اکثر ایسا ہوا کہ جب آپ میدان جنگ سے اپنے ڈیرے پر آئے اور عمامہ اور دگلہ اوتارا تو اوسمین متعدد گولیان پائی گئین کہ وہ اگر اوسمین سر دہوکر رہ گئین اللہ تعالے نے آپ کو بچالیا پھر آپ بمعیت بڑے حضرت ہندوستان کو تشریف لائے۔ جسکے وجوہ سوانح عمری مین بڑے حضرت کے بیان ہون گے۔ بڑے حضرت تخمیناً عرصہ دو سال اپنے مکان محلہ صادقپور مین مقیم رہے آپ بھی یہین رہے اور حسب دستور درس تدریس وعظ ونصیحت مراقبہ ومشاہدہ مین مشغول رہے پھر جب بڑے حضرت دوبارہ ملک افغانستان کو تشریف لیگئے آپ بھی اون کے ہمراہ ہوئے اوران سب سفرون مین انواع قسم کی تکلیفین اور مصیبتین آپنے جھیلین بہت دفعہ دو دو تین تین روز تک فاقہ کشی کی بھی نوبت پہونچی اور اون پہاڑون مین اکثر آپ کو پیادہ پا بھی چلنا پڑا کہ تمام پاؤن مین آبلے پڑگئے مگر آپنے دل نہ ہارا اور ہر تکلیف ومصیبت جو آپکو خدا کی راہ مین پہونچی نہایت صبر واستقلال کیساتھ شادان وفرحان اوسمین رہتے بعد انتقال بڑے حضرت بھی چندے آپ وہان رہے بعد اسکے وہان سے چلے آئے اور یہان خدمت مبارک مین حضرت والد ماجد مرحوم چھوٹے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اوسی خلوص وعقیدت کیساتھ رہتے اور چھوٹے حضرت کے حکم سے ہر جگہ وعظ ونصیحت کے لئے دورہ وسیر بھی کرتے بعد انتقال چھوٹے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے آپ اُنکے قائم مقام بصلاح ومشورہ ہم سب لوگون کے کئے گئے اُسوقت سے آپ از صبح تا عشا اوسی قافلہ والے مکان مین رہتے جہان طلبہ رہا کرتے تھے اور ہمہ وقت شغل درس تدریس رہتا اور پھر وعظ ونصیحت وہدایت وتلقین بھی آپ فرماتے اور درستگی استفتاء ومناسخہ وغیرہ بھی آپ کرتے بعد اسکے جب حضرت جناب شاہ محمد حسین قدس سرہ ساکن محلہ نمومیہ کا انتقال ہوا تب وہان کی گدی پر بھی آپ ہی مقرر ہوئے معمول یون رہا کہ بروز جمعہ علی الصباح صادق پور سے آپ نمومیہ تشریف لاتے اور جمعہ مسجد مین آپ نماز پڑھاتے بعد نماز آپکا وعظ ہوتا عصر تک بعد عصر آپ یہین نمومیہ پر ٹھہرے رہتے اور مستفیدین ومسترشدین کا ہجوم

رہتا بعد نماز مغرب آپکا وعظ زنانہ مکان مین ہوتا اور صدہا عورتین از بانکی پور تا پورب دروازہ جمع ہوتین عشا تک آپکا وعظ ہوتا اور جس عورت کو مرید ہونا ہوتا یا کچھ مسئلہ پوچھنا ہوتا اوسکو بھی آپ انجام کرتے بعد نماز عشا اپنے مکان صادق پور کو آتے اور منگل کے روز شب کو چھوٹے حضرت علیہ الرحمۃ کے مکانین آپکا وعظ ہوتا کمرہ مین ایک طرف عورتین جمع ہوتین اور ایک طرف مرد جمع ہوتے ہزارون مرد و عورت آپکا وعظ نہایت شوق و ذوق سے سنتے اور مستفید ہوتے الغرض دونون جگہون کے وعظ و ارشاد و تلقین کی خدمت آپ انجام دیتے ملک بنگال و ہندوستان وغیرہ سے صدہا طالب العلم واسطے اکتساب علم دین کے آپکے پاس آتے اور ہر ایک موافق اپنے حوصلہ کے حاصل کر کے جاتا اکثر درس آپکا قرآن و حدیث و فقہ و اصول ہوتا مگر اگر کوئی طالب العلم نو آموز آتا اور کہتا کہ مین میزان و منشعب یا کریما یا بوستان آپ ہی سے پڑھون گا تو آپ ایسے کریم النفس تھے کہ اوسکو بھی محروم نہین پھیرتے آپکے اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ اسقدر ہین کہ جو احاطہ تحریر مین نہین آسکتے ۱۲۸۰ھ ہجری مین جب انبالہ مین منشی محمد جعفر صاحب و محمد شفیع وغیرہ گرفتار ہوئے اور دہلی مین حسینی ساکن پٹنہ اور معظم سردار ساکن ملک بنگال گرفتار ہوئے اور پٹنہ مین الہی بخش دکاندار ماخوذ ہوا کہ جسکی تفصیل تواریخ عجیب مؤلفہ منشی محمد جعفر صاحب انبالوی سے معلوم ہو سکتی ہے اسوقت ہم لوگ بھی اس فتنے سے نہ بچ سکے۔ اوسکا کچھ تھوڑا سا بیان یہ ہے کہ بتاریخ بارہوین شعبان ۱۲۸۰ھ مین ہم سب لوگ اپنے اپنے مکانون مین اپنے شغلون مین مصروف تھے کہ یکایک الگزینڈر صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ پٹنہ معہ پارسن صاحب پولس سپرنٹنڈنٹ انبالہ معہ دو تین افسران یوروپین اور ایک جماعت کانسٹبلان پولیس تشریف لائے اور دونون مکانون کا احاطہ کر لیا اول مکان مین جناب مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ کے یہ صاحب لوگ گئے مولوی صاحب ممدوح اوسوقت بتقریب جلسہ والیسرائے بہادر کلکتہ تشریف لیگئے تھے اور جناب مولانا یحیے علی علیہ الرحمۃ اپنے اوس مکان مین تھے صاحب لوگون کی ملاقات مولانا سے ہوئی صاحب لوگ مولانا کو ہمراہ لیکر زنانہ مکان کے راستہ سے اس فقیر کے مکان مین تشریف لائے اور ہر شخص کا جو طالبعلمون سے تھا معائنہ کیا بعد اوسکے جناب مولانا سے چند باتین پوچھین میان عبد الغفار کیطرف اشارہ کر کے پوچھا کہ یہ کس کا نوکر ہے مولانا نے اس فقیر کا نام لیا مین نے اوس کو قبول کیا کہ ہان میرا نوکر ہے بعد اوسکے مجسٹریٹ صاحب وغیرہ ایک جگہ بیٹھ گئے اور اس مؤلف کتاب سے اس مقدمہ کی بابت سوال شروع کیا تو فجر کے آٹھ بجے سے چار بجے

عصر تک یہی پوچھ گات مجھسے رہی بعد اوسکے سب لوگ چلے گئے اوسکے ایکروز درمیان دیکے تاریخ چودھویں ۱۴
شعبان کو پھر یہ لوگ اوسی مجمع کے ساتھ تشریف لائے اوس روز خوب خطوں اور کتابوں کی تلاشی ہوئی
اور جسقدر کتابین قلمی لکھی ہوئی پائین اور کاغذات دیہی وغیرہ وخطوط جو کچھ پایا سب کو اوٹھاکر گاڑیون پر
لاد کر روانہ کردیا اور جناب مولانا سے دس ہزار روپیہ نقد ضمانت طلب کی جناب مولوی عبدالحمید صاحب
نے اوسکی فراہمی کی فکر کی اور اس فقیر اور میان عبدالغفار کو اپنے ساتھ گاڑی مین بیٹھاکر مجسٹریٹ صاحب
بانکی پور اپنے بنگلہ پر لیگئے اور وہان سے حوالات کا حکم دیا دو روز حوالات مین رکھکر جیلخانہ بھیجدیا بعد دس
بارہ روز کے اوس ضمانت کو بھی مسترد کرکے جناب مولانا یحییٰ علی علیہ الرحمۃ کو بھی جیلخانہ کا حکم دیا وہان
ہم لوگ چھبیسوین رمضان ۱۲۸۰ھ تک رہے بعد اوسکے ہم سب لوگ بسواری ریل انبالہ پہونچائے گئے
وہان منشی محمد جعفر صاحب و محمد شفیع و عبدالکریم اونکے بھانجا وحسینی پٹنہ وحسینی تھانیسری و معظم سردار ساکن
بنگالہ و عبدالغفور خان ساکن ضلع ہزاری باغ کو پایا اور بعد دو تین روز کے قاضی میان جان ساکن بنگالہ بھی
وہان آئے اور ہر ایک علحدہ علحدہ ایک ایک کوٹھری مین کہ جسکو سنگین کوٹھری کہتے ہین بند کئے گئے وہ کوٹھری
پانچ فٹ لانبی اور چار فٹ چوڑی ہوگی اور چھت اوسکی نہایت بلند اور اوپر چھت کے ایک چھوٹا سا روشندان
تھا کہ آدمی اوسمین سانس لے سکے نہایت تنگ و تاریک تھی اوس کوٹھری مین تخمیناً اڑھائی تین مہینے ہم
لوگ رہے جملہ گیارہ آدمی تھے شب و روز مین ایک بار اوس کا دروازہ کھلتا اور ایک جمعدار اور دو
تین سپاہی اوراون کے ساتھ ایک باورچی کہ جسکے ہاتھ مین روٹیان اور دال ہوتین اور ایک مشکی کہ جسکے
مشک مین پانی ہوتا اور ایک بھنگی ہاتھ مین گملا لئے ہوئے آتا اور ہر ایک کوٹھری کو کھولتا باورچی دو
روٹیان اور کچھ دال دیدیتا اور مشکی ایک کوزہ پانی دیتا اور بھنگی گملا صاف کردیتا اور پھر یہ لوگ چلے جاتے
جو جو تکلیفین اوسمین گذرین اوس کا بیان طول ہے اور فضول بعد تین مہینے کے جب مقدمہ ہملوگون کا
اجلاس مین صاحب مجسٹریٹ کے شروع ہوا اوسوقت ہم لوگ گیارہ آدمی قیدون سے نکالکر ایک مکان
حوالات مین جمع کردئے گئے جو اوسی جیلخانہ مین تھا بعد تین مہینے کے جو ہملوگون نے آسمان کی صورت
دیکھی اور ایک کو دوسرے سے ملاقات ہوئی از حد خوشی حاصل ہوئی اوسوقت جناب حضرت مولانا کا صبر
و استقلال قابل دیدتھا و قہمی یہ ہے کہ اگر آپکا ساتھ ہملوگون کو نہوتا تو قدم ہملوگون کے ڈگ جاتے قریب
دو مہینے کے مقدمہ مجسٹریٹی مین دائر رہا اور ہملوگ روزانہ حلقہ مین سپاہی پولس اور پلٹن کے نو دس بجے

کچہری روانہ کئے جاتے اور قریب مغرب پھر وہان سے مراجعت کرکے جیلخانہ پہونچتے اول روز جب ہم لوگ اجلاس پر حاضر کئے گئے اور وقت نماز ظہر کا آیا ہم لوگون نے درخواست کی کہ ہم لوگون کو نماز پڑھنے کی اجازت ملے کہ کچہری سے باہر جاکر وضو کرکے نماز پڑھ کے پھر اپنی جگہ پر آئین صاحب مجسٹریٹ نے فرمایا کہ تم لوگون کے لئے مقدمہ ملتوی نہین کیا جائیگا ہم لوگون نے عرض کیا کہ ہم لوگون کا یہ مطلب نہین کہ آپ مقدمہ کو ملتوی کہین بلکہ آپ جسطور پر کہ اظہار گواہان وغیرہ لے رہے اور کارروائی کر رہے ہین سب اوسی طور پر کرتے رہین غیر حاضری کے وقت مین ہم لوگون کے جو گواہون کا اظہار ہوگا اور ہم لوگ اوس کو نہین سُن سکینگے وہ نقصان ہمارا ہوگا اوس نقصان کو ہم لوگ بخوشی گوارا کرتے ہین مگر نماز نہین قضا کرسکتے اوس پر صاحب نے غصہ ہوکر اور جھلا کر فرمایا کہ تم لوگ باہر جانے نہین پاؤگے ہم لوگون نے کہا بہت خوب اور فی الفور ہین پر تیمم کرا ور کھڑے ہوگئے اور مولانا اور ہم لوگ دس آدمی تکبیر کہہ اور تحریمہ باندھ عین اجلاس پر ہم لوگون نے نماز ادا کی دوسو جوان پلٹن اور پولس کے مسلح بندوقین بھرے ہوئے سنگین چڑھائے ہوئے واسطے حفاظت ہم لوگون کے منتظر حکم پیچھے کھڑے ہوئے تھے اور بہت سے لوگ تماشا بین و نامہ نگار اخبارات وغیرہ واسطے دیکھنے اور سُننے کیفیت مقدمہ کے بھی جمع تھے اوسوقت کا نظارہ کچھہ عجیب و غریب تھا بجز خدا سے غالب کے کسی کا خوف و خطر مطلق دل پر نہ تھا شاید دو یا تین روز نماز ظہر ہم لوگون نے اسی طور پر ادا کی اور نماز عصر نہایت اخیر وقت وقت مراجعت راہ مین ادا کرتے جب صاحب نے دیکھا کہ یہ لوگ عین اجلاس پر نماز ادا کر لیتے ہین تب بالآخر آپ نے حکم دیا کہ ایک ایک آدمی کو باہر لیجاؤ اور اوسکے ساتھ دو سپاہی اور ایک نائک رہے اور کچہری سے باہر متصل باغ مین نماز پڑھا کرلے اوتب ہم لوگ تمام ایام دوران مقدمہ مین نماز ظہر اس طرح ادا کرتے رہے کہ ایک آدمی جاتا اور جب وہ آلیتا تب دوسرا جاتا۔ محمد شفیع کی طرف سے ایک انگریز وکیل جان سین صاحب بہ اُجرت سات ہزار روپیہ مقرر ہوا اور ہم لوگون پر بھی محمد شفیع کا تقاضا رہا کہ وکیل مقرر کرو مگر چونکہ جناب مولانا کی راے نہ تھی ہم لوگون نے وکیل نہین مقرر کیا منشی محمد جعفر صاحب اور مین بعض وقت کچھ ضروری سوال گواہون سے کرلیتا جناب مولانا بالکل ساکت یا د خدا مین مصروف رہتے ہین اور جناب مولانا متصل بازو ببازو وہان کھڑا رہتا اور آپ کے ذمہ کا سوال کا جواب بھی مین ہی دیتا الغرض تمام دوران مقدمہ مجسٹریٹی مین یون ہی گذرا جب مقدمہ دورہ سپرد ہوا اوسوقت محبب الدین تحصیلدار جو بجرم رشوت ستانی اوسی جیل مین قید تھا اور اکثر محمد شفیع کے پاس اسکی آمد و رفت

رہی ان دونون نے مل کر مجھ پر اصرار شروع کیا کہ تم بھی ایک وکیل انگریز مقرر کرو اور خود محمد شفیع نے ایک اور انگریز وکیل گڈال صاحب نامی کو مقرر کیا اب اون کی طرف دو وکیل ہوگئے اوس وقت اس ظلوم جہول نے بھی اون کی راے کے موافق ہو کر ایک وکیل مقرر کرنا چاہا چنانچہ گڈال صاحب کی معرفت کلکتہ سے پلوڈن صاحب کونسلی بلوائے گئے اور اکیس ہزار روپیہ نقد اور خرچ خوراک وسواری تا دوران مقدمہ سشن اون کا مقرر ہوا اور ادھر مولوی محمد حسن کو پٹنہ مین اس تقرری وکیل کی خبر دی گئی وکیل جب کلکتہ سے روانہ ہوا اوس نے بذریعہ تار مولوی محمد حسن کو اسٹیشن بانکی پور پر طلب کیا مولوی محمد حسن نے اوس سے اسٹیشن پر ملاقات کی وکیل نے کہا کہ تم بیس پچیس گواہ لئے ہوئے انبالہ چلے آؤ وکیل نے انبالہ پہونچکر صاحب جج کو درخواست دی کہ مین منجانب مولوی یحییٰ علی و مولوی عبدالرحیم وغیرہما وکیل ہو کر آیا ہون مجھ کو اون سے ملاقات کی اجازت ملے وہ درخواست نامنظور ہوئی تب وکیل نے بحضور جڈیشل کمشنر لاہور اوس کی اپیل کی وہان سے بھی نامنظور ہوئی تب وکیل نے بحضور لفٹنٹ گورنر پنجاب اپیل کی تب وہان سے منظوری ہوئی اس مین عرصہ دو ہفتہ کا گذر گیا بعد منظوری وکیل ہم لوگون کے پاس جیلخانہ مین آیا اور وکالتنامہ پر ہم لوگون کے دستخط ہوئے منشی محمد جعفر صاحب نے کہا کہ مجھ کو وکیل کی حاجت نہین مین اپنا سوال وجواب خود کرون گا الغرض تخمیناً دو مہینہ مقدمہ پیشی مین صاحب جج بہادر کے رہا اور صد ہا گواہان سرکاری جو جایا سے گرفتار ہو کر آئے تھے سنائے جاتے اوس مقدمہ مین جو کچھ کارروائی جابرانہ خلاف قانون عمل مین آئی اوس کا بیان بہت طول طویل ہے صرف ایک ماجرا سے جو مین بیان کرتا ہون حضرات ناظرین باقی کو بھی اس پر قیاس فرمالین۔ ایک لڑکا صدرالدین نامی تیرہ چودہ برس کی عمر کا جو منشی محمد جعفر کے مکان سے گرفتار رہا تھا اوس کو بھی پولس سکھلا پڑھا کر گواہون مین لایا جب وہ لڑکا اجلاس پر آیا اور باعث خوف پڑھایا ہوا سب بھول گیا اور وکیل کی جرح مین اوس کی غلط بیانی ثابت ہوئی تب رات کو پولس نے اوس کی ایسی مرمت کی کہ جان بچنی تسلیم ہوا زیادہ کیا لکھون۔ صدہا انگریز تماشا بین وغیرہ رہتے اور ان کل کارروائیون کو جو خلاف قانون عمل مین لائی جاتین دیکھتے اور انگشت حیرت کو دانتون تلے دباتے ہمارے حضرت مولانا کا جو استقلال اوس وقت کا قابل دید تھا شب کو مین اور آپ ایک ہی جگہ رہتے آپ پچھلی شب حسب معمول نماز و دعا وغیرہ مین مشغول رہتے اور اکثر اشعار عاشقانہ دیوان شاہ نیاز و حافظ وغیرہ کا پڑھتے اور ایک نہایت وجدی کیفیت آپ پر طاری ہوتی ہم لوگ سب ہوش باختہ ہوتے اور آپ نہایت مسرور و خوش آپ کے چہرہ

بشرہ سے کچھ بھی آثار رنج ومحن کے پائے نہین جاتے ذکراللہ سے رطب اللسان رہتے آپ اکثر اس شعر کو بھی جو حضرت خُبیب صحابی رضی اللہ عنہ کا ہے مترنم ہوتے

ما ابالی حین اقتل مسلما　　علی ایّ شق کان فی اللہ مصرعی
وذالک فی ذات الالٰہ وان یشأ　　یبارک علیٰ اوصال شلو ممزع

میرے پاس ایسے الفاظ نہین ہین کہ جن سے آپکی اوس کیفیت وجدی وبیخودی کا ایک شمہ بھی بیان کرسکون اور اوسکی تصویر کھینچکر ہدیہ ناظرین کرتا تو یہ ایک امر محال ہے آپ سے دوسرے درجہ پر جی وسیدی میان عبدالغفار صاحب تھے اور منشی محمد جعفر صاحب ان دونون کا جرواستقلال بھی لائق مرحبا وصدآفرین تھا۔ چون کہ یہ رسالہ واسطے بیان کیفیت مقدمہ کے موضوع نہین ہوا ہے لہذا عنان قلم کو اُدھر سے پھیر کر اصل مطلب جو ان اوراق کا ہے عرض کرتا ہون جو حضرت کہ شائق دریافت مقدمہ ہون وہ تواریخ عجیب مؤلفہ منشی محمد جعفر صاحب ملاحظہ فرماوین۔ الغرض جب مقدمہ اجلاس سشن جج سے فیصل ہوا اور تین شخصون کو حکم پھانسی کا ہوا یعنی مولانا یحییٰ علی علیہ الرحمۃ والغفران ومنشی محمد جعفر صاحب ومحمد شفیع مرحوم اور باقی آٹھ شخصون کو دوام حبس بعبور دریاے شور معہ ضبطی جائداد اوس وقت یہ تینون شخص پھانسی والے پھر اوسی قید تنہائی سنگین کوٹھری مین بند کئے گئے۔ اور باقی لوگ دوسرے قیدیون کے ساتھ ملا دئے گئے مگر چون کہ موسم نہایت گرم تھا یہ ممکن نہ تھا کہ آدمی ایک ہفتہ سے زیادہ اوس کوٹھری مین رہے اور پھر جانبر ہو۔ لہذا ڈاکٹر نے حکم دیا کہ کوٹھری کا دروازہ کھلا رہے اور ایک پہرا سپاہی کا خاص اوس دروازہ پر مقرر رہو کہ یہ لوگ کوٹھری سے قدم باہر نہ لاسکین چنانچہ ہمارے حضرت اوس قید تنہائی مین پھر تخمیناً دو ڈھائی مہینے رہے۔ اور نہایت جرواستقلال کے ساتھ اون ایّام کو آپ نے بسر کیا اور جب کوئی سپاہی پہرے والا یا اور کوئی سپاہی یا قیدی آپ کے سامنے آجاتا ہندو یا مسلمان سب کو آپ توحید باری کا وعظ سُناتے اور عذاب آخرت و قبر وغیرہ سے ڈراتے۔ الغرض ایک عجب طرح کا فیض آپ کا اوس قید تنہائی مین بھی جاری رہا۔ سپاہی جو پہرے کے واسطے آتا وہ سکھ ہوتا یا کورکھا اور مسلمان نہوتا آپ اوس کو اسی آیۃ کریمہ کا وعظ سُناتے۔ ءارباب متفرقون خیرٌ ام اللہ الواحد القہار ۝ سپاہی کھڑا رہتا اور جب اوس کے پہرے کی بدلی ہوتی تو اوس صحبت کو چھوڑ کر جانا پسند نہین کرتا۔ مین کچھ لکھ نہین سکتا کہ کسقدر فائدہ اوس وقت پہرے والون کو

پہونچا اور کتنے مُوحّد ہو گئے اور کتنے دین آبائی کو چھوڑ کر مسلمان ہو گئے - لا یعلمہ الا اللہ آپ کا فیض کبھی کسی حالت مین بند نہو ا آپ کا جسم مبارک قیدی تھا مگر آپکا دل وزبان آزاد تھا اوس پر کسی کی حکومت نہ تھی بجز اوس حاکم حقیقی کے اگر دو منٹ کے واسطے بھی کوئی آدمی سامنے آجاتا آپ امر معروف ونہی عن المنکر بجا لاتے بعد اسکے حکم پھانسی منسوخ ہوا اور حکم دوام حبس بعبور دریاے شور معہ ضبطی جائداد اون تینون پھانسی والون کے واسطے بھی صادر ہوا اور یہ لوگ قیدیون مین ملا دئے گئے اور حسب دستور اوس جیل کے جیسے ہم لوگون کی ڈاڑھی مونڈا دی گئی تھی ویسا ہی آپکی بھی مونڈا دی گئی اور ایک کرتہ کمر تک کا گیروا رنگا ہوا اور ایک ٹوپی کان ڈھپی گیروا رنگی ہوئی پہنا دی گئی یہ جو گیا نہ لباس اوس جیل مین قانوناً ہر ایک کو دیا جاتا تھا اوس کی صبح کو کپتان ٹائی صاحب مجسٹریٹ وڈپٹی کمشنر انبالہ و پارسن صاحب سپرنٹنڈنٹ پولس جیل مین آئے اور داروغہ کو حکم دیا کہ مولانا سے سخت تر مشقت لیجاوے چنانچہ خود اوس نے اپنے روبرو کھڑے ہو کر ایک بڑے کوئین پر جو رہٹ چل رہا تھا عین تمازت آفتاب مین اوس رہٹ کو آٹھ دس قیدی چلا رہے تھے اور وہ بمشکل چلتا تھا آپکو بھی اوسمین دیدیا آپ دو تین روز تک تمام روز اوس کو چلاتے رہے آپ کو بباعث حرارت آفتاب خون کا پیشاب آنے لگا آپ نہایت صبر وشکر کے ساتھ اوس کو انجام دیتے رہے دوسرے قیدی جو نہایت قوی و توانا اوس رہٹ کو کھینچتے تھک کر بیٹھ جاتے مگر آپ صبح سے شام تک اوس مین لگے ہی رہتے - چون کہ اوس وقت ڈاکٹر صاحب موجود نہ تھے مجسٹریٹ صاحب نے یہ کارروائی اپنے دل کا غصہ نکالنے کو کی جب ڈاکٹر صاحب دو تین روز کے بعد جیل مین تشریف لائے اور نو آمد قیدیون کا ملاحظہ کیا جناب مولانا کو رہٹ کے کام مین دیکھکر داروغہ پر نہایت خفا ہوئے کہ اسکو یہان کیون لگایا ہے داروغہ نے عرض کیا کہ مجسٹریٹ صاحب خود تشریف لاکر لگا گئے ہین چون کہ ڈاکٹر کو مجسٹریٹ سے چشمک تھی فی الفور آپ کو وہان سے چھڑا کر برعکس اوس کے ایک نہایت آسان کام مین لگا دیا یعنی دری بافی کے کارخانہ مین چھت کے نیچے دری کا سوت کھولنے کا کام آپکو دیا آپ حمد وثناے باری مین شب و روز مصروف رہتے اور کام مفوضہ سرکاری کو بھی بہ احسن وجوہ انجام کرتے مثل اور قیدیون کے تساہل و تکاہل کو کام مین نہ لاتے اور دوسرے قیدیون کو بھی نصیحت فرماتے کہ جب تم سرکاری کھانا کھاتے ہو اور کپڑا پہنتے ہو اور مکانین رہتے ہو تب ضرور ہے کہ سرکاری کام کو انجام دو اور قیدی لوگ جو جیل کے اندر حکم عدولی اور بدمعاشی وغیرہ کرتے اوس سے ان کو روکتے اور نصیحت کرتے صدہا قیدی اوس جیل مین ایسے نیک چلن ہو گئے

کہ جس کو دیکھکر داروغہ وغیرہ اہلکاران جیل حیران رہجاتے انھین ایام مین اوس جیل مین بخار کی وبا پھیل اور صدہا قیدی لقمۂ اجل بنگئے ہم لوگ بھی کلہم سخت بخار مین مبتلا ہوئے صرف یہ فقیر مؤلف بچ گیا حضرت جناب مولانا کو ایسا سخت بخار رہا کہ ایک مہینہ تک ہوش نہ رہا مگر ذکر اللہ زبان پر جاری قاضی سبحان جان نے اوسی مین انتقال کیا - الٰہی بخش سوداگر پٹنہ بھی بخار مین مبتلا ہو کر پاگل ہوگیا اوس کی قفا پر چند پلاسٹر لگائے گئے - الغرض جو تھے وہ سخت سے سخت تر بیمار تھے یہ فقیر مؤلف فجر کو مشقت پر جاتا اور دوپہر اور شام کو جب ایک ایک گھنٹہ کی چھٹی ملتی تو ہسپتال جاکر ان لوگون کی خبر لیتا پانی لاکر پاس رکھدیتا باورچیخانۂ ہسپتال سے روٹی دال لاکر ان لوگون کو کھلا دیتا کپڑا جو پیشاب پاخانہ مین ملوث ہوجاتا دھو دیتا - الغرض ایک گھنٹہ کے عرصہ مین جو کچھ کار و خدمت ہوسکتی بجالاتا اور پھر کام سرکاری پر چلا جاتا بعد ڈیڑھ مہینے کے سب سے اول میان عبدالغفار صاحب کو افاقہ ہوا اوسوقت یہ فقیر بخار مین مبتلا ہوا اور وہی حالت جو سب کی تھی میری ہوئی ایک مہینہ کامل مجکو خبر نہ ہی کہ دن کدھر ہے اور رات کدھر - میرے ہمراہی لوگ میری زندگی سے مایوس ہوگئے تھے اوسوقت میان عبدالغفار صاحب نے باوجود ضعف و نقاہت وہی کام انجام دیا جس کو مین کرتا تھا - فاعتبروا ایہا الناظرین - بعد اسکے کہ جب لوگون کو صحت ہوئی عذاب الجوع آیا اسقدر بھوک کا غلبہ سب لوگون کو رہتا کہ دو روٹیان جو سرکار سے ملتین اون کے کھانے سے یہ بھی نہین معلوم ہوتا کہ کچھ کھایا بھی ہے یا نہین - جیل مین جسقدر گھاس تھی سب بیخ اوکھاڑ کر قیدی لوگ اوس کو چٹ کرگئے - ہر طرف سے الجوع الجوع ہائے بھوک کا شور تھا ہمارے ہمراہیون مین سے اکثر دن کی نیت ڈانوان ڈول بھرتی تھی ایسی حالت مین یہ کارروائی شروع ہوئی کہ مولوی احمداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو جس طور پر ہوسکے اس مقدمہ مین پھانسنا چاہیئے اور گرفتار کرنا چاہیئے چنانچہ مجیب الدین تحصیلدار جو اوسی جیل مین قید تھا جس کا ذکر اوپر آچکا ہے وہ اس کام کے واسطے مقرر کیا گیا کہ لوگون کو ورغلان اور بہکا کر بطمع رہائی و واپسی جائداد مولوی احمداللہ پر گواہ بنا دے چنانچہ سب سے اول اوس کا جادو محمد شفیع اور عبدالکریم ان کے بھانجے پر چل گیا اور یہ لوگ گواہی دینے کو مستعد ہوگئے اور ان دونون پر ہر طرح کی آسانی قید مین کردی گئی کھانا نہایت عمدہ پلاؤ و شیرمال دودھ ملائی وغیرہ جیل مین آنے لگا اور یہ دونون نہایت تر و تازہ ہوگئے اور دوسرے ساتھیون کو بھی ترغیب گواہی کی دینے لگے - وقاسمہما انی لکما من الناصحین - کام بھرنے لگے چنانچہ الٰہی بخش سوداگر

پٹنہ جس کا ذکر اوپر ہو چکا ان کے دام مین آگیا اور ہم لوگون سے علٰحدہ ہو کر اون کی صحبت مین جا بیٹھا وہ عجیب وقت تھا کہ ادھر تو ہم لوگ انواع قسم کے آلام و مصائب مین مبتلا اور پھر عذاب الجوع اور ادھر وہ راحت و آرام و تنعم گویا نمونۂ قیامت تھا کہ ایکطرف جنت اور دوسری طرف دوزخ نظر ون کے سامنے رکھی تھی وہ وقت پر لے سرے کے جانچ اور امتحان کا تھا اوس وقت پر آیۃ کریمہ وزلزلوا زلزالا شدیدا کا مضمون خوب صادق آتا ہے اور پل صراط کی سی کیفیت تھی کہ ہر ذی ایمان رب سلم سلم - کہتا تھا ہمارے حضرت نہایت باطمینان قلب نہایت خندان و شادان و فرحان یاد الٰہی مین اور لوگون کو استقامت دلانے مین شب و روز مصروف رہتے دنیاے دون کی بے ثباتی اور اوس کے راحت و آرام کی بیقراری اور ثواب آخرت اور جنت نعیم کی پائداری یاد دلاتے اور رضوان من اللہ اکبر کو خوب کھول کر فرماتے اوس وقت کی کیفیت آپکی قابل دید تھی - قلم کو جو ایک کاہ خشک ہے کہان وہ طاقت کہ جو اسکو بیان کر سکے فقیر مؤلف بھی اوس زلزلہ مین گرفتار تھا آپکے قدمون کی برکت سے اللہ تعالے نے بچا لیا کہ اغواے شیطانی سے محفوظ رہ کر بیہودہ گوئی و ہفوات بکنے سے رُکا رہا اور مہالک ہلاک مین نہ گرا فللہ الحمد علٰی ذالک - اگر آپ کا ساتھ نہوتا تو ایسے مہالک سے بچنا مُتعسّر بل محال تھا صبر و استقلال تو مجھ ایسے نالایق کو کہان میسر یہ تو بہت بڑے لوگون کا کام ہے صرف اسقدر کہ زبان ناپاک باتون سے بچی رہی ہزار ہزار شکر اوس قادر مطلق کا ہے اوس وقت ایک اور امتحان اس نالایق پر خاص کر کے آیا کہ کمشنر صاحب و ڈپٹی کمشنر صاحب کی خواہش ہوئی کہ بذریعہ کمترین مولوی عبد اللہ ساکن افغانستان سے پیغام مصالحت کیا جاے کہ جن سے بمقام انبیلہ وغیرہ سرکار سے جنگ ہوئی تھی اور وہ اس کمترین کے چچا زاد بھائی تھے اوسی حالت مین قیدیون کی چالان انبالہ سے لاہور جانے کو تیار کی گئی اوس مین جناب حضرت مولانا و منشی محمد جعفر صاحب وغیرہ کل طیار کئے گئے - مگر محمد شفیع و عبد الکریم و الٰہی بخش جو بوجہ گواہی ہم لوگون سے علٰحدہ کر لئے گئے تھے رکھ لئے گئے اور یہ فقیر بھی بوجہ کارروائی صلح روک لیا گیا اور نیز مین تنفس سخت مین اوس وقت مبتلا تھا کہ لیاقت سفر مطلق نہ تھی اس وجہ سے بھی ڈاکٹر نے مجھے روک لیا اور جناب حضرت معہ چھ آدمیون کے روانہ جیل لاہور کئے گئے اب اس وقت سے عرصہ دو سال تک مین صحبت کیمیا خاصیت سے اپنی بداعمالیون کی سبب مہجور کر دیا گیا - اب جو کچھ مین بیان کرون گا

ان دو سالون کی کیفیت وہ سنی ہوئی ہوگی - الغرض آپ انبالہ سے روانہ ہوکر معہ دوسرے ستر پچھتر قیدیون کے جیل لاہور مین پہونچے اور وہان قریب ایک برس کے آپکا قیام رہا اوس اثنا رمین آپ برابر قیدیون کو پند ونصائح کیا کرتے چون کہ قید خانہ مین مجمع بدکارون اور چور ڈاکو وغیرہ کا رہا کرتا ہے آپ کا وعظ بھی انھین افعال ذمیمہ کے بیان مین ہوتا اور توحید و تاکید صوم وصلواۃ کی ہوتی صد ہا چور اور ڈاکوؤن نے توبہ کی کہ اب کبھی اس پیشہ کو نہ کرینگے آپ اون کو عذاب دائم مقیم سے ڈراتے صد ہا موحد اور نمازی ہوگئے ایک بلوچ ڈاکو کا ماجرا بیان کیا جاتا ہے اوس کا نام مرزی تھا اوس کے آبا واجداد سے چوری اور ڈکیتی کا پیشہ چلا آتا تھا وہ نہایت قوی ہیکل جوان تھا اوس نے جیل خانہ مین آکر بھی بہت کچھ شرارت کی تھی سرکاری کام ہرگز نہین کرتا صد ہا بید اوس کو لگائے گئے مگر اوس نے اُن نہین کیا اپنی بدچلنی سے باز نہین آیا بیڑی اور ڈنڈا بیری ہتھکڑی اور طوق وقید تنہائی وغیرہ جو کچھ سزا وہان ہے وہ سب اوس پر عمل مین لایا گیا لیکن وہ باز نہ آیا داروغہ وجمعدار سب اوس سے ڈرتے وہ اون کو بھی موقع پاکر ہتھکڑی سے پیٹ دیتا خدا کے حکم سے آپ کا بستر اور اوس کا ایک ہی جگہ ہوگیا خدا کی قدرت کہ آپکی نصیحت وپند سے تھوڑے ہی عرصہ مین اوس کی کیفیت بدل گئی اوس نے سرکاری مشقت کرنی شروع کردی اور ایسا نیک چلن بن گیا کہ داروغہ وغیرہ سب متحیر ہوگئے - ہتھکڑی اور طوق وغیرہ سب اوس سے دور کردئے گئے اور پارچہ بافی کے کارخانہ مین وہ داخل کردیا گیا کہ جہان دائم الحبس اور بڑے بڑے میعادی قیدی کام کیا کرتے تھے اور عمدہ کام کرنے اور زیادہ کرنے پر سال مین دو ایک ماہ قید معاف بھی ملا کرتی ہے - اس نے وہان جاکر بہت جلد پارچہ بافی کا کام سیکھ لیا اور نہایت عمدہ کپڑا بننے لگا مین جب لاہور کے جیل مین گیا خود مین نے اوس مرزی بلوچ کو دیکھا کہ وہ پانچون وقت نماز قید کے ساتھ پڑھتا اور اپنے گذشتہ اعمال کو یاد کرکے خوف خدا سے اکثر روتا - لے بھائیو مین سچ کہتا ہون کہ مین نے جب اوسکو دیکھا ایک ولی پایا اس قسم کے اور بہت سے ماجرے ہین مین نے یہ ایک تمثیلاً بیان کیا - الغرض آپ کا دجو د باجو د اوس قید خانہ مین واسطے ہدایت قیدیون کے بھیجدیا گیا تھا کہ ہزارون فیضیاب ہوگئے اہل کاران جیل اس کرامات کو آپ کے دیکھ دیکھ کر نہایت متحیر ومتعجب ہوتے تمام ہند وآپ کو ولیتا اور اوتار کہتے اور مسلمان ولی سمجھتے الوارکا روز جو فرصت کا قیدیون کے ہوتا فجر کو بعد ملاحظہ ڈاکٹر آپ کے پاس مجمع ہوجاتا آپ حسب حال اون قیدیون کے بدکاریون سے بچنے کا اور نیک چلنی اور توحید الٰہی کا بیان فرماتے اور صوم وصلوٰۃ

کی تاکید فرماتے بعد اوس کے آپ معہ دوسرے قیدیون کے لاہور سے بسواری ریل روانہ
ملتان ہوئے وہان ہفتہ عشرہ قیام کرکے بسواری مرکب دخانی روڑی بھکھر سکھر جو ملک سندھ
مین واقع ہے ہوتے ہوئے کوٹلی پہونچے اور وہان سے بذریعہ ریل کراچی بندر اور وہان ہفتہ عشرہ
قیام کرکے بسواری مرکب دخانی براہ سمندر بمبئی پہونچے اور وہان سے بسواری ریل بمقام تھانہ
(جو ایک شہر کا نام ہے) اور وہان بہت بڑا قلعہ جو مرہٹون کا بنایا ہوا ہے اور اب وہ جیل کا کام دیتا ہے اوس
مین بھیجدیے گئے وہ نہایت سخت جیل ہے کہ دوسرے جیلی اوس سے پناہ مانگتے ہین وہان کے اہلکار
جیلر وغیرہ قسوت قلبی مین نسبت دوسرے جیلون کے بدرجہا زیادہ تمام احاطہ بمبئی و پنجاب کے
شریر ترین قیدی اوس جیل مین بھیجدیے جاتے ہین آپ ہر جگہ اپنا کام کرتے رہے چند
مہینون تک آپکا وہان قیام رہا آپ کا فیض بدستور وہان بھی جاری رہا بعد اوس کے آپ آٹھوین
دسمبر ۱۸۶۵ء بسواری جہاز بادبانی معہ دیگر قیدیون کے روانہ پورٹ بلیر انڈمان ہوئے اور
صعوبات و تکلیفات جہاز کو طے کرکے بتاریخ گیارہوین جنوری ۱۸۶۶ء آپ داخل جزیرۂ انڈمان ہوئے بعد
اس کے جناب منشی محمد اکبر زمان صاحب نے جن کے اوصاف حمیدہ اور شرافت پروری اوپر بیان ہو چکی ہے
آپ کو اپنے مکان مین لیجاکر رکھا اور بہ اجازت چیف کمشنر صاحب اپنی تائید مین لے لیا چون کہ جناب
منشی صاحب کو کام بہت سپرد تھے اکثر فرصت کے وقت مین آپ مکان پر بھی سرکاری کام کیا کرتے تھے لہذا جناب
مولانا کو حاضری کچہری سے بچاکر اوسی مدین داخل کیا اب دونون حضرات یعنی جناب مولانا احمد اللہ و مولانا
یحیےٰ علی رحمۃ اللہ علیہما ایک ہی جگہ جمع ہوگئے اور میان عبد الغفار صاحب کو بھی منشی صاحب ممدوح نے کام
نمبر سازی سکھاکر انکو بھی اپنے ہی مکان مین جگہ دی بالجملہ یہ تینون شخص ایک ہی مکان مین رہنے لگے جناب
مولانا کا کام یہ تھا کہ بعد فرصت از کار سرکار لوگون کو قرآن و حدیث پڑھاتے نصیحت کرتے گھر گھر پھرتے عورتون
کو نماز کی تعلیم کرتے قرآن پڑھاتے صدہا مرد و عورت کہ جنھون نے اپنے معبود حقیقی کے سامنے کبھی سر نہ جھکایا تھا
پکے نمازی بن گئے اسی اثنار مین یہ کمترین بھی بعد مہاجرت دو برس کے پورٹ بلیر مین پہونچ گیا اور تخمیناً تین چار
مہینے آپ کی حضوری خدمت سے پھر مشرف ہوا دو برس آپ وہان اپنی عمر عزیز کو یاد خدا و تعلیم و تلقین خلق اللہ
مین صرف کرکے بتاریخ بیسوین فروری ۱۸۶۸ عیسوی کو لبیک کہتے ہوئے داخل خلد برین ہوئے تخمیناً چودہ
روز بعارضہ بخار و درد و ورم رکبتین آپ علیل رہے ابتدار علالت ہی مین حسب قاعدہ انڈمان آپ داخل

ہسپتال ہوئے اور علاج ڈاکٹری ہونے لگا یہ کمترین اوسوقت محرر مرین ڈپارٹمنٹ ماتحت کپتان ڈاروٹ
صاحب ہاربر ماسٹر کی تہا مین نے اپنے افسر سے آپکی خدمت گذاری کے واسطے چھٹی طلب کی چونکہ اوس محکمہ مین شب و روز
کی حاضری مجکو کرنی پڑتی تھی صاحب نے حکم دیا کہ بارہ بجے دن سے تین بجے تک تم آکر کام کیا کرو تاکہ دوسرا
منشی اپنی حوائج ضروری سے فارغ ہوکر آجاوے چنانچہ مین ایسا ہی کرتا بارہ بجے سے تین بجے تک اپنے کام چلاتا
اور تمام روز و شب آپکی خدمت مین حاضر رہتا آپ تمام ایام علالت مین یاد خدا و صبر و شکر مین مصروف رہتے
اور ہر وہ شخص جو آپکی ملاقات و عیادت کو ہسپتال مین جاتا اوسکو پند و نصیحت سے مالا مال کرتے آپکی علالت
کچھ ایسی نہ تھی کہ جس سے ہلوگون کو صورت یاس ہوتی جناب مولانا حضرت احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ بھی دو تین دو بار آکر
دیکھ آتے چونکہ ہسپتال ایک بلند جگہ پر واقع تھا اور آپکا مکان نشیب مین اور آپ نہایت کمزور و ضعیف تھے
بغیر استعانت دوسرے کے اوس بلندی پر آپ چڑھ نہین سکتے تھے اور حاضری کچہری بھی اُنکو کرنی پڑتی تھی
لہذا آپ ماضر باشی سے دہان کی مجبور تھے چنانچہ روز اخیر جب مین تین بجے آپکی خدمت مین حاضر ہوا آپ کی طبیعت
اچھی تھی آپنے نماز عصر ادا کی قریب چار بجے کے ایکبارگی آپکی زبان مین لکنت پیدا ہوئی اور طبیعت بگڑی ڈاکٹر کو
خبر ہوئی - اوس نے فی الفور آکر دوا دی مگر وہ دوا بھی فرو نہ ہوئی اس حالت کو دیکھکر مین نے جلد ایک آدمی
دوڑا دیا کہ جناب حضرت مولانا احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو خبر دو آپ اوسوقت کچہری سے آرہے تھے سنتے
ہی ہسپتال کیطرف روانہ ہوئے اس اثنا مین جب مین نے دیکھا کہ آپکے حلق سے پانی بھی فرو نہین ہوتا ہے
لیکن زبان ذکر اللہ مین جاری ہے تو اس سے مین نے خیال کیا کہ زبان نہین کھلتی مگر ہوش ہے آپکے سر مبارک
کو مین نے اپنے زانو پر لیا چند منٹ کے بعد آپکی روح پر فتوح اس قفس عنصری کو چھوڑ کر علیین کو
پرواز کر گئی - انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم اغفر لہ وارحمہ ونور مرقدہ واحشرہ
فی زمرۃ المھاجرین الاولین الذین ھاجروا وجاھدوا مع النبی الامی صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ وسلم برحمتک یا ارحم الراحمین - چون کہ وقت شام کا ہوگیا تھا اور قبرستان دور
تھا ہم لوگ لاش مبارک کو بہ اجازت جناب ڈاکٹر صاحب اپنے مکان پر لائے علی الصباح غسل و کفن
ہونے لگا جناب منشی سید اکبر زمان صاحب ہیڈ منشی پاس کرنیل فورٹ صاحب چیف کمشنر کے
گئے اپنے اور اپنے آفس کے مسلمان عملون کے واسطے فرصت و اجازت شرکت دفن و کفن کی مانگی اُسپیر
صاحب بہادر نے براہ اشفاق خسروانہ و ہمدردی انسانی تمام مسلمان قیدیون کو فرصت و اجازت شرکت

دفن دیدی چنانچہ فی الفور پروانجات تحریر ہوکر مُہر و دستخط ہوکر جملہ ٹاپوؤن کو بذریعہ ڈاک روانہ کردئے گئے اور ہر ٹاپو مین بنام افسر انچارج وہان کے حکم کیا کہ جو قیدی آپ کے جنازہ پر حاضر ہونے کی خواہش ظاہر کرے فی الفور اوس کو بذریعہ کشتی سرکاری روانہ کردو چنانچہ جو جو قیدی مسلمان اور کچھ ہندو بھی کشتیون پر سوار ہوکر آنے لگے اِدھر ہملوگ غسل و کفن دیکر تیار ہوگئے نماز جنازہ مین کل مسلمان جو اوسوقت جزیرہ راس آئیلینڈ مین تھے تقریبًا دو ڈھائی ہزار سب شریک ہوئے بعد اوسکے گھاٹ پر آئے وہان متعدد بوٹ بڑے بڑے ہاربر ماسٹر صاحب نے تیار کرا رکھے تھے اوس پر سب لوگ سوار ہوکر سوتھ پانیٹ کے گھاٹ پر آئے وہان سے ایک میل کے فاصلہ پر قبرستان مین لیگئے وہان بہت لوگ دوسرے دوسرے ٹاپوؤن سے آکر ملتے گئے اور مکرر سہ کرر نماز جنازہ ہوتی گئی ہر شخص کا دل آپکی محبت و فراق مین پاش پاش تھا ہر شخص گریہ و بکا مین مبتلا تھا قریب چار پانچ ہزار آدمی کا مجمع تھا بعد دفن کرنے کے دعای تثبیت کے سب لوگ وہان سے واپس آئے

تاریخ وفات از نتیجہ فکر جناب مولوی احمد کبیر صاحب پھلواروی

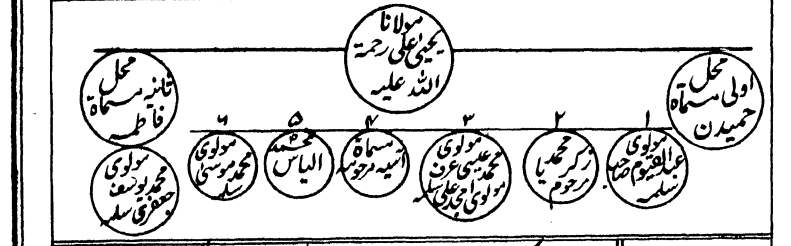
چونکہ یحیٰی علی ستودہ خصال	عالم و زاہد و محدث بود	روح پاکش گذشت مجلس تن	راہ ملک وصال حق پیمود
گشت رضی خدای پاک ازو	عمر تن بیش قدسیان افزود	ہاتفِ سال او ز روی الم	رضی اللہ بہ فرمود

تاریخ دیگر از مولوی محمد حسن مرحوم صادقپوری

عالم و زاہد محدث شیخنا یحیٰی علی	کرد جان و مال خود را در رہ مولےٰ نثار
سال تاریخ وفاتش چو بپرسیدم ز خضر	یکہزار و دو صد و ہشتاد فرمود و چہار

آپکی عمر تخمینًا چھیالیس سینتالیس برس کی ہوئی از انجملہ چار برس قید مین گذرے آپکا قد میانہ تھا رنگ صاف چہرہ مبارک پر کچھ نشان چیچک کا تھا داڑھی ہلکی مگر خوبصورت بال سیاہ و سفید ملے ہوئے دانت سامنے کے اکثر ٹوٹ گئے تھے بدن بلغمی تھا آپکی محل اولی یعنی مسماۃ حمیدن بنت حضرت شاہ محمد حسین قدس سرہٗ سے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی تولد ہوئے مولوی عبد القیوم صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔ محمد زکریا جو پانچ چھ برس کا ہوکر گذر گیا۔ مولوی محمد عیسیٰ عرف مولوی امجد علی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔ مسماۃ آسیہ جو دس بارہ برس کی ہوکر گذر گئی۔ محمد الیاس جو دو ڈھائی برس کا ہوکر گذر گیا۔ مولوی محمد موسیٰ سلمہ اللہ تعالےٰ۔ محل ثانیہ مسماۃ فاطمہ بنت حضرت مولوی فرحت حسین قدس سرہٗ اور ہمشیرۂ مؤلف کتاب ہذا سے صرف ایک عزیزی مولوی محمد یوسف جعفری سلمہ اللہ تعالےٰ پیدا

ہوئے۔ یہ نو دس مہینے کے تھے کہ آپ قید ہوئے۔ نقشہ آپ کی اولاد کا یہ ہے۔



مولوی اکبر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آپ اصغر اولاد مولوی الٰہی بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تھے آپنے درسی کتابین اپنے برادر معظم مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھین آپنے اپنے خاندان مین سب سے اول ہیت ہاتھ پر جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ کے کی آپکی رہنمائی سے آپکے والد ماجد مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم مغفور نے بھی کی آپ نہایت عقلمند ہوشیار ذہین وذکی تھے آپ جس تاریخ سے مرید حضرت مولانا ولایت علی رحمۃ اللہ علیہ کے ہوئے اپنے پیر مرشد کا ساتھ نہ چھوڑا ہمیشہ سفر وحضر مین ساتھ رہتے چنانچہ جب بڑے حضرت کو سفر بالاکوٹ ملک پکھلی قریب کشمیر کا پیش آیا اُسوقت آپ بھی ہمراہ ہوئے آپنے وہان جاکر بہت عمدہ عمدہ کارنمایان کئے حرب مین نہایت دلیری وبہادری بمقابلہ سکھون کے دکھلائی آپ بطور وزیر مشیر کے اور نیز جنرل کے ہمراہ بڑے حضرت کے رہتے تدابیر تحدّنی وکیود حرب وجرأت وبہادری آپ مین خدا داد تھی بعد اوسکے کہ جب بڑے حضرت وہان سے مراجعت کرکے پٹنہ کو تشریف لائے آپ بھی ہمراہ آئے یہان آکر چند مہینون کے بعد بعارضہ وبائی ہیضہ آپنے انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۰ اللھم اغفرلہ وارحمہ۔ آپکے انتقال سے پیشتر ایک روز بڑے حضرت کو بین الیقظۃ والنوم یہ آواز غیب سے آئی کہ ہدایت اللہ کی طلبی ہے آپ جب بیدار ہوئے سمجھا چونکہ آپکے منجھلے صاحبزادہ کا نام ہدایت اللہ تھا آپنے اونھین کی نسبت خیال کیا کہ اونکی وفات قریب ہے آپ دعا مین مصروف ہوئے مگر جب جناب مولوی اکبر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوگیا بڑے حضرت نے سمجھا کہ ہدایت اللہ سے یہی مراد تھے کیونکہ آپکو خلق اللہ کی ہدایت کا بڑا شوق تھا شب وروز اسی مین مصروف رہتے مراقبہ ومشاہدہ مین بھی آپکو کمال تھا صدھا آدمی آپ سے تعلیم پاتے چوبیس برس کی عمر مین آپنے انتقال فرمایا آپکی شادی مسماۃ شریفن بنت حضرت شاہ محمد حسین قدس سرہٗ سے ہوئی تھی صرف دو لڑکیان آپکی ہوئین مسماۃ رقیہ کہ

جنکی شادی مولوی اشرف علی صاحب خلف اوسط مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی اور وہ لاولد گذر گئین اور دوسری لڑکی مسماۃ امتن کہ وہ دو اڑھائی برس کی ہوکر گذر گئی آپکا مزار حجرہ مسجد محلہ نئو ہٹہ کے صحن مین قریب دروازہ کلان واقع ہے

مسماۃ جمیلۃ النسار مرحومہ بنت جناب مولوی الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ

آپکی شادی اول مولوی تمر الدین شہید بن رکن الدین حسین بن رفیع الدین حسین نمان ساکن محلہ مغلپورہ سے ہوئی لیکن مولوی صاحب موصوف صرف چھ مہینے بعد شادی مکان پر رہے اور بچہ بعیتہ مولوی مظہر علی صاحب شہید ساکن محلہ لودیکڑہ آپ ملک افغانستان کو چلے گئے اور وہان حضرت المومنین جناب سید احمد صاحب کے لشکر مین جا ملے اور پشاور مین سلطان محمد خان نے جو مولوی مظہر علی صاحب کو دھوکے مین قتل کیا اوسمین آپ بھی شہید ہوئے اوسوقت مسماۃ کی عمر تخمیناً بارہ برس کی ہوگی بعد اوسکے کہ جب مولانا الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جناب مولانا ولایت علی قدس سرہٗ سے بیعت کی آپکا نکاح بھی ساتھ بڑے حضرت کے پڑھا دیا یہ اول نکاح ہے بیوہ کا جو محلہ صادقپور مین ہلوگون کے یہان کیا گیا باقی حالات و تفصیل اولاد نہین مین جناب بڑے حضرت قدس سرہٗ کے آویگی بتاریخ ۱۷ ماہ رمضان شعبان ۱۳۰۶ھ ہجری مطابق ۱۸ اپریل ۱۸۸۹ء رحلت فرمائی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللھم اغفر لھا وارحمھا ونور مرقدھا

مسماۃ وجیہ النسار مرحومہ

دختر دویمی جناب مولوی الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ آپکی شادی ساتھ جناب مولوی اولیاء علی مرحوم مغفور بن رضی الدین خان مرحوم بن رفیع الدین خان مرحوم ساکن محلہ مغلپورہ کے ہوئی مگر اولاد نہین ہوئی تخمیناً پچیس برس کی عمر مین انتقال فرمایا۔ اللھم اغفر لھا وارحمھا۔

مسماۃ وسیمن مرحومہ دختر سیومی مولوی الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ

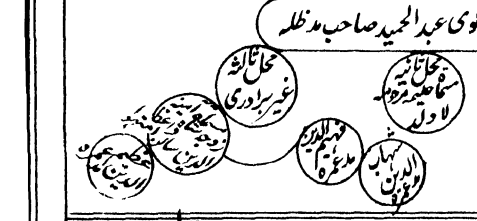
آپکی شادی ساتھ شیخ ولایت حسنین بن شیخ نوازش حسنین ساکن موضع امتموا کے ہوئی یہ نہایت دیندار و زی لیاقت عورت تھین مگر افسوس عمر نے وفا نکی بہت جلد اونھون نے اس دنیای فانی کو چھوڑا صرف دو اولاد آپکی ہوئی ایک مسماۃ ناہدہ کہ جنکی شادی ساتھ جناب حکیم مولوی عبد الحمید صاحب مدظلہ کے ہوئی اور بعد شادی سات برس بقید حیات رہکر اس دنیا سے لاولد رخصت ہوئین اور دوسرے جناب شیخ عبد الصمد صاحب مرحوم ساکن موضع بھوئی ضلع گیا ان کی اولاد کی تفصیل آگے آویگی۔



جناب حکیم مولوی عبد الحمید صاحب مدظلہ

آپکی والدہ مسماۃ وسیمن بنت شاہ محمد حسین قدس سرہ ساکن محلہ نمونیہ تھین آپنے بتاریخ آٹھوین شوال روز چہار شنبہ ۱۲۴۵ھ وقت ظہر لباس ہستی کا پہنا آپنے اوائل کی کتابین اپنے چچا مولانا فیاض علی علیہ الرحمۃ سے پڑھین مگر جب مولانا مرحوم نے بمعیت اپنے مرشد کے سفر افغانستان کا کیا تب بقیہ کتابین آپنے اپنے والد ماجد جناب مولانا احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھین اور فارغ التحصیل ہوئے لیکن پھر بھی بتعطش تحصیل علم مین آپکی تسکین نہوئی چھبیس ۲۶ برس کی عمر مین آپنے سفر لکھنؤ کیا وہان جاکر جناب مولوی واجد علی صاحب ساکن بنارس مقیم لکھنؤ سے جو ایک بہت بڑے عالم سربرآوردہ علماے لکھنؤ سے تھے دو برس تک آپنے علوم درسیہ کی تحصیل و تکمیل کی بعد فراغت کتب درسیہ آپنے ظرف علم طب کے توجہ کی پھر دو برس تک علم طب جناب حکیم طالب علی مرحوم لکھنؤ سے پڑھا ۱۸۵۷ عیسوی کے غدر مین آپ لکھنؤ مین تھے کل کتابین آپکی اور اسباب خوراکی و پوشاکی و نقد و جنس آپکا وہان لٹ گیا بمشکل تمام وہان سے گھر پہونچے شادی اول آپکی مسماۃ زاہدہ بنت شیخ ولایت حسین بن شیخ نواز ش حسین ساکن امتھوا سے ہوئی تھی سات برس وہ بقید حیات رہ کر لاولد جنت نعیم کو رخصت ہوئین اوسکے بعد آپ لکھنؤ چلے گئے وہان سے مراجعت کے بعد آپکی دوسری شادی مسماۃ حلیمہ بنت جناب حکیم مولوی ارادت حسین مرحوم بن مولوی اولیا علی مرحوم ساکن محلہ صادقپور سے ہوئی لیکن جب اون سے بھی اولاد نہوئی تب آپنے ایک نکاح غیر برادری مین کیا اوس سے ایک دختر مسماۃ آمنہ ہوئی جس کا نقشہ ذیل مین درج ہوگا آپکو علم ادب عربی مین بہرہ کامل ہے آپنے اوائل تحصیل علم مین کہ جسوقت آپ سولہ ۱۶ سترہ برس کی عمر مین ہونگے ایک قصیدہ عربی امیر المومنین جناب حضرت سید احمد صاحب کی تعریف مین کہا اور وہ تمام لکھنؤ و دہلی وغیرہ گیا ہر جگہ کے علمانے اوسکو پسند کیا اور نہایت تعریف کی آپکو معقول و منقول دونون مین بہرہ کامل ہے مگر معقولات کی طرف توجہ زیادہ ہے شعر شاعری مین آپکو مہارت تام ہے عربی و فارسی و اردو تینون زبانون مین آپکے قصائد و غزل و رباعی و قطعات و مثنوی بکثرت ہین مینے بوجہ طوالت اونکو نقل نہین کیا آپ پریشان تخلص کرتے ہین آپکو درس و تدریس کا شوق بہت ہے اسوقت جتنے لوگ صادقپور مین ذی علم ہین سب آپ ہی کے خرمن علم کے خوشہ چین ہین یہ کمترین مولف بھی آپ ہی

کاکفش بردار ہے اور صدہا شاگرد آپکے فارغ التحصیل ہوگئے اور اب اسوقت تک باوجود کبر سن وقلت فرصت ہجوم مستعلمین راتون کو بٹھیکر طلبہ کو آپ سبق دیتے ہین۔ آپکا ذہن و ذکا و غزارت علمی شہرۂ آفاق ہے آپ بہت بڑے نامی طبیب بھی ہین طب مین بھی آپکے بڑے بڑے شاگرد اسوقت موجود ہین تشخیص مرض و اسلوب علاج خاص آپکا حصہ ہے اور دست شفا بھی خداوند کریم نے خوب دے رکھا ہے صدہا مریض مایوس العلاج آپکے علاج سے صحیح ہوگئے ہین جناب حضرت عمی مولانا محمد سعید قدس سرہٗ نے جو اپنی تحریر قسطاس البلاغۃ مین چند سطر ہین آپکی شان مین تحریر فرمائی ہین اونکو یہان مین نقل کردیتا ہون تا حضرات ناظرین آپکے علمی مذاق کا اندازہ کرلین وھو ذالک الفاضل الادیب الحسیب النیب ۔ بحر العلوم والحکم ۔ سحاب الجود والکرم ۔ الطبیب الحاذق ۔ الحکیم الفائق ما من علم الا وله فیه ید طولی ۔ سیما صناعة الطب ۔ فقد بلغ فیها الغایة القصوی الشاعر الفصیح الناطق بالقول الصحیح المولوی عبد الحمید ابن المرحوم المولوی احمد اللہ ابن المغفور المولوی الهی بخش سلمه الله مالك الملك رب العرش مقرظاً علی هذا الکتاب بالعربیة والفارسیة فافاد واجاد واصاب القطعة العربیة کانها الجواهر المزدهرة فی القلائد ۔ اسوقت از کلکتہ تا بنارس والہ آباد آپ ہی کا دور دورہ ہے بڑے بڑے امراء و راجہ نواب ہر جگہ سے بمنت و خوشامد آپکو بلاتے ہین پچاس روپیہ پچھتر روپیہ ماہوار آپکی فیس علاوہ خرچ خوراک وسواری وغیرہ یومیہ مقرر ہے علوم درسیہ و شعر و سخن و علم طب ان تینون مین آپ اسوقت یکتای زمان ہین آپکی عمر شریف اسوقت ستہتر برس کی ہوئی نقشہ آپکی اولاد و احفاد کا یہ ہے۔



جناب مولوی عبد القدیر عرف مولوی اشرف علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ایم اے

آپنے اول کی کتابین اپنے والد ماجد جناب مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھین اور بعد اونکے کچھ روز اپنے برادر اعظم جناب حکیم مولوی عبد الحمید صاحب مدظلہ العالی سے پڑھا بعد اسکے اپنے چچا و مرشد جناب مولانا فیاض علی رحمۃ اللہ علیہ سے تمام و کمال پڑھا اور آپکے ہمراہ ملک افغانستان کا سفر کیا وہان چند روز رہ کے جب آپکی دلبستگی نہوئی

وہانسے چلے آئے اور ہندوستان مین دہلی لکھنؤ وجونپور وغیرہ جابجا سفر کرتے رہے اور ہر جگہ جس عالم کو سرآوردہ و ماہر فن پایا اوسکی صحبت اختیار کی اور اکتساب علم کیا بعد اوسکے آپکو شوق تحصیل علوم مغربی کا ہوا اور آپنے علم انگریزی تمام وکمال نہایت تھوڑے عرصہ مین حاصل کیا آپکو ایم - اے کا پاس کلکتہ کی یونیورسٹی سے حاصل ہوا آپ بعد تحصیل وتکمیل علوم مشرقی وعلوم مغربی ہر دو طرف اکتساب روزگار کے متوجہ ہوئے کچھ دنون آپ اودھ اخبار لکھنؤ کے ایڈیٹر رہے - پھر آپ نواب بھاول پور کی ریاست مین ہیڈ ماسٹر اسکول مقرر ہوئے وہان کا کام نہایت خوبی سے آپنے انجام دیا نہایت معزز و موقر طور پر آپ وہان رہے بعد اوسکے آپ ریاست جونا گڈھ جو احاطۂ بمبئی مین واقع ہے تشریف لیگئے اور وہان پرنسپل مقرر ہوئے وہان بھی آپ معزز و موقر طور پر رہے رئیس وریاست کے سب لوگ آپکی خوش اخلاقی وحسن کارگذاری کے ممنون ومشکور رہے تخمیناً پانچ چھ برس آپ وہان رہے لیکن بوجہ بعد مسافت از وطن آپاوس نوکری کو ترک کرکے چلے آئے نواب صاحب کو آپکے استعفاء دینے کا نہایت قلق ورنج ہوا بحالت مجبوری منظور فرمایا اور انعام واکرام دیکر رخصت فرمایا اب اسوقت آپ بعہدہ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ اسکول باندہ مین تشریف رکھتے ہین آپکو ماسٹری کی نوکری نہایت پسند ہے کیونکہ اوسمین پڑھنے اور پڑھانے کا چرچا رہتا ہے دوسری نوکری آپکو مقبول طبع نہین اور آپکو فیلو الہ آباد یونیورسٹی کا عہدہ بھی ہے آپ مثل اپنے برادر معظم حکیم عبدالحمید صاحب کے نہایت ذہین وذکی ہین ادب آپکا نہایت عمدہ معقولات مین دخل تام عربی وانگریزی دونون زبانون مین آپکو پوری مہارت حاصل ہے افسوس کہ باعث طوالت آپ کے ملفوظات کو مین اس جگہ لکھنے سے قاصر ہون آپکو تمدنی امور مین بھی اپنے والد ماجد کا ورثہ ملا ہے آپ نہایت عقیل ولبیب صاحب فہم وفراست ہین آپکا دلی علاقہ مع اللہ بھی نہایت عمدہ ہے منکسر المزاج صاحب خلق عظیم ہین عمیم الاشفاق کریم الاخلاق صاحب مروت وفتوت ہین آپکی شادی اول مسماۃ رقیہ بنت جناب مولوی اکبر علی رحمۃ اللہ علیہ موصوف الصدر سے ہوئی وہ تخمیناً چھ سات برس بعد شادی زندہ رہ کر لاولد راہی خلد بریں ہوئین بعد اوسکے آپکی شادی مسماۃ خدیجہ بنت مولوی سید باقر علی ساکن پیر پیگھ ضلع گیا سے ہوئی وہ چند برس بقید حیات رہین اور ایک لڑکا احمد علی نام ہوا وہ لڑکا چند مہینے کا ہوکر گذر گیا اوسکے بعد مسماۃ موصوفہ بھی تاریخ ۶ شعبان ۱۳۱۲ ہجری مطابق ۲ فروری ۱۸۹۵ عیسوی داخل علیین ہوئین بعد اوسکے تیسری شادی آپ کی ۱۳۱۴ ہجری مین بمقام شہر گھاٹی مسماۃ روفن بنت سید حبت حسین مرحوم بن سید فرخ حسین بن سید دم علی بن سید علی احمد بن ملا فتح اللہ بن ملا محب اللہ بہاری ابن مولانا حفیظ اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی جو حبالہ مجاز

مؤلف کتاب کے یہی اوراسوقت تک بقید حیات ہین اللھم طال عمرھما فی طاعتہ اور آپکی عمر اسوقت اٹھاون ۵۸ برس کی ہوگی سلمہ اللہ تعالے ۔ نقشہ آپکی ازواج کا یہ ہے ۔

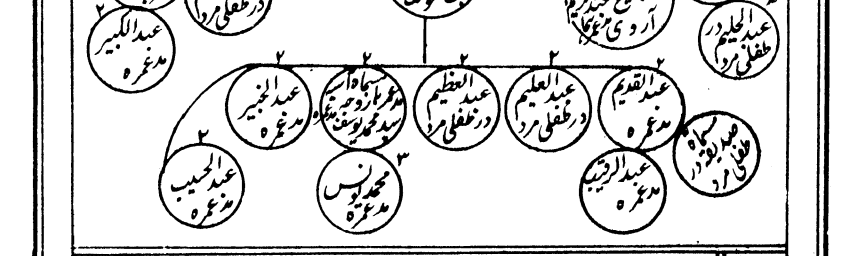


حکیم مولوی عبد الحکیم صاحب وفقہ اللہ وایانا لما یحب ویرضاہ

آپنے درسی کتابین اور نیز علم طب اپنے برادر معظم جناب حکیم مولوی عبد الحمید صاحب مدظلہ سے پڑھین اور سند حدیث شریف کی اپنے چچا و مرشد جناب مولانا یحیی علی قدس سرہ سے لی آپ اپنے چچا و مرشد کے خلیفہ بھی ہین آپکو منقولات مین نہایت عمدہ دستگاہ ہے حدیث قرآن فقہ واصول وفرایض وغیرہ جمیع علوم منقول مین اچھی مہارت ہے اور آپ واعظ بھی ہین آپکا دورہ سیر بحیثیت وعظ ونیز بحیثیت علاج مرضی تمام صوبہ بہار مین رہتا ہے آپ دین کے کامونمین نہایت چست وچالاک ہین آپکو تعلیم و ہدایت کے کامون سے ایک خاص دلچسپی ہے آپکو لوگ دھنگہ ومظفر پور وضلع سارن وبہار وگیا ومونگیر وغیرہ سے وعظ کے واسطے اور نیز علاج کے لئے بلاتے ہین اور ہر جگہ آپ بخوشی تمام پہونچتے ہین انجمن اسلامیہ کانکی پورمین بھی آپکا وعظ ہمیشہ ہوتا ہے وعظ آپ کا بہت اچھا ہوتا ہے علم طب مین بھی آپکو پوری دستگاہ ہے تشخیص مرض واسلوب علاج بھی نہایت عمدہ دست شفا بھی اللہ تعالے نے دیا ہے مریض بہت جلد اچھا ہوتا ہے ۔ آپکی اول شادی مسماۃ شاکرہ بنت جناب حضرت مولانا ولایت علی قدس سرہ سے ہوئی ۔ یہ لڑکی نہایت پاکیزہ صفت حمیدہ خصال تھی بنحوای حدیث الولد سر کابیہ کی پوری مصداق تھی افسوس کہ عمر نے وفا نکی اور بہت جلد اس دنیا سے دون کو چھوڑ اس بطن سے آپکو ایک لڑکا عبد الحلیم ہوا جسکی تاریخ پیدائش جناب مولوی احمد کبیر صاحب پھلواروی نے یہ لکھی ہے

بیٹا جو عبد الحکیم مانفت ولد	نامش عبد الحلیم داشت بکد	گفت کس نخل گلشن پدرش ۱۲۸۹	گفت کس خوش نژاد و سیمبرش
گفت کس افتخار ہم ادرا ۱۲۸۶	گفت کس طرف ذوالکرم اورا ۱۲۸۶	گفت کس شمع بہر خانہ جود	گفت کس بین چراغ دودود ۱۲۸۶
گفت کس جان پر ضیو خندہ صمد ۱۲۸۶	گفت کس شاہ نہم دہر وخرد ۱۲۸۶	گفت کس ہست مظہر علام ۱۲۸۶	گفت کس ہست منظر اندام ۱۲۸۶
گفت حیرت کہ سال آن بادرج	دُر دریای دہر حکمی بشرع ۱۲۸۶	اور وہ دو ڈھائی برس کا ہوکر گذر گیا اوسکے بعد ایک لڑکی	

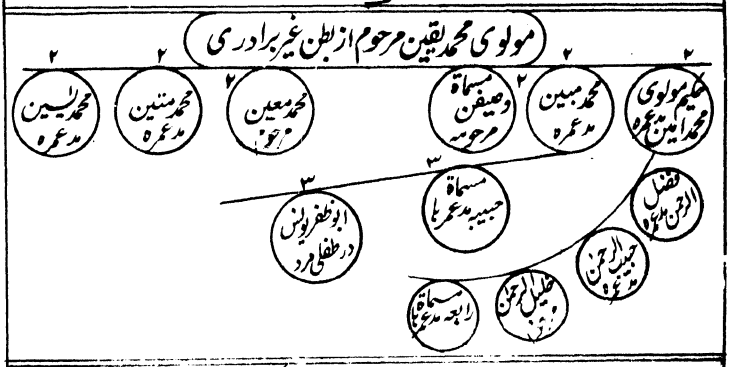
مسماۃ ذاکرہ نام ہوئی جسکی شادی ساتھ شیخ عبدالرحیم بن جناب ناظر ذکی الدین مرحوم ساکن آرہ سے ہوئی طال عمرہ فی طاعتہ ربھما بعد انتقال زوجۂ اولی اُنکی شادی ساتھ مسماۃ رحمت بنت عبدالرحیم مؤلف کتاب کے ہوئی اوس سے چھ فرزند ہوئے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی۔ عبدالقدیم جسکی شادی ساتھ مسماۃ عائشہ مدعمرہا بنت ڈاکٹر مولوی آیت اللہ سلمہ اللہ تعالےٰ کے ہوئی۔ عبدالعلیم۔ عبدالعظیم یہ دونوں لڑکے خرد سال گذر گئے بعد اوسکے مسماۃ آسیہ مدعمرہا پیدا ہوئیں جنکی شادی سید محمد یوسف بن سید محمد ہارون بن سید سجاد حسین ابن سید جواد حسین ساکن سور جگدڑھ ضلع مونگیر سے ہوئی ہے بعد اوس کے تاریخ تیرھوین شعبان سنہ ۱۳۰۱ھ مطابق سولھوین جولائی سنہ ۱۸۸۴ء کو نور چشم عبدالنبیہ پیدا ہوا اور تاریخ چوبیسوین جمادی الاول سنہ ۱۳۰۳ھ کو عبدالحمید عمرہ پیدا ہوا آپنے بشوق ادائے سنت ایک شادی اور غیر برادری مین کی جن سے ایک لڑکا عبدالحکم نام ہوا اور گذر گیا بعد اوسکے دوسرا لڑکا عبدالکبیر پیدا ہوا۔ اللھم طال عمرہ فی طاعتک۔ نقشہ آپکی اولاد و احفاد کا یہ ہے



۲ مولوی محمد یقین مرحوم بن مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ ابطن محل ثانیہ غیر برادری

آپنے درسی کتابین اکثر اپنے والد ماجد سے پڑھین اور کچھ بسماعت و قرأت مولوی اشرف علی صاحب اپنے چچا جناب مولانا فیاض علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی آپ نہایت حلیم و سلیم۔ نیک مزاج نیک طینت تھے آپکی شادی مسماۃ شریفن بنت شیخ زیارت حسین مرحوم ساکن منڈیرہ سے جو جہان آباد سے ایک کوس دکھن واقع ہے ضلع گیا مین ہوئی اون سے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی جملہ چھ اولاد ہوئین۔ مولوی حکیم محمد امین مدعمرہٗ

محمد مبین مدعمرہٗ مسماۃ وصیفن مرحومہ یہ لڑکی بعد شادی لاولد گذر گئی محمد معین یہ لڑکا بھی دس بارہ برس کا ہو کر گذر گیا محمد مبین مدعمرہٗ محمد یٰسین مدعمرہ نقشہ آپکی اولاد و احفاد کا یہ ہے



مولوی عبد القیوم صاحب سلمہ اللہ تعالے خلف اکبر مولانا یحیی علی علیہ الرحمت

آپنے درسی کتابین اپنے برادر معظم جناب حکیم مولوی عبد الحمید صاحب مدظلہ سے پڑھین اور سند حدیث اپنے والد ماجد سے لی آپ اپنے والد ماجد کے خلیفہ بھی ہین بیعت ارشاد بھی آپ لیتے ہین اور آپ واعظ بھی ہین وعظ آپکا نہایت عمدہ پر تاثیر ہوتا ہے عام فہم آپ فحوائے الولد سر ابیہ کے پورے مصداق ہین آپ سیدھے سادے المؤمن غر کریم کے مظہر اتم ہین آپکی طبیعت کو امور تمدنی سے کچھ مناسبت نہین ہے شب و روز آپکو پڑھنے پڑھانے کا چرچا رہتا ہے آپ محمڈن آینگلو عربک اسکول پٹنہ مین علم دینیات پڑھانے کے ہیڈ مولوی ہین آپ بتاریخ ۲۳ رجب ۱۳۱۱ھ ہجری مطابق ۳۱ جنوری ۱۸۹۴ء عیسوی حج کو تشریف لیگئے اور حج و زیارت سے حرمین شریفین کے مشرف ہو کر بتاریخ ۲۶ محرم ۱۳۱۲ھ ہجری مع الخیر والعافیت مکان پر پہونچے آپ اپنے خاندان مین اول حاجی ہین بلکہ آپکے علاوہ اس وقت تک کوئی اس رکن اسلامی کی ادا سے اس خاندان مین مشرف نہوا آپکی شادی ساتھ مسماۃ تسلیمن عرف منیرن بنت میر مظہر علی صاحب ساکن پاٹنہ سے ہوئی اونھون نے لاولد قضا کیا پھر اوسکے بعد آپنے کوئی شادی نہین کی آپکی عمر اسوقت تخمیناً چھپن ۵۶ ستاون ۵۷ برس کی ہوگی آپ نہایت خوش خلق صاحب مروت ہر دل عزیز ہین سلمہ اللہ تعالے۔

شمس العلماء مولوی محمد عیسیٰ عرف مولوی امجد علیہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ خلف اوسط مولانا یحیی علی علیہ الرحمۃ

آپنے درسی کتابین اپنے برادر عزیز اور مولوی اشرف علی صاحب سلمہ اللہ تعالے سے پڑھین آپ بعمر تیرہ چودہ برس بمعیت اپنے چچا حضرت مولانا فیاض علی علیہ الرحمۃ والغفران کے ملک افغانستان کو گئے اور وہان تخمیناً چار پانچ برس آپ رہے مگر دلبستگی وہان نہوئی ہمراہ مولوی اشرف علی صاحب موصوف العدر کے وہان سے چلے آئے اور دہلی ولکھنؤ وکانپور وغیرہ اون کے ساتھ دور وسیر کرتے رہے اور تحصیل علم مین معروف رہے بعد تکمیل وتتمیم علوم مشرقیہ بطرف اکتساب علوم مغربی آپ متوجہ ہوئے اور بہت جلد تھوڑے عرصہ مین آپ اوس سے فارغ ہوئے آپنے کلکتہ کی یونیورسٹی مین ایم۔ اے کا امتحان دیا اور اول درجہ مین پاس ہوئے اور اثنائے تحصیل مین بھی آپ ہر امتحان مین اول درجہ کا پاس کرتے رہے آپکی طبیعت نہایت ذہین وذکی واقع ہوئی ہے اور ازبسکہ چست وچالاک آپکی طبیعت کو معقولات کے ساتھ نہایت مناسبت ہے اور ادب عربی تو آپکے حصہ مین ہے آپ کو عرب عربا کے کلام سے نہایت انس ودلچسپی ہے ہزارہا اشعار عرب جاہلیت کے آپکو زبانی یاد ہین بیسون دواوین قدیمہ آپکو حفظ ہین تحقیق لغت مین بھی ایک ملکہ خاص ہے نظم عربی بالبدیہہ یہ آپکی ایک بات چیت ہے افسوس کہ میرے پاس آپکا کلام آپ کا نظم یا نثر اسوقت موجود نہین ہے جسکو مین ہدیۂ ناظرین کرون مگر چند خطوط آپکے جو بنام فقیر ورود پائے ہین کہ جنکو آپنے نہایت سرسری طور پر لکھا تھا تحفۂ ناظرین کرتا ہون۔

الا یا سیدی عبد الرحیم	علیک اسم السلام من الرحیم
فشکرا ثم شکرا ثم حمدا	لکم منی لفضلکم العمیم
لما قد نلت کتبا من لدنکم	تقی القراء من ورد الجحیم
فاثنان من التجرات فیها	کذاک العد فی الضم المقیم
وعد هذه آیة التوحید عشرا	وواحدها خصام من خصیم
فخمس بعد عشر عد کل	وذاک اعد من فضل جسیم
وعد کموا میجدکم علی	ویستعفی من الرب الکریم
وقانا اللہ من عاهات یوم	به تعنو الوجوہ للمقدیم

العبد الرحیم کریم المقام	جمیل النبی یا الخیر امام

الی الخیر ھادلمن یھتدی	واما علاہ فذالا یتسرام
ایا ھادی القوم ھادی الانام	علیک السلام علیک السلام
اتدعو امرا حاغدا للطعام	فعبدک اٰت لہ یا ھمام
علی ذاک ان تقبلوا شکرہ	فبشراہ ھاذاک ختم الکلام
واحمد علی عبدکم شاکر	عفا عنہ رب غفور سلام

مرقومہ ۲۹ محرم ۱۳۱۵ھ

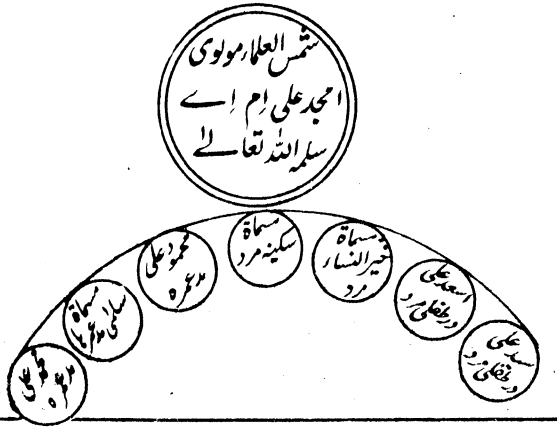
والا

لمولی الصدق من مولی سلام	وفی الدارین ذاک لکم دوام
لمولائی اخی عبد الرحیم	اخی ثقۃ وحاج ذا یرام
بدا طولی لہ فی کل فن	وفی الانساب معلمہ شمام
وما فی دھرنا النساب باق	کان العلم جاء لہ اختتام
فمن یطلب من الانساب علما	یجدہ عندہ ولہ تمام
وھو کم ایجدکم علی	بن الکم لہ اختتم المرام

آپ کو علوم مغربی و مشرقی دونون مین ملکہ تام ہے - عربی - فارسی و انگریزی ان تینون زبانون مین آپ کو ایسی دستگاہ ہے کہ گویا آپ کی یہ مادری زبانین ہین اور بڑے فلسفی بھی ہین - آپ بعد تحصیل علم طرف وجہ معاش کے متوجہ ہوئے - مگر چون کہ آپ کی طبیعت مین مذاق بھرا ہوا ہے - لہذا نوکری بھی آپ نے درس تدریس ہی کی اختیار کی - اول آپ رائے بریلی مین ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ اسکول مقرر ہوئے - بعد چند برسون کے سید احمد خان مرحوم نے آپ کو بلاکر علیگڈھ کالج مین پروفیسر مقرر کیا وہان تخمیناً پانچ چھ برس رہ کر الہ آباد مین تشریف لائے اور پروفیسر عربی

وفارسی میورسنٹرل کالج مقرر ہوئے اور آپ کو فیلوالہ آباد یونیورسٹی کا بھی عہدہ ہے آپ کو گورنمنٹ کی طرف سے شمس العلماء کا خطاب بھی عطا ہوا ہے۔ آپ کے اوصاف بہت کچھ ہین کہ جن کا بیان اس قرطاس تنگ اساس مین متعسر ہے۔ مختصراً حوالۂ قلم کیا۔ آپ کی شادی ساتھہ مسماۃ رقیہ بنت شیخ محمد علی مرحوم ساکن بہار کے ہوئی۔ آپ کے چار بیٹے اور تین بیٹیان ہوئین۔ سید علی۔ اسعد علی ومسماۃ خیرالنہار ومسماۃ سکینہ افسوس کہ یہ چارون بحالت طفلی بعارضہ وبائی مبتلا ہوکر عرصۂ دو روز مین آغوش مادر کو چھوڑکر داخل خلد برین ہوئے۔ اس حادثۂ عظمےٰ کے وقت آپ کا صبر واستقلال قابل دید تھا۔ جزاہ اللہ خیرا۔ اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھم۔ بعد اوس کے محمود علی ومحمد علی ومسماۃ سلمےٰ مداعمارہم فی طاعۃ اللہ تعالےٰ پیدا ہوئے۔

نقشہ جسکا یہ ہے



مولوی محمد موسےٰ سلمہ اللہ تعالےٰ

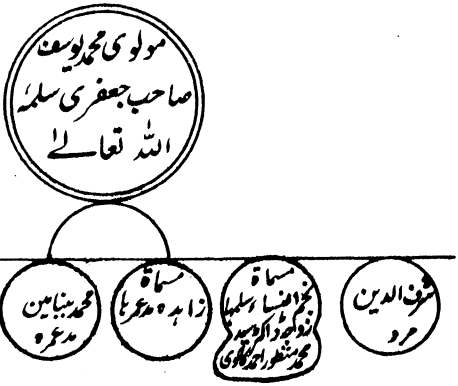
آپ نے درسی کتابون کا اوائل حصہ اپنے چچا زاد بھائی جناب مولوی عبد الحکیم صاحب سے پڑھا بعد اوس کے کچھ حصہ اپنے برادر کلانی مولوی امجد علی صاحب سے پڑھا اور آپنے انگریزی مین بھی انٹرنس تک پڑھا ہے آپ جب ڈیڑھ برس کی عمر مین تھے تو آپ کی والدہ ماجدہ نے اس دنیاے دون کو چھوڑا - آپ کو آپکی پھوپھی مسماۃ وجیہۃ النسار زوجۂ مولوی اولیار علی مرحوم نے پالا اور پرورش کیا جب آپ تخمیناً تین برس کے ہوئے آپ کے جناب والد ماجد جناب مولانا یحیےٰ علی رحمۃ اللہ علیہ قید ہوگئے اور جب آپ پانچ چھ برس کے ہوئے آپ کی پھوپھی مسماۃ وجیہۃ النسار جنھون نے آپ کو پالا اختار اہی خلد برین ہوئین تب آپ پاس اپنی پھوپھی کلان مسماۃ جمیلۃ النسار والدہ مولوی محمد حسن مرحوم کے رہنے لگے اور تربیت و تعلیم آپ کی برادر عماتی مولوی محمد حسن مرحوم کرتے تھے جب کہ آپ پندرہ سولہ برس کی عمر کے ہوئے اپنے برادر عینی مولوی امجد علی سلمہ اللہ تعالےٰ کے ہمراہ سفر مین رہنے لگے اوس وقت سے اس وقت تک انھین کے ہمراہ ہین - آپ کی عمر چالیس کو پہونچی اس وقت تک آپنے شادی نہین کی - اپنے برادر زادگان کے ساتھہ اون کی تعلیم و تربیت مین آپ مشغوف ہین

مولوی محمد یوسف صاحب جعفری سلمہ اللہ تعالےٰ

آپ کی والدہ مسماۃ فاطمہ بنت جناب مولانا فرحت حسین عرف چھوٹے حضرت قدس سرہٗ العزیز ہین چھبیسویں ذیقعدہ ۱۲۷۹ھ ہجری مین پیدا ہوئے جب آپ نو دس مہینے کی عمر کے آغوش مادر مین تھے آپ کے والد ماجد جناب حضرت مولانا یحییٰ علی رحمۃ اللہ علیہ قید ہوکر جزیرۂ انڈمان کو بھیجے گئے آپ کی تربیت وتعلیم کل آپ کے چھوٹے خالو شمس العلماء جناب مولوی محمد حسن مرحوم ومغفور نے کی اور آپ نے علوم درسیہ کچھ تو اپنے خالو موصوف سے پڑھے اور کچھ اپنے چچازاد بھائی مولوی عبدالحکیم صاحب سے بعد اوس کے آپ بطرف تحصیل علوم مغربی مصروف ہوئے اوائل مین آپ نے پٹنہ کالج مین پڑھا بعد اوس کے آپ علیگڈھ کالج مین گئے اور وہان بمعیت برادر معظم علاقی اپنے جناب مولوی امجد علی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ رہ کر اور انٹرنس پاس کرکے ۱۳۰۱ھ ہجری مین علیگڈھ سے آپ تشریف لائے اوس وقت جناب مولوی محمد حسن صاحب مرحوم مغفور نے جب کہ محمڈن اینگلو عربک اسکول پٹنہ کی بناڈالی اوس مین آپ ہیڈ مولوی مقرر ہوئے اور نیز آپ اڈیٹری پٹنہ انسٹیٹیوٹ گزٹ کا کام کرتے رہے چھ برس تک آپ نے ان دونون کامون کو نہایت عمدگی سے انجام دیا بعد اوس کے آپ ۱۳۰۷ھ ہجری مطابق ۱۸۹۰ء عیسوی مین بشہر کلکتہ بعہدۂ چیف مولوی بورڈ آف اگزامنرس مقرر ہوئے اوس وقت سے اس وقت تک اوسی عہدہ پر آپ مقرر ہین اور نہایت حسن وخوبی سے اس کو انجام دے رہے ہین آپ کی طبیعت نہایت نیک نرم دل ازبسکہ خلیق واقع ہے آپ اپنے والد ماجد سے اشبہ فی الخلق والخلق ہین آپ کا علمی مذاق علوم شرقیہ ومغربیہ دونون مین نہایت عمدہ ہے آپ ناظم وناثر دونون ہین آپ کے اشعار فارسی واردو مین نہایت ملیح وعمدہ ہوتے ہین اور رنجور

تخلص کرتے ہیں آپ کے مضامین عالی اکثر اخبارون مین بھی درج ہوا کرتے ہین اڈیٹری و نامہ نگاری اخبار کا بھی آپ کو ایک خاص ملکہ ہے اُمور مذہبی مین بھی آپ نے الوالد سرلا بیہ کا حصہ لیا ہے آپ کی شادی ساتھ مسماۃ عظیم النسار بنت جناب حکیم ظہور الحسن مرحوم و مغفور آروی بن جناب حکیم ناظر عبد العلی مرحوم و مغفور کے ہوئی آپ کو اس وقت تک تین اولاد ذکور اور چار اولاد اناث جملہ سات ہوئے از انجملہ شرف الدین فرزند اکبر جو دہ برس کا ہو کر بتاریخ چھٹین رجب المرجب ۱۳۱۶ھ ہجری مطابق اکیس نومبر ۱۸۹۸ء عیسوی داخل جنت عدن ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ علاوہ اوس کے آپ جو موجود ہین وہ یہ ہین مسماۃ نجم النسار مسماۃ زاہدہ محمد بنیامین محمد حسان مسماۃ حسنی مسماۃ بتول

نقشہ اوس کا یہ ہے



جناب شیخ عبدالصمد مرحوم مغفور ساکن موضع بھولی ضلع پٹنہ

آپ کی والدہ مسماۃ وسیمن بنت جناب حضرت مولوی الٰہی بخش صادق پوری رحمۃ اللہ علیہ ہین اور آپ کے والد جناب شیخ ولایت حسین مرحوم بن جناب شیخ نوازش حسین مرحوم ساکن موضع امتھوا ضلع گیا آپ کے والدین شیر خوارگی کی حالت مین آپ کو چھوڑکر رہ گرائے علیین ہوے آپ کی پھپھو مسماۃ وزیرن زوجہ شیخ محمد حیات مرحوم ساکن موضع بھولی نے آپ کی اور آپ کی ہمشیرہ مسماۃ زاہدہ کی پرورش وکفالت کی یہ دونون بھائی بہن اپنی پھپھو کی آغوش مین پرورش پائے مسماۃ زاہدہ کی شادی ساتھ حکیم مولوی عبدالحمید صاحب مدظلہ صادق پوری کے کردی اور آپ کی شادی ساتھ مسماۃ وحیدن بنت جناب شیخ احمد علی بن شیخ لعل محمد بن ملا محمد عاشق بن ملا محب اللہ بہاری بن ملا حفیظ اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے کردی جو جد امجد فقیر عبدالرحیم مؤلف کتاب کے ہین چند سال زندہ رہکر یہ لاولد رہ گرائے دارالخلد ہوئین بعد اُسکے آپ نے ایک دوسری شادی اپنی برادری مین کی کہ جنکا نام و ولدیت مولف کتاب کو معلوم نہوئی وہ بھی دو ایک برس بقید حیات رہکر لاولد اس دنیاے دون سے رخصت ہوئین تب آپ نے تیسرا نکاح غیر برادری مین کیا اُس سے ایک بیٹا اور چار بیٹیان پیدا ہوئین جملہ پانچ اولاد شیخ عبدالماجد مرحوم مسماۃ رحیمن مسماۃ حفیظن زوجہ قاضی شاہد حسین ومسماۃ شریفن زوجہ میر اقبال حسین مسماۃ حمیدن زوجہ محمد شمس الضحیٰ عرف مولوی حکیم عبدالصمد صاحب بن شاہ تقی الدین احمد صاحب آروی نقشہ اُنکی اولاد واحفاد کا درج ذیل ہی آپ نہایت سلیم الطبع خوش خلق تھے سخاوت ومروت ودستگیری معسرین آپ کا پیشہ تھا پابندی صوم وصلوۃ ودرود وظائف وامور مذہبی کا آپ کو بہت بڑا خیال رہتا تھا اللھم اغفرلہ وارحمہ ونور مرقدہ ووسع مضجعہ آپ کا مزار شہر پٹنہ عظیم آباد محلہ تمسوہیہ مقبرہ جانب جنوب جمعہ مسجد مین ہی۔

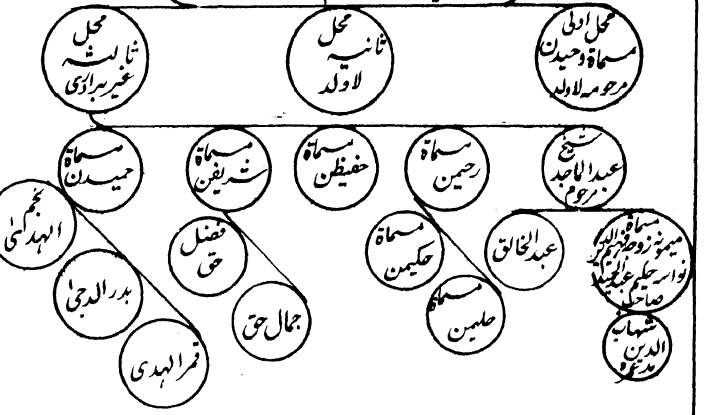
تاریخ انتقال ۲۰ شعبان روز شنبہ سنہ ۱۳۰۳ھ از نتیجہ فکر مولانا محمد سعید قدس سرہ ساکن مغل پورہ

عبدالصمد از دار فنا کرد چو رحلت ۔۔۔ در گریہ شدند از غم واندوہ کہہ و مہ
چون خواستم از حسرت ماتم زدہ تاریخ ۔۔۔ فرمود کہ بست مہ شعبان دوشنبہ ۱۳۰۳ھ

ولہ

شیخ عبد الصمد آن سنے پاک	شد بگل گشتِ ریاض الجنہ
سال فوتش بود از روے الم	شیخ عبد الصمد اہل السنہ
	۱۳۰۰ھ

جناب شیخ عبد الصمد مرحوم ساکن موضع بھوی



جناب مولوی فتح علی مرحوم مغفور بن مولوی وارث علی مرحوم بن ملا محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی والدہ مسماۃ مجیدہ بنت مولوی آیت اللہ عرف مولوی دلیل اللہ تھین اولاد سے ملا شکر اللہ قدس سرہ کی اوڑا اولاد سے جناب حضرت مخدوم احمد چرم پوش قدس کی جنکا مزار بہار محلہ انبیر مین واقع ہو آپ کا یہ نسب نامہ تین پشتون کی درمیانگی سے جناب حضرت امام حسین شہید کربلا سے جاکر ملتا ہو اور پدر رح ہو چکا ہو آپ کی شادی اول صبیہ شیخ ہدایت علی مرحوم مدانوی خواہر مولوی الٰہی بخش مرحوم رح سے ہوئی مگر انھون نے تھوڑے ہی عرصہ مین انتقال کیا بعد اُسکے آپ کی شادی مسماۃ زمرن بنت رفیع الدین حسین خان بن روح الدین حسین خان سے ہوئی آپ ابتداے عمر سے صوم وصلوٰۃ وامور مذہبی کے خوب پابند تھے آپ کو خاندان سے جداعلیٰ حضرت مخدوم یحییٰ منیری قدس سرہ کے سلسلہ بیعت و ارشاد کا بھی چلا آتا تھا مگر جب جناب حضرت امیر المومنین سید احمد صاحب غازی پٹنہ مین تشریف لائے آپنے

سید صاحب کو اپنے گھر مین مدعو کیا اور بیعت سے مشرف ہوے اور اپنی اہلیہ وجملہ اولاد وجمیع اہلبیت کو آپ نے بیعت کرایا اور تین صاحبزادون کو جو اُسوقت جوان تھے حاضر خدمت اقدس جناب حضرت سید صاحب کے کردیا یعنی جناب مولانا ولایت علی ومولانا عنایت علی ومولوی طالب علی رحمۃ اللہ علیہم کو اور بعد تھوڑے عرصہ کے خود بھی معہ صاحبزادۂ خرد جناب مولانا فرحت حسین قدس سرہ کے بمقام رائے بریلی جو مضافات لکھنؤ سے ہی خدمت اقدس مین حضرت سید صاحب کے حاضر ہوے اور عرصۂ تخمیناً سوا برس اُس صحبت کیمیا خاصیت مین رہے جب جناب حضرت سید صاحب نے ہندوستان سے ہجرت کی اور سفر ملک افغانستان کا کیا ہر سہ صاحبزادگان موصوف الصدر کو جو جوان تھے ہمراہ لیا اور چونکہ آپ بوڑھے بہت تھے اور نیز اکثر کی روشنی مین بھی فرق آگیا تھا اور سفر نہایت دور ودراز صعوبت خیز تھا لہذا آپ کو خلافت دیکر معہ صاحبزادۂ خرد روانہ عظیم آباد کیا اور فرمایا کہ تم دونون مکان پر رہکر اعانت جانی ومالی کرتے رہو ہر چند آپ نے عذر معذرت کیا اور مراجعت مکان پر راضی نہوتے تھے لیکن جناب حضرت سید صاحب نے باصرار تمام رخصت کیا لاچار امتثالاً لامرِ الجناب آپ وہان سے با دل بریان وچشم گریان اپنے مکان پر آئے اور اُسوقت سے برابر اعانت جانی ومالی وترغیب وتحریص کرتے رہے جب سید صاحب کی جنگ اخیر بمقام بالاکوٹ ہمراہ سکھون کے بگڑی اور آپ کی شہادت کی خبر مشہور ہوئی آپ سخت ملول اور محزون ہوے اُسکے تھوڑے عرصہ کے بعد جان شیرین بجان آفرین سپرد کی اور اس دنیاے دون کی سکونت سے سیر ہوکر ملاء اعلے مین جا ملے۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ واحشرہ فی زمرۃ الاعضادین الذین تبوّالدار لنبیہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم۔ نقشہ آپ کی اولاد کا یہ ہے ۔

مولوی فتح علی مرحوم زوج مسماۃ زمرّن

- جناب مولانا ولایت علی رحمۃ اللہ علیہ
- جناب مولانا عنایت علی رحمۃ اللہ علیہ
- مولوی طالب علی مرحوم لاولد
- مہدی حسین ورطفلی مرد
- ابراہیم حسین مرحوم
- مولانا فرحت حسین رحمۃ اللہ علیہ

سوانح عمری جناب حضرت مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران عرف بڑے حضرت

مختصراً منقول از کتاب سوانح احمدی مولفہ منشی محمد جعفر صاحب آپ ۱۲۰۵ھ ہجری مین پیدا ہوے حسب معمول شرفاے ہند آپ کو چار برس کی عمر مین مکتب مین بٹھایا گیا تو آپ اپنے ہم مکتبون مین سب سے زیادہ ذہین اور چالاک تھے سات برس کی عمر مین آپ کو یہ لیاقت ہوگئی تھی کہ اُس معمولی میانجی سے جو آپ کے پڑھانے کے واسطے مقرر تھا آپ کی تشفی نہوتی تھی تب مولوی فتح علی صاحب آپ کے والد ماجد نے آپ کو خود سبق دینا شروع کیا بارہ برس کی عمر مین آپ نے مختصرات سے فراغت حاصل کرلی اُسوقت آپ کے والد نے آپ کو مولوی رمضان علی صاحب ایک شیعہ مذہب عالم کو جو بڑے ذہین وذکی اور معقول اُستاد تھے سپرد کیا پندرہ برس کی عمر مین آپ کی شادی مسماۃ امیرن بنت مولوی سید مقصود علی صاحب ساکن لبنہ تکھولی ضلع آرہ شاہ آباد سے ہوئی شادی کے بعد بھی آپ درس وتدریس مین مصروف رہے یہان تک کہ بشوق تحصیل علم آپ لکھنؤ تشریف لیگئے اور وہان جناب مولانا محمد اشرف صاحب بڑے مشہور عالم معقول ومنقول محدث کی خدمت مین رہکر پڑھنا شروع کیا قریب چار برس کے اُنکی صحبت مین رہے اُسی اثنا مین امیر المومنین حضرت سید احمد صاحب راے بریلوی رونق افروز لکھنؤ ہوے اور ہزارہا عالم اور درویش آپ کی بیعت سے مشرف ہونے لگے۔ مولوی محمد اشرف صاحب نے مولوی ولایت علی صاحب کو واسطے دریافت کرنے کیفیت سید صاحب کے آپ کی خدمت مین بھیجا۔ کہ مین تنہائی مین ملاقات کرنا چاہتا ہون۔ کیونکہ وہ یہ سمجھے ہوے تھے کہ مولوی عبدالحی و مولوی اسمٰعیل صاحبون نے سید صاحب کو پیر میان بنا رکھا ہی جب تخلیہ مین ملاقات ہوگی۔ تو اصلی حقیقت سید صاحب کی ظاہر ہوجائیگی سید صاحب نے فوراً تنہائی کی ملاقات کو منظور کرلیا۔ اور دوسرے روز بوقت عصر اُنکی اجازت دی چنانچہ دوسرے روز مولوی محمد اشرف صاحب اور مولوی ولایت علی علیہما الرحمۃ خدمت با برکت مین وقت مقررہ پر حاضر ہوے اُسوقت تخلیہ ہوگیا سوائے ان دو عالمون اور سید صاحب کے اور کوئی چوتھا آدمی وہان موجود نتھا۔ مولانا محمد اشرف صاحب نے بعد مزاج پرسی کے عرض کیا کہ اللہ تعالےٰ نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین فرمایا ہی اسکی تفصیل کیونکر ہی۔ جناب سید صاحب نے دو گھنٹے کامل اسکا بیان نہایت فصاحت ووضاحت کے ساتھ فرمایا کہ ان دونون مولویون کی روتے روتے داڑھیان تر ہوگئین۔ بعد ختم بیان کے انھون نے ملاقات تخلیہ کی بے ادبی کی معذرت کی۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرلی اُسی دن سے جناب مولوی

ولایت علی صاحب کا رنگ بدل گیا۔ جب سید صاحب بارادہ حج رونق افروز پٹنہ ہوے۔ تو اُسکے پہلے جناب مولانا نے مقام لکھنؤ سے آپ کے مناقب و تعریف اپنے والد بزرگوار اور دوسرے دوستون اور عزیزون کو لکھکر بھیجدی تھی اور تاکید کی تھی کہ تم سب آپ سے بیعت حاصل کرلو۔ ورنہ ایسا بابرکت شخص پھر نہ ملے گا چنانچہ آپ کے والد ماجد اور جناب شاہ محمد حسین صاحب جاکر سید صاحب سے ملاقی ہوے۔ لیکن بوجہ جلد تشریف لیجانے سید صاحب کی بیعت سے مشرف نہو سکے۔ جب مولانا لکھنؤ سے تشریف لائے اور اپنے خاندان کی بیعت نہ کرنے کا حال آپ کو معلوم ہوا۔ تو بہت افسوس کیا اور ساری کیفیت کرامات سید صاحب کی جو لکھنؤ مین آپ نے مشاہدہ فرمائی تھی۔ لوگون سے بیان کی تب ہر ایک کو بدرجہ غایت اپنی کم نصیبی پر افسوس ہوا۔ جناب مولانا نے اُسی وقت سے جمعہ اور جماعت اپنے یہان قایم کرکے وعظ اور نصیحت کرنا شروع کیا۔ کچھ عرصے کے بعد سید صاحب بھی حج کرکے مراجعت فرما ہوے۔ اور دوبارہ پٹنہ مین رونق افروز ہوے۔ شہر مونگیر تک جناب مولانا اور شاہ محمد حسین صاحب آپ کی پیشوائی کو تشریف لیگئے۔ جب سید صاحب معہ تمام قافلہ کشتیون پر سوار مدرسہ کے گھاٹ پر پہونچے۔ اور تمام شہر کا ہجوم شروع ہوا۔ اُسوقت جناب مولانا سید صاحب کو معہ تمام قافلہ کے دعوت کرکے اپنے گھر پر لائے۔ اور اپنے سارے خاندان کے مرد اور عورت اور بچون کو آپ کے ہاتھ پر بیعت کرادی دوسرے روز اُسی طرح پر جناب شاہ محمد حسین صاحب نے بھی سید صاحب کو مدعو کرکے اپنے مکان پر بلایا۔ اور اپنے سارے اہل و عیال کی بیعت کرادی اُسوقت مسماۃ محمودہ بنت شاہ محمد حسین صاحب والدہ ماجدہ مؤلف کتاب کی سات برس کی عمر کی تھین۔ اُنھون نے حاضر خدمت سید صاحب ہوکر ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔ اور بیعت کی۔ بعد بیعت جناب سید صاحب نے انکے سر پر ہاتھ شفقت کا پھیرا۔ اور دعا برکت و ایمان کی دی۔ سید صاحب نے شاہ صاحب کو خلافت عطا کرکے بیعت لینے کی اجازت دی۔ تیسرے روز جناب مولوی الٰہی بخش صاحب والد مولوی احمد اللہ صاحب مرحوم کے گھر پر دعوت ہوئی۔ اور وعظ بھی ہوا۔ اسی مجلس مین مولوی احمد اللہ صاحب کا نکاح صبیہ کلانی جناب حضرت شاہ محمد حسین صاحب سے سید صاحب نے پڑھا دیا۔ جب سید صاحب پٹنہ سے اپنے وطن کو روانہ ہوے تو مولانا ولایت علی اور مولوی عنایت علی اور مولوی طالب علی علیہم الرحمۃ والغفران یہ تینون بھائی حقیقی اور مولوی باقر علی بن مولوی بشارت علی یعنی چچا زاد بھائی مولوی ولایت علی کے یہ چارون ہمرکاب سید صاحب کے ہوگئے۔ اور اِس

دنیاے ناپائدار اور اُسکے عیش وعشرت پر لات مار گئے۔ تھوڑے روز کے بعد میر عثمان علی بن قاضی رجب علی ساکن گھوڑی گھاٹ پرگنہ کندہ ضلع ہزاری باغ کہ جنکی شادی مسماۃ امتن خواہر عمانی مولوی ولایت علی صاحب سے ہوئی تھی۔ اور مولوی فخرالدین صاحب بن شیخ رکن الدین حسین صاحب ساکن مغلپورہ جو مامون اور بھائی مولوی ولایت علی صاحب کے تھے سید صاحب کی خدمت مین حاضر ہو گئے۔ مولوی ولایت علی صاحب علیہ الرحمہ جو خاندان صادق پور پٹنہ کے پیشوا ہوے۔ اوائل عمر مین بڑے بانکے تھے۔ آپ کا لباس پوشاک لکھنؤ کے بانکون کا سا تھا۔ کاکلین آہن تاب پشت پر پڑی ہوئین اونچی چولی کا انگرکھا مغرق بنرار اور چوڑیدار پائجامہ زری کے کام کا ٹخنے ڈھکے ہوے پہنا کرتے تھے۔ آپ کے نانا رفیع الدین حسین خان جو ناظم صوبہ دار ارظرف نواب مرشد آباد تھے۔ بڑے متمول اور عمائد مہار سے تھے۔ مولوی ولایت علی صاحب اپنے نانا کے بڑے لاڈلے تھے۔ اسواسطے ہر وقت عمدہ ریشمی وزرین لباس یا ڈھاکے کی جامدانی وتن زیب کا جوڑا آپکے زیب تن رہتا تھا۔ خوشبو وعطریات کا بھی آپ کو بڑا شوق تھا۔ سونے کی انگوٹھیان اور چھلے ہاتھون مین پڑے رہتے تھے۔ لیکن سید صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہی آپ کا حال بدلگیا۔ حین قیام بریلی جناب مولانا حضرت مولانا اسمٰعیل شہید کی جماعت مین داخل تھے۔ اور اُنسے حدیث بھی پڑھا کرتے تھے۔ مولانا شہید نے اپنی جماعت مین اُنکو اپنا نائب مقرر کر دیا تھا۔ مگر جناب مولانا کو جو مزہ ایمانی حاصل ہوا تھا۔ تو اپنی جماعت والون کی آپ خدمت کیا کرتے تھے۔ اب وہ پٹنہ کے بانکے اور ناظم بہار کے لاڈلے خمر حب ایمانی سے مخمور ہو کر جنگل سے لکڑیان کاٹ کر اپنے سر پر لایا کرتے تھے۔ کھانا اپنے ہاتھ سے پکاتے۔ مٹی گارے کا کام اپنے ہاتھون سے کرتے تھے۔ اور جب اپنی جماعت کے کام سے فرصت پاتے تو سید صاحب کی صحبت مین جا بیٹھتے یا تنہا نماز اور دعا مین مشغول رہتے۔ انھین ایام مین جب تحصیل حب ایمانی مین بمقام بریلی مصروف تھے مولوی فتح علی صاحب آپ کے والد ماجد نے ایک خدمتگار کو بچپن سے آپ کی خدمت مین رہتا تھا چار سو روپیہ نقد اور دس پندرہ عمدہ کپڑے اور جوتے وغیرہ اسباب ضروری دیکر آپ کے پاس بریلی کو روانہ کیا تھا جب وہ نوکر معہ اسباب کے بریلی مین پہونچا تو اُسنے قافلہ مین جاکر پوچھا کہ مولوی ولایت علی صاحب پٹنہ والے کہان ہین۔ لوگون نے بتایا کہ دریا کے کنارے پر گارے مٹی کا کام کر رہے ہین۔ وہ نوکر دریا کے کنارے پر پہونچا وہان بہت سے لوگ گارے مٹی کے کام مین لگے ہوے تھے۔ اُنمین جناب مولانا بھی ایک موٹا تہ بند سیاہ رنگا ہوا باندھے ہوے اور گارے مین

لتھڑے ہوے اپنا کام کر رہے تھے ان ایام مین آپ کی صورت ایسی متغیر ہوگئی تھی۔ کہ اُس قدیمی نوکر نے جو نیس برس آپ کا خدمتگار رہ چکا تھا۔ آپ کو نہین پہچانا خود مولانا سے اُسنے پوچھا کہ مولوی ولایت علی صاحب پٹنہ والے کہان ہین آپ نے فرمایا۔ کہ بھائی ولایت علی تو میرا ہی نام ہی۔ اُسنے بہت غصہ ہوکر کہا کہ مین تمکو نہین کھوجتا مین اون ولایت علی کو کھوجتا ہون جو مولوی فتح علی صاحب صادق پوری عظیم آبادی کے صاحبزادے ہین۔ آپ نے فرمایا کہ بھائی صادق پوری ولایت علی تو مین ہی ہون وہ نوکر اور بھی خفا ہوا اور بولا کہ تم مجھسے ہنسی کرتے ہو۔ جب آپ نے دیکھا کہ اسکو ہرگز یقین نہین ہوتا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اچھا جاؤ۔ قافلہ مین تلاش کرو جب وہ اور طرف گیا۔ اور دریافت کیا۔ تو شخص نے آپ ہی کی طرف اشارہ کیا۔ کہ مولوی ولایت علی عظیم آبادی تو وہی شخص ہین۔ جنسے تم دریا کنارے بات کر آئے ہو تب وہ دوبارہ آپ کے پاس آیا۔ اور اپنی جسارت پر نادم ہوکر معافی چاہی۔ آپ نے اُسکو گلے سے لگا لیا۔ اور بہت اخلاق سے پیش آئے اُسنے وہ روپیہ وغیرہ مع خطوط آپ کے حوالہ کیے اور عرض کی کہ ان کپڑون کو پہنیے۔ اور روپونکو اپنے خرچ مین لائیے۔ کیونکہ وہ نادان یہ سمجھتا تھا کہ بوجہ نہونے خرچ کے آپ کی ایسی صورت ہو رہی ہی۔ اور آپ کی پہلی کیفیت اور پوشاک وغیرہ کو یاد کرکے وہ زار زار رونیلگا آپ نے اُسکی تسلی کرکے اُسکو چپ کیا جب رات ہوئی۔ آپ وہ روپے اور کپڑے وغیرہ جیسے بندھے ہوے آئے تھے ویسے کے ویسے ہی لیکر سید صاحب کے حضور مین حاضر ہوے۔ اور اون سب کو آپ کے سامنے رکھکر خاموش اُٹھکر چلے آئے۔ اور دوسری فجر کو اُسی کمنہ تہ بندسے اپنا معمولی کام کرنے لگے تین چار روز تک وہ نوکر وہان رہکر سامان کا منتظر رہا۔ کہ مولوی صاحب وہ عمدہ کپڑا آدھ پٹہ زیب تن فرماکر میرے پژمردہ دل کو خوش کرینگے۔ لیکن اُسنے دیکھا کہ مولوی صاحب کی حالت مین ذرا بھی تغیر نہوا۔ آخر بعد چند روز کے مولوی صاحب نے اُسکو رخصت کردیا۔ اُسنے یہ ساری کیفیت پٹنہ مین آکر بیان کی۔ کہ جسکے سننے سے صاحبدلون کو سرور اور بیخبرون کو رنج ہوا۔ شعر دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی ✦ دیوانہ تو ہر دو جہان آچکند ✦ سعدی گوید۔ ای مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز ✦ کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد ✦ این مدعیان در طلب شیر بنجرانند ✦ کان را کہ خبر شد خبرش باز نیامد ✦ اس کیفیت کو سنکر آپ کے والد ماجد مولوی فتح علی صاحب مع اپنے فرزند خرد مولوی فرحت حسین صاحب کے خود بریلی پہونچے۔ اور مدت دراز تک سید صاحب کی خدمت مین رہکر فیضیاب ہوے۔ پھر جبکہ سید صاحب بطرف ملک افغانستان ہجرت کرکے جانے لگے۔

مولوی فتح علی صاحب کو بوجہ کبرسنی اور مولوی فرحت حسین صاحب کو بوجہ ضعف سنی پٹنہ کو واپس کر دیا۔ اور انکو خلافت و اجازت بیعت لینے کی عطا کی۔ مولوی ولایت علی صاحب مع مولوی عنایت علی صاحب و مولوی طالب علی صاحب اپنے حقیقی بھائیون اور مولوی باقر علی صاحب و مولوی قمرالدین صاحب و میر عثمان علی صاحب اپنے قرابت دارون کے ہمرکاب سید صاحب ملک خراسان کو روانہ ہو گئے۔ جب وہان پہونچکر بخیت سنگھ سے جہاد شروع کیا اُسوقت سید صاحب نے ہر ایک نواب و خوانین صاحب حکومت کے پاس اپنے سفیر معہ مراسلات ہدایت آیات کے بھیجے منجملہ اُنکے مولوی ولایت علی صاحب کو زمان شاہ والی کابل اور دوست محمد خان اُنکے وزیر کے پاس معہ مراسلون کے بھیجا۔ جب آپ کابل مین پہونچے۔ تو زمان شاہ اور دوست خان و جملہ امرائے کابل بہت تعظیم و توقیر سے پیش آئے۔ اور ایک عمدہ شاہی مکان مین آپ کو اُتارا۔ قریب ڈیڑھ مہینے کے آپ وہان رہے۔ روزانہ وعظ و نصیحت توحید و اتباع سنت و ترغیب جہاد کرتے رہے۔ اور سکھون نے جو جور و ظلم مسلمان رعایائے پنجاب پر کیے تھے۔ اونکو خوب واضح کرکے سنایا۔ اور حمیت و غیرت اسلامی کا جوش دلایا۔ ایک روز اثنائے وعظ مین بالبدیہہ ایک قصیدہ فارسی زبان مین نہایت عمدہ درباره ردشرک آپنے پڑھکر سنایا۔ اُسکا ایک شعر یہ ہے ؎ فرمود رسول آشکارا من نیز برادرم شمارا۔ یہ پورا قصیدہ ہدایۃ التوحید کے اخیر مین جو آپ کی تصنیفات سے ہے۔ چھپ گیا ہے۔ من شاء فلینظر ھنا۔ جب جناب مولانا کابل سے واپس آئے۔ تو سید صاحب کا یہ خیال ہوا کہ ہندوستان کے ملکون مین ہادی بھیجکر دین حق کی ترویج کرانی چاہیئے۔ چنانچہ جناب مولانا مولوی سید محمد علی صاحب رامپوری اور جناب مولانا ولایت علی صاحب عظیم آبادی اس کام کے لیے تجویز کیے گئے۔ ان دونون بزرگون کو سید صاحب نے اپنا خلیفہ کرکے ملک دکن کو روانہ کر دیا۔ یہ دونون بزرگ سید صاحب کے عاشق تھے۔ انکو ہرگز مفارقت محبوب گوارا نہ تھی۔ انھون نے بہت معذرت کی۔ اور اس خدمت سے معافی چاہی۔ سید صاحب نے منظور نفرمایا۔ آخر یہ دونون بزرگ بچشم گریان و دل بریان حکم مرشد کو فرض سمجھکر وہان سے روانہ ہوے۔ ہندوستان مین پہونچکر جناب مولوی سید محمد علی صاحب روانہ مدراس ہوے۔ اور ہمارے مولانا علیہ الرحمۃ بطرف حیدرآباد دکن و بمبئی۔ مولانا اول حیدرآباد پہونچے۔ اور وعظ و نصیحت شروع کی۔ اس شہر کے ہر گلی و کوچہ مین آپ کی وعظ کا شہرہ ہوا نواب مبارزالدولہ برادر حقیقی نواب ناصرالدولہ والی حیدرآباد نے بھی سنکر چند عالمون کو دریافت حقیقت کے لیے آپ کے پاس روانہ کیا۔ جب وہ لوگ آپ کے پاس حاضر ہوے۔ اور چند سوالون کا جواب باصواب پایا۔ تو فی الفور دین آپ کی بیعت سے مشرف ہوے۔ اور نواب صاحب سے کل کیفیت جاکر بیان کی۔ نواب صاحب نے دوسرے روز دو عالم جو دربار مین نہایت معزز اور علم و فضل مین یکتاے روزگار تھے۔ یعنی مولوی زین العابدین و مولوی محمد عباس صاحبون کو آپ کی خدمت مین روانہ کیا۔ یہ حضرات بھی یہان پہونچکر بعد تھوڑی گفتگو کے مشرف

بیعت ہوے ۔ اور نواب صاحب سے جاکر آپ کی بزرگیون کا بیان کیا ۔ تب نواب صاحب کو بھی بڑا شوق ہوا ۔ فورًا آپ کو مدعو کیا ۔ چونکہ نواب مبارزالدولہ خود عالم تھے ۔ چند سوال کرکے تشفی قلبی اپنی حاصل کی ۔ پھر وعظ سنا ۔ اور بیعت سے مشرف ہوے ۔ آپ نے پابندی شریعت اور ترک محرمات کی تاکید کی ۔ آپ حیدرآباد اور اُسکے اطراف مین برابر دورہ سیر کرتے رہے ۔ اُس ملک مین لاکھون آدمی آپ کی بیعت سے مشرف ہوے ۔ حیدرآباد مین آپنے ایک رئیس مرزا داحد بیگ مرحوم کی لڑکی مسماۃ مراد النسا بیگم سے شادی کی ۔ چنانچہ حیدآباد ہی مین مولوی عبداللہ صاحب خلف اکبر ۱۲۴۶ھ ہجری مین پیدا ہوے ۔ اوسکے بعد بڑے حضرت بمبئی اور سورت کی طرف تشریف لیگئے ۔ آپ ملک دکن ہی مین تھے کہ افغانستان مین معرکہ بالاکوٹ مین حضرت سید صاحب کی خبر شہادت گوش زد ہوئی ۔ ادھر عظیم آباد مین آپ کے والد ماجد کا انتقال ہوگیا ۔ آپ طرف عظیم آباد اپنے وطن کے مراجعت فرما ہوے ۔ اثنائے راہ مین جبل پور و برہان پور و نرسنگ پور و سیونی وغیرہ کا دورہ سیر کرتے ہوے ۔ عرصہ دو برس مین مع عیال و اطفال اپنے مکان عظیم آباد پر پہونچے ۔ یہان پہونچکر رحمت اللہ پسر دوئمی آپ کے پیدا ہوے آپ نے عظیم آباد مین پہونچکر وعظ توحید و ترک بدعات کا شروع کیا ۔ آپکے

فا ۔ مرزا داحد بیگ مرحوم ایک رئیس جاگیردار حیدرآباد نظام مین تھے اونکے دو بیٹے مرزا سردار بیگ مرحوم و نواب شاہسوار بیگ مرحوم تھے اور ایک بیٹی مسماۃ مراد النسا بیگم جنکی شادی ساتھ حضرت جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران کے ہوئی ۔

مرزا سردار بیگ مرحوم بڑے عالم و فاضل صوفی مشرب تھے آپ نے اپنی پدری جاگیر مین سے کچھ حصہ نہین لیا سب چھوٹے بھائی کو دیدیا خود قرآن شریف لکھکر ہدیہ کرکے اپنی گذراوقات کرتے صبح سے بارہ بجے تک درس و تدریس کا شغل رہتا قرآن و تفسیر و فقہ و جملہ علوم معقول و منقول کا درس دیتے بہت سے علما و فضلا اوسمین جمع ہوتے ۔ اور بعد نماز ظہر مراقبہ وغیرہ کا شغل رہتا بہت سے شایقین اوسمین بھی جمع ہوتے الغرض آپ حیدرآباد کے نامی و گرامی و ممتاز باوقات آدمیون مین تھے آپ لاولد بعمر ہفتاد و سالگی اس دنیا سے رخصت ہوے اسوقت بھی مزار آپ کا دہان مرجع خاص و عام ہی ہر سال اُنکا عرس بڑے دھوم دھام سے ہوتا ہی ۔ مرزا شاہسوار بیگ بہادر مرحوم اپنی پدری گدی پر جاگیر و منصب مارو الی حیدرآباد کیطرف سے بحال ہوے اونکے صاحبزادے مرزا نواب شمشیر بیگ بہادر اسوقت موجود ہین اور نواب ممدوح کی ہمشیرہ کے نواسے میر نواب علی صاحب بھی اسوقت موجود ہین ۱۳۱۷ھ ہجری مین جب عزیزی ڈاکٹر آیت اللہ حیدرآباد گئے تھے تب نواب صاحب موصوف بڑی خاطر و مدارات سے پیش آئے اور اپنے محل سرا سے مین لیجاکر سب عورتون سے ملاقات کرائی اور ایک گھڑی طلائی ہدیہ دی اور مبلغ پچاس روپیہ پیش آمد و رفت کا دیا ۔

عزیزون کو باستماع خبر شہادت سید صاحب بڑھ مردگی ہوگئی تھی۔ آپ نے کلمات طیبات سے اُنکو تروتازہ کیا۔ پھر سب نے آپ کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی۔ آپ نے اپنے منجھلے بھائی مولوی عنایت علی صاحب کو واسطے وعظ و نصیحت کے ملک بنگالہ کو روانہ کیا۔ اور جناب شاہ محمد حسین صاحب خلیفہ سید صاحب کو جو آپ کے مامون ہوتے تھے محلہ نمومیہ کی جمعہ مسجد مین وعظ و جماعت کی تاکید کی۔ اور دورہ سیر چھپرہ و مظفرپور و اطراف پٹنہ کو بھی ذمہ شاہ صاحب کے مقرر کیا۔ قریب دو برس کے آپ عظیم آباد مین رہے۔ اس عرصہ مین ہزارہا خلقت کو فائدہ پہونچا۔ بعد اسکے ملک بنگال کو روانہ ہوے۔ وہان کچھ روز تک دورہ کرکے خلقت کو ہدایت کرتے رہے۔ پھر غرمیت سفر حج کی کرکے مع عیال و اطفال مکہ معظمہ پہونچے۔ اور ہزارہا عرب بیعت سے مشرف ہوے۔ عبداللہ سراج جو ایک بہت بڑے محدث وہان تھے اُنسے سند حدیث بھی آپنے حاصل کی عبداللہ سراج فرماتے تھے کہ مولوصاحب نے حدیث کی لفظون کی سند مجھسے لی اور معانی کی سند مین نے مولوی صاحب سے حاصل کی۔ بعد فراغت از حج و زیارت مدینہ منورہ آپ ملک یمن کو روانہ ہوے اور تمامی اطراف ملک یمن و نجد و مسقط و حضرموت و مخا و ہدیدہ وغیرہ مین دورہ سیر کرتے رہے۔ اور قاضی علی شوکانی رح سے ملکر سند حدیث بھی حاصل کی۔ اونکی تصنیفات مین سے چند کتابین درۃ البہیہ وغیرہ اُنسے لین۔ اس دورہ سیر مین آپ کے پسر دوم رحمت اللہ کا انتقال ہوا اور اوسکا نعم البدل مولوی ہدایت اللہ پسر سیوم بمقام ہدیدہ آپ کے پیدا ہوے۔ بعد چند سال آپ ملک عرب سے مراجعت کرکے بسواری جہاز کلکتہ پہونچے۔ یہان مولوی عبدالرحمن پسر چہارم متولد ہوے کلکتہ سے چلکر بنگالہ کی دورہ سیر کرتے ہوے اپنے بھائی مولوی عنایت علی صاحب کو جو اوسوقت تک ملک بنگال مین تھے ساتھ لیکر عظیم آباد مین پہونچے اسکے بعد اُونہین واسطے مقابلہ گلاب سنگھ وغیرہ اتوام سکھ کو بالاکوٹ روانہ کیا۔ اور خود ملک بنگال اور صوبہ بہار کے لوگون کی ہدایت مین مصروف ہوے انھین دنون مین نواب مبارزالدولہ حیدرآبادی اور اونکے بھائی ناصرالدولہ مین کچھ ناچاقی ہوگئی۔ سرکار انگریزی تک نوبت پہونچی۔ نواب مبارزالدولہ فید ہوگئے۔ اس سبب سے مولوی زین العابدین اور مولوی محمد عباس حیدرآبادی مع اور چند علماء کے بھاگ کر عظیم آباد پہونچے۔ جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ نے اونکو بہت خاطرداری سے اپنے مکان مین رکھا۔ اور پھر ہر ایک کو خلافت دیکر بنگالہ اُڑیسہ و الہ آباد وغیرہ کو دورہ سیر کیلیے روانہ فرمایا۔ انھین دنون مین مولوی

احمداللہ و مولوی فیاض علی و مولوی یحییٰ علی و مولوی اکبر علی ہر چہار پسران مولوی الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہم نے بڑے حضرت کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور مولوی عبدالکریم پسر کہتری آپ کے یہاں پیدا ہوئے۔ مولوی عبدالکریم موصوف ابھی چند مہینے کے تھے۔ کہ آپ کی اہلیہ حیدرآبادی کا انتقال ہوا۔ اس عرصے مین جناب مولوی الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کی بیعت سے مشرف ہو چکے تھے۔ مولوی صاحب موصوف نے مسماۃ جمیلۃ النسا اپنی صبیہ بیوہ کا (جنکے شوہر مولوی قمرالدین صاحب معرکہ پشاور مین شہید ہو چکے تھے) نکاح ثانی ساتھ جناب مولانا علیہ الرحمۃ کے کردیا۔ یہ سب سے پہلا نکاح ثانی تھا۔ جو عظیم آباد کے شریف اور نامی خاندان مین ہوا۔ اس نکاح کا بڑا شور و غل عظیم آباد اور اوسکے اطراف مین ہوا۔ اس نکاح کے بعد بڑے حضرت نے اس مروجہ سنت نکاح ثانی کو خوب جاری کیا۔ ہزارون بیوون کے نکاح کرادیے۔ شمس العلما مولوی محمد حسن مرحوم آپ کے چھٹے بیٹے اس نکاح ثانی بطن صبیہ مولوی الٰہی بخش مرحوم سے پیدا ہوے۔ مولوی محمد حسن مرحوم ابھی چند مہینے کے تھے۔ کہ جناب مولانا مع جناب مولوی فیاض علی و مولوی یحییٰ علی و مولوی اکبر علی علیہم الرحمۃ کے ملک افغانستان کو روانہ ہوگئے۔ اور یہان مکان پر اپنے چھوٹے بھائی مولوی فرحت حسین رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا جانشین مقرر کرگئے۔ اور مولوی عبداللہ صاحبزادۂ کلانی کو بھی ساتھ لے لیا۔ اور سب عیال و اطفال کو یہین چھوڑ گئے۔ بالاکوٹ مین پہونچکر معلوم ہوا۔ کہ مولوی عنایت علی آپ کے منجھلے بھائی تین برس سے راجہ گلاب سنگھ والی کشمیر سے کارزار مین مصروف ہین۔ بڑے حضرت کے پہونچنے پر منجھلے حضرت نے تمام کارخانہ جہاد کو آپ کے سپرد کیا۔ اور خود معہ جملہ مجاہدین کے بڑے حضرت کے ہاتھ پر بیعت امارت کی کرلی۔ وہان پہونچکر ڈیڑھ دو برس تک آپ بھی گلاب سنگھ کے ساتھ جنگ مین مصروف رہے۔ اس اثنا مین ملک پنجاب گورنمنٹ برطانیہ کے تصرف مین آگیا تھا۔ جب گلاب سنگھ کا اکثر ملک مجاہدین کے قبضے مین آگیا۔ اور وہ تاب مقابلہ کی نہ لاسکا۔ مایوس ہوکر سرکار انگریزی سے اعانت کا خواہان ہوا۔ اُسوقت گورنمنٹ انگریزی نے ایک خط بنام مولوی ولایت علی و مولوی عنایت علی علیہما الرحمۃ کے لکھا۔ کہ گلاب سنگھ نے سرکار انگریزی سے معاہدہ کیا ہے۔ اور بموجب اوس معاہدہ کے اب وہ گورنمنٹ کی حمایت مین ہے اب اُس سے لڑنا عین گورنمنٹ سے لڑنا ہے۔ لہذا تمکو چاہیے کہ اب اُس سے مت لڑو۔ اس تحریر کے تھوڑے دن کے بعد انگیو صاحب اور لمہزن صاحب دو افسر مع فوج کے واسطے اعانت راجہ گلاب سنگھ کے پہونچے

ان افسرون نے اُس ملک کے کنارے پر اپنے لشکر کا قیام کرکے ملکی لوگون کو مجاہدین سے برگشتہ کرکے ایک روز مقررہ پر سارے ملک مفتوحہ مین غدر کرا دیا۔ اُس روز جابجا آپ کے عمّال اور اہالیان پولیس اچانک قتل کیے گئے۔ اور سید رضا من شاہ رئیس بالاکوٹ جو اصل معاون مجاہدین کا تھا۔ وہ بھی بیوفا ہوگیا۔ تب بڑے حضرت نے اوس ملک کو چھوڑکر سوات کے ملک مین سید اکبر شاہ کے پاس جانا چاہا۔ مگر بالاکوٹ سے سوات تک جانے مین راستہ کے اندر انگریزی عملداری پڑتی تھی۔ اسواسطے ان حضرات نے افسران فوج انگریزی سے جو وہان موجود تھے۔ انگریزی عملداری سے گذر جانیکی اجازت چاہی۔ ان افسرون نے بخوشی اس درخواست کو منظور کرکے یہ اقرارنامہ لکھکر بھیجدیا۔ کہ آپ کو بہ امن وامان انگریزی عملداری سے ملک سوات مین جانیکی اجازت دیجاتی ہی۔ تب یہ دونون حضرات مع لشکر مجاہدین بالاکوٹ سے بجانب سوات روانہ ہوکر جب سرکاری عملداری مین پہونچے تو فوج انگریزی نے اونکا محاصرہ کرلیا۔ اور وہ افسران فوج جنھون نے بامن وامان عبور کرانے کا وعدہ کیا تھا۔ فوج انگریزی سے بدل گئے۔ اور موجودہ کمانڈر فوج انگریزی نے اُس عہدنامہ کو اس دلیل سے کالعدم کردیا۔ کہ اُن افسرون کو ایسا عہد کرنیکا اختیار نہ تھا۔ اونھون نے اپنی راے سے بلامنظوری گورنمنٹ یہ عہد کیا تھا۔ لہذا اوسکی تعمیل ہمپر ضروری نہین۔ اوسوقت مجاہدین وجملہ فوج لڑنے کو تیار تھی مگر جناب مولانا نے اپنی عادل گورنمنٹ سے لڑنا مصلحت نہ سمجھکر اطاعت افسران انگریزی کی اختیار کرلی۔ ۔ اون افسرون نے مولانا کو بجائے جانے سوات کے مع لشکر طرف لاہور کے روانہ کردیا۔ یہ دونون حضرات مع فوج وتوپخانہ وغیرہ سامان جنگ زیر نگرانی افواج انگریزی لاہور مین پہونچے۔ اون ایام مین جان لارنس صاحب بہادر چیف کمشنر پنجاب کے تھے۔ صاحب بہادر استقبال کرکے مولوی صاحب کو لاہور مین لائے۔ اور بعد بہت گفتگو کے یہ بات قرار پائی کہ یہ دونون حضرات مع ہندوستانی مجاہدین کے اپنے وطن کو واپس جائین۔ اور کل اسلحہ مع توپخانہ گورنمنٹ کے ہاتھ فروخت کرکے اُسکی قیمت سے نوکران فوج کی بقایا تنخواہ دیکر برخاست کردین۔ اوسوقت صرف پانچسو مجاہدین آپ کے ساتھ رہ گئے تھے۔ سر جان لارنس صاحب بہادر نے گورنمنٹ کی طرف سے مع کل مجاہدین کے آپ کی دعوت کی۔ دوسرے روز صاحب ممدوح نے خود اپنے گھر سے دعوت دی۔ تیسرے روز مولوی رجب علی صاحب نے جو میر منشی کمشنری پنجاب کے تھے۔ دعوت کی۔ بعد اسکے یہ لوگ بہ اعزاز واکرام تمام ملکی مرسل کرتے ہوے مع فوج مجاہدین

پٹنہ پہونچے۔ اول آپ صاحب کمشنر پٹنہ کی کوٹھی پر تشریف لیگئے۔ اوس روز تمام شہر کا ہجوم آپ کے دیدار کیلیے اوس کوٹھی پر موجود تھا۔ صاحب کمشنر استقبال کرکے آپ کو اندر کوٹھی کے لیگئے۔ اور فرمایا کہ گورنمنٹ کا حکم ہو کہ آپ دو لون آدمیون سے دو دو سو روپیہ کا محلکا سیعادی دو برس کا لیا جائے۔ چنانچہ اوسی وقت دو محلکے تحریر ہو کر داخل ہوگئے۔ پھر آپ وہان سے رخصت ہوکر اپنے مکان پر تشریف لائے۔ اور بدستور سابق وعظ و نصائح و مراقبہ و مشاہدہ مین مصروف ہوے۔ بڑے حضرت کا دستور تھا۔ کہ بعد نماز صبح خود لوگون کو توجہ دیتے۔ صدہا آدمی اوس حلقہ مین ہوتے۔ اور نوآموز لوگون کو جناب مولوی فیاض علی و مولوی یحییٰ علی و مولوی اکبر علی علیہم الرحمۃ قواعد و آداب نشست مراقبہ و مواقع لطائف اور اوسپر دھیان کرنا تعلیم کرتے۔ اور بعد نماز ظہر آپ درس دیتے۔ اور مولوی عبداللہ خلف اکبر آپ کے قاری ہوتے۔ اور دوسرے علما ایک ایک تفسیر ہاتھ مین لے بیٹھتے صدہا مریدون کا ہجوم ہوتا۔ عصر تک یہی مشغلہ رہتا۔ بعد چند سے مولوی عنایت علی صاحب دور و سیر بنگالہ کو تشریف لیگئے۔ اس اثنار مین مولوی اکبر علی صاحب فرزند خرد مولوی الٰہی بخش صاحب کا بعارضۂ وبائی انتقال ہوگیا۔ اونکی بیوہ کا جو صاحبزادی خرد شاہ محمد حسین صاحب کی تھین۔ بعد انقضاے ایام عدت منجھلے حضرت سے نکاح ثانی ہوگیا۔ یہ دوسرا نکاح ثانی اس خاندان مین تھا۔ جو بڑے دھوم دھام سے سرانجام پایا۔ تمام اہل برادری اور جملہ مریدان جمع ہوے۔ دعوت ولیمہ ہوئی۔ اس نکاح مین دو سنت نبوی پر عمل ہوا۔ ایک تو نکاح ثانی دوسرے یہ کہ جناب منجھلے حضرت وہان موجود نہ تھے ملک بنگال مین تھے۔ یہان اونکی طرف سے نیا بنا بڑے حضرت نے ایجاب و قبول کیا۔ جیسے نجاشی بادشاہ حبش نے حضرت ام المومنین ام حبیبہ بنت ابوسفیان کا نکاح ساتھ جناب رسالتمآب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کرکے مدینہ منورہ کو بھیجدیا تھا۔ اسی طرح پر بڑے حضرت نے بھی اس نکاح کو انجام دیکر اس بی بی کو پاس منجھلے حضرت کے بنگالہ کو بھیجدیا۔ انھین دونون مین ایک اور سنت پر آپ نے عمل کیا۔ ایک شخص عبدالغنی نام ساکن نگرہٹہ جو بہت عرصے سے قافلے مین رہا کرتے تھے۔ اور ایک عورت بیوہ وہ بھی زنانہ مکان مین عرصے سے تھی۔ ان دونون کا نکاح آپ نے کردیا۔ اور مہر تعلیم قرآن آپ نے مقرر کیا یعنی پارہ عم اُس عورت کو پڑھادو۔ اسی عرصے مین ایک اور سنت حضرت نے ادا کی۔ وہ یہ کہ یہان کے شریفون مین دستور تھا کہ جبتک زوجۂ اولی زندہ رہتی کوئی

کوئی برادری والا اوسکی دوسری شادی کے واسطے اپنی بیٹی نہ دیتا تھا۔ اس رسم کو بھی آپ نے توڑا۔ سماۃ رشیدن بنت حکیم احمد علی مرحوم از محل اولی کی شادی ساتھ مولوی فرحت حسین غفراللہ لہ کے باوجود موجودگی زوجہ اولی کے کردی۔ اسی طرح پر دوسری لڑکی حکیم صاحب ممدوح کی شاباؔ وجود موجودگی زوجہ اولی کے حکیم ارادت حسین صاحب سے کردی۔ اور یہ دونوں شادیان بہت دھوم دھام سے انجام پائین۔ اسی اثنا مین آپ نے اپنے دو صاحبزادون کی شادیان یعنی مولوی عبداللہ و مولوی ہدایت اللہ کی اور اپنے چھوٹے بھائی مولوی فرحت حسین کی دو لڑکیون کے ساتھ کردی۔ ان دونون شادیون کو ایسی سادگی سے انجام دیا۔ کہ ایک جوڑا کپڑا بھی نیا واسطے دولھا یا دولھن کے نہین بنایا۔ بلکہ پرانے کپڑون کو پیوند لگاکر پہنا دیا جیسا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری لاڈلی بیٹی بتول فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کیا تھا۔ مگر ہان آپ نے ولیمہ بہت بڑا کیا۔ تمام اہل برادری اور جملہ میدان عورت و مرد قریب پانچ چھ ہزار کے جمع ہوے۔ اور سب کے روبرو اسی پیوند دار کپڑون مین نکاح پڑھایا گیا الغرض آپ کا خیال تھا کہ جانتک ہوسکے۔ ہر چھوٹی بڑی سنت ادا کیجاوے۔ آپکا معمول تھا کہ روزانہ بعد نماز صبح مراقبہ کے واسطے آپ لوگون کو بٹھاتے اور بعد نماز ظہر درس قرآن مجید کا دیتے اور چونکہ بروز جمعہ جمعہ مسجد نمو ہیہ مین جناب شاہ محمد حسین صاحب کا وعظ ہوتا۔ لہذا آپ نے اپنا وعظ شب شنبہ کو بعد نماز مغرب کے مقرر کیا۔ ہر شب سہ شنبہ کو آپ اپنے مکان مین جو ایک بہت بڑا وسیع مکان تھا وعظ فرماتے۔ کمرے مین ایک جانب تخمیناً پانچ چھ سو عورتین جمع ہوجاتین۔ اور دوسری جانب مرد ہوتے۔ تخمیناً پانچ چھ ہزار۔ اور آپ بیچ مین بیٹھتے۔ بڑے بڑے علماء و فضلاء جمع ہوتے یہ عجب پر تاثیر وعظ ہوتا۔ کہ لوگون کا حال دگرگون ہوجاتا۔ اگر قیامت کا بیان ہوتا۔ تو اسکی تصویر سامعین کی آنکھون کے سامنے کھنچ جاتی۔ دقس البواقی۔ اہل علم لوگ بھی اس وعظ سے علمی فائدہ اُٹھاتے۔ اور امی بھی بہرہ ور ہوتے۔ نماز عیدین آپ اپنے گھر مین پڑھتے۔ ایک طرف عورتین ہوتین۔ اور دوسری طرف مرد۔ ہزارہا آدمیون کا مجمع ہوتا[1]۔ نماز تراویح بیس روز تک مسجد مین ہوتی۔ اور عشرہ اخیر مین مکان مین ہزارہا عورت و مرد بدستور وعظ جمع ہوتے۔ تمام رمضان وقت افطار دعا ہوتی۔ بہ آواز بلند دیر تک۔

[1] آپ کے وعظ کا ذکر جناب نواب محمد صدیق حسن خانصاحب مرحوم قنوجی ثم بھوپالی نے اپنی کتاب التحاف النبلاء المحدثین اور ابقار المنن مین لکھا ہے جسکا جی چاہے وہان ملاحظہ کرلے۔

کمرے مین ایک طرف مرد اور ایک طرف عورتین جمع ہوتین۔ اور مجمع کثیر ہوتا۔ رمضان کی دعا و تراویح کی شرکت کیواسطے مرد و عورت صدہا دور دراز دیہاتون سے آتے۔ اور تمام ماہ رمضان یہین قیام کرتے۔ انکا دو وقتہ کھانا افطار و سحری یہین سے انجام پاتا۔ اسی دو برس کے عرصے مین آپ کے گھر مین مسماۃ زینب دختر پیدا ہوئی۔ اور ڈیڑھ برس کی ہوکر گذر گئی۔ اور ایک دوسری دختر مسماۃ شاکرہ پیدا ہوئین۔ اسی عرصے مین آپ نے اپنے دولتخانہ کو فرش و فروش جھاڑ فانوس شیشہ آلات سے بھی خوب آراستہ و پیراستہ کیا۔ بعد اسکے آپ ہاتھ جھاڑ کر کھڑے ہوگئے۔ اور مولوی یحییٰ علی اور پانچ چھہ دوسرے شخصون کو جو ہر ایک گھوڑے سوار تھے۔ ہمراہ لیکر روانہ ہوگئے۔ اور مولوی عبداللہ اپنے خلف اکبر اور مولوی فیاض علی صاحب کو حکم دیگئے۔ کہ تم لوگ اسباب سفر تیار کرکے اور بیل گاڈیون پر لاد کر مع کل عیال و اطفال ایک ہفتہ کے اندر روانہ ہوکر جلد مجھ سے آکر ملو۔ یہ پچھلا قافلہ اہل عیال کا تخمیناً دو اڑھائی سو کا ہوگا۔ یہ مکان جہان صدہا مرد و عورت روزانہ رہا کرتے تھے۔ ایکدم بالکل خالی ہوگیا۔ صرف پانچ مرد اور دو عورتین رہگئین۔ یہ عورتون کا قافلہ مقام زمنیہ ضلع غازی پور مین آپ سے جا کر ملا۔ آپ غازی پور بھی تشریف لیگئے۔ اور وہان جناب مولانا محمد فصیح قدس سرہ العزیز کے آپ مہمان ہوے۔ مولانا نے جب بڑے حضرت کے آنے کی خبر سنی۔ دو کوس آگے جا کر استقبال کرکے لائے۔ اور تمام قافلہ کو مسجد مین جگہ دی۔ اور عورتون کو زنانہ مکان مین۔ اور خاص بڑے حضرت کو اپنے رہنے کے حجرے مین۔ اور دونون وقت زنانہ مکان سے کھانا لاتے۔ اور بڑے حضرت اور مولانا فیاض علی اور مولانا یحییٰ علی علیہم الرحمۃ کا ہاتھ دھلاتے اور کھانا کھلاتے۔ اور بچا خوردہ کو تبرکاً خود مع اہل و عیال تناول فرماتے۔ جناب مولانا ممدوح نے وقت رخصتی کے بڑے حضرت کو نہایت تاکید کے ساتھ فرمایا کہ جب کبھی آپ کا کوئی قاصد پورب کو جائے۔ ضرور ہمسے ملتا جائے۔ اور جب وہان سے پھرے ضرور ہمسے ملے۔ جناب مولانا موصوف قدس سرہ نے بڑے حضرت کے ساتھ وہ برتاؤ کیا جو بڑے بزرگون کے ساتھ کرنا چاہیے۔ الغرض بڑے حضرت وہان سے رخصت ہوکر دیہہ بدیہہ قریہ بقریہ شہر بشہر وعظ و نصیحت و ہدایت کرتے ہوے عرصہ ڈیڑھ برس مین دہلی پہونچے۔ باعث طوالت مین نے اُن کیفیتون کو قلم انداز کردیا۔ دہلی مین آپ نے قریب دو مہینے کے قیام کیا۔ جامع مسجد کے قریب ایک بہت بڑا مکان عالی شان کسی رئیس کا تھا۔ اوسکو لوگون نے بھوتا ہا سمجھکر چھوڑ دیا تھا۔ اور وہ مقفل تھا آپ اُسی مین جا کر اُترے۔ روزانہ آپ کا وعظ

متفرق جگہون پر ہوتا۔ اور جمعہ کے روز فتحپوری مسجد مین تمام اہل دہلی اور اطراف وجوانب کے دور دور سے لوگ آتے اور وعظ سنتے۔ اسی دہلی مین آپ کے پشتشی از بطن مجل ثالثہ محمد حسین پیدا ہوے۔ مولوی امام علی صاحب اُستاد زینت محل اور مولوی مومن خانصاحب مشہور ومعروف شاعر بادشاہی بھی وعظ مین تشریف لاتے۔ اور بیعت حاصل کی۔ ان دونون نے مہادرشاہ بادشاہ سے جاکر کل حال بیان کیا۔ بادشاہ اور زینت محل نے اشتیاق اپنا ظاہر کیا۔ بادشاہ نے اُنھین دونون کو پیام دعوت دیکر بڑے حضرت کی خدمت مین بھیجا۔ آپ نے معذرت کے ساتھ انکار کیا۔ بادشاہ کی طرف سے بہت کچھ اصرار ہوا۔ ناچاری آپ نے قبول کیا۔ اُس دن بادشاہ نے دیوان خاص مین اجلاس فرمایا۔ اور تخت شاہی کے نیچے فرش بچھوایا۔ بڑے حضرت مع صاحبزادگان واہل قافلہ کے کہ تخمیناً پچھتر آدمی ہونگے قلعہ مین تشریف لیگئے۔ بادشاہ نے تخت سے اُتر کر لب فرش تک استقبال کیا۔ بڑے حضرت سے معانقہ ومصافحہ کیا۔ اور باقی لوگون سے آپ کے ہمراہیون مین سے ہر ایک سے مصافحہ کیا۔ اور پھر تخت کے نیچے جو مسند تکیہ لگا ہوا تھا اوسپر ایک طرف خود بیٹھے۔ اور ایک طرف بڑے حضرت کو بٹھایا۔ اور کل ہمراہی اُسی فرش پر بیٹھے۔ ہر ایک کے ساتھ تواضع عطر وپان کی کیگئی۔ اُسوقت رزیڈنٹ بہادر دہلی ودیگر امرا و وزرا اپنی اپنی جگہ پر باقاعدہ کھڑے ہوگئے۔ صاحب رزیڈنٹ موچھل لیکر بادشاہ کے سر پر ہلانے لگے بادشاہ سلامت نے بعد مزاج پرسی وجہ گذران پوچھی۔ آپنے فرمایا کہ آپ ہی کے بزرگون کا عطیہ ہے۔ کہ جس سے اسوقت تک گذر اوقات ہورہی ہے۔ یہ سنکر بادشاہ آبدیدہ ہوے۔ اسکے بعد وعظ شروع ہوا۔ پہلے آپ نے یہ آیت قرآن فرمائی۔ اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو وزینۃ وتفاخر الخ۔ اس آیت مین جو دنیا کی بے حقیقتی وبے ثباتی کا بیان ہے۔ نہایت زور وشور کے ساتھ واضح طور پر بیان کیا گیا۔ پھر جب آپ اُس آیت مین عذاب تک پہونچے وزیر اعظم نے جھک کر حضرت کے کان مین کہا کہ بادشاہ سلامت کے سامنے عذاب کا بیان مت کیجیے۔ یہان دستور ہے کہ جو عالم وفاضل وعظ کہتے ہین جنت ہی کا بیان کرتے ہین دوزخ عذاب قبر وغیرہ کا بیان نہین کرتے۔ بڑے حضرت نے وزیر کی بات پر کچھ خیال نہ کیا۔ اور عذاب قبر وہنگامہ محشر اور دوزخ کا بڑے شد ومد سے کیا۔ کہ جسکو سنکر بادشاہ اور زینت محل وشاہزادگان وجملہ حضار مجلس بہت متاثر ہوے۔ اور زار زار رونے لگے۔ بعد وعظ اشعار شاہ ظفر کو رباب ترک دنیا رزیڈنٹ بہادر نے جو ایک کاغذ پر لکھے ہوے تھے۔ پڑھنا شروع کیا۔ بڑے حضرت نے اُسکی بہت کچھ تعریف کی۔

آپ وہان سے رخصت ہوے اپنے ڈیرے مین پہونچے۔ تو پاس خوان کھانون کا پہونچا۔ اور مولوی امام علیصاحب اور نواب مومن خانصاحب بادشاہ کی طرف سے پیغام لائے۔ بادشاہ کی خواہش ہے کہ یہان سے اوٹھکر قلعہ کے اندر بادشاہ کے مکان کے قریب آپ رہین۔ تا بادشاہ نماز تراویح آپ ہی کے پیچھے ادا کرین۔ اور تمام رمضان آپ کا وعظ سنا کرین۔ مگر آپ نے مصلحتاً اس بات کو منظور نہ کیا۔ اور بہت کچھ معذرت کہلا بھیجی وہ تاریخ ۲۰ شعبان کی تھی۔ فی الفور معہ جملہ ہمراہیون کے کوچ کرکے دہلی سے جمنا پار پہونچے۔ اوسوقت تمام شہر مین جو یکبارگی خبر آپ کی روانگی کی پہونچی۔ لوگ متعجبانہ دوڑے۔ اور صدہا آدمی کا ہجوم جمنا پار آپ کے پاس ہوگیا۔ اوسی وقت رمضان کا چاند بھی دیکھا گیا۔ لوگون کا اصرار تھا کہ آپ رمضان یہان تشریف رکھین۔ مگر آپ نے ہر ایک کو مصلحت اندیشی فرماکر تسکین دی۔ اور رخصت کیا۔ علی الصباح وہان سے کوچ کرکے منزل بمنزل کھتے کی سرائے مین پہونچے۔ اور چند روز وہان مقیم رہے۔ مولانا عنایت علیصاحب آپ کے منجھلے بھائی جب وہان پہونچے۔ آپ دونون بھائی مع دو چار ہمراہیون کے گھوڑون پر سوار آگے کو روانہ ہو گئے۔ اور مولوی عبداللہ صاحب کو حکم دے گئے۔ کہ ساتھ کے آدمی جو اوسوقت قریب ڈھائی سو کے تھے۔ تھوڑا تھوڑا کرکے روانہ کردینا اور خود معہ جملہ اہل و عیال بہت جلد جلد طی منازل کرتے ہوے چلے آؤ۔ الغرض بڑے حضرت ملک سوات مین پاس سید محمد اکبر بادشاہ کے پہونچے۔ سید اکبر نے تمام فوج لیکر آپ کی پیشوائی کی۔ اور سب لوگ یکے بعد دیگرے وہان پہونچتے گئے۔ آپ وہان پہونچکر تعلیم و تلقین مین لوگون کی مصروف ہوے۔ اور فجر کو صدہا آدمیون کا حلقہ مراقبہ مین بیٹھتا اور ظہر تک توجہ دلائی جاتی۔ اور بعد ظہر درس ہوتا۔ تفسیر و حدیث پڑھائی جاتی اور چونکہ وہ ملک خود سر ہے۔ بغیر سپہگری کے وہان کوئی رہ نہین سکتا۔ لہذا ایک وقت فن سپہگری کی تعلیم اور قواعد پریڈ بھی ہوا کرتی۔ اسی طرح پر آپ قریب تین برس وہان زندہ رہکر بعارضہ خناق بماہ محرم ۱۲۶۹ھ ہجری چونسٹھ برس کی عمر مین رہگراے خلد بریں ہوے آپ کا مزار ایک بستی سنتھانہ مین ہے جو اوسی ملک سوات مین ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپکی تاریخ وفات از نتائج فکر جناب شاہ محمد واعظ رحمۃ اللہ علیہ ساکن محلہ نمونیہ ہے

ولایت علے رہبر دین حق	بماہ محرم چو شد زیر خاک
بگو از سر آہ سال وفات	شدہ جائے سیرش بفردوس پاک
	۱۲۶۹ھ

ولہ

از سر آہ گفت طہم غیب	مہر دین رفت از جہان افسوس
	۱۲۶۹

اور دخل خلدًا سے بھی آپ کی تاریخ وفات نکلتی ہے۔
۱۲۶۹ھ

تاریخ وفات حضرت ممدوح از نتیجہ فکر جناب حضرت اخی مولوی احمد کبیر صاحب مرحوم بھلواروی

نام ممدوحم مرکب از ولایت با علی است	بُد عظیم آبادی و در راہ حق یک دم نخفت
او دراجرائے صلوٰۃ وصوم وہم حج و زکوٰۃ	گوہرے نگذاشت کز الماس وعظ خود نسفت
در محرم ہفتدہ بود ست کز حکم قضا	روح پاکش شد بجنت او بزیر خاک خفت
سال نقلش خواستم در فقرہ اوصاف او	گفت ہاتف حیرتا آن مید ہم من با تو سفت
گفتم ایندم زود فرما از سر انصاف او	مولوی وغازی وحامی دین پاک گفت
	۱۲۶۹ھ

تاریخ انتقال از نتیجہ فکر جناب مولانا محمد سعید قدس سرہ

ولایت علے العالم المتورع	توفی بالجہرۃ للدین ناصر
وھذا الذے قد طاب حیًا ومیتًا	فارخ قلبے طاب غازیھا جر
	۱۲۶۹ھ

نواب سید صدیق حسن خان صاحب بھوپالی آپ کا ذکر اتحاف النبلاء المحدثین وتقصار من جیو دالاحرار وابقاء المنن مین کرتے ہین۔ چنانچہ ابقاء المنن ص۱۲ مین ہی۔ پھر مولوی ولایت علی مولوی عنایت علی قنوج مین تشریف لائے۔ میرے مکان پر آئے۔ اپنے اہل بیت کو واسطے ملاقات والدہ مرحومہ کے بھیجا۔ جامع مسجد قنوج مین چند جمعہ تک وعظ کہا۔ مجھسے کہ گئے کہ تم کتاب بلوغ المرام ضرور پڑھنا۔ مین اُسوقت بارہ تیرہ برس کا ہونگا۔ اُس کہنے کا نتیجہ بعد ایک مدت دراز کے یہ ظاہر ہوا کہ مین نے بلوغ المرام کی شرح لکھی۔ جو اثر سریع مین نے وعظ مولوی ولایت علی مرحوم مین پایا کسی کی وعظ مین دیکھا نہ سُنا۔

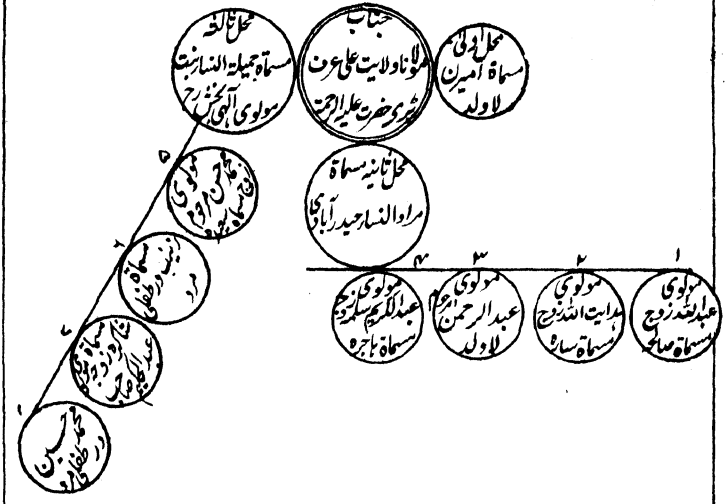
اُنکے پاس بیٹھنے سے دل دنیا سے سرد ہوجاتا تھا اور دین کا جوش تہ دل سے اُٹھتا تھا۔ رحمہ اللہ۔ یہ مصرع مین نے اُنھین سلئے ذکر لیا تھا۔ ع ہم طرز جنون اور ہی ایجاد کرینگے۔ انتہے۔ آپ جوانی مین نہایت تیز و چالاک تھے۔ مگر بعد صحبت حضرت سید صاحب آپ کا رنگ بالکل بدل گیا۔ آپ کے چہرۂ مبارک سے غربت و مسکینی و خضوع و خشوع صاف نمایان تھی۔ آپ کے روے مبارک سے حزن و ملال و فکر ہمہ وقت متراوش ہوتا۔ آپ کا حلیہ شریف یہ ہی۔ قدمیانہ مائل بطول رنگ سانولا بدن بلغمی ہاتھ پانوُن پر گوشت ابرو پیوستہ داڑھی گھنی اوسط درجہ کی۔ مگر آپ اوسکو چھانٹا کرتے۔ رات کو اکثر زیر سما رکھڑے ہوکر ہاتھ کو بلند کرکے دعا کرتے۔ اور کبھی دن کو دوپہر کے وقت بھی اسی کیفیت سے دعا کرتے۔ آپ کا لباس اکثر موٹا اور کمنہ ملمّد ہوا کرتا۔ ایک دفعہ جناب مولانا الٰہی بخش علیہ الرحمتہ نے گرمی کے دنون مین جو اس قسم کا لباس زیب تن آپ کے دیکھا۔ فی الفور پانچ چھ جوڑے نئے سلوا کر خود لے آئے۔ اور حاضر خدمت کیا۔ آپ نے اون کپڑون کو رکھ لیا۔ بعد اوسکے قافلہ مین بعض وہ لوگ جو مولفۃ القلوب مین سے تھے اونکو پہنا دیا۔ اور خود اُنھین کپڑون مین رہے۔ آپ فن سپہگری بھی خوب جانتے تھے۔ گھوڑے کی سواری نہایت عمدہ معلوم تھی دریا مین پیرنا اور تلوار کا ہاتھ پٹہ اور بانا اور بندوق لگانا نہایت عمدہ جانتے تھے۔ تیراندازی مین بھی آپ کو کمال تھا۔ لڑائی مین شجاعت و بہادری بھی خوب دکھائے۔ تمدّنی امور مین بھی آپ کو پورا ملکہ تھا۔ تدابیر حرب اور اُسکے داؤن گھات آپ کو خوب معلوم تھے۔

ولتعلم ما قیل جمع الشجاعۃ والخشوع لربہ ما احسن المحراب فی المحراب

ان للہ عبادا فطنا	طلقوا الدنیا وخافوا الفتنا
فکروا فیھا فلما علموا	انھا لیست لحی وطنا
جعلوھا لجۃ واتخذوا	صالح الاعمال فیھا سفنا

اللھم اغفرلہ وارحمہ ونور مرقدہ وادخلہ فی اعلی الفردوس مع الذین جاھدوا فی سبیلک باموالھم وانفسھم وحسن اولئک رفیقا۔

آپ کی ازواج و اولاد کی تفصیل اوپر گذر چکی نقشہ اوسکا یہ ہے۔

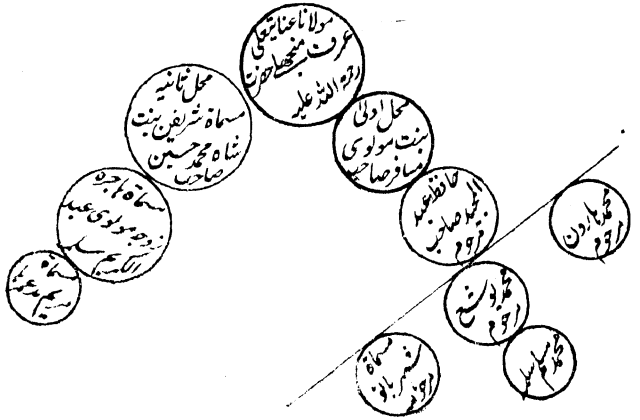


جناب مولانا عنایت علی

عرف منجھلے حضرت رحمۃ اللہ علیہ آپ کے اکثر حالات بضمن بڑے حضرت گذر چکے وہان سے ملاحظہ فرمائیے آپ بعد انتقال بڑے حضرت کے اوس ملک خراسان افغانستان مین رہے۔ اور بڑی بڑی سختیان اور مصیبتین جھیلین۔ آخر رفقا، بعد انتقال بڑے حضرت کے اوس ملک سے چلے آئے۔ مگر آپ مع اپنے زن وفرزند وہین قائم رہے۔ اوجس ملک سے ہجرت کر کے گئے تھے۔ آنا پسند نہین کیا۔ آپ کو سات سات آٹھ آٹھ روزون کا فاقہ گذرتا۔ مگر نہایت صبر واستقامت وخوشدلی کے ساتھ اس عمر چند روزہ کو وہین بسر کیا۔ آپ نہایت شجاع اور بہادر تھے۔ آپ اکثر چالیس پچاس آدمیون سے اپنے فریق مخالف کی دو ہزار ڈھائی ہزار کی جماعت مین شمشیر زنی کرتے ہوے گھس جاتے۔ اور پھر نکل آتے۔ بالاکوٹ کے مقام مین آپ نے بمقابلہ سکھون کے ایسی جوانمردی دکھائی کہ سکھ لوگ آپ کے نام سے کانپتے تھے آپ کا گورا رنگ میانہ قد نہایت نحیف الجثہ تھا مانند شیر ببر کے سکھون مین گھس جاتے اور وہ سکھ جو دنیا مین شجاعت وبہادری مین مشہور تھے۔ آپ کے سامنے سے مانند لومڑی کے بھاگتے نظر آتے۔ آپ اپنے وقت کے خالد بن ولید ثانی تھے۔ شجاعت وشہامت وبہادری مین آپ نہایت جفاکش وصابر وشاکر

تھے ۔ تمام شب عبادت مین گذارتے ۔ اور دن کو مانند ایک ادنی سپاہی کے لوگون کے ساتھ ملکر محنت ومشقت کرتے ۔ آپ کی شادی اول آپ کے والد مولوی فتح علی صاحب نے جناب مولوی سید مسافر صاحب کی صاحبزادی سے کردی تھی ۔ مولوی مسافر صاحب بہت بڑے عالم فاضل اور متمول وسید تھے ۔ آپ کا مکان گورہٹہ لب سڑک تھا ۔ بہت بڑی حویلی تھی ۔ اس شادی سے آپ کے صرف ایک فرزند حافظ عبدالمجید صاحب مرحوم پیدا ہوے ۔ اسکے بعد ہی آپ کی اہلیہ نے انتقال کیا ۔ اکثر آپ سفر مین رہا کرتے ۔ لہذا مدت تک آپ نے دوسرا نکاح نہین کیا ۔ بعد عرصہ پندرہ سولہ برس کے ساتھ مسماۃ شرافن دختر بیوہ جناب شاہ محمد حسین قدس سرہ ساکن محلہ نمونیہ کے آپکے بڑے بھائی بڑے حضرت نے شادی کردی جسکا ذکر اوپر ہوچکا ۔ اس بطن سے صرف ایک مسماۃ ہاجرہ پیدا ہوئین جنکی شادی ساتھ مولوی عبدالکریم پسر جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ کے ہوئی ۔ اور حافظ عبدالمجید صاحب کی شادی موضع درو ہ بجدورین جو قریب قصبہ باڈمہ واقع ہے ۔ صبیہ جناب سید صفدر علی صاحب مرحوم سے ہوئی ۔ اونسے دو پسر محمد ہارون ومحمد یوشع اور ایک لڑکی مسماۃ شہر بانو پیدا ہوئین ۔ جناب منجملے حضرت کا انتقال ملک سوات مین ۱۲۷۳ھ ہجری مطابق ۱۸۵۶ء مین ہوا ۔ بعد اوسکے آپ کی زوجہ ثانیہ وحافظ عبدالمجید صاحب کا بھی انتقال تھوڑے ہی عرصے مین وہین ہوا ۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم واحشرھم فی زمرۃ المھاجرین الذین ھاجروا مع نبیک محمد صلے اللہ علیہ وسلم

نقشہ آپ کی اولاد وازواج کا یہ ہے ۔



جناب مولوی طالب علی مرحوم ومغفور

آپ بعمر اٹھارہ اُنیس برس کے یہان سے ہمراہ جناب سید احمد صاحب ملک افغانستان کو روانہ ہوے اُسوقت تک آپ کی شادی نہین ہوئی تھی - افغانستان مین پہونچکر دو تین برس آپ زندہ رہے نہایت صبر واستقامت کے ساتھ اطاعت وفرمانبرداری مین اپنے امیر کی اپنی عمر کے بقیہ حصہ کو آپ نے طے کیا - بڑے حضرت اکثر آپ کے صبر واستقامت کی تعریف فرماتے آپ نے بعارضہ ورم جگر وطحال مبتلا ہو کر سید صاحب کی ہمراہی مین انتقال فرمایا سید صاحب نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑھی - اور موضع چغلبئی مین دفن کیا - انا للہ وانا الیہ راجعون ٥ اللھم اغفرلہ وارحمہ وادخلہ مع الذین خرجوا من دیارھم مع نبیك محمد صلے اللہ علیہ وسلم

جناب مولانا فرحت حسین صاحب

عرف چھوٹے حضرت قدس سرہ جو والد ماجد فقیر مولف کتاب کے ہین آپ ۱۲۲۶ھ ہجری مین پیدا ہوے - آپ کے اکثر حالات اوپر گذر چکے - آپ نے اکثر حصہ علوم درسیہ کا اپنے والد ماجد سے پڑھا - اور اُسی زمانہ مین قرآن بھی تمام وکمال حفظ کیا - اور کچھ تھوڑا حصہ درسی کتابون کا جناب شاہ محمد واعظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ساکن محلہ ثمو ہیہ سے بھی آپ نے پڑھا - پھر اخیر مین آپ نے اپنے برادر معظم بڑے حضرت سے پڑھا - اور سند حدیث کی بھی آپ سے حاصل کی - آپ اپنے برادر معظم مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران کا نہایت ادب کرتے - اور ازبسکہ اطاعت وفرمانبرداری اونکی بجا لاتے - آپ اُنکو بجاے پیر مرشد کے سمجھتے تمام اہل برادری وجملہ مریدان آپ کو درجہ دوم پر بڑے حضرت سے سمجھتے - بڑے حضرت جب سفر کو جاتے - آپ کو اپنا قائم مقام مکان پر کرکے جاتے - آپ بدستور سابق بعد نماز صبح لوگون کو مراقبہ مین بٹھاتے صدہا آدمی مرد عورت اُس حلقے مین بیٹھتے - کمرے کے ایک جانب مرد ہوتے - اور جانب دکن عورتین ہوتین - اور آپ بیچ مین بیٹھتے - عورتون کو جناب حضرت والدہ ماجدہ ام غفر اللہ لہا تعلیم فرماتین - لطائف وغیرہ کے مقامات : - اور دیگر اوراد وعیان کرنا اور اُسکی نشست بتا دیتین - اور مردون کو آپ خود تعلیم فرماتے - اور بعض تعلیم یافتہ لوگون کو نوآموز کے واسطے مقرر فرماتے - اور بعد نماز ظہر درس

قرآن و حدیث کا آپ دیتے - اور یہ ظلوم وجہول مولف اوراق قاری ہوتا - اور شب شنبہ کو آپ کا وعظ ہوتا - اسمین صدہا مرد وعورت جمع ہوتے - اوائل مین آپ کا معمول تھا کہ مسجد مین بیس تاریخ تک رمضان شریف کی نماز تراویح پڑھاتے - اور ایک ختم اسمین کرتے - اور آپ نہایت عمدہ قرأت اور مخارج حروف بھی خوب جانتے تھے - اور نہایت خوش الحان تھے - جب بڑے حضرت ملک افغانستان کو تشریف فرما ہوے - تب آپ نے جناب حکیم ارادت حسین غفراللہ لہ کو واسطے نماز تراویح اور نماز جمعہ کی مسجد صادق پور مین مقرر کیا - اور خود عشرۂ اخیر مین ماہ مبارک رمضان شریف کے اپنے مکان مین پچھلے وقت حسب معمول بڑے حضرت نماز تراویح پڑھاتے - مرد وعورت دور و دراز سے صدہا جمع ہو جاتے - آپ نہایت کم سخن متحمل بردبار منکسر المزاج تھے - غصہ آپ کو بہت کم آتا فہم وفراست تمدنی آپ کی نہایت تیز تھی - آپ کا لباس نہایت سادہ اور موٹا رہتا - آپ کے پاس مواضعات سے جو کچھ آمدنی آتی - وہ سب طلبہ اور فقرا اور مہمانداریون مین خرچ ہوتی - دو تین سو طلبہ وغیرہ روزمرہ رہا کرتے - کھانا بھی وہی معمولی جو طلبہ کیواسطے پکتا - کھاتے - معزز مہمانون کے واسطے حسب لیاقت اُنکی علیحدہ کھانا پکتا - گاہ گاہ اُنکے ساتھ بھی شریک ہو جاتے - چھوٹی اولاد کی آپ نے اپنے سامنے شادی کی - یہ تقریبین نہایت سادگی سے اور کم خرچی کے ساتھ انجام دین - ایک جوڑا بھی دولھا دلھن کے واسطے ہمین نیا نہین بنا - مصرفی کپڑے جو مریدلوگ طلبہ کے واسطے دے جاتے اُنکو قیمتاً آپ نے خرید کر کے اور مرمت کرا کے دولھا دلھن کو پہنا دیے آپ بچپن سے نہایت متقی و پرہیزگار مجتنب از لغویات و بیہودگی رہتے عبادت کا شوق اور یاد الٰہی کا ذوق بچپن ہی سے آپ کو تھا - آپ عارف کامل و سالک وصوفی صاف تھے اس ظلوم جہول کو اتنی لیاقت کہان - کہ آپ کے اوصاف کو قید تحریر مین لاکر ہدیہ ناظرین کرسکے - آپ فنون حرب مین بھی خوب مہارت رکھتے تھے - سواری اسپ نہایت عمدہ جانتے تھے - اکثر آپ نہایت و بدذات وشریر گھوڑون پر سوار ہوتے - اور اُنکو رام بناچھوڑتے - بندوق کا نشانہ ایسا عمدہ جانتے تھے - کہ اُڑتی چڑیا آپ کے نشانہ سے خالی نجاتی - پٹہ اور بانک اور بانا بھی خوب جانتے تھے - آپ اپنے مکان کے باغیچہ کی روش مین کرسی بچھا کر بیٹھ جاتے - اور ہاتھ مین گدکا لے لیتے اور چار پانچ آدمی کھڑے ہو کر آپ پر چھوٹ کا ہاتھ چلاتے - اور آپ سے چھوٹ لڑتے - آپ دو مردن کے وار سے بچتے - اور اپنا وار دو سردن پر لگا دیتے دریا کی سیاحت مین بھی آپ خوب ماہر تھے - قسم قسم کی پیرائی آپ کرتے تھے - کھڑے اور بیٹھے اور چت -

آپ کو ڈنڈ و مگدر ولبزم وغیرہ کا بھی ہمیشہ استلزام کے ساتھ استعمال رہا۔ آپ اپنے باغیچہ کے چاہ کے منھ پر ایک تختہ ایک فٹ عریض رکھدیتے۔ اور اوسپر جا کھڑے ہوتے۔ اور چار پانچ آدمیون کو ارد گرد دور دور رکھڑا کر دیتے۔ اور حکم کرتے کہ ڈھیلون سے مارو۔ اور اُسی تختہ پر کھڑے اُن ڈھیلون سے بچتے۔ اور اُنکو خالی دیتے بالجملہ ہر فن مین سپہگری کے آپ خوب مشاق و یکہ تاز تھے۔ ولنعم ما قیل۔

شعر

جمع الشجاعۃ والخشوع لربہ ۔۔۔ ما احسن المحراب فی المحراب

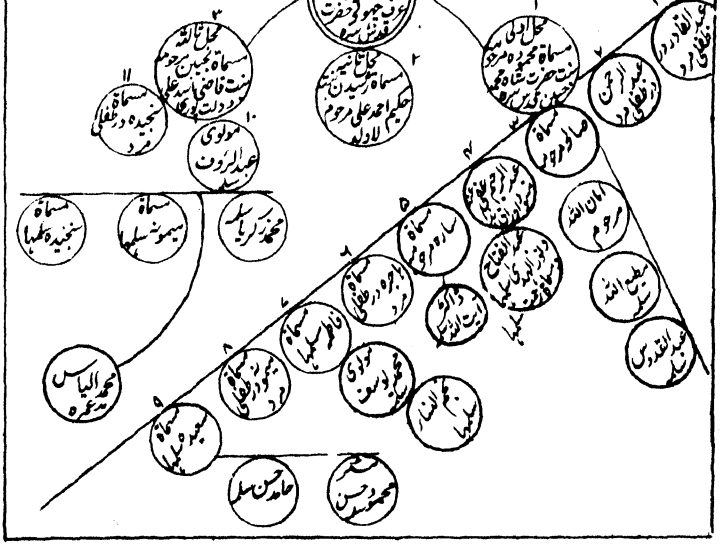
جناب مولانا یحیی علی علیہ الرحمۃ کو جبکہ آپ ملک افغانستان مین تھے۔ بعد انتقال بڑے حضرت مراقبہ مین مشاہدہ باری و زیارت انبیاء و اولیاء و بزرگان دین مشغول ہوگیا۔ جب آپ وہان سے یہان پٹنہ تشریف لائے جناب چھوٹے حضرت نے اُنکو جُدا کر توجہ دی۔ تب مراقبہ مین مشاہدہ و زیارت وغیرہ حسب دستور جاری ہوگیا۔ یہی وجہ تھی کہ بڑے حضرت کے رفقاے خاص کی دلچسپی بجز آپ کے اور کسی کے پاس نہین ہوتی تھی۔ اسی وجہ سے وہ افغانستان سے آآکر آپ کے پاس جمع ہوگئے۔ اور ناحیات آپ کی آپ ہی کے پاس رہے۔ بعد انتقال آپکے بنات النعش کے طور پر متفرق ہوگئے۔ ۱۸۵۷ء کی غدر مین فرقہ اہل حدیث جو شریک یا غیان سرکار نہوا۔ آپ ہی کی بدولت۔ آپ نے نہایت شد و مد کے ساتھ تاکید بلیغ فرمائی۔ کہ کوئی مرید ہمارا باغیون کا ساتھ نہ دے۔ یہ بغاوت سراسر خلاف شریعت ہی۔ جسوقت کہ جناب مولانا احمد اللہ وغیرہم کو ٹیلر صاحب کمشنر پٹنہ نے نظر بند کیا۔ اُسوقت ہزارہا آدمی پٹنہ و اطراف پٹنہ مین برسر فساد تھے۔ مولوی پیر علی و مولوی اوصاف حسین ساکنان لکھنؤ جنکی قریب صدر گلی پٹنہ مین کتب فروشی کی دوکانین تھین۔ اور اُسوقت وہ سرغناے بغاوت ہوگئے تھے۔ اُنھون نے بھی نہایت زور کے ساتھ پیغام بھیجا۔ کہ آپ اسوقت ہمارے شریک و مددگار رہون۔ مگر ہمارے حضرت نے صاف انکار کیا۔ اور ہرگز اونکے شریک نہوے۔ اور جملہ مریدون کو سختی سے بزور روکا۔ الغرض اس پٹنہ مین جو فرقہ اہل حدیث کا شر و فساد سے بچا رہا وہ آپ ہی کے طفیل بفحواے حدیث شریف اتقوا بفراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ۔ آپ کی نگاہ نہایت فاضل و دوربین تھی۔ آخر جو نتیجہ اوس غدر کا ہوا۔ وہ سب کو معلوم ہی۔ حاجت بیان نہین۔ اللہ تعالی نے آپ کو زوجہ بھی ایسی ہی عابدہ زاہدہ صالحہ مطیع و فرمانبردار صاحب کمالات باطنی محلی از اخلاق ظاہری عنایت فرمائی تھی۔ یعنی مسماۃ محمودہ بنت حضرت شاہ محمد حسین قدس سرہ ساکن محلہ نمونیہ سے آپ کی شادی

اولیٰ ہوئی۔ مین اور پر کچھ آیا ہون بضمن سوانح عمری بڑے حضرت علیہ الرحمۃ کہ اس خاتون کو بھی بیعت حضرت جناب سید صاحب بعمر ہفت سالگی نصیب ہوئی۔ اور جناب سید صاحب نے آپ کے سر و بدن پر اپنے دست مبارک شفقت آمود کو پھیرا۔ اور دعا بھی دی یہ اُسی کی برکت تھی۔ کہ آپ نہایت عابدہ زاہدہ صالحہ ہوئین۔ اور نیز فہم و فراست و عقل و کیاست امور دینی و دنیوی مین اللہ تعالے نے آپ کو مثل عمدہ مردون کے دی تھی۔ جناب بڑے حضرت کی صحبت با برکت مین صدہا مرد کامل ہو گئے۔ مگر عورتون مین آپ کے مانند کوئی نہین ہوا۔ بڑے حضرت کی تادیب و تعلیم نے آپ کو سونے سے کندن بنا دیا۔ صدہا عورتین شب و روز آپ کے پاس لگی بیٹھی رہتین۔ اور آپ کے ملفوظات طیبات سے بہرہ ور ہوتین۔ اور آپ کے نصائح و پند سے فائدہ اُٹھاتین۔ بڑے حضرت اور چھوٹے حضرت کے زمانہ مین جسقدر عورتین واسطے اکتساب دین کے آتین۔ وہ سب آپ ہی کے زیر تعلیم دی جاتین۔ اور خود جناب شاہ صاحب آپ کے والد ماجد و غیرہ علماے اہل برادری بھی آپ کی خدمت مین بنظر استفادہ حاضر ہوتے۔ مرد اور عورت جو آپ سے عمرو رشتہ مین بڑے ہوتے۔ وہ بھی آپ کا نہایت ادب کرتے۔ طلبہ اوسوقت جو باہر کے مکان مین رہتے ہر ایک کی خبر گیری کھانے دانے اور دوا دارو اور دیگر راحت و آرام کی آپ اسطور پر فرماتین۔ جیسے مادر مشفقہ وہ لوگ اپنے گھر کی مانون کی شفقت کو بھول جاتے۔ آپ کو مراقبہ و مشاہدہ مین بھی کمال تھا۔ مین نے بارہا جناب والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ جناب حضرت والدہ ماجدہ مرحومہ مغفورہ کو مراقبہ مین بٹھاتے۔ اور جب آپ کو زیارت حضرت سرور کونین مقبول دارین صلعم یا اور کسی ولی و بزرگ کی ہوتی اُسوقت حل مشکلات بعض مطالب قرآن و حدیث کا فرماتے۔ آپ کہ اس محل اولیٰ سے تین بیٹے اور چھ بیٹیان ہوئین۔ جملہ نو۔ عبدالقادر و عبدالرحمن یہ دونون بیک روز عارضۂ وبائی مین مبتلا ہو کر طفلی مین راہی ملک عدم ہوے بعد اُسکے مسماۃ صالحہ مرحومہ زوجہ مولوی عبداللہ صاحب بعد اُسکے مواف اور اق عبدالرحیم عفی عنہ بعد اُسکے مسماۃ سارہ مرحومہ زوجہ مولوی ہدایت اللہ مرحوم بعد اُسکے مسماۃ ہاجرہ کہ بعمر دوسالہ رخصت ہوئی بعد اُسکے مسماۃ فاطمہ سلمہا زوجہ مولوی یحییٰ علی رحمۃ اللہ علیہ بعد اُسکے مسماۃ میمونہ کہ وہ ڈھائی برس کی ہو کر گذر گئی۔ بعد اُسکے مسماۃ سعیدہ زوجہ مولوی محمد حسن مرحوم یہ پچھلی اولاد تخمیناً دو برس کی تھی کہ آپ کے محل اولی نے انتقال فرمایا۔ اونکی تاریخ انتقال۔ دخلت فی الجنان۔ سے نکلتی ہو۔ اور آپ کی دوسری شادی بحالت موجودگی

۱۲۷۰ھ

محل اولی مسماۃ رشیدن مرحومہ بنت جناب حکیم احمد علی مرحوم سے جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ نے کرادی تھی۔ وہ ایک برس زندہ رہکر داخل علیین ہوئین۔ بعد انتقال زوجہ اولی ۱۲۵۳ھ مین مسماۃ نجیبن بیوہ عورت بنت قاضی اسد علی صاحب ساکن موضع دولت پور ضلع گیا سے کی۔ چنانچہ نسب نامہ انکا فصل پنجم مین بذیل نسب نامہ قاضی فرزند احمد صاحب سلمہ بن قاضی احمد بخش صاحب مرحوم آویگا۔ اوران سے ۱۲۷۲ھ مین برادرم عزیز شمس العلما مولوی عبدالرؤف صاحب مرحوم مغفور پیدا ہوے۔ اور اُسکے بعد سنجیدہ جوڈیڑھ برس کی گذر گئی۔ اس اثنار مین آپ بہت بیمار رہے اور ایک برس کامل صاحب فراش رہے۔ اس پچھلے نکاح سے تین برس کے بعد ۱۲۸۰ھ۔ برس کی عمر مین ۱۲۷۸ھ مین آپ اس قفس عنصری کو چھوڑکر داخل خلد برین ہوے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا اللھم اغفر لھما وادخلھما فی زمرۃ عبادک الذین انعمت علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا۔ آپ کا رنگ گورا قد چھوٹا اتھا دُبلے پتلے نحیف الجثہ داڑھی ہلکی ابرو پیوستہ اور درمیان دونون ابرو کے ایک لہسن نہایت سرخ تابان تھا

نقشہ آپکی ازواج واولاد کا یہ ہے



جناب مولوی عبداللہ صاحب مدظلہ العالی

خلف الرشید جناب حضرت مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ از بطن مسماۃ مراد النساء مرحومہ حیدرآبادی آپ ۱۲۴۶ھ ہجری مین بمقام حیدرآباد پیدا ہوے۔ آپ از روز تولد ہمیشہ اپنے والد ماجد کے ہمراہ ہر سفر و حضر مین رہے۔ گویا تمام عمر آپ کی سفر ہی مین کٹی۔ آپ نے ابتدائی درسی کتابین جناب حکیم مولوی عبدالحمید صاحب مدظلہ سے پڑھین اور پھر اخیر مین جناب مولانا فیاض علی علیہ الرحمۃ والغفران سے پڑھین۔ اور سند حدیث کی اپنے والد ماجد بڑے حضرت سے لی۔ آپ اپنے والد ماجد کے ساتھ ملک افغانستان پکھلی بالاکوٹ کو گئے۔ اور وہان تمام محاربات مین آپ شریک رہے۔ اگرچہ عمر آپ کی اوسوقت صرف پندرہ سولہ برس کی ہوگی مگر آپ چونکہ موروثی و فطرتی طور پر نہایت مدبر و شجاع و مہا در تھے۔ لہذا بہت کچھ کارنمایان آپ نے اُسوقت بھی دکھائے پس اُسی وقت سے لوگون کو یہ خیال ہوا کہ آپ بیشک اپنے والد ماجد کی جا نشینی کے لائق ہونگے۔ بعد اسکے کہ آپ ہمرکاب بڑے حضرت یہان پٹنہ عظیم آباد کو مراجعت کرکے تشریف لائے۔ اُسوقت آپ برابر اکتساب علوم درسیہ مین مصروف رہے۔ اور ہر وقت حاضر باش خدمت با برکت اپنے والد ماجد کے رہتے۔ درس قرآن و حدیث مین آپ قاری ہوتے۔ اور جلسہ مراقبہ و مشاہدہ مین بھی آپ شریک رہتے۔ اور نوآموز لوگون کو تعلیم فرماتے۔ اور اسی اثنا رمین آپ کی شادی ساتھ مسماۃ صالحہ بنت حضرت جناب مولانا وحیدین قدس سرہ کے جو آپ کے چھوٹے چچا تھے ہوئی اور اُنسے ایک فرزند مسمے بہ امان اللہ پیدا ہوا اس فرزند کی عمر تین چار مہینے کی ہوگی کہ پھر آپ کو سفر افغانستان بمعیت والد ماجد خود پیش آیا۔ اور آپ مع اہل و عیال اُنکے ہمراہ ہوے۔ اور ملک سوات افغانستان کو پہونچے۔ اور قریب چار یا پانچ برس کے وہان اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ رہے۔ اور وہان کل فوجی بندوبست قواعد و پریڈ سوار و پیادہ آپ ہی کے سپرد رہا۔ آپ ہر امر کو باحسن وجوہ انجام دیتے آپ کو تعمیر مکانات و قلعہ و گرمی وغیرہ مین بھی پورا دخل تھا۔ آپ کو سواری اسپ مین بھی ملکہ تمام تھا۔ نہایت سرکش و بدذات گھوڑون کو بہت جلد آپ درست کرڈالتے۔ بعد انتقال بڑے حضرت تخمیناً تین برس ہمراہ منجھلے حضرت چچا اپنے جناب مولانا عنایت علی علیہ الرحمۃ کے وہان آپ اور رہے۔ لیکن جب مزاج کی موافقت ساتھ منجھلے حضرت کے نہوئی۔ آپ حسب طلب اپنے چھوٹے چچا مولا فرحت حسین قدس سرہ کے مع اہل و عیال یہان پٹنہ عظیم آباد چلے آئے۔

ورنا بحیات چھوٹے حضرت رحمۃ اللہ علیہ تخمیناً پانچ چھہ برس یہان مقیم رہے۔ اور اسی اثنا مین آپ کے فرزند دوم مطیع اللہ پیدا ہوئے جب آپ کے چھوٹے چچا جناب مولانا فرحت حسین قدس سرہ کا ۱۲۷۳ھ مین انتقال ہوگیا تب آپ کی دلبستگی کی کوئی شکل یہان نہین رہی۔ آپ برخاستہ خاطر ہوے۔ کیونکہ آپکی طبیعت کو یوم ولادت سے سیر و سیاحت کا مذاق پڑا ہوا تھا۔ گھر کا رہنا آپ پر شاق تھا۔ آپ نے پھر قصد سفر کیا۔ اور اپنے حصہ کی تمام املاک اور گھر وغیرہ فروخت کرا اور ہجرت تام کا ارادہ کرمعہ اہل و عیال روانہ بیت اللہ مکہ معظمہ ہوے۔ اور اپنے حقیقی چھوٹے بھائی مولوی عبد الکریم صاحب کو بھی جو اُسوقت تک نابالغ تھے۔ ہمراہ لے لیا۔ اور دو حقیقی بھائی آپ کے مولوی ہدایت اللہ مرحوم اور مولوی عبدالرحمٰن مرحوم جو اُسوقت جوان تھے۔ اور ان دونون کی شادی بھی ہوگئی تھی۔ ان دونون نے آپ کے ساتھ جانا پسند نہین کیا یہین رہ گئے۔ آپ اوسوقت مع اہل وعیال خود کشتی پر سوار ہوکر روانہ کلکتہ ہوے۔ چنانچہ یہ فقیر مولف بھی آپ کی مشایعت مین قصبہ باڈھ تک گیا تھا۔ جو بفاصلہ سولہ کوس جانب مشرق عظیم آباد سے واقع ہے۔ اور بعض لوگ تو کلکتہ تک آپ کے ہمراہ گئے۔ اور جہاز پر سوار کرکے پھرے۔ بعد دو تین برس کے ایسا سنا گیا کہ آپ مکہ معظمہ سے واپس ہوکر ملک افغانستان کو تشریف لیگئے۔ اور وہان پاس سید اکبر بادشاہ ملک سوات کے کہ جہان آپ کے والد ماجد بڑے حضرت علیہ الرحمۃ ٹھہرے تھے اور اُسوقت کے کچھ بقیہ لوگ ہندوستانی مہاجرین وہان موجود تھے۔ انھین لوگون مین آپ جا ملے۔ اُسوقت شاید مولوی مقصود علی صاحب وہان سردار تھے۔ انھین کی ماتحتی مین آپ وہان رہے۔ تخمیناً آپ کے وہان پہونچنے کے دو برس بعد مولوی مقصود علی مرحوم مغفور کا انتقال ہوگیا۔ وہان کے سب لوگون نے مشورہ کرکے آپ ہی کو سردار بنانیکا ارادہ کیا لیکن آپ نے منظور نہین فرمایا آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اور جسکو پسند کرو اوسکو سردار بناؤ مین اوسکی ماتحتی مین اطاعت و فرمانبرداری کرنے کو باخلاص دل موجود ہون۔ لیکن اس بارگران کو اپنے سر پر لینے کی لیاقت مین اپنے اندر ہرگز نہین پاتا ہون۔ لیکن وہان کے لوگون نے آپ کے سوا اور کسی کو لائق اس منصب شریفہ کا نہین پاکر بصد الحاح وزاری و با صرار تمام آپ کو اس منصب کے قبول کرنے پر مجبور کیا۔ تین روز تک یہ سخت جھیلا رہا۔ کہ تمام لوگ آپ کو شب و روز فرمائش و التجا اس بارگران کی قبولیت کا کرتے رہے آخر بمجبوری آپ نے قبول کیا۔ اسی اثنا مین آپ کی زوجہ اولی مسماۃ صالحہ بنت مولوی فرحت حسین

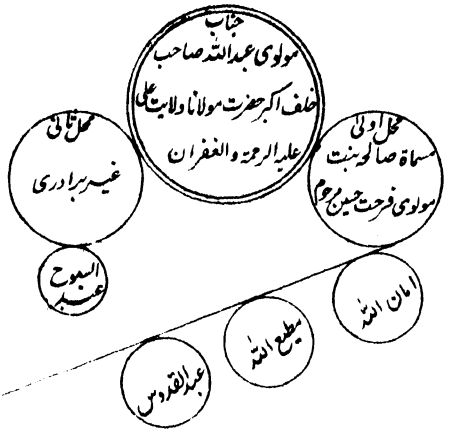
قدس سرہ نے تین اولاد۔ امان اللہ و مطیع اللہ و عبدالقدوس کو چھوڑکر اس جہان فانی سے رحلت کی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم اغفر لھا وارحمھا۔ بعد اسکے اور ایک نکاح آپ نے وہان کیا اوس سے عبدالسبوح پیدا ہوے۔ آپ بعد مسند نشینی اپنے ماتحتون اور ہمراہیون کو برابر راہ سلوک واتباع سنت کی تعلیم فرماتے۔ اور ایک وقت معین پر لوگون کو حلقہ مین بٹھاکر مراقبہ ومشاہدہ بھی کراتے۔ اور چونکہ وہ ملک خود سرطوائف الملوک ہی اگر کوئی شخص ایک گانون کا مالک ہی تو اسکو بھی ایک چھوٹا سا لشکر رکھنا اور فنون سپہگری وحرب سے خوب واقف ہونا لازم وضرور ہی۔ ورنہ وہان کا قیام آپس کے نفاق وشقاق ومخالفت ومعاندت کی وجہ سے نہایت متعسر بل محال ہے پس بسبب اقتضا اُس ملک کے آپ نے بھی اپنے ہمراہیون کو فنون سپہگری مثل قواعد وپریڈ اور چاندماری اوپٹا وغیرہ کی تعلیم وتلقین شروع کردی۔ اس کیفیت کو دیکھکر اوس ملک کے لوگون نے جو فطرتی طور پر حاسد ومنافق ہین جلنا شروع کیا۔ لیکن جب اپنے اندر اتنی طاقت نہ پائی کہ اُنکا کچھ بگاڑ سکین۔ تب گورنمنٹ انگریزی کو آکر بھکایا کہ یہ لوگ سلطنت برطانیہ کے مقابلہ کا ارادہ رکھتے ہین۔ حالانکہ وہ لوگ صرف اس غرض سے گئے تھے کہ محض آزادانہ زندگی اپنی وہان بسر کرین اور کسی کے ماتحت نہ رہین۔ اور ایسا احمقانہ وجاہلانہ خیال اتنی بڑی گورنمنٹ سے مقابلہ کا رکھنا جو محض ایک پاگل کا کام ہی وہ لوگ دلیعلم وصاحب عقل وفہم ہوکر کیونکر کرسکتے تھے۔ مگر صد افسوس کہ حکام گورنمنٹ نے اون حاسدون اور مغویون کی باتون پر یقین لاکے بلاتحقیق محض اونپر چڑھائی کردی۔ اور ایک جرار فوج اون غریب وفقیر درویشون کی قلع وقمع کیواسطے بھیجدی۔ اول تو ان لوگون نے ارادہ کیا کہ اس کارزار سے پہلوتہی کیجیے۔ اور کسی جانب کو ہٹ جایئے مگر چونکہ سرکاری فوج اپنی عملداری کی حدود سے تجاوز کرکے افغانون کی حدود مین جا پہونچی تھی۔ اس سبب سے اکثر سرداران فوج اُس ملک کے برافروختہ وبرہم ہوگئے تھے۔ اور اُن لوگون نے خیال کرلیا تھا کہ گورنمنٹ انگریزی ہماری ریاستین چھیننا چاہتی ہے۔ تمام ملک نے عزم بالجزم مقابلہ پر گورنمنٹ انگریزی کے کرلیا۔ اور آپ کو بھی اپنی تائید ومدد پر مجبور کیا۔ کیونکہ اُس ملک مین رہکر پھر اُنکا ساتھ نہ دین یہ غیر ممکن ہی۔ چنانچہ بحالت مجبوری ونا چاری آپ نے اُنکا ساتھ دیا۔ تخمینا پانچ چھہ مہینے یہ بازار کشت وخون کا جاری رہا۔ اور صدہا جانبین سے مقتول ومجروح ہوے۔ یہ ظاہر ہی کہ یہ غربا بے چند بے سروسامان اتنی بڑی گورنمنٹ کا کیا مقابلہ کرسکتے تھے۔ گویا پیل ومشہ کی جنگ تھی۔ آخر اوس

ملک کے لوگون نے بعد جنگ شدید پیچھے دی - اوسوقت یہ لوگ بھی پیچھے ہٹے - اور اپنی بستی اور قلعون کو خالی کردیا - سرکار انگریزی کا لشکر اون بستیون کو جلا پھونک کر اپنی عملداری مین واپس چلا آیا - وہ لوگ بھی بعد ہٹ آنے لشکر کے پھر اپنی جگہ مین آکر آباد ہوگئے - اس چند مہینے کی پہٹھائین ٹھائین اور کشت و خون اور بربادی روپیہ کا نتیجہ یہ ہوا افسوس ہما - ی عادل گورنمنٹ اگر اول ہی مین دوراندیشی کو راہ دیتی اور اون ملکی حاسدون کے اغوا اور بھڑے مین نہ آتی تو یہ سب کچھ بھی نہوتا - وہ تو صرف آزادی پسند لوگ ہین - کہ آزادانہ زندگی بسر کرنا چاہتے ہین - اور اُن لوگون کو وہان پہونچکر بھی بجز یاد خدا کے اور کوئی مشغلہ نہین - چنانچہ جب اُن لوگون کی امداد و اعانت کے جرم مین مولوی یحییٰ علی وغیرہ گرفتار ہوے تھے اُسوقت سرکاری پولیس نے صدہا آدمیون کو از پیشاور تا بکلکتہ گرفتار کیا تھا - اُسمین بعض وہ لوگ بھی تھے جو اپنے وطن سے روانہ ہوکر پاس مولوی عبداللہ کے ملک افغانستان کو جا رہے تھے - اور بعض وہ تھے جو وہان سے مراجعت کرکے اپنے وطن کو آرہے تھے - اُن سب کا روبرو سے عدالت بیان ہوا - (اور وہ لوگ بطور گواہ سرکاری کے مولوی یحییٰ علی پر لائے گئے) کہ اُن لوگون نے کبھی سرکار سے لڑائی کا ارادہ مولوی عبداللہ کا نہین سُنا تھا - بلکہ محض واسطے اکتساب علم دین کے وہان گئے تھے - جب سرکاری لشکر اُن لوگون پر چڑھ آیا - اُسوقت ہم لوگ وہان سے چلے آئے - چنانچہ معظم سردار ساکن بنگالہ جو دہلی مین گرفتار ہوا تھا - اُسکا بھی یہی بیان ہوا - کہ ہم وطن سے بشوق اکتساب علم دین پٹنہ مین مولوی یحییٰ علی کے پاس آئے - اور یہان چند مہینے رہکر ملک افغانستان کو روانہ ہوے اور اس درمیان مین کبھی لڑائی کا ذکر مذکور سرکار سے نہین سنا تھا - جب دہلی مین پہونچے تو سنا کہ افغانستان مین سرکار سے لڑائی ہی - اُسوقت ہمنے مراجعت کی - اور مقام کوئل مین پہونچکر گرفتار ہوا - اور اسی قسم کے بہت سے گواہون نے بیان کیا - اس بیان سے حضرات ناظرین اس مقدمہ کی

فلہ اور مقام غور ہو کہ ہم لوگ آخر رہنے والے کہان کے ہین مسکن قدیم مکہ معظمہ پھر مدینہ منورہ پھر ملک شام پھر بخارا کابل وغیرہ افغانستان گھومتے گھماتے یہان ہندوستان پہونچے - پھر اگر ہم لوگ ہندوستان کو چھوڑکر دوسرے ملکون مین جاکر بود و باش اختیار کرین تو کون تعجب کی بات ہے دنیا مین یہ نہین ہوا کرتا ہے آج یہان تو کل وہان پھر اسکو خواہی نخواہی محمول اوپر عداوت و بدخواہی گورنمنٹ کے کرنا سوائے زبردستی کے اور کیا کہا جا سکتا ہو اور اون سے بینام و سلام رکھنا جسپر قرار دیا جاے تعجب کی بات ہے - فقط

اصلیت اور حکام گورنمنٹ کا غیظ و غضب اور جابرانہ کارروائی کا پتہ لگا سکتے ہین بالغرض بعد اس سانحہ کے پھر خبر و اخبار روہان کا بالکل مسدود ہوگیا اور کچھ پتہ نہین کہ اب وہ لوگ کس حالت مین ہین - اور کون اُنمین سے زندہ ہے اور کون مردہ لہذا اس دفتر کو ختم کرتا ہون - واللہ معھم انہما کافوا —

اور نقشہ اونکی اولاد و ازواج کا یہ ہے -



مولوی ہدایت اللہ مرحوم

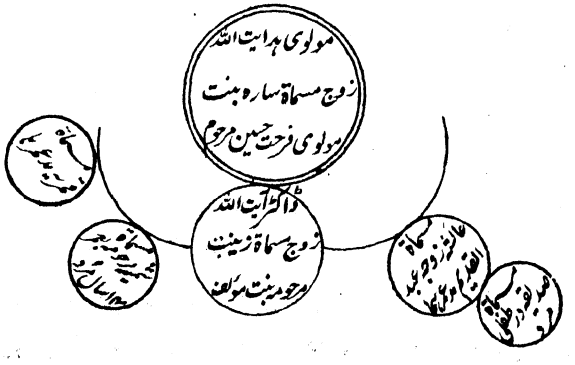
خلف اوسط حضرت مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ آپ کی پیدایش وغیرہ کا حال ضمن سوانح عمری حضرت مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ لکھا جا چکا اعادہ کی حاجت نہین - آپ نے درسی کتابین مختصرات تک متفرق طور پر پڑھین - آخر مین مولوی لطافت حسین صاحب ساکن دیوان خانہ سے پڑھا - آپ نہایت نرم دل و قلیل الغضب کریم النفس تھے - غربا و مساکین پر مثل ابر باران مہربان رہتے خصوصًا اگر کسی شریف کو دیکھتے کہ حالت عسرت و فقر و فاقہ مین ہے - تو آپ کا دل سخت بیچین ہو جاتا - آپ نہایت سخی و منکسر المزاج و شجاع و بہادر تھے - آپ کا رنگ گورا قد مائل بطول خوبصورت جوان تھے - آپ کی شادی ساتھ

مسماۃ سارہ بنت مولانا فرحت حسین قدس سرہ کے بڑے حضرت نے کردی تھی اون سے ایک لڑکی مسماۃ سلمےٰ پیدا ہوئی ڈھائی برس کی ہوکر یہ گذر گئی۔ اُسکے بعد ڈاکٹر مولوی آیت اللہ مدعمرہ بتاریخ ۱۲۷۳ھ مین پیدا ہوے۔ اُسکے بعد پھر کوئی اولاد نہوئی۔ آپ کی عمر تخمیناً ۵۴ برس کی ہوئی ہوگی جو آپ نے ۱۲۹۶ ہجری مین رحلت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ

تاریخ انتقال کی آپ کے از نتیجہ فکر جناب مولانا محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ یہ ہے

زدخیمہ برون ہدایت اللہ زآفاق	شد خون دل اخوان واقارب زفراق
مشتاق بجنت وغمیش مے زیست	تاریخ وفات شد بجنت مشتاق ۱۲۹۶ء

ڈاکٹر آیت اللہ سلمہ نے بعد انتقال اپنے والد کے تعلیم اپنے چچا مولوی محمد حسن مرحوم کے تعلیم پائی کتابین درسی عربی و فارسی اکثر مولوی عبدالحکیم صاحب سے پڑھین۔ اور انگریزی اول پٹنہ کالجیٹ اسکول مین پڑھی بعد اُوسکے علیگڈھ کالج جاکر اوسکی تکمیل کی۔ بعد اُسکے ولایت گئے۔ اور وہان ایڈن برا کالج مین آٹھ برس رہکر ڈاکٹری مین پاس کیا۔ مگر افسوس کہ بوجہ زیادہ ہوجانے عمر کے سرکاری عہدے سے محروم رہے۔ لہذا اب وہ کلکتہ مین رہتے ہین۔ اور بطور خود علاج معالجہ لوگون کا کرتے ہین۔ آپ بڑے شاعر بھی ہین اردو فارسی مین بہت عمدہ شعر کہتے ہین نثر بھی آپ کی عمدہ ہے اکثر اخبارون مین نامہ نگاری بھی کرتے رہے ہین لیکن بالفعل بوجہ شغل علاج معالجہ اسکو ترک کیا تجویز و تشخیص مرض و اسلوب علاج نہایت عمدہ ہے۔ نقشہ آپ کی اولاد کا یہ ہے ۔



شمس العلماء مولوی محمد حسن مرحوم و مغفور

ولد مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ الرابطہ مسماۃ جمیلۃ النساء بنت مولوی الٰہی بخش مرحوم آپ ۱۲۶۴ھ پیدا ہوے آپ نے اوائل کی کتابین جناب مولوی اشرف علیصاحب سے پڑھین۔ بعدہٗ سکے آپ نے جناب حکیم عبدالحمید صاحب مدظلہ سے فراغ حاصل کیا۔ اور طب بھی پڑھی۔ اور سند حدیث کی اپنے ماموں جناب مولانا یحیی علی علیہ الرحمۃ سے لی۔ آپ نہایت ذہین و ذکی و عقیل و لبیب تھے۔ مسائل فقہی و اصولی و حدیث نہایت عمدہ جانتے تھے۔ آپ کی عمر پانچ برس کی تھی جب آپ اپنے والد ماجد جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ کے ہمراہ دہلی گئے تھے۔ اُسوقت شاہ ظفر بہادر شاہ دہلی نے جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ کی دعوت کی تھی۔ جسکا ذکر اُنکی سوانح عمری مین گذر چکا ہی۔ بادشاہ نے اُسوقت مولوی محمد حسن مرحوم کو اپنی گود مین بٹھا لیا۔ اور پوچھا کہ تم کیا پڑھتے ہو آپ نے جواب دیا کہ قرآن شریف ناظرہ پڑھتا ہون۔ بادشاہ کو نہایت تعجب ہوا کہ اتنا چھوٹا لڑکا قرآن شریف ناظرہ پڑھتا ہی۔ بادشاہ نے فرمایا کہ کچھ سناؤ اُسوقت ہزار ہا آدمی کا مجمع تھا۔ آپنے بالبدیہہ بخوف و رعب ایک رکوع سورۂ بقر کا پڑھا اور اُسکا ترجمہ نہایت عمدگی و شائستگی سے کر کے سُنایا۔ بادشاہ کو نہایت تعجب ہوا۔ غرض آپ اپنے والد کے ہمراہ ملک سوات افغانستان کو گئے عمر آپ کی آٹھ برس کی ہوئی تھی کہ آپ کے والد ماجد اس بدن دنیا کو چھوڑ کر دخل خلد برین ہوے۔ اُسکے بعد آپ نے اپنے بڑے بھائی جناب مولوی عبداللہ صاحب مدظلہ کی نگرانی مین تعلیم پائی۔ اور اُنکے ساتھ ہندوستان آئے اور اپنے چھوٹے چچا جناب مولانا فرحت حسین قدس سرہ کے زیر کفالت تعلیم پاتے رہے۔ بعد انتقال چھوٹے چچا کے زیر کفالت فقیر عبدالرحیم مولف اوراق ہذا کے تعلیم پائی۔ ۱۸۶۴ء مین جب مقدمہ بغاوت اس فقیر پر قایم کیا گیا۔ اور گرفتار ہو کر کیلیا نہ بھیجا گیا اُسوقت آپ کی عمر تخمیناً شانزدہ برس کی تھی اُسوقت تک یا تو آپ پڑھنے لکھنے مین مشغول رہتے تھے۔ یا کھیل کود مین جو تقاضاے عمر طفولیت ہی۔ اسوقت تک اس خاندان کا عروج جو سلطنت مغلیہ سے برابر چلا آتا تھا ختم ہوا اور یہ خاندان بالکل تباہ ہو گیا۔ جائداد ضبط ہو گئی۔ مکانات توڑ دیے گئے۔ اسباب چھین لیے گئے گھر کے بزرگ اور والی دریاے شور بھیجدیے گئے۔ الغرض یہ فقیر عبدالرحیم جب گرفتار ہوا۔ مین نے کہا کہ اب مین جاتا ہون تو اب گھر بار کی تم خبر گیری کرو یہ سنکر مولوی محمد حسن مرحوم کا رنگ ہی دوسرا ہو گیا۔ نطاق ہمت اور کمر کو چست باندھا

اور وہ وہ کارروائیان کردکھائین جو پچاس برس کی عمر والے اور تجربہ کار شخصون سے بھی ظہور مین آنا مشکل ہے۔ سترہ برس کی عمر اور ان جانفشانیون کو دیکھیے مقدمہ کورٹ انبالہ پنجاب مین دائر تھا اور مدعا علیہم پٹنہ کے رہنے والے پٹنہ کی ہائی کورٹ کلکتہ مین ہی۔ الغرض چند برسون تک مرحوم مغفور نے اس مقدمہ کی پیروی مین اس طور پر گذارا کہ آج انبالہ مین ہین تو کل پٹنہ مین اور پرسون کلکتہ مین اور ولایت سے بیرسٹرون اور کونسلیون کو بلوانا۔ اور مقدمہ بھی ایسا نازک اور خطرناک جسمین مدعی خود سرکار۔ ساتھ اسکے خاندان کے کل چھوٹون بڑون کی خبرگیری کرنی۔ جو بالکل بےخانمان ہوگئے تھے۔ وہ جنکے رہنے کی کوئی جگہ تک نہ تھی۔ اور نہ کھانے کی کوئی چیز۔ ایسی حالت مین آپ نے نہایت ہوش گوش سے کل کارروائی کی۔ کہ بڑے بڑے دانشمند اور تجربہ کار لوگ ان باتون کو سنکر حیران رہجاتے ہین۔ باوجود خبرگیری معاش وجمیع خاندان وخبرگیری مقدمہ تکمیل تحصیل علوم عقلیہ ونقلیہ وطب وغیرہ آپ نے جناب حکیم مولوی عبدالحمید صاحب سے کی اور فراغ حاصل کیا۔ کل امور خانہ داری وخبرگیری مقدمہ اسقدر کمسنی مین ایسی خوبی اور ہوشیاری سے انجام دیے کہ اُس سے حیرت ہوتی ہی۔ اور باوجود کثرت مشاغل کے شغل درس تدریس بھی جاری رکھا۔ اور بطور خود کتب بینی بھی ہمیشہ کیا کرتے۔ اور تصانیف قاضی شوکانی وشاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے اُنکو خاصتًا دلچسپی تھی۔ اور علم معقول مین اُنکو نہایت عمدہ دخل تھا۔ بڑے مشکل اور ادق سوال کا جواب فی الفور دیتے۔ اور مسائل مختلف فیہ مین نہایت عمدہ قول فیصل فرماتے۔ علم تاریخ اور سیر مین بھی اُنکو کمال مذاق تھا علم ادب عربی مین بھی مہارت تام رکھتے تھے۔ ریاضی سے خاص دلچسپی تھی۔ الغرض جتنے علوم مشرقی مسلمانون مین جاری ہین اُنمین اچھی دستگاہ رکھتے تھے۔ اگرچہ انگریزی زبان نہین جانتے تھے۔ مگر علوم مغربی سے بھی بہت شوق تھا۔ جو کتابین علوم مغربی کی اردو مین ترجمہ ہوگئی ہین اُنکا ہمیشہ مطالعہ کیا کرتے جب آپ کو مقدمہ اور تحصیل علم سے فرصت ہوئی تمام مسلمانون اور خاصتہ اپنے خاندان کی ترقی کی طرف متوجہ ہوے۔ اسوقت آپ کو دو مشکلون سے سامنا پڑا۔ ایک تو گورنمنٹ کی بدظنی تمام مسلمانون سے عمومًا اور اس خاندان سے خصوصًا۔ اور دوسرے اس باقی ماندہ لوگون کے بلکہ تمام فرقہ اہل حدیث کے متعصبانہ خیالات۔ اس لیے مولوی صاحب مرحوم نے یکم مارچ ۱۸۸۷ء کو ایک اسکول محمدن اینگلو عربک اسکول کے نام سے جسمین مسلمانون کے لڑکون کو انگریزی اور عربی ودینیات دونون کی تعلیم دیجائے قایم کیا۔ تاکہ مسلمان علوم مغربیہ سے اپنے دماغون کو روشن کرین۔ اور اُنکے متعصبانہ

خیالات دفع ہون - اور علوم دینیہ سے اپنے مذہبی امور کی پابندی مین مستحکم رہین - جو اُنکے لیے ایک ناگزیر اور ضروری چیز ہے - اور مولویصاحب مرحوم نے جولائی ۱۸۸۶ء مین ایک اخبار پٹنہ انسٹیٹیوٹ گزٹ کو جاری کیا تاکہ گورنمنٹ کو اپنی اغراض سے آگاہ کیا کرین - اور اُسکے مفیدار ٹکلون سے لوگون کے خیالات کی تہذیب اور درستگی کرین - اسکول مذکور گورنمنٹ مین اسقدر مقبول ہوا - کہ اُسنے علاوہ میونسپلٹی کے امداد سو روپیہ ماہانہ کے اور سو روپیہ ماہواری سے مدد کی - اور وہابی فنڈ سے پندرہ ہزار روپیہ دیے - اور پانچ ہزار تعمیر مکان کے لیے علٰحدہ کیے - اور سر اسٹوارٹ بیلی صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر بنگالہ نے ایک بار ۱۸۸۶ء مین اس اسکول کے لڑکون کو اپنے ہاتھ سے کتب انعام تقسیم فرمائین - مولویصاحب کا قصد تھا کہ اس اسکول کو ترقی دیکر کالج تک پہونچائین - اور اُسکے متعلق ایک وسیع اور با آسایش دارالمقامہ بنوائین - مگر افسوس کہ موت نے اُنکی کل آرزوؤن کو خاک مین ملا دیا - جی کی بات جی ہی مین رہی - دو ہفتہ تپ محرقہ ولرزہ مین مبتلا رہ کر تاریخ ۷ - ربیع الاول ۱۳۰۶ ہجری مطابق ۲ نومبر ۱۸۸۹ عیسوی روز شنبہ کو رہگراے ملک بقا ہوے - ہزارون آدمیون نے جنمین بہت سے حضرات اہل تشیع بھی تھے ملکر نماز جنازہ ادا کی - دو ہزار آدمی جنمین اکثر رؤساے اہل سنت و مذہب امامیہ پٹنہ و باہر کی پور شامل تھے - جنازے کے ساتھ صادق پور سے ننموہیہ تک پیادہ پا ڈیڑھ میل کی مسافت طے کر کے گئے - ہمراہیان جنازہ کی یہ کثرت تھی کہ اس مسافت کی نصف راہ اُن سے بھری ہوئی تھی - پٹنہ کے بوڑھے سے بوڑھے شخص کہتے ہین کہ ہمنے شہر کے کسی رئیس یا عالم کے جنازے کے ساتھ خلقت کا یہ انبوہ کبھی نہین دیکھا - گورنمنٹ نے اُنکی خدمات کی قدر کر کے اُسکے صلہ مین ۱۸۸۸ء مین خطاب شمس العلماء مع خلعت کے عطا فرمایا - اور علاوہ پبلک کامون کے آپ نے اپنے خاص خاندان کو جسکے لوگ بالکل فقیر و محتاج ہو گئے تھے - ایسی ترقی بخشی کہ اتنے دنون مین ایک کارخانۂ تجارت کلکتہ مین قایم کیا کہ جسکا سرمایہ تخمیناً پچاس ہزار روپیہ ہے - اور دو لڑکون کو ایک اپنے خلف اکبر محمود حسن اور دوسرے اپنے بھتیجے آیت اللہ کو ولایت لندن پڑھنے کے لیے بھیجا کہ جسمین چالیس پچاس ہزار روپیہ سے کم کا خرچ نہین ہوا ہوگا - حلم اور خوش خلقی اُنمین اس درجہ کی تھی کہ بدی کا بدلہ بھی ہمیشہ نیکی سے دیتے - ترجمہ حدیث مرویہ بخاری شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کے اس شعر پر آپ کا پورا عمل تھا **شعر** بدی را بدی سہل باشد جزا ✦ اگر مردی احسن الی من اساء ✦ برادر پروری

وغریب نوازی وصلہ رحم مین تو خاص اُنکا حصہ تھا۔ آپ کی تمام اوقات عامہ مسلمانون کی خیر خواہی مین صرف ہوتی اور اس کام کو آپ اپنا بہت بڑا فرض منصبی سمجھتے تھے۔ اپنے خاندان کے سردار اور سرپرست سمجھے جاتے۔ اُنکے خاندان کے وہ لوگ جو اُنسے سن مین بڑے تھے۔ اُنکو اپنا بزرگ اور سردار سمجھتے۔ اور اُنکی اطاعت بدل وجان کرتے۔ گویا یہ اپنے خاندان کی گاڑی کے انجن تھے۔ علاوہ خاندان والون کے تمام شہر کے چھوٹے اور بڑے لوگ انھین اپنا سچا دوست اور خیر خواہ جانتے۔ گورنمنٹ مسلمانون کے معاملات امور اہم مین آپ سے مشورہ لیتی عفوان شباب مین شعر وشاعری کا بھی کچھ شوق ہوا تھا۔ تخلص ذبیح کرتے تھے۔ مگر اسی زمانے سے سربراہکاری مقدمات وخبرگیری اہل خاندان کا بار عظیم آپکے سر پڑا کہ اُسکی طرف توغل اور انہماک کا موقع ہی نہ ملا۔ آپ کی شادی سماۃ سعیدہ بنت مولانا فرحت حسین قدس سرہ سے ہوئی۔ جو ہمشیرہ عینیہ مسعود داس اوراق کی ہین۔ آپ نے اُسی ایک شادی پر اکتفا کی اور دوسری شادی نہین کی۔ اُنسے تین بیٹے اور دو بیٹیان ہوئین۔ اول مسٹر محمود حسن ہین جنکی تاریخ ولادت جناب اخی مولوی احمد کبیر صاحب پھلواروی نے یہ فرمائی ہے۔ ؎ چون محمد حسن سپہر علوم ۔ یافت فرزند رشک شمس وسما ۔ خواست حیرت کہ سال میلادش ۔ شود از دل دعائیہ پیدا ۔ ہاتفش گفت از سر الطاف ۔ نیر اعظم ادب بادا ۔ ۱۲۸۷ھ یہ بعد تحصیل علوم عربی وفارسی وانگریزی کے ولایت لندن گئے اور وہان چار برس رہ کر بیرسٹری پاس کرکے آئے اور اب اسوقت سرکار کی طرف سے بعہدہ منصفی مامور ہین۔ آدمی نہایت خوش اخلاق نیک سیرت صاحب مروت وحمیت ہین۔ اپنے والد کے فرزند رشید ہین اللہ انکی عمر کو دراز کرے انکی شادی ساتھ سماۃ میمونہ بنت مولوی عبدالرؤف صاحب کے ہوئی۔ ہنوز کوئی اولاد نہین ہوئی ہے۔ اللھم ارزقہ ولدا صالحا فطول عمرہ فی ظل والدیہ۔ دوسرے حامد حسن جو اسوقت تحصیل علوم مغربی مین مصروف ہین۔ تیسرے شاہد حسن چار پانچ برس کے ہوکر داخل خلد برین ہوے۔ چوتھی سماۃ کبریٰ جسکی شادی سید عبدالحکیم ساکن سورجگڈھا ابن میر توصل حسین صاحب برادر حقیقی مولانا سید نذیر حسین صاحب مدظلہ محدث دہلوی سے ہوئی تھی۔ مگر یہ لڑکی بعد شادی قریب دو برس کے زندہ رہکر بتاریخ ۱۵ شعبان ۱۳۱۷ ہجری مطابق ۱۹۔ دسمبر ۱۸۹۹ء داخل جنت الفردوس ہوئی۔ دوسری بیٹی سماۃ صغریٰ جسکی شادی ساتھ محمد قاسم بن مولوی محمد اسحاق مرحوم بن مولوی محمد ذکی مرحوم بن شاہ ابوالحسن مرحوم ساکن محلہ ثمنو پیہ سے ہوئی۔ جس سے ایک لڑکا محمد کاظم نام بعمر

دوسالہ اسوقت موجود ہی - اب مین اس دفتر کو دعا پر ختم کرتا ہون - اللھم اغفرلہ وارحمہ ونور مرقدہ والحقہ عن ابائہ الصالحین -

تاریخ انتقال از نتیجہ فکر مولوی محمد صاحب قیس مدرس مدرسۃ المسلمین پٹنہ

ملا خاک مین آخر شش جسم خاکی — وہی اب ہے صورت جو تھی ابتدا کی
جو آیا تو روتا چلا جان کھوتا — یہ دعوت عداوت ہوئی اس سرا کی
گئے جب عدم کو حبیب خدا تک — تو امید کیا پھر کسی کی بقا کی
محمد حسن عالم باعمل تھے — لکھون کیا مین تعریف اس پارسا کی
مفسر محدث محقق مدقق — مسائل مین تحقیق تھی انتہا کی
ادق مسئلون کو تھے حل کرتے دم مین — انھون نے طبیعت تھی پائی بلا کی
کہان اتنی طاقت زبان قلم مین — لکھے مدح جو اُنکے ذہن رسا کی
حدیث اور قرآن پر اُنکا عمل تھا — نہ پروا تھی ہرگز انھین ماسوا کی
رفاہ خلائق سے تھا کام اُنکو — ہزارون کی لاکھون کی حاجت روا کی
بھلا دوسرون کا کسی طرح سے ہو — یہی اُنکی تھی فکر صبح و مسا کی
بدی کا بھی بدلہ تھے نیکی سے دیتے — تھی خو اُنکی احسن الی من اساکی
کسی کی نہ غیبت کبھی آپ کرتے — شکایت اگر کی تو بس برملا کی
تصنع تورع سے تھے دور رہتے — نہ مطلق تھی بو اُنمین ریا و ریا کی
بہت درد تھا اُنکو اسلامیون کا — سدا اونکی حالت پہ رہتے تھے باکی
زر و وقت و آرام و عزت و ہمت — غرض قوم پر اپنی سب کچھ فدا کی
یہ پٹنہ گزٹ جسکو تم پڑھ رہے ہو — نشانی ہے اُس مخلص باصفا کی
ہے ام اے اے اسکول جو آج قایم — اہی کی ہی ذات اصل تھی اس بنا کی
ہے مشکل بہت دوسرون کو ملے پھر — اُنھون نے جو راہ ترقی تھی نا کی
ترقی اسلام ہوتی بہت کچھ — پہ تقدیر نے آہ کیسی دغا کی

بہت حوصلے دل مین مرحوم کے تھے
مگر زندگی نے نہ اُنسے وفا کی

دبایا تہ خاک سردار دین کو
فلک تو نے ہمپر یہ کیسی جفا کی

یہ غم کیسا آج اہل پٹنہ پہ گذرا
کہ جسکے سبب ہر کہ و مہ ہے باکی

نہ کی قدر اُنکی وہ زندہ تھے جبتک
بہت ہمنے افسوس اسمین خطا کی

رسُول مکرم نے فرما دیا ہے
سلام اونپہ ہوا ور رحمت خدا کی

کہ چالیس مومن نے ملکر کے جسپر
نماز جنازہ پڑھی اور دعا کی

تو سمجھو کہ لا ریب بخشا گیا وہ
صدا اوسپہ نازل ہو رحمت خدا کی

ہزار دن نے ملکر محمد حسن پر
نماز جنازہ بخوبی ادا کی

بقول نبی اونپہ رحمت ہو نازل
خدایا اجابت ہو میری دعا کی

تھی بیماری معمولی تپ اور لرزہ
کسی کو نہ مطلق تھا خوف ہلاکی

پہ تدبیر سے تھا نہ کوئی بھی غافل
کسی نے دعا کی کسی نے دوا کی

مگر جب اجل آپہونچتی ہے سر پر
نہ چلتی ہے پھر کچھ دوا اور دعا کی

ہوا حادثہ سخت اسلام مین یہہ
مگر قیس یون ہی تھی مرضی خدا کی

ہمیشہ تو راضی رہ اوسکی رضا پر
مشیت سے اوسکی کبھی ہو نہ شاکی

ہوئی فکر تاریخ رحلت جو مجھکو
تو عیسےٰ نے چرخ برین سے ندا کی

ہوا حادثہ ہائے کیسا یہہ مشکل
جناب محمد حسن نے قضا کی

۱۸۸۹ء

رنجیتہ کلک گوہر سلک جناب مولوی سید زین العابدین صاحب مدرس مذہب ماہیہ محمدن اینگلو عربک اسکول پٹنہ

قد مات من له من اصحاب عویل
وهو الذی هد اهم مثبج جلیل

شمس العلے مجید بدر الدجیٰ مجید
بحر العطا مفید بل ما له عدیل

لهفی علے جلیل ما ان له مثیل
قد کان لی خلیل حزنت له فحول

قلبی بحسیر وبقوت حسیر | عیش الدنی عسیر اذ فات من جمیل
قد نادبا بصوت مصراع حول فوت | اھا لفات حبر متمجد نبیل
۱۳۰۷ھ

ولہ

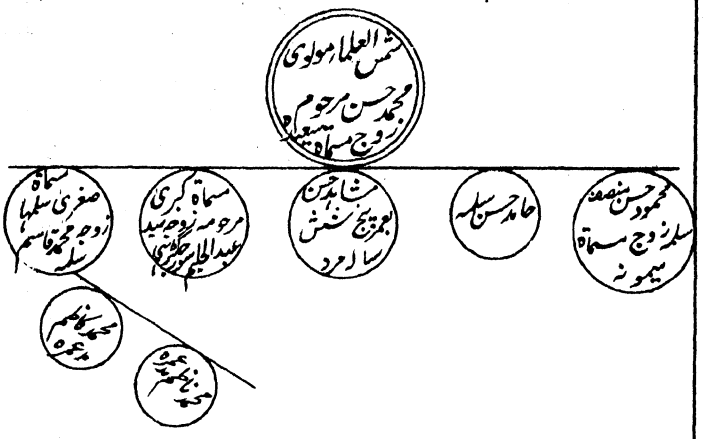
آن بحر علومیکہ تحجل زد شدہ نیسان | بارید سحاب کرمش بر ہمہ یکسان
افضل خدا کردبنا مدرسۂ علم | پرداخت بترویج علوم از رہ ایمان
اے وائے زبیہری چرخ ستم آرا | پنہان شدہ درخاک چنان نیر تابان
قدمات خبیر ورع برج علاء | ذی مجد وکرم شمس ذکا مہر درخشان
آہا لفرید حسن الخلق مجید | قد روح علما لشباب والصبیان
چون رخت اقامت طرف ملک بقا بست | ہر سوختہ دل ماتم او کرد بافغان
ازسال وفاتش قدخود آہ کشیدہ | درداکہ نہان شد بزمین آن مہ تابان

افزودہ سر یاس دگر سال رقم شد | سنہ ۱۲۹۰ فصلی
درخاک نہان شد جد اطہر ایشان
۱۲۸۸ھ

ولہ

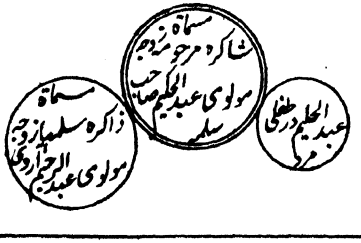
آن عالم نامی ونکو رائے | شمس العلماء بزم آرائے
گو بود محدثے جلیلے | ذی مرتبہ ذی حشم سخن زائے
ہم نام رسول وسبط اکبر | محفل آرا نکات پیرائے
برحال غریب از تفضل | الطاف نما ورحم فرمائے
ترویج علوم بود کارش | از رائے صواب عالم آرائے
پاکیزہ گلے زگلشن علم | افسردزباد جورائے وائے
دنیا نبود مقام عیشے | جز غصہ ورنج چشم بکشائے
آمد بر بیع او خزانے | صد آہ ہزار ہائے صدہائے
فصلی سن فوت او رقم شد | سکریٹریم بمرد صدوائے
۱۲۹۷ فصلی

نقشہ اُنکی اولاد و احفاد کا یہ ہی۔



مسماۃ شاکرہ مرحومہ

بنت مولانا ولایت علی قدس سرہ زوجہ مولوی حکیم عبدالحکیم صاحب سلمہ۔ یہ لڑکی نہایت پاکیزہ صفت صاحب خلق عظیم ذی مروت عفیفہ حلیمہ سلیمہ تھی اپنے پدر بزرگوار کی خو بو اسکے اندر پوری تھی نہایت نیک بخت دیندار۔ مگر افسوس کہ اسکی عمر نے وفا نہ کی عین عنفوان جوانی اکیس بائیس برس کی عمر میں اس دار رنج و محن کو چھوڑ کر داخل فردوس برین ہوئی۔ اللھم اغفرلھا وارحمھا والحقھا بآبائھا الصالحین۔ انکے صرف دو اولاد ہوئی۔ ایک عبدالحلیم جو دو ڈھائی برس کا ہو کر گذر گیا۔ اور ایک مسماۃ ذاکرہ سلمہا کہ جسکی شادی ساتھ مولوی عبدالرحیم آروی بن ناظر زکی الدین مرحوم کے ہوئی ہی۔ نقشہ اُسکا یہ ہے۔



مسماۃ صالحہ مرحومہ

بنت مولانا فرحت حسین قدس سرہ از بطن اولیٰ مسماۃ محمودہ مرحومہ زوجہ مولوی عبداللہ صاحب مدظلہ بن مولانا ولایت علی قدس سرہ آپ کی پیدائش غالباً ۱۲۵۰ھ ہجری مین ہوئی آپ اپنے خاندان کی عورتون مین نہایت ذی عقل وفہم وفراست صاحب مروت وسخاوت وحلم وتقوی اور دیندار تھین - اور فن سپہگری مین بھی خوب ماہر تھین - گھوڑے کی سواری نہایت عمدہ جانتی تھین بندوق لگانا تلوار چلانا بھی بخوبی آپ کو معلوم تھا - آپ نے اُس ملک مین رہکر یہ باتین سیکھی تھین - آپ کی شادی بارہ برس کی عمر مین ہوئی - اُسوقت سے آپ برابر ہر سفر مین اپنے زوج مولوی عبداللہ صاحب کے ساتھ رہین - گویا تمام آپ کی سفر ہی مین طے ہوئی - آپ کے اوصاف حمیدہ وشمائل ستودہ بہت کچھ ہین مختصراً عرض کیا - آپ کی اولاد تخمیناً دس بارہ ہوئین - اور سب حالت طفلی ہی مین فوت ہوئین کہ جسپر مسودا وراق ہذا کو بسبب اُنکے سفر مین رہنے کے اطلاع نہوئی - مگر تین لڑکے جوان ہوے - اُنکا شادی وبیاہ بھی ہوگیا - اُنکا مین یہان ذکر کرتا ہون - امان اللہ مرحوم جو یہین پٹنہ مین پیدا ہوے اور آپ اُنکو لیکر مع اپنے زوج مولوی عبداللہ صاحب کے ہمراہ جناب مولانا ولایت علی قدس سرہ کے ملک افغانستان کو گئین - اور تخمیناً سات برس وہان رہین - اور وہین پسر دومی مطیع اللہ مدعمرہ پیدا ہوے - اُنکو دو برس کی عمر کا لیکر ہمراہ اپنے زوج کے بعد وفات مولانا ولایت علی قدس سرہ کے پھر یہان پٹنہ تشریف لائین - اور یہان چند برس رہ کے بمعیت اپنے زوج کے ان دونون لڑکون کو لیکر ملک سوات افغانستان کو گئین - اور وہان پسر سویمی عبدالقدوس مدعمرہ پیدا ہوے اُنکے بعد آپ اس قفس عنصری کو چھوڑکر داخل علیئین ہوئین - اس سے زیادہ تفصیلی حالات مجھکو معلوم نہین - اللھم اغفرلھا وارحمھا واکحقھا مع المھاجرات اللاتی ھاجرن مع نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نقشہ اونکی اولاد کا یہ ہے

مسماۃ صالحہ
مرحومہ زوجہ مولوی
عبداللہ مدظلہ

امان اللہ
مرحوم

مطیع اللہ
مدعمرہ

عبدالقدوس
مدعمرہ

عبدالرحیم عفی عنہ مسود اوراق ہذا

مین جناب مولانا فرحت حسین قدس سرہ از بطن محل اولی مسماۃ محمودہ غفراللہ لہا - یہ فقیر تاریخ چودھوین شعبان ۱۲۵۲ھ از پردۂ کتم لباس ہستی کا پہنکر وجود مین آیا - اور چار برس کی عمر مین اول جناب مولوی عبدالرحیم صاحب مرحوم مغفور ساکن بہار سے جو یکے از خلفاے عظام بڑے حضرت قدس سرہ کے تھے - پڑھنے کو بٹھایا گیا - اور قرآن متن تمامہ اُنسے ختم کیا جب وہ بمعیت بڑے حضرت سفر ہندوستان کو روانہ ہوے - تب جناب مولوی محمد اطہر صاحب ساکن سورجگڈھہ سے سبق رجوع کیا - چنانچہ قرآن کا ترجمہ تمامہ اور بلوغ المرام اور بعض رسائل فارسی کے اُنسے پڑھے - جب وہ بھی بیمار ہوکر راہی وطن خود ہوے - تب مولوی میزان الرحمن صاحب ساکن ڈھاکہ جو شاگرد جناب مولوی زین العابدین صاحب حیدرآبادی کے تھے اُنسے تیسیر الوصول من حدیث الرسول الی جامع الاصول من اولہ الی آخرہ پڑھی - جب وہ بھی رہگراے وطن مالوف خود ہوے - تب تھوڑے عرصے تک خود حضرت والد ماجدم غفراللہ لہ سے سبق ہوا - اس طور پر کہ بعد نماز ظہر آپ اپنے کمرے مین درس دیتے - صد ہا آدمی اُسمین جمع ہوتے - تفسیر جلالین اور مشکوۃ شریف کو مین پڑھتا - اور آپ اُسکی تفسیر و شرح نہایت تفصیل سے بیان فرماتے - دوسرے لوگ صرف سماعت سے فائدہ اُٹھاتے - مگر بہت افسوس کہ یہ مشغلہ بہت تھوڑے دن رہا - آپ کے آشوب چشم و ضعف دماغ و دیگر عوارض کے ہجوم کی وجہ سے یہ درس موقوف ہوگیا - اور چند عرصے تک لہو لعب مین مین نے اپنی عمر عزیز کو بیکار صرف کیا - اسی مابین ۱۲۷۰ھ مین جناب حضرت والدہ ماجدہ ام مسماۃ محمودہ مرحومہ سے

رحلت فرمائی۔ اُسوقت عمر میری تخمیناً سولہ برس کی ہوگی۔ بعد اُسکے ایک بزرگ کی نصیحت سے خواب غفلت سے مین چونکا اور بیدار ہوا تب جناب اخی حکیم مولوی عبدالحمید صاحب مدظلہ العالی سے سبق رجوع کیا۔ صرف ونحو اور فارسی اُنسے پڑھتا رہا۔ جب ہدایۃ النحو وفصول اکبری تک پہونچا تب جناب ممدوح بشوق تحصیل وتکمیل علوم روانہ لکھنؤ ہوے۔ تب مین نے جناب والد ماجد مغفرلہ سے باصرار تمام عرض کرکے اپنا سبق جناب حضرت مولانا احمداللہ وجناب حکیم ارادت حسین غفرلہما سے رجوع کیا۔ جسکا ذکر اوپر تحریر پاچکا ہے۔ اسی مابین مین فقیر کی شادی ساتھ مسماۃ جمیلۃ النسا بنت حضرت شاہ حبیب الحسنین مرحوم ساکن موضع دیورہ پرگنہ ارول ضلع گیا سے ہوئی جسکا نسب نامہ حسب تفصیل ذیل ہی۔ عمر میری اسوقت اکیس برس کی تھی۔ مسماۃ جمیلۃ النسا بنت شاہ حبیب الحسنین بن شاہ غلام غوث بن شاہ غلام اشرف بن شاہ امام الدین بن شاہ تاج الدین بن شاہ نصراللہ بن شاہ عبدالحمید بن حضرت مولانا شاہ باز محمد دیوروی ثم بھاگلپوری۔ پورا نسبنامہ آپ کا فصل پنجم مین آویگا۔ وہان دیکھنا چاہیے۔ بعد دو ڈھائی برس کے جب جناب مولانا فیاض علی صاحب غفرلہ ملک افغانستان سے تشریف واپس لائے۔ اُسوقت حسب الارشاد جناب مولانا احمداللہ غفرلہ کے اُنسے سبق رجوع ہوا۔ یہ فقیر وجناب مولوی اشرف علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ومولوی محمد یقین مرحوم ایک ساتھ سامع وقاری ہوکر پڑھتے۔ مختصر المعانی ونورالانوار آپ ہی سے پڑھا۔ مگر چونکہ آپ کو تجرد وگوشہ نشینی بہت پسند تھی ذکراللہ ودعا وغیرہ مین بیشتر آپ اپنی عمر عزیز کو صرف کرنا چاہتے تھے۔ لہذا جبکہ جناب حضرت اخی واستاذی حکیم مولوی عبدالحمید صاحب مدظلہ العالی لکھنؤ سے تشریف واپس لائے۔ پھر سبق آپ سے رجوع ہوا۔ کچھ عرصے تک پڑھتا رہا۔ مگر جبکہ جناب حضرت والد ماجد مغفرلہ کا ۱۲۷۴ھ ہجری مین انتقال ہوگیا اور جناب حضرت اخینا الاعظم مولوی عبداللہ صاحب مدظلہ العالی بھی اپنے گھر کو خیرباد کہکر مع اہل وعیال روانہ ملک افغانستان ہوگئے۔ اُسوقت تمام گھر کا بوجھ اور خبرگیری معاش ومقدمات وغیرہ اس فقیر کے سر پر پڑا۔ ناچار شغل درس وتدریس کو چھوڑنا پڑا۔ اسی اثنا مین بتاریخ ۲۸ رمضان ۱۲۷۴ھ ہجری مین نورچشمی مسماۃ رحمت مدعہا زوجہ حکیم مولوی عبدالحکیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ پیدا ہوئین اُسکے بعد ایک اور لڑکی پیدا ہوئی جسکا نام کلثوم رکھا گیا۔ وہ پانچ چھ مہینے کی ہوکر گذر گئی۔ بعد اُسکے مسماۃ زینب مرحومہ اہلیہ عزیزی ڈاکٹر آیت اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ تاریخ ۲۳ رجب ۱۲۷۶ھ ہجری

پیدا ہوئین (اور بتاریخ ۱۱ شوال ۱۳۱۲ھ ہجری بعمر ۴۳ سال وفات پائی) وہ تخمینا دو برس کی ہوگی اور نورچشم پارہ فوادی عبدالفتاح مدعمرہ فی طاعتہ فالق الاصباح شکم مادرمین تھے۔ کہ یہ فقیر بجرم اعانت باغیان سرکار بتاریخ چودھوین شعبان ۱۲۸۰ھ ہجری اپنے مکان صادق پور سے گرفتار ہوکر جیل پٹنہ مین بھیجا گیا۔ جسکا ذکر کچھ اوپر سوانح عمری مین جناب حضرت مولانا یحییٰ علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گذر گیا ہے۔ ادھر بتاریخ ۱۱ ذیقعدہ ۱۲۸۰ھ ہجری عبدالفتاح مدعمرہ فی طاعتہ اللہ پیدا ہوے۔ نام تاریخی محمد ضمیر الحق ہے۔ الغرض پٹنہ سے بتاریخ ستائیسوین رمضان شریف ۱۲۸۱ھ مع دوسرے چند شخصون کے انبالہ روانہ کیا گیا۔ وہان قریب ڈیڑھ برس کے قیام رہا۔ جسکے تفصیلی حالات اوپر گذر چکے ہین۔ اور کیفیت مقدمہ ومصائب وآلام وہان کے بیان ہوچکے ہین۔ اعادہ کی ضرورت نہین ہی۔ وہان سے روانہ زندان لاہور ہوا۔ وہان بھی تخمینا ایک برس آٹھ مہینے قیام رہا۔ علاوہ مصائب جیل کے ضیق تنفس بھی نہایت زور وشور کے ساتھ ان دونون محبسون مین گلوگیر رہا۔ اوسپر طرہ یہ کہ سپرنٹنڈنٹ وڈاکٹر جیل لاہور ایک نہایت سخت متعصب آدمی تھا۔ شب وروز وہ ہماری تکلیف دہی کی فکر مین رہتا۔ اور مین ان ابیات کو حسب حال اپنے پڑھتا۔ ؎

قصد ظالم بسوے کشتن ماست		دل مظلوم بسوے خداست	
او درین فکر تا بما چہ کند		من درین فکر تا خدا چہ کند	

ایحضرت ناظرین مین وہان کی تکالیف ومصائب کو کیا بیان کرون۔ ایک تو وہ مقام بذاتہ مخزن آلام ہی دوسرے خاص عناد وعداوت حکام بالادست۔ اس باب مین قلم دوزبان دخامہ اشہب تیزگام محض قاصر ہے۔ بہرکیف لاہور سے روانہ ہوکر بسواری ریل ملتان پہونچا دیا گیا۔ وہان تخمینًا ایک مہینہ قیام رہا۔ اس عرصے مین ضیق تنفس کا بھی زور کم رہا۔ اور حاکم بھی رحم دل تھا۔ مگر وقت روانگی وہان کے تنفس نے پھر شدت پکڑی۔ ڈاکٹر صاحب کا خدا بھلا کرے۔ کہ جب انھون نے ملاحظہ فرمایا فی الفور حکم دیا کہ طوق اور بیڑی وغیرہ جو قریب ایک من کے مجھپر بوجھ تھا۔ اُتارا اور کاٹ دیا جائے چنانچہ صرف ایک کڑا آہنی پانون مین ڈالدیا گیا۔ کہ قیدی کی علامت باقی رہے۔ پھر ملتان سے بسواری جہاز دخانی سندھ کے دریا ہوکر بعرصہ ایک ہفتہ بشہر روڑی پہونچا۔ یہ شہر لب دریا ہی۔ اور اُسکی

دوسری جانب سکھر کا لشکر ہے۔ اور بیچ دریا مین بطور جزیرہ کے بھکھر کا قلعہ ہے۔ وہان ایک شبانہ روز جہاز کھڑا رہا۔ وہان سے چلکر ایک ہفتہ مین کوٹری کو پہونچا۔ یہ نہایت آباد شہر لب دریائے سندھ واقع ہی۔ وہان جہاز سے اُتر کر بسواری ریل کراچی بندر کو پہونچایا گیا۔ چیل تمام جیلون سے آرام کا ہی۔ وہان بھی تخمیناً ایک مہینہ مقیم رہا۔ وہان سے بسواری مرکب دخانی براہ سمندر بمبئی بھیجا گیا۔ اور وہان سے ریل پر سوار ہوکر بمقام تھانہ (جو ایک شہر کا نام ہی بفاصلہ بارہ کوس بمبئی سے وہان ایک قلعہ ہی مرمٹون کا بنایا ہوا نہایت مستحکم جو اب جیل کا کام دیتا ہی۔ اور تمام احاطہ بمبئی و پنجاب کے قیدی دائم الحبس اور بڑی بڑی میعاد والے اس جیل مین بھیجدیے جاتے ہین) مین پہونچا۔ اور تخمیناً نو دس مہینے وہان رہا۔ یہ زندان تمام قید خانون سے جنکا ذکر اوپر گذرا سخت تر نظر آیا اسکے اہل کار رشداً غلاظاً کے پورے مصداق پائے گئے۔ ان قید خانون کی کیفیت مفصل منشی محمد جعفر صاحب نے تواریخ عجیب مین لکھی ہے۔ شایقین وہان دیکھ لین۔ یہ رسالہ چونکہ اسکا موضوع نہین ہی۔ لہذا عنان قلم کو اُدھر سے پھیر کر اصل مطلب بیان کرتا ہون۔ مین جبتک وہان رہا ضیق تنفس سے بالکل رہائی رہی۔ تین برس کامل ابتداے قید سے یہان کے پہونچنے تک شب و روز نہایت سخت تنفس مین مبتلا رہا تھا۔ علاوہ شدائد قید کے یہ ایک تکلیف ایسی سخت جانگداز تھی۔ کہ اعاذنا اللہ منہا پس اس جیل مین اگر جو مجھکو رستگاری ضیق تنفس سے ہوئی۔ تو با وجود وہان کے شدائد و تکلیف کے بہت راحت و آرام حاصل ہوا۔ الغرض نو دس مہینے کے بعد وہان سے اسی قیدیون کا چالان بمبی کو روانہ کیا گیا۔ مین بھی اُس مین روانہ ہوا۔ اور وہان سے بسواری جہاز ہا دہانی بحراست مرین پلٹن روانہ پورٹ بلیر انڈمان ہوا۔ یہ راستہ اکثر جہاز بیس بائیس دنون مین طے کر لیا کرتا ہی۔ مگر جب میرا جہاز سیلون کے سمندر مین پہونچا۔ نہایت سخت طوفان کا سامنا ہوا۔ جملہ قیدی جہاز کے نیچے تو تک مین ایک کٹھرہ بنا کر جو مانند پنجرہ شیر کے تھا۔ نہایت بیرحمی کے ساتھ بند کر دیے گئے۔ ہر ایک کو دوران سرد دست و قہقہاری تھا۔ یہ غلاظت اور پاخانہ و پیشاب ملکر ایک تالاب کی سی کیفیت اُس تو تک کی ہوگئی تھی اُسمین شب و روز رہنا پڑتا تھا۔ مین اپنی نماز بخوقتی اُس نجس حالت مین بلا وضو و تیمم کسی طور پر ادا کر لیتا تھا۔ اسی حالت مین تھا کہ تائید غیبی متوجہ حال اس خستہ بال کے ہوئی۔ وہ یہ کہ ایک خلاصی جہاز کا سخت بیمار ہوا۔ کہ چند منٹ کا مہمان سمجھا گیا۔ ایسی حالت مین کپتان جہاز نے شیخ قاسم

جمعدار پلٹن کو جو ہم لوگون کے محافظ تھے - بلاکر کہا کہ دوائین انگریزی میرے پاس موجود ہین مگر مین ڈاکٹر نہین کہ جو اسکا استعمال کرا سکون - پس اگر تمھارے پاس کوئی ڈاکٹر ہو تو لے آؤ - کہ اس مریض کا علاج کرے - چونکہ اُنکی پلٹن مین کوئی ڈاکٹر نہ تھا - اور مجھکو اکثر اوقات زبانی تلاوت قرآن واشعار حافظ وغیرہ پڑھتے سنا تھا - لہذا مجھکو خواندہ شخص سمجھکر وہ میرے پاس آئے - اور یہ کیفیت بیان کی - اول تو مین نے کچھ عذر کیا - کہ مین حکیم اور ڈاکٹر نہین ہون کہ علاج کرون - اور خاصکر اودیہ انگریزی کو تو بالکل جانتا ہی نہین ہون لیکن اُنکے اصرار پر اُسکو لطیفہ غیبی سمجھکر متوکلاً علی اللہ قبول کر لیا - اُنھون نے فی الفور اُس کٹھگھرہ کا تالا کھول کر اُسمین سے مجھکو نکال کر کپتان کے سامنے لیجا کر کھڑا کر دیا - اُس وقت مجھکو یہ شعر شیخ سعدی رح کا حسب حال اپنے یاد آگیا - شعر

الا لا تحزنن اخ البلیہ	وللرحمن الطاف خفیہ

کپتان نے پوچھا کہ تم ڈاکٹر ہو - قبل اسکے کہ مین کچھ بولون جمعدار صاحب نے جواب دیا - کہ صاحب یہ بہت اچھا ڈاکٹر ہی - کپتان فی الفور مجھکو مریض کے پاس لیگیا - مین نے جو دیکھا تو وہ غشی کی حالت مین تھا پیٹ نہایت پھولا ہوا مشک کی سی کیفیت اور منھ سے کف جاری پیشاب پائخانہ بند آخری حالت اُسکی نظر آئی - مگر نبض مین انتظام پایا - توکل بخدا مین نے کپتان سے پوچھا کہ دوائین کہان ہین - وہ مجھکو اپنے کمرے مین لیگیا - اور ایک الماری کھولدی اُسمین دواؤن کی شیشیان بکثرت موجود تھین - اور سب پر چٹ سفید لگی ہوئی تھی - مین انگریزی جانتا نہین - نا چار ہر ایک شیشی کو کھولکر دیکھنا شروع کیا - بہت جلد مجھکو ایک شیشی روغن بید انجیر کی ملگئی - اور اُسکے بعد ایک شیشی روغن بادیان اور روغن فودنج کی بھی مل گئی - مین ان تینون دواؤن کو لیکر مریض کے پاس آیا - چونکہ اُسکا دانت بالکل بیٹھا ہوا تھا - مین نے کپتان سے کہا وہ فی الفور ایک آلہ آہنی لے آیا - اور منھ اُسکا کھولا - مین نے ایک تولہ روغن بید انجیر مین دو تین قطرہ روغن بادیان و پرمنٹ ڈال کر مریض کے منھ مین چھوڑ دیا - اور اوپر سے تھوڑا گرم پانی دیدیا - تا دوا فرو ہو جائے - تھوڑے عرصے کے بعد اُسکو ایک دست نہایت عفن و کثیر المقدار آیا - کہ جس سے مریض کا نفخ شکم کم ہوا - اور آنکھین کھولدین - اور افاقہ شروع ہوگیا - بمشاہدہ اس حال کے کپتان نہایت خوش ہوا - جمعدار شیخ قاسم صاحب نے سفارش کی - کہ یہ قیدی اُس کٹھگھرہ سے نکال کر باہر رکھا جائے - جمعدار صاحب کے کمرے کے پاس کپتان نے منظور کیا - مین اُسوقت سے وہین

رہنے لگا۔ کھانا بھی مطبخ جمعدار سے ملنے لگا۔ تمام دن رات پلٹن کے سپاہی گھیرے رہتے۔ مین قرآن پڑھ کر انکو سنایا کرتا۔ شدت طوفان سے حالت یہ ہوئی کہ جہاز راستے سے بہک گیا۔ ہر ایک کو زندگی سے مایوسی ہوئی۔ کپتان نے بھی مایوس ہوکر آخر تدبیر یہ کی کہ مستول وغیرہ کاٹ کر گرا دیا۔ اور جہاز کو تختہ بند کرکے مانند پیپے اور صندوق کے سمندر مین چھوڑ دیا۔ کہ جدھر چاہے جائے ۱۷ سترہ دن یہ کیفیت رہی کہ خلاصیون کو بھی ہوش نہ رہا۔ کھانے پینے کا کسکو ہوش تھا۔ بعد اسکے کہ جب طوفان کم ہوا تو نک کا تختہ اوپر کا کھولا گیا۔ جہاز مرمت کیا گیا۔ راستہ پر لایا گیا۔ پانی میٹھا اور چاول دال وغیرہ قریب اختتام پہونچ چکا تھا۔ ایک ہفتہ کی دیر اگر اور ہوتی تو سب لوگ گرسنہ وتشنہ ہلاک ہو جاتے۔ الغرض وہ بائیس ۲۲ دن کا راستہ ایک مہینے اکیس دن مین طے کرکے پورٹ بلیر انڈمان مین پہونچا۔ جناب مولانا احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ قیدیون کی خبر آمد سنکر وہان گھاٹ پر موجود تھے۔ قیدی لوگ بذریعہ کشتی کے جب جہاز سے اُتارے جانے لگے۔ آپ نے اُنسے ملکر میرا حال پوچھا۔ اتنے مین مین بھی ایک کشتی مین وہان پہونچگیا۔ آپ نے بہ آواز بلند پکارا۔ اس کشتی مین مولوی عبدالرحیم بھی ہین۔ مین نے لبیک کہی اور فی الفور کشتی سے کود کر آپ کے بغلگیر ہوگیا۔ یہ پورے چار برس کے بعد جو آپ سے ملازمت حاصل ہوئی۔ اُسکی کیفیت تحریر کے لائق نہین۔ آپ کو اس حالت مین دیکھنے کا غم اور قدمبوسی کی خوشی کچھ عجب دورنگی کیفیت تھی۔ میرے پاس ایسے الفاظ نہین۔ کہ جو اونکی تصویر کھینچکر بہ ناظرین کرسکون۔ بعد اُسکے جناب مولانا یحییٰ علی رحمۃ اللہ علیہ وسید نامیان عبدالغفار صاحب و دیگر رفقا بھی آتے گئے۔ اور ملتے گئے۔ منشی محمد جعفر صاحب اُسوقت ایک دوسرے ٹاپو مین سرکار کی طرف سے مامور تھے۔ اُنسے اُسوقت ملاقات نہوئی۔ دو چار روز مین وہ بھی ہماری خبر سنکر آئے۔ اور ملاقات ہوئی۔ دو روز تک مین داخل ہسپتال رہا۔ کیونکہ بسبب تکان راہ کے بیمار ہوگیا تھا۔ جب وہ جہاز جسپر ہم لوگ آئے تھے۔ وہان سے روانہ ہوگیا۔ اور جملہ قیدی ہمارے ہمراہی ڈویزنون مین متفرق پر بھرتی ہوگئے مین بھی ڈویزن نمبر ۲ مین بھرتی ہوگیا۔ مگر جناب منشی سید اکبر زمان صاحب ہیڈ منشی چیف کمشنر بہادر و جناب حافظ مولوی جمال احمد صاحب کورٹ منشی ڈپٹی کمشنر بہادر نے میرا بستر اجمعدار سے کہکر اُٹھا لے آئے۔ اور جناب حافظ صاحب موصوف کے مکان مین جو صرف چند قدم کے فاصلہ پر مکان سکونتی مولانا احمد اللہ و مولانا یحییٰ علی علیہما الرحمۃ

والغفران سے تھا کر دیا۔ مین روزانہ علی الصباح اپنے ڈویزن مین چلا آتا۔ اور دوسرے قیدیون کے ساتھ پریڈ پر کھڑا ہو جاتا جمعدار اُس ڈویزن کا ہندو تھا۔ مگر ہمپر مہربانی کر کے کسی آسان کام مین دیدیا کرتا اسی طرح پر دو مہینے گذرے تھے۔ کہ ایک جگہ محرری کی گھاٹ پر خالی ہوئی۔ جناب چیف کمشنر صاحب نے حسب معمول و قانون وہان کے حکم دیا۔ کہ جتنے قیدی پڑھے لکھے ہین۔ اور وہ ہنوز مشقت مین ہین کسی تحریری کام مین نہین ہین۔ اُنکی فہرست بنا کر دو۔ چنانچہ جناب ہیڈ منشی صاحب نے ایک فہرست ایسے لوگون کی تیار کی۔ کہ جسمین چودہ آدمی کے نام تھے نمبروار۔ چونکہ مین ازبسکہ نو وارد تھا۔ لہذا میرا نام سب کے اخیر مین اُس فہرست کے درج کیا گیا۔ صاحب بہادر نے حکم دیا۔ کہ یہ چودہ آدمی واسطے ملاحظہ کے بلائے جاوین۔ چنانچہ اسکا پروانہ ہر ہر ڈویزن کے جمعدار کے پاس بھیجدیا گیا۔ کہ وہ جمعدار اُس قیدی کو لیکر فلان وقت صاحب کے بنگلہ پر حاضر ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ سب قیدی نمبردار کھڑے کر دیے گئے یعنی جو قیدی کہ اول اُس جزیرہ مین پہونچا تھا۔ اُسکا نمبر اول تھا اور جو اُسکے بعد آیا تھا۔ اُسکا اُسکے بعد ہلم جرّا سب کے آخر مین تھا۔ ہیڈ منشی صاحب فہرست لیکر کھڑے ہو گئے۔ اور صاحب بہادر نے ایک سرے سے ملاحظہ شروع کیا۔ اُس فہرست مین ہر ایک کا نام و نمبر و ولدیت و سکونت اصلی و مقدمہ و تاریخ فیصل مقدمہ و جرم و تاریخ وصول انڈمان وغیرہ درج تھا۔ صاحب بہادر ہر ایک شخص کے پاس آکر کھڑے ہوتے۔ اور ہیڈ منشی کل کیفیت مندرجۂ فہرست پڑھ کر سنا دیتا۔ اور بڑے بڑے عملے ہیڈ کلارک و جمعدار وغیرہ ساکت کھڑے تھے کسی کی مجال نہ تھی کہ ایک حرف بھی سفارش کا کسی کی نسبت کر سکے۔ ایسی حالت مین جملہ چودہ آدمی اپنا اپنا دھیان اُس قادر مطلق و فعال برحق کیطرف لگائے ہوے کھڑے تھے۔ کہ پردۂ غیب سے کیا ظہور مین آتا ہے۔ چونکہ معمول تھا۔ کہ پرانے نمبر کا آدمی مقرر کیا جاتا تھا۔ لہذا مین محض مایوسی کی حالت مین سب کے اخیر مین کھڑا تھا۔ کہ صاحب بہادر ہر ایک کو ملاحظہ کرتے ہوے میرے پاس آکر کھڑے ہو گئے۔ اور ہیڈ منشی کو اشارہ منظوری کا کیا منشی صاحب نے فی الفور منظوری کا لفظ ہمارے نام کے محاذی اُس فہرست مین لکھکر پیش کیا۔ صاحب نے اُسی جگہ کھڑے کھڑے دستخط کیا۔ اور چلے گئے۔ اُسکے بعد مین منشی ہو گیا۔ جسمین روپیہ ماہواری مقرر ہو گیا۔ منشیون کا سا لباس پہننے لگا۔ اور گھاٹ پر محرری کا کام کرنے لگا۔ ساڑھے تین سو قیدی اُس ڈویزن مین بھرتی تھے۔ اور ایک جمعدار جسکو وہان

کے اصطلاح مین ڈویزن کہتے تھے ۔ اور ایک سب ڈویزن اور دو محرر مقرر تھے ۔ اُس گھاٹ پر ہمیشہ دو محرر مقرر رہتے تھے ۔ یہ دونون باری باری وہان کام کرتے یعنی ایک ضرور حاضر رہتا ۔ ایک آتا تب دوسرا اپنے حوائج ضروری کو جاتا ۔ کپتان ڈاروٹ صاحب ہاربر ماسٹر ہمارے افسر تھے ۔ نہایت رحم دل اور نیک مزاج آدمی تھے ۔ میرے ساتھی سید اللہ شاء اللہ صاحب ساکن باندہ جو ایک نہایت عمر رسیدہ آدمی بمقدمہ بغاوت وہان گئے تھے ۔ ہم اور وہ دونون آپسمین محبت و اتفاق کے ساتھ رہنے لگے ۔ کام یہ تھا کہ جنبی کشتیان روز باہر سے آوین یا اُس ٹاپو سے باہر کو جاوین ۔ سب کی تلاشی لینا ۔ کہ کوئی شی ناجائز یا کوئی قیدی بلا حصول آمد و رفت نہ کرے اور ہر ایک کشتی کی آمد و رفت کا وقت و تعداد مسافر و اسباب وغیرہ درج کتاب ہو اور سرکاری پروانجات و خطوط وغیرہ بھی دوسرے ٹاپوون کو روانہ کیے جاتے ۔ اور جو دوسرے ٹاپو سے آوے ۔ وہ ہر ایک صاحب کے بنگلے پر بھیجدیا جاوے ۔ اسی طرح تین برس کامل مین اُس گھاٹ پر محرر رہا ۔ چونکہ مین اُسوقت جوان تھا اور میرے ساتھی میر اللہ شاء اللہ صاحب بوڑھے تھے ۔ لہذا جب کبھی دوسرے ٹاپوون کی کمان ہوتی یعنی دوسرے ٹاپوون مین جا کر کام کرنا پڑتا تو مین ہی جاتا ۔ القصہ تین برس مین اسی کام مین رہا ۔ پھر وہان سے کمسریٹ ڈپارٹمنٹ مین تبدیل کر دیا گیا ۔ ایک برس وہان کام کیا ۔ پھر سٹلمنٹ ڈپارٹمنٹ مین تبدیل ہوا ۔ اور ماتحت مسٹر کرامس صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کے کام کرتا رہا ۔ اور نیز کچھ شغل تجارت بشراکت ایک فری ذکان دار کے کرتا رہا ۔ چنانچہ جب مین ہڈوٹاپو کو تبدیل ہوا کہ جسکا ذکر آیندہ آویگا ۔ اُسوقت اُس کاروبار کو اُٹھا کر اپنے جا رسو روپیہ کے جو بطور نفع کے بچا تھا ۔ معہ صندوق کتاب وغیرہ ایک دوست دکاندار پاک کے پاس رکھدیا ۔ اسی اثنا مین شیر علیخان حجام افغانی نے وحشیانہ حرکت یہ کی کہ لارڈ میو صاحب کو مار ڈالا جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ۔ اور حکام پورٹ بلیر جملہ قیدیون کی طرف سے بدظن ہو گئے خصوصاً مسلمانون کی طرف سے ۔ کیونکہ وہ قاتل بھی تو مسلمان ہی تھا ۔ لہذا جملہ قیدی عمدہ دار مسلمان جو اُس صدر ٹاپو اس آئیلینڈ مین مقیم تھے مفصل کے ٹاپوون کو تبدیل کر دیے گئے ۔ اور وہان سے ہندو بلا کر اُسجگہ پر معمور کیے گئے ۔ چنانچہ یہ فقیر بھی ہڈو مڈیل ڈپارٹمنٹ مین تبدیل کر دیا گیا ۔ وہان ماتحت مسٹر جارڈن صاحب اپاتھی کیری کے مقرر ہوا ۔ صاحب موصوف ازبسکہ غصہ ور اور تند مزاج مشہور و معروف تھے ۔ جو محرر یا جمعدار اُنکے ماتحت مقرر کیا جاتا ۔ اُسکو وہ خود بھی خوب مار پیٹ کرتے اور کورٹ

مین بھیجکر سزا دلا کر جیل بھجوا دیا کرتے۔ اور سخت کلامی اور گالی گلوچ تو ایک ادنیٰ بات تھی۔ لہذا مجھکو اور میرے تمام احباب کو اس تبدیلی کا ازبسکہ رنج والم ہوا۔ لیکن کرنا کیا تھا مجبوراً جانا پڑا جب مین وہان پہونچا۔ کام اُس ہسپتال کا اور کتابین جسٹر اور رپورٹ وغیرہ کی نہایت ابتر پائین۔ کیونکہ کوئی محرر ایک مہینہ بھی مستقل طور پر وہان کام کرنے نہین پاتا تھا۔ کہ سزایاب ہو جاتا تھا مین نے متوکلاً علی اللہ نہایت خوف کی حالت مین اپاتھی کیری صاحب سے کہا۔ کہ صاحب یہان کے دفتر کی حالت نہایت ابتر ہی۔ نہ سکین کا کوئی رجسٹر مرتب ہی۔ اور نہ رپورٹ کی کوئی کتاب ہے مین اس کام کے کرنے سے مجبور ہون۔ جبتک کہ مجھکو کتابین نہ ملین۔ اور دو مہینے کی مہلت ملے تاکہ مین ساری کتابون کو مرتب کرون چنانچہ صاحب ممدوح نے منظور کیا۔ اور فی الفور چھ عدد کتابین سادی کمسریٹ سے انڈنٹ کر کے منگا دین۔ ہمرہ ہسپتال جملہ ہسپتالہاے پورٹ بلیر سے بُرا تھا۔ وہان چھ قسم کے ہسپتال تھے۔ دو مردون کیواسطے۔ اور ایک عورتون کے واسطے۔ ان تینون مین ہر قسم کے مرض داخل ہوتے۔ اور دو پاگلون کے ہسپتال تھے ایک نیم پاگل کیواسطے اور ایک پورے پاگل کیواسطے۔ اور ایک جذامی اور کوڑھیون کیواسطے۔ یہ کام ایسا سخت تھا کہ ایک آدمی اسکو ہرگز نہین کر سکتا تھا۔ اور اُسپر طرہ یہ کہ حاکم مافوق ایسا تند مزاج کہ ایک بات اُس سے دریافت کرنا متعسر بل محال۔ اور مین ایک نیا آدمی کہ کچھ بھی ان کامون سے واقفیت نہین۔ بہرکیف اللہ پر توکل کر کے مین نے کتابون کو درست کرنا شروع کر دیا۔ اور جتنی کتابین انگریزی مین وہان تھین ہر ایک کا ہیڈنگ یعنی سرنامہ انگریزی رائیٹر سے دریافت کر کے اپنی کتابون کو اُسکے موافق درست کر ڈالا۔ ایک مہینے مین ساری کتابین مرتب کر کے دوسرے مہینے کے شروع مین اپاتھی کیری صاحب کو ہر ہر سوال کا جواب دینا شروع کر دیا۔ اور جو کچھ وہ دریافت کرتے وہ مین بتا دیتا۔ اور خود اول رپورٹ تیار کر کے اُسکا ترجمہ اپاتھی کیری صاحب کو کرا دیتا۔ تب تو صاحب موصوف نہایت خوش ہوے۔ اور فی الجملہ نگاہ عنایت کرنے لگے۔ اور دوسرے مہینے مین تو مین نے اپاتھی کیری صاحب کو ایسی آسانی دی کہ اُنکو کوئی رپورٹ وحساب مہینے کے اختتام پر خود نہ بنانا پڑا۔ بلکہ مین نے اول تیار کر لیا۔ اور اُنکو صرف ترجمہ اُسکا کرا دیا۔ جب اُنھون نے اُس حساب کو صحیح اور موافق انگریزی کے پایا تو زیادہ تر خوش ہوے۔ اسی درمیان مین خانسامان نے اپاتھی کیری صاحب کو دیکھا کہ اُنکے بدن پر تمام دیہے کے داغ سیاہ سیاہ بکثرت موجود ہین۔ اُس خانسامان نے صاحب سے

ذکر کیا۔ کہ آپ کے منشی کے پاس اسکی دوا نہایت عمدہ موجود ہے جس سے بہت لوگ شفا پا چکے ہین۔ اپاتھی کیری صاحب چونکہ عرصہ دراز سے اُس مرض تکلیف دہ مین مبتلا تھے۔ اور بہت کچھ ڈاکٹری دوا کر چکے تھے۔ لہذا جب وہ ہسپتال مین آئے۔ مجھسے دریافت کیا اور اپنا بدن کھولکر دکھلا دیا اُس گورے بدن پر بیسیون داغ سیاہ اُبھرے ہوے نظر آئے۔ مین نے کہا کہ اگر آپ تھوڑا لُبان منگوا دیجیے۔ تو مین ایک ہی دن مین اسکی دوا تیار کیے دیتا ہون۔ صاحب نے فی الفور دو پونڈ لُبان کا انڈنٹ کمسریٹ کو بھیجدیا۔ وہانسے دو روز مین وہ لُبان پہونچا۔ مین نے لگی ہانڈی مین بطور نمابھبکے کے ایک شیشی مین کھینچکر صاحب کو دیا۔ دو چار ہی روز کے لگانے مین بہت کچھ فائدہ اُسکا معلوم ہوا۔ نہایت خوش ہوے۔ اور ہسپتال مین جب آئے۔ مجھسے ذکر کیا۔ مین نے کہا کہ جبتک اُس جگہ کا چمڑا صاف ہوکر اصلی رنگ نہ پیدا کرے آپ برابر لگاتے چلے جائیے۔ چنانچہ بمنہ وکریمہ تعالےٰ عرصہ ہفتہ عشرہ مین وہ بالکل صاف ہوگیا۔ تب تو ازحد خوش ہوے۔ اور ڈاکٹر ریڈ صاحب جنرل ڈاکٹر جو ہفتہ مین ایک بار واسطے ملاحظہ ہسپتال کے تشریف لایا کرتے تھے۔ اُنھے ذکر کیا۔ اور اپنا بدن کھول کر دکھلایا۔ اور ساری کیفیت اُسکی بیان کی۔ اور کہا کہ اس ہسپتال مین بہت لوگ اس عارضہ مین مبتلا ہین۔ اگر آپ حکم دین اس دوا کا استعمال انلوگون کو کرایا جائے۔ جنرل ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ بغیر منظوری گورنمنٹ کوئی دوا ہسپتال مین استعمال مین نہین لائی جاسکتی۔ اور منظوری گورنمنٹ کے واسطے ضرور ہے کہ لکھا جائے۔ کہ یہ دوا کیونکر اور کہان سے ہاتھ لگی۔ اُسوقت مجھکو اپنی رپورٹ مین لکھنا پڑیگا کہ یہ دوا ایک ہندوستانی قیدی سے مجھکو معلوم ہوئی۔ اور یہ نہایت شرم کی بات ہے کہ ہندوستانی قیدی کا نام مشتہارات ولایت مین چھپے۔ اور ملکہ کے حضور تک پہونچے۔ لہذا مین اسکو اس ہسپتال مین استعمال کرانیکا حکم نہین دیسکتا۔ اپاتھی کیری صاحب ساکت ہوگئے۔ اور تخمیناً دو برس تک اُنکے ماتحت اُس ہسپتال مین نہایت راحت و آرام کے ساتھ کام کرتا رہا۔ بعد اُسکے جب صاحب کی بدلی مدراس کو ہوئی روغن لُبان اُتارنے کی ترکیب صاحب نے مجھ سے سیکھ لی۔ اور دوسیر لُبان منگوا کر اُسکا روغن مجھسے اُتروا کر اپنے ہمراہ ایک بوتل مین لے لیا۔ اور ایک سرٹیفکیٹ نیک چلنی کی دی۔ اور جنرل ڈاکٹر صاحب سے زبانی بھی بہت کچھ سفارش کی۔ بعد اُسکے اُنکی جگہ پر فلپ صاحب اپاتھی کیری آئے۔ وہ نہایت خوش اخلاق و نرم مزاج آدمی تھے۔ ہم سب لوگون کو اُنکے آنے کی خوشی ہوئی۔ لیکن کچھ عجب قدرت خدا کی اُنکے آنے کے تھوڑے ہی

دن بعد برخلاف توقع وامید اُنسے تکلیف پہونچی - اور اُنھون نے ہماری شکایتین جنرل ڈاکٹر صاحب سے کردین - مگر چونکہ ڈاکٹر صاحب ممدوح ہمارے حال سے واقف تھے - اُنھون نے اُسپر کچھ کان نہ رکھا جب زیادہ ترفلاپ صاحب کومین نے اپنے سے برہم پایا - ڈاکٹر صاحب سے عرض کرکے مین چاٹم ہسپتال کو تبدیل ہوگیا - وہان ایک برس رہا - چونکہ حسب قانون مجریہ پورٹ بلیر مین اب دکان داری کا پیشہ کرنیکا مستحق ہوگیا - مین نے یہ خیال کیا کہ اس سرکاری ملازمت مین جناب حضرت مولانا احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت سے محروم رہتا ہون - اور وہ نہایت کمزور وضعیف ہوگئے ہین - اور محتاج خبر ہیں - بہتر یہ ہو کہ مین لیسنس پیشہ وری کا لیلون - اور مولانا کو بھی اپنے ہمراہ کرلون - تاہم دونون ایک جا رہکر اپنا غم غلط کرین - اور مین مولانا کی خدمتگزاری سے بھی شرف حاصل کرون - اور وہ چار سو روپیہ جو بوقت سب ڈیلی راس آئیلینڈ سے ہڈو کو ایک دوکاندار کے پاس رکھدیا تھا - اُسی روپیہ سے دکان کرلونگا - چنانچہ مین نے درخواست حصول لیسنس پیشہ وری بحضور ڈسٹرکٹ افسر کے کردی - بعد بہت گفت وشنود کے عرصہ دراز مین وہ درخواست منظور ہوئی - اور مین ہسپتال کے کام سے مستعفی ہوکر موضع ابراڈین کو تبدیل ہوگیا - کیونکہ وہ سدر ضلع کا صدر تھا - اور وہان پولس اور پلٹن بکثرت موجود تھے - جب مین چاٹم سے چلا - اُسوقت صرف تیس ۳۰ روپیہ میرے پاس موجود تھا - جب ابراڈین پہونچا - اُسوقت ایک مکان سرکاری جو عین موقع دکانداری پر تھا - نیلام ہو رہا تھا - مین نے فی الفور اُسکو اُسی تیس ۳۰ روپیہ مین خریدلیا - اب بجز چند آنون کے میرے پاس اور کچھ نہ رہا - خیر مین نے اُس مکان کو خرید کر اُسمین اپنا اسباب وغیرہ رکھکر دوسرے روز راس آئیلینڈ کو گیا - اور چاہا کہ اُس رکھے ہوے روپیہ کو لیکر اسباب دکانداری اور نیز خورد ونوش کیواسطے چاول دال لے آؤن - جب وہان گیا اور اپنے دوست سے ملاقات کی - اُسکا حال نہایت ابتر و مفلس پایا معلوم ہوا کہ اُسکا مکان و دکان وکل اسباب جلکر خاک وخاکستر ہوگیا - اب اُسکے پاس کیا تھا جو ایک کوڑی بھی دے - اُسوقت کی کیفیت غم واندوہ کی ایسی نہین جو حیطہ تحریر مین آئے - کیونکہ کل دارومدار ہمارے کام کا اُسی روپیہ پر تھا - اُسی کے بھروسے پر لیسنس حاصل کیا تھا - اب اگر پھر جسارت قہقری کرون اور سرکار سے اُسی عہدۂ قدیم کے ملنے کی درخواست کرون تو ہرگز قرین اجابت نہوگی - بلکہ سزایاب ہونیکا خوف ہے - کیونکہ وہ جیل خانہ ہے وہان ہر کام اپنے اختیار سے کرنا متعسر بل محال - الغرض مین نہایت متفکر غم واندوہ سے بھرا ہوا ایک دوسرے

دُکاندار کی دُکان پر جو وہ بھی ہمارے دوستون مین سے تھے۔ جا بیٹھا۔ وہ نہایت خوش ہوے۔ اور آنیکا سبب پوچھا۔ مین نے اپنے لیسنس لینے کا حال اور ابراڈین مین دُکان خریدنیکا حال اُنسے بیان کیا۔ مگر روپیہ کی بربادی کا حال اُنپر ظاہر نہ کیا۔ اُنھون نے باصرار تمام مجھسے کہا کہ آپ کو جسقدر اسباب کی ضرورت ہو مجھسے لیجیے۔ چونکہ میرے پاس روپیہ نہ تھا۔ اس بات کو ٹالدیا۔ لیکن جب اُنکا اصرار حد سے زیادہ ہوا تو کہنا پڑا۔ جب اُنھون نے روپیہ کے تلف ہونیکا حال سُنا۔ بہت افسوس کیا۔ اور پہلے سے زیادہ اصرار مال لینے پر شروع کیا۔ بلکہ بلا درخواست ہماری تخمیناً پانسو روپیہ کا اسباب جو وہان کی دُکانداری کیواسطے ضروری ہوتا ہے۔ کپڑا اور ظروف برنجی و مسی وغیرہ علٰحدہ کرکے اور اُسکی ایک فہرست تیار کرکے ایک مزدور بلاکر میرے ہمراہ کردیا مین نے اُسکو اپنے ہمراہ لاکر دوکان مین رکھدیا۔ اور بیچنا شروع کردیا۔ اسکے تھوڑے ہی عرصہ بعد بعض احباب جو ملازم سرکاری تھے۔ اور وہ بارک مین رہا کرتے تھے۔ وہ کچھ روپیہ ہمارے پاس امانتاً رکھنے کو لائے مین نے انکار کیا۔ کہ میرا گھر مٹی کا ہے مبادا کوئی چور آکر صندوق توڑ کر لیجاوے تو مین اسکے تاوان کا متحمل نہین ہوسکتا ہون۔ جب اُنھون نے بہت کچھ اصرار شروع کیا مین نے کہا کہ ایک شرط پر لے سکتا ہون کہ اس روپیہ سے مین اپنا کاروبار دُکان داری کرون۔ اور جب آپکو اپنا روپیہ جزواً یا کُلاً واپس لینا ہو تو پندرہ دن قبل مجھکو اطلاع کیجیے مین روپیہ بہم پہونچا کر آپ کو دیدون گا۔ چنانچہ اُنھون نے اس شرط کو منظور کیا۔ مین نے روپیہ لیکر کلکتہ جہاز پر روانہ کردیا۔ وہان سے مال منگا کر بیچنا شروع کیا۔ پھر تو اسی طور پر اور بہت سے لوگ روپیہ لاتے گئے۔ اور مین اُسی شرط مذکورہ بالا پر روپیہ لیتا چلا گیا۔ حتےٰ کہ دس بارہ ہزار روپیہ میرے پاس جمع ہوگیا۔ مین نے پٹنہ سے مولوی محمد یقین صاحب کو بلا کر کلکتہ مین اپنا ایجنٹ مقرر کیا۔ اور اُنکا فی صدی پانچ روپیہ کمیشن مقرر کرکے مال منگانا شروع کیا۔ اب تو بعون اللہ و قدرتہ میرا ہاتھ خوب کشادہ ہوگیا۔ اور قریب قریب سو روپیہ ماہواری کے خالص منافع ملنے لگا۔ اور دوسرے دُکانداروں کو بھی جو کلکتہ سے مال منگایا کرتے تھے۔ مولوی محمد یقین صاحب مرحوم کی طرف رجوع کرادیا۔ اور اُس روپیہ کا ضامن مین خود ہوا۔ پھر تو مولوی صاحب مرحوم کو بھی تخمیناً سو روپیہ ماہواری ملنے لگا۔ پس اے حضرات ناظرین اسجگہ ایک بات لائق غور و فکر ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب مین راس آئیلینڈ سے پٹنہ کو تبدیل ہوا۔ باعث تندمزاجی

مسٹر جارڈن صاحب اپاتھی کیری وہان کے مین اپنی جان پر نہایت خائف و ترسان تھا۔ اور اپنی اس تبدیلی سے نہایت ناخوش و تنگدل حتی کہ موت کو زندگی پر ترجیح دیتا تھا۔ اُسوقت رب رحیم و کریم نے اُس حاکم کو مہربان بنا دیا۔ اور پھر جب اُنکی تبدیلی ہوئی۔ اور فلپ صاحب اپاتھی کیری آئے جو نہایت خوش خلق اور نیک مزاج تھے۔ اور مین اُنکے آنے سے نہایت خوش تھا۔ اُسوقت اُس مصرف القلوب نے اُنکے دل کو ہماری طرف سے پھیر دیا۔ اور ہمنے تکلیف اُٹھائی۔ اسی طور سے مین نے باعتماد اُس چار سو روپیہ کے جو پس ماندہ تھے سرکاری ملازمت کو چھوڑکر دُکانداری اختیار کی۔ اللہ تعالے نے اُس روپیہ کو تلف کرا دیا۔ پھر جب مین نہایت پریشان غم و ہم کے گرداب مین مبتلا ہوا۔ اُس قادر مطلق نے محض اپنے فضل عمیم سے دستگیری کی۔ اور ہزار ہا روپیہ بلا منت و احسان احدی جمع کرا دیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار لعلکم تتقون ۰۔ بات یہ ہو کہ انسان کو ہرگز ہرگز اسباب و سامان ظاہری پر تکیہ اور بھروسا نہ کرنا چاہیے۔ اور ہر وقت و ہمہ آن اُس فعال مطلق پر توکل کرنا چاہیے۔ اور اُس سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالی جسپر مہربان ہوتا ہی۔ اُسکے اسباب ظاہری کو منقطع کر دیتا ہی۔ تا اُسکے دل کو علاقہ مع اللہ و توکل علے اللہ پیدا ہو۔ اور جس سے خداوند کریم ناراض ہوتا ہی اُسکو اُسی سامان ظاہری مین ڈھیل دیکر غافل کر دیتا ہے حتی کہ وہ کہنے لگتا ہی۔ انما اوتیتہ علے علم۔ نعوذ باللہ منھا الغرض مین نے سات برس یہ دُکانداری کی۔ اور بہت کچھ چاہا کہ جناب مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اپنے پاس لاکر رکھون۔ لیکن تقدیر ایزدی نے محروم رکھا۔ جسکا ذکر مین اوپر کر چکا ہون۔ اسی درمیان مین مین نے سرکار مین درخواست دی واسطے حصول اجازت بلانے اپنے فرزند عبد الفتاح کے۔ چنانچہ وہ درخواست منظور ہوئی۔ اور عبد الفتاح کو مین نے بلا لیا۔ اور تخمینا پندرہ سولہ مہینے وہ وہان رہے۔ اس درمیان مین مین برابر اُنکے پڑھانے لکھانے مین سعی بلیغ و کوشش بایلیق کرتا رہا۔ اور دُکانداری کا فن بھی بتاتا گیا۔ مگر افسوس کہ وہان کی آب و ہوا اُسکے مزاج کے موافق نہوئی۔ اور وہ سخت بیمار ہو گیا۔ وجع مفاصل و ورم طحال وغیرہ مین مبتلا ہو گیا۔ ہر چند علاج ڈاکٹری وہان کرتا رہا۔ مگر جب کچھ فائدہ نہ دیکھا۔ ناچار ارادہ ہوا کہ اُسکو مکان کو واپس کر دون۔ اُسوقت خیال ناقص مین اس ظلوم جہول کے یہ بات گذری۔ کہ مجھپر مقدمہ کا ثبوت بہت کم ہو اور نیز جان لارنس صاحب گورنر جنرل کے پاس جب ہم لوگون کی درخواست اپیل گذری تھی۔ اُسپر اُنھون نے حکم دوام حبس کو منسوخ کر کے ناصدور

حکم ثانی قید وعبور دریاے شور کا حکم دیا تھا - لہذا خیال مین یہ بات گذری - کہ اسوقت لارڈ رپن صاحب گورنر جنرل ہین جو نہایت رحم دل اور نیک مزاج مشہور ہین - اور ہم لوگون کی قید کو بھی قریب انیس برس کے گذر گیا - اُس صدور حکم ثانی کا وقت بھی پہونچ گیا ہے - اگر اسوقت مین کوئی تحریک رہائی کی کیجاے تو غالبًا مفید پڑیگی - اور گوہر مراد ہاتھ مین آویگا - چنانچہ منشی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو ہمارے ساتھ قید ہوے تھے - اُنھون نے ایک مسودہ عرضی کا تیار کیا اور وہ مسودہ عبدالفتاح کے ساتھ کرکے پٹنہ کو روانہ کردیا - عبدالفتاح نے پٹنہ پہونچکر برادرم عزیز شمس العلماء مولوی محمد حسن مرحوم ومغفور کو دیا - اُنھون نے اُس مسودہ کو ہماری اہلیہ کی طرف سے بصلاح چند وکلاء مرتب ومکمل کرکے اور چھپوا کر بحضور لارڈ رپن صاحب وایسراے وگورنر جنرل ہند بذریعہ ڈاک بھیجدیا - گورنر جنرل بہادر نے اُس عرضی کے پہونچنے پر کل کاغذات متعلق اس مقدمے کے ضلع سے طلب کرکے خوب چھان بین اُس مقدمہ کی کی - اول بڑے بڑے افسر مثل لفٹنٹ گورنر پنجاب وبنگال وممالک مغربی وشمالی وکمشنر وغیرہ سے مشورہ لیکر دس مہینے کامل اسکی تحقیقات کرکے عدل نوشیروانی کو کام مین لاکر حکم رہائی جملہ ہمارے اہل مقدمہ کا صادر فرمایا - چنانچہ اُسوقت صرف چھ آدمی اُس مقدمہ کے باقی رہگئے تھے - ان کل کے کل رہائی پائی - نام اُنکے یہ ہین - عبدالرحیم مسودا وراق ہذا - میان عبدالغفار صاحب ساکن پٹنہ - میان تبارک علی صاحب ساکن پٹنہ - منشی محمد جعفر صاحب تھانیسری ثم انبالوی مولوی امیرالدین صاحب ساکن ضلع مالدہ مسمّوہ دھان صاحب ساکن ضلع بگوڑا - الغرض یہ فقیر جریزہ انڈمان سے مع دیگر ہمراہیان رہائی پاکر لارڈ صاحب ممدوح کے حق مین دعاے خیر کرتا ہوا تاریخ یکم جمادی الاول ۱۳۰۰ ہجری مین پٹنہ پہونچا چنانچہ تاریخ رہائی نتیجہ فکر سے جناب حضرت عمی شمس العلماء مولانا محمد سعید قدس سرہ العزیز ساکن محلہ مغلپورہ متصلات شہر پٹنہ کے یہ ہے

قطعہ تاریخ

ستے چند از عظیم آباد پٹنہ	کہ بودند اہل علم وفضل باہر
برایشان ہا عبور بحر پر شور	چو شد حکم دوام حبس صادر
از انیان چند کس مردند در قید	رہا گشتند باقی ماندہ آخر
بحکم وایسراے قیصر ہند	کہ دارد بر رعایا رحم وافر

یکے زان مولوی عبدالرحیم است	کہ وصف او نگنجد در دفاتر
چو کردم فکر تاریخ رہائی	مرا بیت خوشی آمد بخاطر
نظیرش کم تواند یافت آن کس	کہ باشد در فن تاریخ ماہر
پس از طول زمن الحمد للہ	ہا گشتند اسیران جزائر
حروف صد بیان ۱۳۰۰ھ سال ہجری	سنین عیسوی اشعر ظاہر
۱۳۰۰ھ	۱۸۸۳ء

ہم لوگ کلکتہ سے بحراست پولس پٹنہ پہونچائے گئے - بانکی پور اسٹیشن سے اُترکر اول سیڈلر صاحب سپرنٹنڈنٹ پولس کے بنگلے پر ہم لوگ گئے - وہان ایک اقرارنامہ پر دستخط لیا گیا - کہ ہر مہینے کی پہلی تاریخ صاحب کی کچہری مین آکر حاضری دیا کرین اور بغیر اجازت صاحب موصوف کے شہر سے باہر نہ جائین - جب کہین جانا ہو تو اپنے مکان کے متصل چوکی یا تھانہ پر اطلاع بھیجدین اور بعد مراجعت پھر اطلاع تھانہ کو بھیجدیا کرین - چنانچہ یہ حکم قریب سات برس کے عمل مین آتا رہا - لیکن بعد کو حاضری ماہواری و اطلاع دہی تھانہ وغیرہ بھی اُٹھا لی گئی - مگر اسوقت تک یہ حکم البتہ باقی ہے - کہ بغیر اطلاع گورنمنٹ کسی غیر ملک کو نہین جا سکتے - مثلاً مکہ معظمہ جانا ہو تو گورنمنٹ مین اطلاع دیکر اور اجازت لیکر جانا ہوگا - بہرکیف مین سپرنٹنڈنٹ صاحب کے بنگلے سے رخصت ہوکر محلہ ننمہیہ مین پہونچا - جہان کہ میرے اہل و عیال مقیم تھے - اُسکی صبح ہوکے صادق پور گیا - تو وہان دیکھا - کہ ہم لوگون کے مکانات کل منہدم کرکے کف دست میدان بنا دیا گیا ہے - اور اوسپر بازار اور میونسپلٹی کے مکانات بنا دیے گئے ہین - مین نے چاہا کہ اپنے خاندانی مقبرہ کو کہ جہان چودہ پشت سے ہمارے آبا و اجداد دفن ہوتے چلے آئے تھے - جاکر دیکھون - اور خصوصاً اپنے والدین ماجدین غفرلہما کے مزار کی زیارت کرون - اور اُسپر دعاے مغفرت اور فاتحہ پڑھون - مگر ہرچند کہ کوشش کی پتہ نملا - بتجسس و تفحص بسیار و غور و فکر کے قرینہ سے معلوم ہوا - کہ حضرت والدین ماجدین کی قبرین کھود کر اُسپر بنا سے عمارت میونسپلٹی بنا دی گئی ہے - ایحضرات ناظرین اُسوقت اس حرکت کا جو ہمارے اموات کے ساتھ کی گئی جو صدمہ دل پر گذرا وہ بیرون از حیطۂ تحریر و تقریر ہے - اسوقت تک اُسکی یاد سے بدن کے رونگٹے تک کھڑے ہو جاتے ہین - یہ کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ ہمارے جرم مین ہمارے اموات و آبا و اجداد کی قبرین کیون کھود دی گئین - اور وہ مقبرہ

کیون معرض ضبطی مین آیا ہماری عادل گورنمنٹ نے کیون یہ کام کیا - بہرکیف مین نے اُسی جگہ کھڑے ہوکر
کہ جہان اُنکی قبر میرے خیال مین آئی دعاے مغفرت کرلی - اور آج تک بھی ایسا ہی کرلیا کرتا ہون - یہ
ساڑھے تین مہینے کم پورے بیس برس پر مین اپنے گھر آیا تو دیکھا کہ رنگ ڈھنگ چال چلن لباس وپوشاک
وکل طرز معاشرت تمام شہر کا بدلا ہوا ہے - جو لوگ اُسوقت مین عمر رسیدہ تھے وہ تو پیوند زمین ہوگئے
اور جو لڑکے تھے وہ بوڑھے ہوگئے - اور جو ملک عدم مین تھے وہ لباس ہستی پہنکر جوان ہوگئے - اور ایک
نئی روشنی اور نئے اعتقادات اور نئے خیالات کے لوگ ہر جگہ پائے جاتے ہین - اُسوقت بے اختیار
حضرت عُزیر علیہ السلام کا قول جو بیت المقدس کو ویران دیکھکر آپ نے فرمایا ہی - اور اللہ رب العزت نے
اپنے کلام پاک مین اُسکو حکایتہً نقل کیا ہی - یا دآگیا وہ یہ ہے - قال انی یحیی ھذہ اللہ بعد موتھا -
خصوصًا اہل صادق پور کے مرد وعورت ہر ایک مین تغیر عظیم پایا کہ جسکا سخت رنج وگزند قلب پر گذرا اسوقت
مجھکو اپنی رہائی پر ازبسکہ افسوس ہوا کہ کاش مین بھی اُسی جزیرہ کا پیوند زمین ہوجاتا تو بروز حشر اپنے
دونون ساتھیون کے ہمراہ محشور رہوتا - اور نیز ان مکروہات کے معائنہ سے محفوظ رہتا - یا لیتنی مت
قبل ھذا وکنت نسیًا منسیًا - چونکہ جسوقت مجھکو خبر رہائی پورٹ بلیر مین گوش زد ہوئی اُسی وقت مین نے
نیت کرلی تھی - کہ اگر کچھ روپیہ مجھکو دکان واسباب وغیرہ بیچکر اور لوگون کا روپیہ ادا کردینے کے بعد
بچ جائیگا تو مین اُس سے حج کرونگا اور دو سال مکہ معظمہ مین رہ کر ایک سال اپنا حج اور دوسرے
سال طرف سے حضرت والد ماجد مغفرلہ کے کرونگا - پس اب مین نے تہیہ سفر حج کا کیا - اور چاہا
کہ گورنمنٹ مین درخواست دون - اور اجازت حاصل کرون مگر میرے برادرم عزیز مولوی محمد حسن مرحوم
اور بعض احباب نے مجھ کو روکا کہ اسقدر جلد ارادہ حج کا مت کرو کہ مبادا گورنمنٹ درخواست نامنظور
کرے - دو ایک برس صبر کرو - خیر مجبورًا مین نے اُنکی صلاح کو قبول کیا - بعد عرصہ دس مہینے کے
میرے گھر مین ولادت ہوئی - اور تاریخ چودھوین ربیع الاول سنہ ۱۳۰۱ھ تیرہ سو ایک ہجری نبوی
مین قرۃ العین پارہ فوادی نور الہدیٰ رزقہ اللہ علی الدرجات العلیٰ پیدا ہوے - چنانچہ اسکی
تہنیت مین معہ قطعہ تاریخ ولادت جناب حضرت عمی شمس العلماء مولانا محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ
نے جو خط بھیجا ہے - وہ بجنسہ نقل کرتا ہون - بسم اللہ الرحمن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ
الکریم سیدنا محمد وآلہ واصحابہ ذوی الفضل العظیم - عزیز دل وجان سلمہ اللہ المنان - السلام علیکم

رحمۃ اللہ برکاتہ - ازمولوی عبدالقیوم صاحب خبر بشاشت اثر تولد فرزند ارجمند نجانہ آن عزیز شنیدہ بغایت مسرور شدم ہمانا کہ حصول این نعمت بعد مراجعت از مکہ معظمہ ازجناب باری تعالیٰ فضل بالائے فضل است حسب ایمائے مولوی صاحب ممدوح کہ مرضی شریف نام تاریخی گفتہ بودند یکے نام تاریخی بہم رسانیدہ قطعہ آن درست کردہ بخدمت شان فرستادہ بودم غالباً بمطالعہ ساطعہ درآمدہ باشد دران یک شعر زیادہ کردہ و یک قطعہ تاریخ دیگر گفتہ درین قرطاس می نگارم اللہ تعالیٰ درعمر واقبال این پسر برکت دہاد قطعہ

بوالاقتدر عالی خاندانے	بعلم واتقا ممتاز اقران	کہ نام نامیش عبدالرحیم است
خدا بخشید فرزندے بہ ازجان	دوشنبہ وقت عصر و چاردہ بود	زشہر مولد شاہ رسولان
شود تا سال میلاد آشکارا	نہم نامش محمد فضل رحمان	دیگر - دل عبدالرحیم شاد گردید
زمیلاد پسر سرتا بپا خوب	چو آمد این پسر مرغوب جانہا	شدش سال ولادت ابن مرغوب

محمد سعید عفی عنہ ۱۹ ربیع الاول شریف روز شنبہ سنہ ۱۳۰۱ ہجری فضل الرحیم محمدی بھی نام تاریخی اسکا ہے -

بہرکیف دوسرے سال چار مہینے قبل از رمضان شریف مین نے ایک درخواست لوکل گورنمنٹ مین واسطے حصول اجازت سفر حج کے بھیجدی - اور خیال یہ تھا کہ ماہ رجب مین یہان سے روانہ ہوجاؤن - اور اوائل شعبان تک مکہ معظمہ پہونچ جاؤن - تا رمضان شریف کا مہینہ تمام وکمال مکہ معظمہ مین گذرے لیکن قسمت کی خوبی کہ وہ درخواست بعد رگڑے جھگڑے اور قیل وقال بسیار کے منظور ہوکر تاریخ بارھوین شعبان سنہ ۱۳۰۱ ہجری میرے پاس پہونچی - اُسمین صرف آٹھ مہینے کے لیے اجازت دی گئی تھی - مین اُسکی صبح کو یعنی تیرھوین شعبان کو جھٹپٹی منظوری کی لیے ہوے کچہری مین صاحب مجسٹریٹ بہادر کی حاضر ہوا واسطے حصول پاس پورٹ کے چنانچہ بڑی سعی وکوشش سے اُسی روز پاس پورٹ مین نے حاصل کیا - اور صاحب نے زبانی حکم دیا کہ بمبئی مین پہونچکر تمکو سپرنٹنڈنٹ پولس کے پاس اپنی حاضری دینی ہوگی - چنانچہ چودھوین تاریخ علے الصباح تن تنہا بغیر کسی ساتھی اور نوکر وغیرہ ڈاک گاڈی پر سوار ہوگیا - اور دو روز مین بمبئی پہونچا - بھنڈی بازار اسمٰعیل سیٹھ کے مسافر خانہ مین گیا - وہان کثرت مسافر وغلاظت وغیرہ کے سبب سے طبیعت کو نفرت ہوئی - مین نے چاہا کہ کوئی دوسرا مکان یا مسافر خانہ ملے تو وہان اپنا قیام کرون - الغرض اُسکے قریب ہی ایک دوسرا مسافر خانہ تھا - مین وہان چلا گیا دیکھا تو مکان نہایت وسیع اور خالی پڑا ہوا ہے - صرف دو چار مسافر اُسمین تھے - اُس مسافر خانہ والون نے بڑے تپاک سے

میرا خیر مقدم کیا مین ایک کوٹھری بکرایہ لیکر اپنا اسباب وہان رکھکر فی الفور صاحب سپرنٹنڈنٹ پولس کی کچہری مین حاضر ہوا اُسوقت عبدالعلی خان سپرنٹنڈنٹ پولس تھے - اُنسے جاکر ملا اُنھون نے کہا کہ ہان تمھاری نسبت پٹنہ سے تار آیا ہی مین تمھارے منتظر تھا مین نے کہا کہ پرسون ڈاک کا جہاز عدن کو جانیوالا ہے - مین چاہتا ہون کہ اُسی پر سوار ہو جاؤن - کہ وہ ایک ہفتہ مین عدن پہونچیگا - اور وہان سے خدیوی مصری ڈاک کے جہاز پر سوار ہوکر ایک ہفتہ مین جدہ پہونچون گا - اور اسطرح پہلی دوسری رمضان تک مین داخل مکہ معظمہ ہو جاؤنگا - اور رمضان شریف بخوبی مجھکو حرم محترم مین گذریگا کیونکہ رمضان مین عمرہ کرنیکا ثواب حج کے برابر ہے - مگر افسوس کہ ہماری بدقسمتی نے یہان بھی ہمکو روکا - صاحب سپرنٹنڈنٹ نے فرمایا کہ مجھکو حکم ملا ہی - کہ تمکو حاجیون کے جہاز پر سوار کردون - اور دوسرے کسی جہاز پر تمکو سوار ہونے کی اجازت نہین نا چار فقیر درویش بر جان درویش مجھکو وہان حاجیون کے جہاز کے انتظار مین بائیس روز تک ٹھہرنا پڑا - آخر دسوین رمضان شریف ۱۳۰۱ ہجری مین کلیبا جہاز پر مین سوا ہوا - کہ جسپر ساڑھے تیرہ سو حاجی سوار تھے - مین تن تنہا فرسٹ کلاس کی ایک کوٹھری مین جا بیٹھا - نہ میرے پاس کوئی نوکر اور نہ میرا کوئی ہموطن اُس جہاز مین تھا مین نے کھانا پکانے کی تکلیف سے بچنے کے لیے کچھ روٹی اور بسکٹ اور شیرینی وغیرہ لے لی - اور احتیاطاً کچھ چاول دال بھی خرید کر رکھ لیا - کہ جہان کہین موقع ہو گا پکا لونگا - جہاز پر گودی مین سوار ہوا دو روز تک تو جہاز اچھی طور پر چلا - تیسرے روز جب بقوطرہ کے دریا مین پہونچا سخت تلاطم و تموج سے سامنا ہوا - کیونکہ جولائی کا مہینہ تھا - اور جون و جولائی و اگست ان تینون مہینون مین بحر عرب مین طوفان شدید رہا کرتا ہی - خصوصا بحر بقوطرہ مین ایسا طوفان و تلاطم و تموج رہتا ہے - کہ ہر سال کوئی نہ کوئی جہاز غرق ہو جاتا ہے - چنانچہ میرے جہاز کو بھی شدید ترین طوفان سے سامنا ہوا - انجن کا پھیہ ٹوٹ گیا مستول جہاز کا ٹوٹ کر گرا کہ جس سے چھتری پر کے چند مسافر ہلاک ہوے - تین دن تک جملہ مسافرون کو اپنی زندگی سے مایوسی ہو گئی تھی - جہاز تین روز تک کھڑا موجون کے تھپیڑے مین ادھر سے اُدھر ڈانوان ڈول پھرتا رہا - الغرض ایک ہفتہ کا راستہ دو ہفتہ مین طے کرکے وہ جہاز عدن مین پہونچا روٹی اور شیرینی وغیرہ جو کھانے کی چیزین مین نے اپنے ہمراہ لے لی تھین - وہ کل دو ہی روز مین شور ہوا کے باعث سڑ گئین - اور دریا مین پھینکی گئین - مین بارہ تیرہ دن صرف ایک

گھونٹ پانی پر گذارا کرتا رہا۔ جب جہاز عدن کو پہونچا چاہا کہ شہر مین جا کر کچھ چیز لیکر کھاؤن اور شہر کو بھی دیکھون۔ مگر کپتان جہاز سے معلوم ہوا کہ یہ جہاز صرف ایک گھنٹہ یہان ٹھہریگا۔ ڈاکٹر اگر جہاز کا ملاحظہ کریگا۔ اور حکم دیگا تو جہاز چلا جائیگا۔ ناچار اُسی جہاز پر رہا۔ اور ہوڑیون پر جو لوگ روٹی اور پھل وغیرہ لائے تھے۔ خرید کر کھایا۔ اور ایک خط لکھکر کپتان کے حوالہ کر دیا۔ کہ وہ بذریعہ ڈاک ہندوستان کو روانہ کردے۔ وہان سے جہاز روانہ ہوا اور پانچ چھ روز مین بمقام قمران پہونچا۔ وہان ہم سب حاجی لوگ جہاز سے اتار کر ایک میدان ریگستان مین کہ جہان مٹی کی بارکین بکثرت بنی ہوئی تھین۔ رکھے گئے۔ اور ہم لوگون کو سنایا کہ دس روز کا قرنطینا کرنا ہوگا۔ اگر اس دس روز مین کوئی مرض متعدی ان مسافرون مین پایا نہین جائیگا۔ تو اسی دس روز مین چھٹی ہو جائیگی۔ ورنہ میعاد بڑھا دیجائیگی۔ اور وہان کے اہلکارون کی زبانی معلوم ہوا کہ مسافر حجاج کیواسطے یہان بارہ کمپو بنے ہوے ہین اور ہر کمپو مین اٹھارہ بیس مکان اسقدر وسیع بنے ہوے ہین کہ ہر ایک مین سو آدمی کی گنجائش بخوبی ہوسکتی ہے۔ اور ہر ایک کمپ دوسرے سے اسقدر فاصلے پر ہے۔ کہ ایک کمپ والا دوسرے کو نہین دیکھ سکتا۔ اور سلطانی فوج اسکے پہرے اور نگرانی کیواسطے ہر چہار طرف موجود ہے کہ مسافر اپنے کمپ سے باہر نجاوے اور ہر ایک کمپ مین ایک ترکی افسر اور اُسکے ماتحت عربی بدو واسطے صفائی اور انتظام پہرے اور چوکی کے ہمہ وقت موجود تھے۔ چاول دال آٹا اور گوشت دنبہ کی دُکان وہان موجود ہے جسکا جی چاہے خرید کر کھائے۔ صرف لکڑی اور پانی ہر شخص کو ناپ کر مفت دیا جاتا تھا۔ ہر روز ایک ڈاکٹر فرانسیسی ملازم سلطانی اُس بارک مین آیا کرتا۔ اور جملہ مسافرکی پریڈ لیکر معائنہ کرتا کہ کوئی شخص مرض متعدی مین بیمار تو نہین۔ اگر پاتا اُٹھا کر لیجاتا۔ اور ایک علیحدہ مکان مین دو روز مسافر رکھا جاتا۔ اور دوسرے قسم کے امراض والون کو اُسی مکان مین رہنے دیتا جہان وہ رہتا۔ اور دوا وغیرہ دیدیا کرتا۔ اور تمام بارک مین دوا چھینٹی جاتی اور دھونی دیجاتی۔ الغرض مین نے جہاز سے اُتر ایک ایسے بارک مین ڈیرا کیا۔ کہ جو ترکی افسر کے مکان سے نہایت نزدیک تھا۔ مین اکثر اُسکے پاس جایا کرتا۔ اور عربی زبان مین اُس سے باتین کیا کرتا۔ اُسکا نام اسمٰعیل افندی تھا نہایت خوش اخلاق کریم النفس آدمی تھا۔ ہمارے ساتھ کے جہازیون کو نہایت آرام سے اُسنے رکھا۔ پانی اور لکڑی علاوہ معمول کے بھی اگر کوئی مانگتا تو برابر دیتا۔ کسی حاجی کو کچھ تکلیف وہان نہوئی۔ دس دن مین وہان رہا۔ اس

عرصے مین برٹش گورنمنٹ کا وکیل بھی دو مرتبہ ہم لوگون کے دیکھنے کو آیا - وہ ایک ہندو بنگالی تھا - کمپ سے علیحدہ آکر کھڑا رہتا - اور دور سے سب لوگون کو بلا کر پوچھتا - کہ کسی کو کچھ تکلیف تو نہین - سب لوگون نے بالاتفاق کہا کہ کوئی تکلیف نہین - جب دس روز ہمارے تمام ہوے - ہم لوگون کو جہاز پر سوار ہونیکا حکم ملا - ہر شخص مستطیع سے دس عدد روپیہ خرچ فرنطینا لیا گیا - غربا اور مساکین سے کچھ بھی نہ لیا گیا - افندی صاحب نے مجھ سے اپنی خواہش ظاہر کی کہ ایک سرٹیفکٹ مین اُنکو دون - اس مضمون کا کہ مجھکو یہان کسی قسم کی تکلیف نہین ہوئی - مین نے فی الفور ایک سرٹیفکٹ طیار کیا - اور جو بڑے بڑے لوگ اُس کمپو مین تھے جیسے مولوی فضل الدین صاحب و قاضی محمد اشرف صاحب حیدرآبادی و مفتی مولوی عبدالمجید صاحب بخاری وغیرہ سے قریب ایک سو کے اُسپر دستخط کرائے ان سبھون نے بطیب خاطر اُسپر دستخط کر دیے - مین نے سرٹیفکٹ لیجا کر افندی صاحب کے حوالہ کیا وہ نہایت مرتبہ مین محظوظ و مشکور ہوے - اُس کمپ سے باہر ایک مزار تھا شیخ حسین عراقی کا - اور چند درخت دوما کے وہان تھے - اُسکا درخت بہت مشابہ ناریل کے درخت سے تھا - اُسمین پھل نہین ہوتا ہے - صرف اُسکی پتی سے بڑی بڑی چٹائیان بُنی جاتی ہین - اور وہان ایک گھڑے مین کچھ پانی بارش کا جمع تھا - مین افندی صاحب سے اجازت لیکر وہان گیا - اور دو چار احباب بھی ہمارے ساتھ ہو گئے مین وہان گیا تو اول قبر پر جا کر دعاے مغفرت پڑھی - وہان دو چار بدو اور بدو انیان بھی بطور مجاور کے بیٹھے ہوے تھے - اُنھون نے سوال کیا - ہم لوگون نے کچھ کچھ دیا - اُسکے بعد مین نے وہین غسل کیا اُسی پانی مجتمعہ سے اور وہین احرام باندھا - اور دو رکعت نماز تحیۃ الاحرام پڑھی اور لبیک پکاری - اور وہان سے اپنے ڈیرے کو آیا تو دیکھا کہ تمام مسافر جہاز پر سوار ہو گئے - صرف مین اور ہمارے دو چار رہبر ہی باقی رہ گئے ہین - اور افندی صاحب ہم لوگون کے انتظار مین کھڑے ہین - وہان بدو حمال موجود تھے - اُن سبھون پر ہلوگ اپنا اسباب اُٹھوا کر گھاٹ پر آئے - اور افندی صاحب بھی ہم لوگون کے ساتھ ساتھ گھاٹ تک تشریف لائے - ہم لوگ ایک کشتی پر سوار ہو کر کلمبیا آگ بوٹ پر آئے - وہ ہلوگون انتظار مین کھڑا تھا - آتے ہی اُسنے لنگر اُٹھایا - اور روانہ ہوا - ہم پانچ سات آدمی برابر وہین سے لبیک پکارتے رہے - دو روز کے بعد تیسرے دن جب جہاز محاذی یلملم پہاڑ کے پہونچا - جو میقات ہے اہل یمن کا سب مسافرون نے غسل کیا اور احرام کے کپڑے پہنے اور لبیک پکاری - وہان سے تیسرے دن

جدہ پہونچا۔ جہاز سے اُترکر کشتی پر سوار ہوکر گھاٹ پر اوترا۔ اور میان راہ مین کشتی والونے فی کس آٹھ آنہ کرایہ لیا۔ گھاٹ پر کشتی ایسی جگہ لگائی گئی کہ جہان ترکی آفس موجود تھا۔ اور دونون طرف بڑے بڑے ٹھٹے پانی مین گڑے ہوے تھے۔ اور پہراچوکی چارون طرف تھا۔ کہ کوئی مسافر کسی طرف سے باہر جانسکے۔ کشتی سے اُترنے کے ساتھ ہی سب سے اول ایک انگریزی ملازم ہمکو ملا۔ اُسنے ہم لوگون سے پاس پورٹ یعنی سرٹیفکیٹ مانگا۔ جو ہم لوگون کو بمبئی سے ملا تھا۔ ہم لوگون نے دیدیا۔ وہان اور بہت سے ترکی افسر و سپاہی وغیرہ بھی کھڑے تھے۔ ہم لوگ وہان سے آفس مین آئے۔ وہان ایک روپیہ دو آنہ فی کس لیا گیا۔ اور رسید دی گئی۔ اُس رسید کو لیکر ہم لوگ ایک دروازہ پر آئے۔ وہان ایک ترکی کھڑا تھا اُسنے ہم لوگون سے رسید لی اور پوچھا کہ تمھارا مطوف کون ہی۔ مین نے کہا سید ہاشم۔ دروازے کے اُس پار تمام مطوفون کے وکلا کھڑے تھے۔ سید ہاشم کا نام سنتے ہی اُنکے وکیل عبدالرحیم بخشی نے آواز دی کہ مین اُنکا وکیل موجود ہون اُس ترکی نے مجھکو دروازے سے باہر کرکے اُنکے سپرد کردیا۔ جو لوگ اپنے مطوف کا نام نہ بتاسکے وہ لوگ وہان کھڑے رہے۔ وکلا جو وہان موجود تھے۔ اُنھون نے اُن مسافرون کو آپسمین تقسیم کرکے لیلیا۔ وہان سے مین اپنے وکیل کے ہمراہ وکیل کے مکان پر آیا۔ راستے مین ایک جگہ تلاشی لی گئی۔ جن لوگون کے پاس تنباکو یا کوئی شی تجارتی پائی گئی۔ اُنسے محصول لیا گیا۔ اور باقی لوگ بلا محصول چلے آئے۔ جدہ مین مینے دو روز قیام کیا۔ میرے جہاز والے اکثر علی الصباح وہان سے روانہ ہوگئے۔ چونکہ مجھکو بمبئی سے چلتے وقت سپرنٹنڈنٹ پولس نے کہدیا تھا کہ جدہ مین پہونچکر قنصل انگریزی سے ملاقات کرنا۔ لہذا مین پوچھتا ہوا قنصل کے مکان تک پہونچا۔ وہان ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب نائب قنصل سے ملاقات کی۔ اُنھون نے کہا کہ ہان بمبئی سے میرے پاس تمھاری بابت لکھا ہوا آیا ہی یورپین قنصل اُسوقت وہان موجود نتھا۔ دو مہینے کی رخصت پر گیا تھا ڈاکٹر صاحب اُسکا بھی کام دیکھتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نہایت شریف النفس و خوش اخلاق آدمی تھے ہمہ تن اُنکی ہمت تھی کہ جہان تک ممکن ہو۔ مسافر حجاج کو آرام ملے۔ اُنھون نے مجھسے کہا کہ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہی۔ کہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی کو بوجہ غیر مقلد ہونے کے مکہ معظمہ مین کچھ تکلیف پہونچی تھی۔ اگر تمکو بھی کچھ تکلیف پہونچے تو فی الفور مجھکو خبر دینا۔ تاریخ یکم ذی الحجہ کو مین بھی مکہ معظمہ پہونچون گا۔ اور تا ایام حج واسطے خیر گیری حجاج ہند کے وہین رہونگا۔ مین اُنسے رخصت ہوکر

اپنے قیام گاہ پر آیا اور دوسرے روز وہان سے بسواری اونٹ روانہ ہوا۔ اور بتاریخ دسویں شوال سنہ ۱۳۰۱ ہجری مکہ معظمہ مین پہونچا ایک مکان بکرایہ لیکر سید ہاشم مطوف کے یہان رہنے لگا۔ ہفتہ عشرہ کے بعد جناب قاضی سید نور صاحب صدر اعلی ساکن شہر گھاٹی معہ اہل وعیال و برادرم حافظ ابو محمد مرحوم اور ایک بہت بڑا قافلہ بہاریون کا وہان پہونچا۔ برادر مرحوم تو میرے ساتھ آکر میرے ہی مکان مین رہنے لگے۔ اور باقی لوگون جسکو جہان موقع ملا ٹھہرا۔ اُسوقت ایک قافلہ زائرین مدینہ منورہ کا روانہ ہونے لگا۔ مین نے چاہا کہ اُسمین روانہ ہون۔ لیکن بباعث بدمزگی طبیعت نہ جاسکا۔ پھر تو متواتر قوافل حجاج پہونچنے لگے۔ ہر روز ہزارون آدمی پہونچتے تھے۔ آٹھوین تاریخ ذی الحجہ کو جب منا کی طرف ہم لوگ روانہ ہوے۔ ساڑھے تین سو آدمی صرف بہاری زیر نگرانی سید ہاشم صاحب مرحوم معلم کے تھے۔ اور باقی کو اسی پر قیاس کرلینا چاہیے۔ صرف ہندوستانیون کا تخمینہ اُس سال چالیس اور پچاس ہزار کے درمیان لوگ کرتے تھے۔ اور جملہ حجاج کا تخمینہ آٹھ نو لاکھ ہوسکتا ہی۔ بلا مبالغہ اُس سال حج بمنہ وکرمہ تعالی نہایت امن وامان کے ساتھ ہوا کسی طرح کی بدہوائی وغیرہ نہوئی۔ بعد فراغت حج اب مدینہ منورہ کے سفر کی طیاری ہونے لگی۔ بیسوین ذی الحجہ سے قوافل روانہ ہونے لگے۔ بہاریون کا قافلہ بھی بتاریخ ستائیس ذی الحجہ وہان سے روانہ ہوا سید ہاشم مرحوم بھی ہم لوگون کے ساتھ ہوے۔ یہ بہت بڑا قافلہ تھا۔ چھ ہزار اونٹ اُس قافلہ کے ساتھ تھے۔ اور جملہ مسافرین کی تعداد پیادہ وسوار ملاکر پندرہ سولہ ہزار تھی۔ علاوہ اس کے فوج سلطانی جو ملک شام سے واسطے نگرانی حجاج کے مکہ معظمہ کو آئی تھی وہ بھی مراجعت کیے ہوے مع توپ خانہ وغیرہ ہم لوگون کے ساتھ جانی تھی۔ باوجود اسکے جب رابق کے قریب پہونچے جو ایک بندر ہے سمندر کے کنارے۔ اور وہان قلعہ ہے۔ اور سلطانی فوج بھی ہے۔ بدوؤن نے آکر گھیرا۔ قریب ایک ہزار کے بدو تلوار اور بندوق لیے ہوے آپہونچے۔ اور ادھر سے ہمارے قافلہ کے اونٹون کے جمال جو تخمیناً آٹھ سو ہونگے بندوق اور تلوار وغیرہ ہتھیارون سے اُنکے مقابلے کے واسطے مستعد بہ پیکار ہوگئے۔ اور سلطانی فوج نے بھی خالی توپون کو اُنکے دھمکانیکے واسطے سر کرنا شروع کردیا۔ جب اُن بدوؤن نے دیکھا کہ حاجیون کی طرف جماعت کثیر ہے پس پا ہوے۔ اور دھمکایا۔ کہ وقت مراجعت مدینہ منورہ سے جبکہ تمھارے ساتھ سلطانی فوج

نہوگی ۔ اور تمھاری جماعت تھوڑی ہوگی ۔ تب ہم سمجھینگے ۔ بہرکیف ہم لوگ وہان سے بخیریت گذر گئے اور بارھوین روز مدینہ منورہ مین داخل ہوے ۔ اور دس روز وہان قیام رہا ۔ اور اماکن متبرکہ کی زیارت کی اس دس روز مین نماز پنج وقتی باللزوم مسجد نبوی مین پڑھتا رہا ۔ فلدالحمد علے ذلک گیارھوین روز وہان سے روانہ ہوا ۔ اب تو قافلہ تخمیناً پانچ چھہ ہزار کا تھا ۔ جب سفرا وادی مین پہونچے معلوم ہوا کہ وہی بدو جو وقت جانے کے مزاحم ہوے تھے ۔ بجماعت کثیر آمادہ غارتگری ہین ۲ دو روز وہان قیام رہا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی قبر وہان سے بہت نزدیک تھی ۔ اُسکی زیارت کی ۔ اس دو روز مین سید ہاشم مرحوم اور دوسرے معلمون نے ملکر بہت کچھ سعی و کوشش کی ۔ اور اُنکے شیخ کے پاس آدمی بھیجا کہ جسمین ہم لوگ لوٹ مار سے محفوظ رکھے جائین ۔ لیکن سب کوشش بیکار گئی ۔ ناچار سید صاحب مرحوم موصوف نے جو نہایت عقیل اور مدبر آدمی تھے ۔ سب جمالون کو بلاکر حکم دیا ۔ کہ تم لوگ بوقت شب یہان سے کوچ کرو ۔ اور مکہ معظمہ کا راستہ چھوڑکر ینبوعہ کی طرف چلو ۔ اور اونٹون کو تیز ہانکو ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔ کہ وہ بدو لوگ تو مکہ معظمہ کے راستہ پر کمینگاہون مین چھپے رہے ۔ لوٹنے کے خیال سے ادھر ہم لوگ راتونرات وہان سے چلدیے ۔ اور اونٹ اسقدر تیز ہانکے گئے کہ صبح ہوتے ہوتے ہم لوگ اُنکی سرحد سے باہر ہوگئے ۔ اور ہم لوگ بعافیت تمام چوتھے دن ینبوعہ مین پہونچے ۔ وہان صرف ایک آگ بوٹ مصری ملا ۔ وہ بھی بہت چھوٹا ۔ اور دو چار بغلے ملے ۔ تب سید ہاشم مرحوم نے اُس کپتان جہاز کے پاس جاکر کرایہ کی بات چیت کی اپنے تین سو مہاری حاجیون کی واسطے یکدم ٹکٹ خریدلیا ۔ فی کس پندرہ روپیہ کے حساب سے بعد اُسکے اور مطوف لوگ بھی پہونچتے گئے ۔ اور ٹکٹ خریدتے گئے ۔ پانچ چھہ ہزار آدمی مین سے صرف چودہ سو آدمی اُسپر سوار ہو سکے ۔ اور کچھ لوگ بغلون پر سوار ہوے ۔ اور باقی لوگون کے واسطے حاکم ینبوعہ نے جو سلطان کی طرف سے تھا ۔ جدّہ کو تار دیا اور آگ بوٹ اور جہاز وغیرہ منگوانیکا بندوبست کیا ۔ اور ہم لوگ تو سید ہاشم صاحب کی چستی و چالاکی و دانائی کی بدولت دوسرے ہی دن ینبوعہ سے روانہ ہوگئے ۔ اور ایک شب راستے مین کٹی ۔ اور دوسرے دن جدے مین پہونچے ۔ وہان پہونچکر بہت سے لوگ بعزم روانگی ہندوستان وہین جدہ مین ٹھہر گئے ۔ مین اور برادرم حافظ ابو محمد مرحوم و قاضی نور صاحب وغیرہ تھوڑے سے لوگ مکہ معظمہ کو چلے آئے ۔ عشرہ اول صفر تھا جو ہم لوگ مکہ معظمہ مین

پہونچے اور صفر اور ربیع الاول مین لے وہان قیام کیا - چونکہ مجھکو صرف آٹھ مہینے کی رخصت یہان گورنمنٹ کی طرف سے ملی تھی جی تو نہین چاہتا تھا کہ ایسی متبرک جگہ کو چھوڑکر اس ظلمت کفرستان مین آؤن - مگر بنا چاری اوائل ماہ ربیع الاول مین مکہ معظمہ سے باسینہ بریان وچشم گریان حسرت کی نگاہون سے خانہ کعبہ کو دیکھتا ہوا وہان سے رخصت ہوا - جناب قاضی نور صاحب مرحوم بھی ساتھ تھے - اور سید ہاشم مرحوم کے ہمراہ ہملوگ جدّہ پہونچے - جہاز کی تلاش ہونے لگی - دو روز کے بعد ایک نمسادی آگ بوٹ پہونچا - جو ملک چین کو جاتا تھا - یہ آگ بوٹ نیا اور بہت بڑا اور نہایت عمدہ تھا - اور بالکل خالی تھا - دو ہزار مسافر اسپر بخوبی سوار ہو سکتے تھے - مگر اُسنے صرف دو سو کے چڑھانے کا اقرار کیا - سید ہاشم مرحوم نے نہایت چالاکی اور مستعدی سے اور اپنی دانائی سے یہان بھی کام لیا کہ اپنے علاقے کے کل ہماری مسافرون کے ٹکٹ فی کس پچیس روپیہ کے حساب سے خرید لیے باقی جو بچے وہ اور لوگون نے لیے - فرسٹ کلاس کا درجہ اُسمین مسافرون کیواسطے نہ تھا - ناچار ہم لوگ چھتری پر رہے - صرف دو کوٹھری انجینیر ومعلم کی ہم لوگون کو ملی - کہ جسمین ایک چارپائی کی جگہ پندرہ روپیہ اور دیکر علاوہ اُس پچیس کے مین نے لے لی - یہ جہاز نہایت عمدہ نیا بنا ہوا تھا - اور خوب تیز رفتار - جدّہ سے روانہ ہوکر دسوین روز ہملوگ بمبئی پہونچے - عدن مین صرف ایک گھنٹے کے واسطے کھڑا ہوا - اور ڈاک وغیرہ دیگر ضروری امور سے فارغ ہوکر روانہ ہوگیا - اور ہوا بھی نہایت موافق تھی - راستہ نہایت آرام سے کٹا - جب جہاز بحر سقوطرہ مین پہونچا - تو دو روز کچھ تشیخ اور تھوڑا تموج کا سامنا ہوا - بمبئی پہونچکر مین نے پٹنہ کو تار بھیجدیا - کہ مین بعافیت یہان پہونچا اور پولس مین چلا گیا - عبدالعلی خان سپرنٹنڈنٹ سے ملاقات کی - اور حاضری سنوا دی - اور دوسرے روز علی الصباح ڈاک گاڑی پر سوار ہوگیا - دو روز مین پٹنہ مین پہونچا - تاریخ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۰۰ ہجری تھی - جسدن مین یہان پہونچا - دوسرے روز صاحب سپرنٹنڈنٹ پٹنہ کے پاس حاضری دی - اب عبدالفتاح کی شادی کی طیاری مین لگا - جو ہماری رہائی کے پہلے سے بمقام آرہ مسماۃ فاطمہ صبیہ جناب شیخ عبدالعزیز صاحب وکیل عدالت سے منسوب ہو چکی تھی چنانچہ بتاریخ سولھوین جمادی الثانی ۱۳۰۰ ہجری بروز جمعہ مین برات لیکر آرہ روانہ ہوا - اور بخیر وخوبی انجام عقد کرکے عروسہ کو لیکر دوسرے روز واپس آیا - اور طعام ولیمہ کیا بعد اُسکے

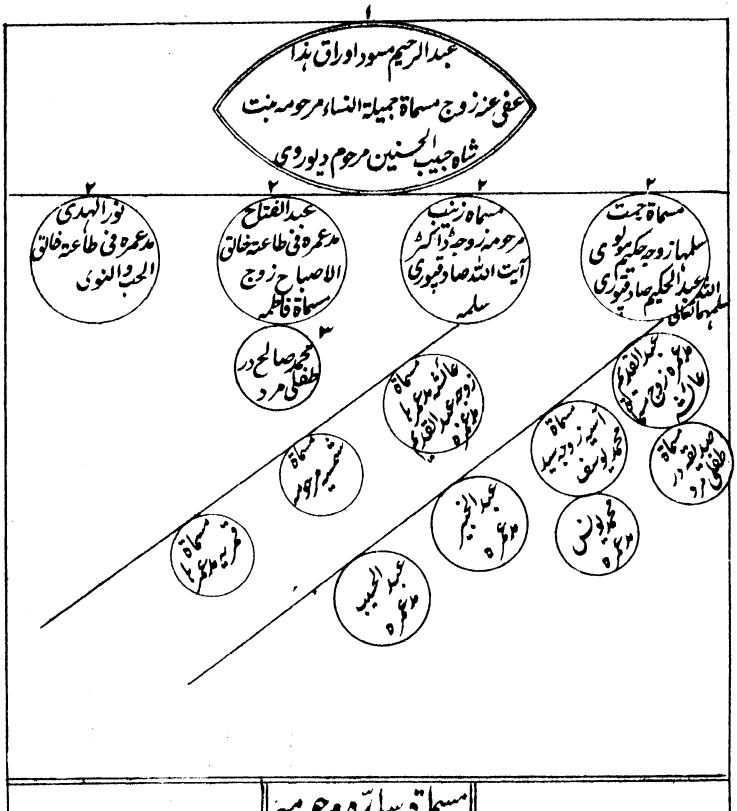
تاریخ گیارھوین جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ ہجری کو بایدہ عبد الفتاح عدیمہ فرزند تولد ہوا - نام اُسکا محمد صالح رکھا - اور نام تاریخی اُسکا غلام کبیر بعد اُسکے تاریخ ۲۰ رمضان شریف ۱۳۰۴ھ کو ہمارے گھر مین نوبیٹی حصہ ہوئی - اور ایک برس ایک ماہ کی ہوکر تاریخ ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۰۵ھ کو راہی ملک عدم ہوئی - چونکہ میری نیت بوقت رہائی کے دو حج کی ہو چکی تھی - اور مجھکو دوسرے حج کا موقع نہ ملا لہذا دل مین خیال رہا کہ اس نیت کی الفا کرنی چاہیے - چنانچہ اُسکے نو برس کے بعد ۱۳۱۴ ہجری مین ۲۲ مین نے قصد حج کا کیا اور رمضان شریف سے چھ مہینے پیشتہ درخواست گورنمنٹ مین واسطے حصول اجازت کے بھیجدی - اور خیال یہ رہا کہ تین چار مہینے مین یہ مرحلہ طے ہو جائیگا - اور اوائل رجب مین مین یہان سے روانہ ہو جاؤنگا اور راہ مین فریضہ وغیرہ طے کرتا ہوا اواخر شعبان تک ضرور مکہ مین داخل ہو جاؤنگا - اور تمام رمضان مجھکو مکہ معظمہ مین گذریگا لیکن قسمت کی خوبی کہ اس عرصے مین بھی قیل و قال و نکتہ چینی ایسی شروع ہوئی - کہ بارہا دل سے بھی زیادہ - اور چند بار بذریعہ مجسٹریٹ پٹنہ چند باتون کا مجھسے استفسار ہوا - اور اسمین توقف اسقدر رہوا کہ بعد نصف شعبان حکم منظوری مجھکو ملا - چونکہ رمضان شریف سر پر ہو گیا تھا اسلئے ٹھہر گیا - کہ بعد ایام صیام عید کرکے روانہ ہو جاؤنگا - اس مابین مین خواہر عزیزہ ام سماۃ سعیدہ زوجہ مولوی محمد حسن مرحوم نے بھی قصد حج کا کیا - اور بالحاح تمام میرا دامن پکڑا کہ مجھکو بھی اپنے ہمراہ لیچلو تا مین بھی ادائے اس فریضہ کے سبکدوش ہون - بناچاری مین نے قبول کیا - اسکے بعد خواہر عزیزہ ام سماۃ فاطمہ اہلیہ مولوی یحییٰ علی عافیہ اللہ نے بھی قصد حج کا کیا - اگرچہ وہ ایک بار قبل اس کے بیعت برادر عزیزم مولوی عبد الرؤف صاحب سلمہ اللہ تعالے کے حج کر آئی تھین - اب تو اس خبر کے مشہور ہونے سے بہت سے احباب مرد اور عورتون نے ہمراہی کا قصد کیا - چنانچہ بتاریخ پانچوین شوال ۱۳۱۰ ہجری مطابق بائیسوین اپریل ۱۸۹۳ عیسوی مین قافلہ اٹھارہ آدمیون کے ساتھ کہ جنمین نو مرد اور نو عورتین تھین - پٹنہ سے روانہ ہو گیا - آدھی گاڑی سکنڈ کلاس کی دو سو روپون مین کرایہ ہوئی تا کہ بھی تک برابر اسی پر سوار چلے جائین - راستے مین کہین گاڑی بدلنے کی نوبت نہ آوے - اسمین صرف پانچ آدمی کی جگہ تھی ایک مین اور چار عورتین اسپر سوار ہوئین گاڑی نہایت آرام کی تھی یا نخانہ غسلخانہ سب اسمین موجود تھا اور باقی لوگ تھرڈ کلاس مین سوار ہوئے تین شبانہ روز مین بمبئی جاکر پہونچے اور ہنڈی بازار مین جاکر ایک مکان بکرایہ لیکر ٹھہرے - اور حسب ہدایت گورنمنٹ پولیس فسٹر بمبئی سے جاکر

ملاقات کی اور تاریخ ۱۰ شوال مطابق ۱۳ اپریل ۱۸۹۳ء سینی آگ بوٹ پر بمبئی سے روانہ ہوا - اور تاریخ ۱۲ شوال بمقام قمران پہونچا اور وہان دس روز قرنطینے مین رہکر روانہ ہوا اور تاریخ ۵ ذیقعدہ کو جدہ مین پہونچا خواہر عزیزہ ام مسماۃ سعیدہ بمبئی مین پہونچتے ہی بیمار ہوئین اور جس مین پہونچنے تک تو وہ ذی فراش ہوگئین پیش سخت وبخار وچند عوارض لاحق ہوگئے - اور چونکہ جہاز مین گرمی سخت برداشت کرنی پڑی مین بھی سخت بیمار ہوگیا - خون کے دست دن بھر مین سیکڑون آتے تھے - ناچار اپنی خواہر عزیزہ کیواسطے تخت روان جو دو اونٹون کے درمیان بطور پالکی کے رہتا ہی ایک سو روپیہ مین مکہ شریف تک کرایہ کیا - اور اسمین بیچ دونون مہنون مسماۃ سعیدہ اور فاطمہ کو بٹھایا اُسکے اندر پاخانہ وپیشاب کی جگہ بنی ہوئی تھی کہ راستہ چلتے ہوے آدمی قضاے حاجت کرسکے - سواری سے نیچے اُترنے کی ضرورت نہ پڑے - اور مین خود شُغدُف مین سوار ہوا - ایک اُونٹ پر دو شُغدُف دو طرف کسے جاتی ہین - فی اونٹ بارہ روپیہ کرایہ مکہ تک ٹھہرا - اور باقی ہمراہی بھی کوئی شُغدُف اور کوئی شبری پر سوار ہوکر تاریخ نوین ذیقعدہ کو مکہ معظمہ مین داخل ہوئے - اب تو مین اور میری بہن مسماۃ سعیدہ از حد بیمار ہوے گرمی سخت وہان پڑتی تھی - ذی الحجہ کی آٹھوین تاریخ حسب ین واسطے حج کے منا کو روانہ ہونیلگا - اُسوقت مجھکو کچھ حواس نہ تھے مجھکو اور میری بہن مسماۃ سعیدہ کو دو شبری مین لٹا کر چار بدوؤن کے کاندھے پر اُٹھا کر غشی کی حالت مین سید ہاشم مرحوم نے طواف کعبہ کرایا - اور اُسی حالت غشی مین شغدف پر سوار کرکے منا کو روانہ ہوے - اور وہان سے دوسرے روز عرفات کو اور پھر دسوین تاریخ منا مین قربانی رمی جمرات وغیرہ اُسی غشی کی حالت مین لوگون نے کرادی - لوگ ہماری زندگی سے مایوس ہو چکے تھے - بخار سخت اوپیش اور خون کا دست جاری تھا منا مین پہونچنے کے بعد گیارھوین تاریخ ذی الحجہ کو فی الجملہ ہوش آیا - معلوم ہوا کہ فصلی عارضہ ہیضہ بکثرت پھیلا ہوا ہے ہزارہا آدمی ملک عدم کو روانہ ہو چکے - اور کل حجاج گیارھوین ہی تاریخ منا کو چھوڑکر چلے گئے جا رہے ہین - میرا بھی قافلہ وہان سے اُسی روز روانہ ہوا - اور مکہ شریف مین پہونچا سید ہاشم صاحب کو جو ہمارے معلم اور از حد رحیم وشفیق ہمارے حال پر تھے - اور دن مین چند بار باوجود کثرت کار میرے پاس عیادت کو آیا کرتے - جب مین نے نہین دیکھا اُنکا حال پوچھا معلوم ہوا کہ وہ بھی سخت بیمار ہین - آخرکار تپ محرقہ مین تاریخ بیسوین ذی الحجہ روز چہارشنبہ سنہ ۱۳۱۰ ہجری مین

وہ اس سجن دنیا کو چھوڑ لبیک گویان داخل خلد برین ہوے - انا للہ وانا الیہ راجعون - اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہ اللھم اغفرلہ وارحمہ وارفقہ عن آبائہ الصالحین الطاہرین سید صاحب مرحوم کے اوصاف حمیدہ وخصائل ستودہ اسقدر ہین کہ احاطہ اُسکا متعسر - ادنی بات یہ تھی کہ آپ کسی حاجی سے اپنے علاقے کے کچھ مانگتے نہ تھے - جسنے جو دیا سو لے لیا - امیر وغریب اور دینے والا اور نہ دینے والا سب کے ساتھ یکسان برتاؤ رکھتے تھے - غریب مسکین کا بھی ویسا ہی کار خدمت کرتے تھے - جیسے امیرون کا - افسوس ایسا عمدہ شخص جو مہاریون کو معلی کیواسطے ملا تھا ہاتھ سے گیا - اب اُنکے دو اور بھائی سید علی صاحب وسید محمد صاحب اُنکے جانشین موجود ہین - اگرچہ اُنکے رتبہ وخلق کو نہین پاتے - مگر پھر بھی دوسرے معلمون سے بدرجہا بہتر - وہان کے معلمونکی کیفیت ناگفتہ بہ ہے - تمام ماہ ذی الحجہ مین سخت علیل رہا - محرم مین کچھ افاقہ شروع ہوا - مگر میری خواہر عزیزہ کی علالت بڑھتی ہی گئی - اور حاجی اکبر علیصاحب ساکن محلہ سنگی مسجد جو ہمارے ہمراہ تھے - اُنکی والدہ بھی سخت تر علیل ہوئین - اوران دونون عورتون کی علالت نے طول پکڑا - اب جو حکیم و ڈاکٹر علاج کیواسطے بلایا جاتا ہی - وہ یہی صلاح دیتا ہے کہ تم لوگ جلد یہان سے ہندوستان روانہ ہو جاؤ - چونکہ مین ایکی مرتبہ گورنمنٹ سے ڈیڑھ برس کی رخصت لیکر حج کو روانہ ہوا تھا اور قصد یہ تھا کہ ایک برس کامل مکہ معظمہ مین رہون گا - اور ایک سال حج طرف سے حضرت والد ماجد اور دوسرے سال والدہ ماجدہ رحمتہ اللہ علیہا کی طرف سے کرونگا - اور چھ مہینے مدینہ منورہ مین رہونگا - اور اسی درمیان مین بیت المقدس کی زیارت سے بھی فراغت کرونگا - لہذا مین روانگی ہندوستان پر ہرگز راضی نہین ہوتا تھا - لیکن اپنی خواہر عزیزہ کے اصرار پر اُنکی بیقراری اور بیتابی و تکلیف جانگداز اور حکیمون اور ڈاکٹر کی تجویز و تقاضا سے مجبور ہوکر بلا زیارت مدینہ منورہ قصد ہندوستان کا کیا - اور بتاریخ اُنتیس محرم ۱۳۱۱ھ ہجری روز شنبہ کو ہم لوگ سب مکہ معظمہ سے روانہ ہوے - اور یکم صفر کو جدہ پہونچے - اور تاریخ چودھوین صفر کو بجوز جہاز پر سوار ہوے - دو روز کے بعد سترھوین صفر کو والدہ حاجی اکبر علیصاحب نے انتقال کیا - اور ہماری خواہر عزیزہ کی بھی حالت خطرناک ہو رہی تھی - مین خود بھی علیل تھا - مگر جب جہاز ہمکو گون کا بحر احمر سے نکلکر بحر عرب مین پہونچا - افاقہ ہمکو گون کو شروع ہوا چھبیسوین صفر روز جمعہ کو بارہ بجے ہم داخل بمبئی ہوے -

اور کنوسیٹھ کے مسافر خانہ مین جو نہایت وسیع عین برلب بحر شور نہایت پر فضا جگہ مین واقع ہے فرود ہوے - اور بالاخانہ پر ایک کمرے مین ہم لوگ اُترے - وہان کے منتہم جناب مولوی محمد شاہ صاحب جو ایک نہایت ہی خوش اخلاق آدمی تھے - ملاقات ہوئی - اُنھون نے ہر طرح ہماری راحت و آرام مین سعی و کوشش کی - مین نے فی الفور پٹنہ کو تار بھیجدیا - اور وہان سے بتاریخ اٹھائیس صفر ریل پر سوار ہو اور بتاریخ یکم ربیع الاول ۱۳۱۱ھ وقت شام پٹنہ پہونچا - اور بتاریخ دسوین شوال ۱۳۱۲ ہجری صبیہ خرد فقیر مسماۃ زینب بعمر چھتیس سال راہی خلد برین ہوئی - اللھم اغفرلھا وارحمھا - اور بتاریخ چھٹی ذیقعدہ سنہ صدر نوردیدہ پارہ فوادی محمد صالح پسر عبدالفتاح بعمر نو برس چار ماہ آغوش مادر کو چھوڑکر مسکن گزین علیین ہوا - انا للہ وانا الیہ راجعون - اور بعد ایک برس کے بتاریخ بارھوین ذیقعدہ ۱۳۱۳ ہجری اہلیہ فقیر مسماۃ جمیلۃ النساء نے اس قفس عنصری کو چھوڑکر جنت الماوی مین جگہ لی - انا للہ وانا الیہ راجعون - اللھم اغفرلھا وارحمھا اللھم ما کان منھا من حسنۃ فتقبل منھا وما کان منھا من سیئۃ فتجاوز عنھا - اب وقت تحریر ان سطور کے کہ ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ ہے عمر فقیر پینسٹھ برس آٹھ مہینے کو پہونچی - اور باعث توالی غموم و ہموم وضیق النفس دوامی کے نوبت یہ پہونچی ہے - کہ ہاتھون مین رعشہ اور بصارت مین بھی قصور و فتور واقع ہوگیا ہے - کہ لکھنے سے مجبور رہون - یہ جو کچھ لکھا گیا ایک کاتب کو سمجھاکر لکھایا ہے - اور نظر ثانی کرنے سے بھی مجبور ہون پس جو کچھ اسکے اندر حضرات ناظرین سہو و غلطی پاوین عیب پوشی کو کام مین لاکے قلم اصلاح سے مزین فرماوین شعر متاب اے پارسا روی از گنہگار + بخشایند گی در وے نظر کن + اگر من ناجوان مردم بکردار + تو بر من چون جوان مردان گذر کن + اب مین اس دفتر کو دعا پر ختم کرتا ہون رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحا ترضہ و اصلح لی فی ذریتی انی تبت الیک وانی من المسلمین ۰ —

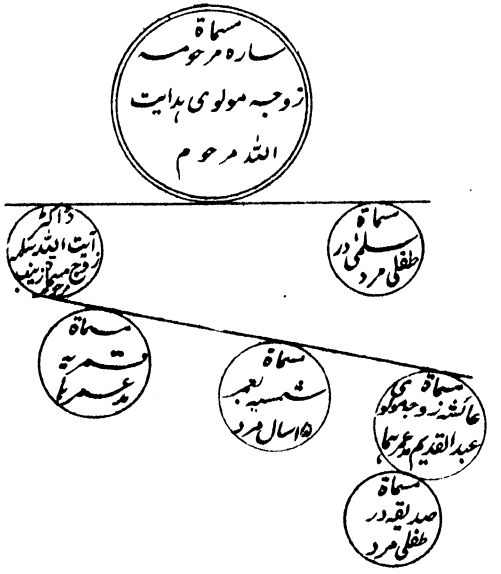
نقشہ اولاد واحفاد کا یہ ہے



مسماۃ سارہ مرحومہ

بنت مولانا فرحت حسین قدس سرہ زوجہ مولوی ہدایت اللہ مرحوم - انکی پیدائش غالباً ۱۲۸۵ ہجری مین ہوئی ہوگی - اُنھون نے قرآن باترجمہ پڑھ لیا تھا اور اردو کتاب پڑھنے پر بخوبی قادر تھین - انکی دس برس کی عمر تھی کہ جناب مولانا ولایت علی قدس سرہ نے اپنے صاحبزادہ واسطے مولوی ہدایت اللہ مرحوم سے شادی کردی تھی - اور بعد اسکے انکو اپنے ہمراہ ملک افغانستان کو لیگئے - جو آخری سفر آپ کا ملک سوات کو ہوا - وہان تخمیناً تین برس یہ ہمراہ بڑے حضرت قدس سرہ رہین - اُسکے بعد چار برس اور منجھلے حضرت قدس سرہ کے ساتھ قیام کا اتفاق ہوا جملہ سات برس انکا وہان قیام رہا - اس اثنا رہین گھوڑے کی سواری وقواعد وغیرہ فنون حرب سے

بھی واقف ہوگئی تھین ۔ مگر جب انکے زوج مولوی ہدایت اللہ مرحوم کا دل وہان سے برخاستہ ہوا اور وہ روانہ پٹنہ ہوے ۔ یہ بھی اُنکے ہمراہ آئین ۔ اُسوقت سے برابر صادق پور مین رہین ۔ یہان آکر ایک لڑکی مسماۃ سلمیٰ پیدا ہوئی ۔ اور وہ دو اڑھائی برس کی ہوکر گذر گئی ۔ اُسکے بعد ربیع الثانی ۱۲۷۸ھ ہجری مین ڈاکٹر آیت اللہ مدعمرہ پیدا ہوے ۔ اسکے بعد پھر کوئی اولاد انکے نہوئی ۔ بعد اسکے ۱۲۹۸ھ ہجری مین انکے زوج مولوی ہدایت اللہ صاحب کا انتقال ہوا اس غم سے انکی آنکھون کی بصارت بالکل جاتی رہی ۔ آدمی نہایت کم سخن وصاحب حلم ومروت تھین ۔ بڑے حضرت علیہ الرحمۃ کی صحبت وتعلیم کا اثر انکے اندر نہایت اچھا تھا ۔ اس زمانہ مین انکی ذات ستودہ صفات مغتنمات مین سے تھی ۔ اور نہایت ہنرمند اور صاحب فہم وفراست تھین ۔ باوجود آنکھون کی روشنی کے چلے جانے کے خیاطت پر بخوبی قادر تھین ۔ اپنا اور اپنی پوتیون کا کپڑا خود سی لیا کرتی تھین ۔ تخمیناً ساٹھ برس کی عمر مین بتاریخ چھٹی ربیع الثانی روز دوشنبہ ۱۳۱۷ھ ہجری مین آپ نے اس جہان فانی کو چھوڑا ۔ اور اپنے آباے صالحین سے جا ملین ۔ اللھم اغفرلھا وارحمھا ونورمرقدھا ۔ نقشہ اولاد واحفاد کا یہ ہے ۔



مسماۃ فاطمہ سلمہا

بنت مولانا فرحت حسین قدس سرہ انکی پیدائش تخمیناً ۱۲۶۰ھ ہجری مین ہوئی قران شریف معہ ترجمہ خود فقیر نے انکو پڑھایا ہی۔ اردو خوانی پر بخوبی قادر ہین۔ انکی شادی ساتھ مولوی عبدالرحمن مرحوم پسر چہارمی حضرت مولانا ولایت علی قدس سرہ کے حضرت والد ماجد مولانا فرحت حسین علیہ الرحمۃ نے اپنی آخر عمر مین کردی۔ مولوی عبدالرحمن مرحوم تخمیناً ڈیڑھ برس زندہ رہ کر لاولد ۱۲۷۵ھ ہجری مین اس جہان فانی کو چھوڑ کر داخل خلد برین ہوے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۰ اللھم اغفرلہ وارحمہ بعد دو اڑھائی برس کے انکا نکاح ساتھ مولانا یحیی علی رحمۃ اللہ علیہ کے اس فقیر نے کردیا اُنسے ایک لڑکا مولوی محمد یوسف مدعرہ فی طاعۃ اللہ تعالے پیدا ہوے۔ وہ تخمیناً نو دس مہینے کے تھے کہ جناب مولانا مرحوم قید ہوکر جزیرہ انڈمان کو بھیجے گئے۔ اور وہان جاکر ۱۲۸۴ھ ہجری مین انتقال کیا۔ جسکا ذکر حضرت ممدوح کی سوانح عمری مین گذر چکا ہی۔ آپ نے دو بار حج کیا اول مرتبہ بمعیت اپنے برادر خرد مولوی عبدالرؤف صاحب کے ۱۲۸۹ھ ہجری مین۔ اور بار دوم ہمراہ فقیر مولف ہذا ۱۳۱۱ھ ہجری مین۔ عزیزی مولوی محمد یوسف جعفری کی شادی ساتھ مسماۃ عظیم النسا بنت حکیم ظہور الحسن مرحوم آروی سے ہوئی جسکی تفصیل و نقشہ اولاد و احفاد کا اُنکی سوانح عمری مین گذر چکا۔ من شاء فلینظرھنا۔

مسماۃ سعیدہ سلمہا

بنت حضرت مولانا فرحت حسین صاحب قدس سرہ زوجہ مولوی محمد حسن مرحوم۔ یہ تخمیناً دو برس کی ہونگی کہ جناب والدہ ماجدہ مسماۃ محمودہ غفر اللہ لہا نے انتقال فرمایا۔ اور تخمیناً آٹھ نو برس کی ہونگی۔ کہ جناب حضرت والد ماجد مولانا فرحت حسین قدس سرہ نے رحلت فرمائی۔ اُسوقت سے انکی کفالت و پرورش یہ فقیر مولف اوراق ہذا کرتا رہا تخمیناً چودہ برس کی ہونگی کہ یہ فقیر بھی اُنکے سر پر سے اُٹھا لیا گیا۔ اور ۱۲۸۰ھ ہجری مین قید کرکے جزیرۂ انڈمان کو بھیجدیا گیا۔ اب انکا کوئی والی اور سرپرست نہ رہا۔ اسکے بعد انکی شادی ساتھ شمس العلماء مولوی محمد حسن مرحوم کے ہوئی۔ نقشہ اُنکی اولاد و احفاد کا اوپر گذر چکا ہے۔

شمس العلماء برادرم عزیز مولوی عبدالرؤف صاحب سلمہ اللہ تعالے

ابن مولوی فرحت حسین رحمۃ اللہ علیہ آپ کی والدہ کا نام مسماۃ تحبین مرحومہ ہے۔ بنت قاضی اسدعلی صاحب مرحوم ساکن موضع دولت پور ضلع گیا۔ انکا پورا نسب نامہ بذیل نسبنامہ قاضی فرزند احمد صاحب سلمہ اللہ تعالے فصل پنجم مین آویگا۔ آپ کی پیدائش ۱۲۷۳ھ ہجری مین ہوئی۔ آپ دو برس چند مہینون کے تھے کہ والد ماجد نے رحلت فرمائی۔ اُسوقت سے آپ برابر زیر پرورش وتعلیم وتادیب اس مسعود اوراق ہذا کے رہے۔ چار برس کی عمر مین مکتب مین بٹھائے گئے۔ مولوی سید عبدالوحید صاحب ساکن موضع یحییٰ پور آپ کے پڑھانے کے لیے مقرر کیے گئے۔ آپ ساڑھے نو برس کی عمر کو پہونچے ہونگے۔ کہ یہ فقیر بھی انکے سر پرسے علیحدہ کر لیا گیا۔ جسکا بیان اوپر ہو چکا ہے۔ بعد اُسکے آپ زیر تعلیم شمس العلماء مولوی محمد حسن مرحوم کے رہے۔ اور اُنھین سے اکثر کتابین درسی عربی وفارسی کی پڑھین۔ آخر مین جاکر کچھ تھوڑا جناب حکیم مولوی عبدالحمید صاحب مدظلہ العالی سے پڑھا۔ آپ کو شعر وشاعری کا بھی مذاق حاصل ہے۔ فکر تخلص کرتے ہین۔ بعمر پانزدہ سالگی شادی آپ کی ساتھ مسماۃ خدیجہ بنت جناب مولانا احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی کہ قطعہ تاریخی اُسکا جناب مولوی احمد کبیر صاحب پھلواروی نے یون لکھا ہے۔ **قطعہ**

مولوی و فقیہ و دانشمند + احمد اللہ کہ بست صاحب داد + بستہ شد عقد دخترش در جمعہ
چون بعبدالرؤف پاک نہاد + ہاتف آندم زروے بہجت گفت + زہرہ با مشتری قرین باد

ولہ ۱۲۸۶ھ

عقد عبدالرؤف چون بستند — خلق شد از وقوع آن شادان
لولے چرخ این ترانہ بزد — خانہ آباد شد مبارک باد

ولہ ۱۲۸۶ھ

چون بگوشم شد نوید عقد از عبدالرؤف — ماہ روز و وقت پرسیدم ازان سہام نصر
گفت از من زیر لب آہستہ بے روے الم — در مہ شوال و یوم جمعہ ہم ہنگام عصر
۱۲۸۶ھ

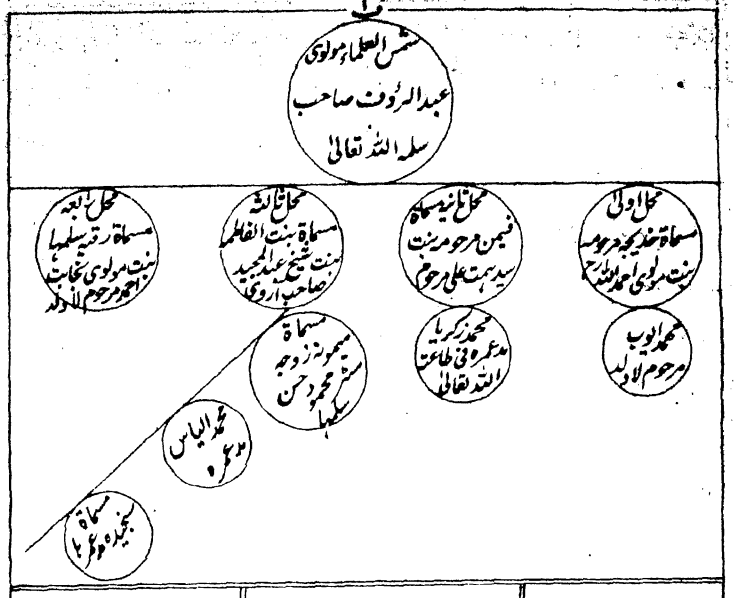
اُنسے ایک لڑکا محمد ایوب پیدا ہوا جسکی تاریخ ولادت جناب موصوف نے یون فرمائی ہے۔ **قطعہ**

داد عبد الرؤف را پسرے		خالق کون چون چراغ مکان
خواستم سال آن چنانکہ شنود		روز و تاریخ و ماہ جملہ عیان
گفت حیرت کہ زود جمع کنے	ولہ	یوم آدینہ بایکم رمضان
		۱۱۶۱ (۱۲۸۷) ۱۲۶
یافت چون فرزند خوشرو مولوی عبد الرؤف		طالعش بیدار شد آنم ز چشمش رفت نوم
سال آن با قید وقت و روز و ہم تاریخ و ماہ		خواستند از حیرت نادان بعالم چند قوم
گفت با خواہندگان سال میلادش کہ بود		وقت بار فجر آدینہ و اول ماہ صوم ۱۲۸۶ھ

اسکے بعد آپ معہ اپنی والدہ و اہلیہ و طفل شیر خوارہ و مسماۃ فاطمہ ہمشیرہ خود ۱۲۸۸ ہجری مین حج کو تشریف فرما ہوے - اور وہان سے عرصہ ایک سال مین مراجعت فرمائی بعد واپسی وہان کے تھوڑے دنون کے آپ کی اہلیہ مسماۃ خدیجہ نے اپنے لڑکے کو شیر خوارہ چھوڑکر داعی اجل کو لبیک کہا اور علیین کو رخصت ہوئین - انا للہ وانا الیہ راجعون - اللھم اغفر لھا وارحمھا - اسکے بعد آپنے مسماۃ قسیمن بنت سید ہمت علی ابن میر سلامت علی ساہو پوری ضلع گیا ابن میر برکت علی ساکن موضع تہیایان مخدوم پور نگر ضلع گیا سے نکاح کیا - اُنسے ایک فرزند دلبند محمد زکریا مدعمرہ فی طاعۃ اللہ تعالیٰ پیدا ہوے - یہ اہلیہ بھی آپ کی قریب تین برس بعد شادی بقید حیات رہکر داخل خلد برین ہوئین - انا للہ وانا الیہ راجعون - اللھم اغفر لھا وارحمھا - اسکے بعد تیسری شادی آپ کی ساتھ مسماۃ بنت الفاطمہ بنت شیخ عبد المجید صاحب بن شیخ محمد حسن مرحوم بن مولوی اظہر علی مرحوم بن مولوی وارث علی مرحوم آروی سے ہوئی - اُنسے دو لڑکیان اور ایک لڑکا ہوا - مسماۃ میمونہ زوجہ مسٹر محمود حسن منصف سلمہا اللہ تعالیٰ اور محمد الیاس و مسماۃ سنجیدہ مدعمرہما پیدا ہوے - یہ اہلیہ بھی چودہ برس بعد شادی اس زندگانی فانی سے بہرہور ہوکر اس دنیاے دنیہ کو خیرباد کہتی ہوئی داخل فردوس ہوئین - انا للہ وانا الیہ راجعون ہ اللھم اغفر لھا وارحمھا - تب آپ نے چوتھی شادی ایک بیوہ عورت مسماۃ رقیہ بنت مولوی نجات احمد مرحوم نگر نمسوی یعنی خواہرزادی جناب مولوی شمس الحق صاحب دامت برکاتہ ساکن موضع ڈیاوان سے کی - ہنوز اُنسے کوئی اولاد نہین ہوئی ہے - آپ بعد انتقال شمس العلماء مولوی محمد حسن مرحوم محمدن اینگلو عربک اسکول کے سکریٹری ۱۳۰۶ھ

مین ہوے - اُسوقت سے اسکام کو نہایت عمدگی وحُسن لیاقت کے ساتھ انجام دے رہے ہین -
چنانچہ اسکے صلے مین گورنمنٹ سے خلعت وخطاب شمس العلماء کا عطا ہوا ہے - اور آپ ہمیشہ جلسۂ ولیسرائے
مین مدعو ہوتے ہین - اور آپ کے اسکول کا سالانہ جلسہ ہر سال ہوا کرتا ہی - اُسمین چندبار جناب
نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگال نے بھی تشریف لاکر براہ عنایات خسروانہ انعام طلبہ اپنے ہاتھ سے
تقسیم فرمایا ہے - چنانچہ اس سال بھی یعنی ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۹۰۰ء مین واسطے رکھنے بنیادی پتھر
عمارت اسکول کے نواب صاحب بہادر ممدوح الیہ تشریف لائے تھے - اور اپنے دست مبارک
خاص سے اس عمارت کا بنیادی پتھر رکھا - اور طلبہ کو انعام تقسیم فرمایا - اور بہت کچھ خوشنودی
اپنی آپ کی نسبت ظاہر کی - افسوس کہ آپ کے صاحبزادہ کلان محمد ایوب مرحوم نے بعد حصول علم
عربی وفارسی وانگریزی عین حالت شباب اکیس برس کی عمر مین بتاریخ ۱۳ جمادی الآخر ۱۳۰۹ ہجری
مطابق ۱۳ جنوری ۱۸۹۳ء روز جمعہ اس دنیا عجوزہ کو چھوڑکر جنت نعیم کو روانہ ہوے - انا للہ
وانا الیہ راجعون - اللھم اغفرلہ وارحمہ اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی
خیرا منھ - یہ لڑکا نہایت ذہین وذکی وفطین تھا اور ازبسکہ حلیم وسلیم ولبیب مگر افسوس
کہ اسکی عمر نے وفا نہ کی - اور اسکے جوہر اُبھرنے نہ پائے - این ماتم سخت است کہ گویند
جوان مرد + اوتاریخ ۸ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۱ ہجری مطابق ۲۵ اپریل ۱۸۸۴ عیسوی روز جمعہ
کو آپ کی والدہ ماجدہ مسماۃ نجیبن مرحومہ نے رحلت فرمائی - انا للہ وانا الیہ راجعون -
اللھما غفرلھا وارحمھا - اور اُسی تاریخ کی شب کو مسماۃ بیمونہ مدعمر ہا آپ کی لڑکی نے
بمقام آرہ وجود ہستی کا پہنا -
کہ دنیا مین تو ام ہین شادی وغم - کا پورا مصداق ظہور مین آیا -

نقشہ آپ کی ازواج واولاد کا یہ ہے

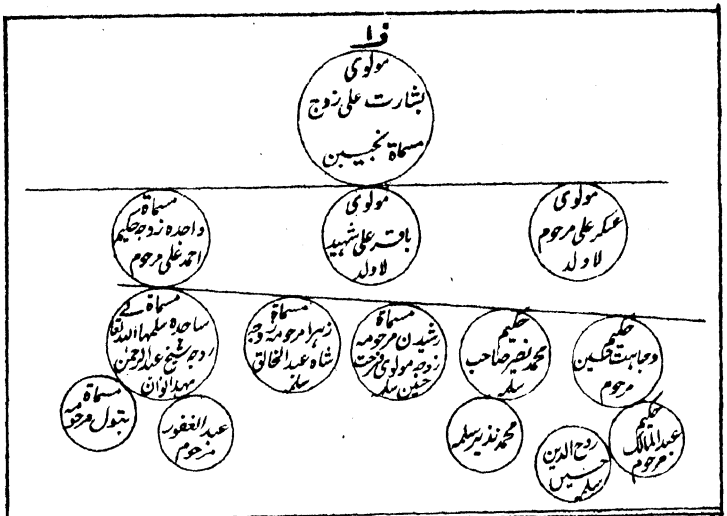


مولوی بشارت علی مرحوم

بن مولوی وارث علی مغفور بن ملا محمد سعید قدس سرہ آپ کی شادی مسماۃ یٰسین بنت حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ ساکن محلہ نمو سیہ سے ہوئی آپ کے دو بیٹے اور ایک بیٹی پیدا ہوئیں مولوی عسکر علی مرحوم و مولوی باقر علی شہید و مسماۃ دائجدہ مرحومہ آپ ان تینوں اولاد کو صغیر سن چھوڑ کر چوبیس پچیس برس کی عمر میں رحلت فرمائے دار بقا ہوئے۔ آپ کے صاحبزادہ کلان مولوی عسکر علی مرحوم کی شادی لبنا پٹکھولی ضلع شاہ آباد میں ہوئی۔ مگر کوئی اولاد آپ کو نہیں ہوئی ایک کپتان صاحب کمپ دانا پور میں رہتے تھے جب اُنکی پلٹن دانا پور سے کابل کو جانیلگی اُسوقت گورنمنٹ کی طرف سے فوج واسطے لڑائی دوست محمد خان کے جاتی تھی۔ آپ کو اُس کپتان سے بہت کچھ ربط وضبط تھا۔ آپ بھی اُنکے ہمراہ ہوئے۔ اور کابل روانہ ہوگئے

ف - واعستاہ کہ بعمر بست و پارم عزیز موصوف نے تاریخ ۲۰ شعبان ۱۳۱۱ھ مطابق یکم ستمبر ۱۸۹۳ء روز شنبہ وقت ۸ بجے دن کو بعارضہ طاعون جان شیریں بجان آفرین سپرد کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ واعفہ عن اباء ہ الصالحین

اور تین برس کامل وہان رہے - برٹش گورنمنٹ کی نوکری باحسن وجوہ انجام دیتے رہے - پھر جب کابل مین فساد ہوا - اور فوج سرکاری وہان سے واپس آئی - آپ بھی وہان سے واپس آئے - لیکن گھر کو تشریف نہ لائے - دہلی و میرٹھ کی طرف رہے - آخر مین آنا وہ مین دو تین برس قیام کرکے ۱۲۷۲ھ ہجری مین آپ نے وہین انتقال فرمایا - اور آپ کی اہلیہ نے پانچ چار برس قبل اسکے اسی پٹنہ مین انتقال کیا - مولوی باقر علی صاحب کی شادی نہین ہوئی - وہ اٹھارہ بیس برس کی عمر مین یہان سے بہمیت حضرت جناب امیر المومنین سید احمد صاحب کے روانہ ہوے - جیساکہ سوانح عمری مین حضرت جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران کے ذکر ہوچکا ہی - وہ یہان سے جناب سید احمد صاحب کے ہمراہ ملک افغانستان کو تشریف لیگئے - اور وہان دوسری تاریخ جمادی الاول ۱۲۴۲ھ ہجری مطابق ۲۱ دسمبر ۱۸۲۶ء مین جو جنگ سردار ہدہ سنگھ سپہ سالار رنجیت سنگھ کے ساتھ بمقام اکوڑا کے ہوئی اسمین آپ شہید ہوے منشی محمد جعفر صاحب انبالوی نے اپنی تاریخ سوانح احمدی مین اس جنگ کے حالات مین لکھا ہے کہ مولوی باقر علی صاحب عظیم آبادی سب سے اول شربت شہادت نوش کرکے زمین پر گر پڑے - آپ اور مولوی طالب علی صاحب مرحوم آپ کے برادر عموی جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہی یہ دونون ہم عمر تھے - اور آپسین باعث ہم عمری کے کمال محبت رکھتے تھے - اور جناب حضرت سید صاحب کی خدمت خاص مین یہ دونون وہان رہا کرتے تھے - خاص پہرہ یہی دونون بارا باری دیا کرتے تھے - مسماۃ واجدہ کی شادی ساتھ حکیم مولوی احمد علی مرحوم بن رضی الدین حسین خان بن رفیع الدین حسین خان ساکن مغلپورہ کے ہوئی - اور آپ کا انتقال تاریخ ۷ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ ہجری مین ہوا اور آپ نے اسّی برس کی عمر پائی - اللھم اغفرلھا وارحمھا - آپ کے دو بیٹے اور تین بیٹیان ہوئین - جناب حکیم مولوی وجاہت حسین مرحوم مغفور و جناب حکیم مولوی محمد نصیر صاحب سلمہ اللہ تعالی - اور تین صاحبزادیان ہوئین - مسماۃ رشیدن زوجہ ثانیہ جناب حضرت مولانا فرحت حسین قدس سرہ و مسماۃ زہرا زوجہ شاہ عبدالخالق مرحوم بن جناب حضرت شاہ محمد حسین قدس سرہ محلہ نمونیہ و مسماۃ ساجدہ سلمہا اللہ تعالی زوجہ شیخ عبدالرحمن مرحوم بن قاضی قمر علی مغفور ساکن موضع مہدانوان - جسکا نقشہ یہ ہے -



فصل سوم ۔نسب نامہ ابوالامم جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران ۔

نمبر۱	مولانا ولایت علی و مولانا عنایت علی و مولانا فرحت حسین قدس اللہ اسرارہم فرزندان	نمبر۱۳	نصیر
نمبر۲	مسماۃ زمرن بنت	نمبر۱۴	قاسم
نمبر۳	رفیع الدین حسین خان	نمبر۱۵	نصیر
نمبر۴	شیخ صبغۃ اللہ معروف بہ روح الدین حسین خان	نمبر۱۶	عبدالرحمن
نمبر۵	شیخ ہدایت اللہ	نمبر۱۷	قاسم
نمبر۶	شیخ دوست محمد	نمبر۱۸	حضرت محمدؐ
نمبر۷	شیخ غلام رسول	نمبر۱۹	حضرت ابوبکر صدیق رضؓ
نمبر۸	عبداللہ	نمبر۲۰	عثمان رضؓ
نمبر۹	محمد	نمبر۲۱	عامر
نمبر۱۰	عونہ	نمبر۲۲	عمرو
نمبر۱۱	حسین	نمبر۲۳	کعب
نمبر۱۲	قاسم	نمبر۲۴	سعید

سوانح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ

آپ کی سوانح عمری واولاد واحفاد کی تفصیل وتحقیق کے بیان مین صدہا کتابین سلف وخلف سے تصنیف ہوتی چلی آئی ہین - جواب مستغنی عن البیان ہین - لیکن تھوڑا سا تیمنًا وتبرکًا اس جگہ لکھتا ہون آپ کے اسم شریف مین بہت کچھ اختلاف ہی - لیکن راجح ومحقق یہ ہے - کہ آپ کا نام عبداللہ تھا - اور ابن ابی قحافہ بھی بولا کرتے تھے - اور آپ کے والد کی کنیت ابی قحافہ اور نام عثمان تھا - وہ بیٹے عامر بن عمرو بن کعب بن سعید بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب التیمی القریشی کے تھے - آپ کا نسب سات پشتون کے بعد مرّہ بن کعب مین جاکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہی - اور آپ کی والدہ کا نام لیلےٰ بنت صخر بن عامر بن سعید بن تیم بن مرّہ ہے اور بعضون نے کہا ہی - کہ حضرت ابوبکر کا نام عبدرب الکعبہ تھا - پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھا - اور آپ کا نام عتیق بھی تھا - جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا - آپ اول المسلمین ہین جوان اور آزاد مرد لوگون مین سب کے اول آپ ہی ایمان لائے - آپ عام الفیل کے دو برس اور چار مہینے بعد پیدا ہوے آپ کا رنگ گورا اور چہرہ ہلکا تھا - ربیع الاول ۱۱ ہجری مین آپ خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مقرر ہوے - آپ کے محامد ومناقب بہت کچھ ہین - اس جگہ تھوڑا سا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قول سے نقل کرتا ہون - عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ انہ لما بلغہ وفاۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ جاء مسرعا باکیا وقال رحمک اللہ یا ابا بکر واللہ لقد کنت اول القوم اسلاما واخلصہم ایمانا واشدہم یقینا واخوفہم باللہ واحوطہم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحسنہم صحبۃً وافضلہم مناقبًا واکرمہم سوابقا واقربہم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشبہہم بہ ہدیا وخلقا وسمتہ وفضلا واکرمہم علیہ و اولٰئک عندہ فضلا وفخرا فجزاک اللہ عن الاسلام خیرا صدقت رسول اللہ صلعم حین کذب بہ الناس فسماک اللہ فی کتابہ العزیز صدیقا وقال والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولٰئک ہم المتقون وانت منہ حین تخلفوا وقمت معہ حین قعدوا وصحبتہ فی الشدۃ اکرم صحبۃ ثانی اثنین فی الغار والمنزل علیہ السکینۃ ورفیقہ فی الہجرۃ والمواطن المکرہ فقویت حین

ضعف اصحا باک و برزت حین استکانوا ونهضت حین وهنوا وقمت حین کسلوا ومضیت بقوة الله عزوجل حین وقفوا کنت اطولهم صمتا واشغلهم قلبا واشدهم یقینا واحسنهم عملا فحملت اثقال ما عنه ضعفوا وحفظت ما اضاعوا ووعیت ما اهملوا وعلوت اذا طلعوا - و صبرت اذا جزعوا وکنت کما یحمل لاتحرکه العواصف کما قال رسول الله صلے الله علیه واله وسلم انه ضعیف فی بدنه قوی امر دینه متواضع فی نفسه عظیم عند الله محبوب الی اهل الارض والسموات فجزاک الله عنا وعن الاسلام خیرا -

شیخ صبغة الله عرف روح الدین حسین خان

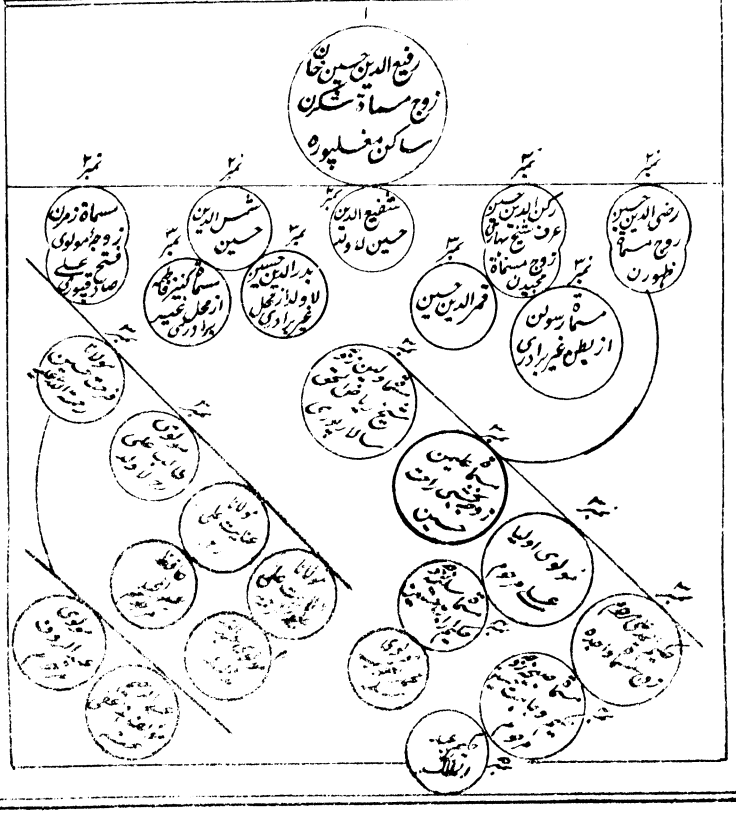
آپ کا اصل مکان موضع الاول پور تھا - جو قریب نگرنہہ واقع ہے - پھر آپ خلیپور مین آکے سکونت پذیر ہوے - آپ کے والد شیخ ہدایت اللہ مرحوم کے محل اولی سے شیخ سکندر ہوے - اور محل ثانیہ سے آپ پیدا ہوے جب آپ کے والد کا انتقال ہوا - آپ صغیر سن تھے - آپ کے برادر علاتی نے تمام املاک موروثی پر قبضہ کرلیا - اور آپ کو گھر سے نکال دیا - آپ جب جوان ہوے نہایت پریشانی کی حالت مین کسب معاش کی فکر مین حیران وسرگردان پھرتے تھے اسی ماہین مین شاہ عالم بادشاہ دہلی رونق افروز بلدۂ عظیم آباد پٹنہ ہوے - اُسوقت بیگم عبدالرحمن خان حاکم پورنیہ آرہی تھین - اثناے راہ مین انسے ملاقات ہوئی سبب پریشانی کا انکی پوچھا آپ نے بدسلوکی اپنے برادر کی بیان فرمائی - بیگم صاحبہ نے آپ کو ہمراہ لیا - اور بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوئین - اور کہا یہ میرا فرزند ہی - امیدوار مراحم بادشاہی کی ہون - بادشاہ کی طرف سے اُسی وقت نائب ناظم صوبہ بہار کا عہدہ مرحمت ہوا - اور خطاب روح الدین حسین خان کا عطا ہوا - اور ایک بہت بڑی جاگیر آپ کو عنایت ہوئی - جسکے بعض موضعات اسوقت تک ہم لوگون کے قبض ودخل مین ہین جسکی تفصیل آگے آویگی - آپ اُسوقت سے برابر نائب ناظم صوبہ بہار کے عہدے پر مقرر رہے - جبکہ نواب مظفر جنگ ساکن مرشدآباد باعانت کمپنی انگریز بہادر صوبہ بہار پر حکمران ہوے - اُنھون نے بھی آپ کو اسی عہدہ پر قائم رکھا - بعد اُسکے جب کمپنی بہادر نے نواب دلاور جنگ ولد نواب مظفر جنگ نواب مرشدآباد کی تنخواہ کردی - اور خود بالاستقلال صوبہ بہار پر حکمران ہوگئے - اُسوقت کمپنی کی طرف سے بھی آپ اُسی عہدے پر مقرر رہے

آپ کو انگریزی کمپنی کی طرف سے ۱۱۸۶ فصلی مطابق فروری ۱۷۷۹ء مین نواب معین الملک امین الدولہ بہادر ناصر جنگ عامل صوبہ بہار کا خطاب ملا۔ ۱۱۹۳ فصلی مین آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کے بعد آپ کے صاحبزادے رفیع الدین حسین خان اس عہدے پر مقرر ہوے جب انگریزی کمپنی کا تسلط تمام صوبہ بہار پر ہوگیا کمپنی نے اس عہدے کی ضرورت نہ دیکھی۔ تب اس عہدے ہی کو برخاست کر دیا۔ آپ کو جو مواضعات شاہ عالم بادشاہ دہلی کی طرف سے جاگیر مین مرحمت ہوے تھے۔ وہ بہت تھے۔ جسپر مجھکو اطلاع نہین ہوئی۔ اور کچھ بروقت بندوبست انگریزی سرکار مین لے لیے گئے۔ اب جو موجود ہین وہ یہ ہین۔ جیّا۔ ارریلہ۔ کلونجر۔ مکرندپور۔ رسولی۔ یہ کل مواضعات ضلع مظفرپور مین ہین۔ منصورپور۔ دانیال پور۔ سعداللہ پور۔ منی چک عرف بہادر چک۔ سیدپورہ۔ افضلپور سرور۔ یہ قطعہ اٹھتر ہا۔ ازرقبہ مان سنگھ پور یہ کل ضلع پٹنہ حوالی نگر مہین واقع ہین۔

نام واہب	عزیزالدین عالمگیر ثانی بن معزالدین جہاندار شاہ
تاریخ فرمان	مرقومہ پانزدہم ربیع الاول ۱۱۷۳ ہجری
تاریخ عطا معائنہ خطاب	ایضاً
موہوب لہ	شیخ صبغۃ اللہ
خطاب	روح الدین حسین خان بہادر سپہر ارجنگ
عہدہ	منصب داری
پروانہ دوم	شمس الدین علی خان مرقومہ چہارم شوال ۱۱۷۵ھ
پروانہ دیگر	ولی عہد جوان بخت بہادر بن شاہ عالم مرقومہ ۲۶ شعبان ۱۱۷۶ھ
سند اول	وزیرالممالک آصف خان نظام الملک مرقومہ ۲۹ ربیع الاول ۱۱۷۳ھ
سند دوم	راجہ دلیر سنگھ روشن رائے دیوان مرقومہ ۲۹ ربیع الثانی ۱۱۷۳ھ
سند سوم	مرزا اکبر شاہ ملقب وزیرالممالک مرقومہ ۱۲ محرم ۱۱۷۹ھ
پروانہ سوم	مہاراج شہاب رائے مرقومہ ۲۹ جمادی الثانی ۱۱۸۵ھ
سند	وزیرالممالک شجاع الدولہ بہادر مرقومہ ۱۹ رجب ۱۱۸۴ھ

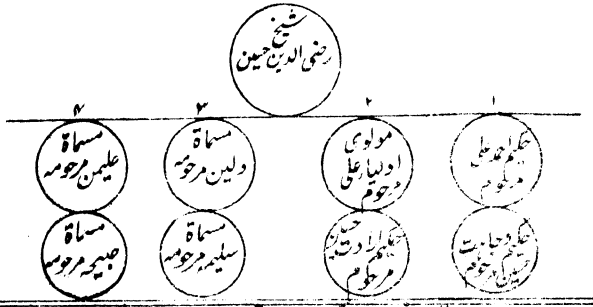
رفیع الدین حسین خان بہادر

بن روح الدین حسین خان - آپ کی شادی ساتھ مسماۃ بی بی شکرن بنت حضرت شاہ محمد عزیز عرف شاہ درگاہی قدس سرہ ساکن محلہ نمونہیہ کے ہوئی - آپ کے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہوئی رضی الدین حسین خان زوج مسماۃ ظہورن بنت حضرت شاہ محمد مغر قدس سرہ ساکن محلہ نمونہیہ - رکن الدین حسین خان عرف شیخ بہاری زوج بی بی مجیدن بنت شیخ رستم علی مرحوم - شمس الدین حسین خان - شیخ شفیع الدین خان - ان دونوں کی شادی اپنی ذات برادری میں ہوئی - مسماۃ زمن زوجہ مولوی فتح علی مرحوم صادقپوری جو جدہ ماجدہ فقیر مسعود اوراق ہذا کی ہیں - نقشہ آپ کی اولاد و احفاد کا یہ ہے -



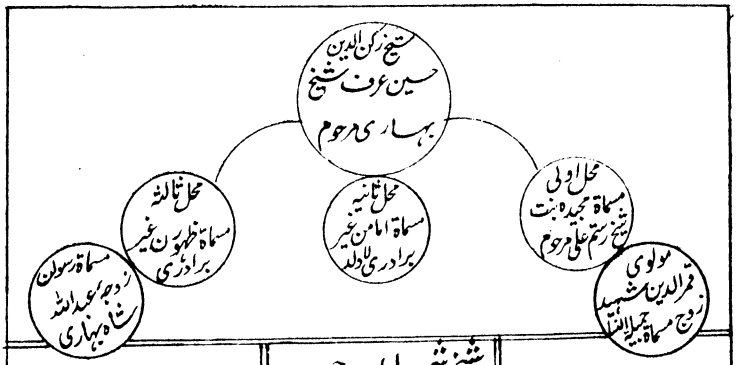
شیخ رضی الدین حسین

ساکن محلہ مغلپورہ ثم صادق پور۔ آپ کی شادی ساتھ مسماۃ ظہورن بنت حضرت شاہ محمد مغر ساکن محلہ تمنوہیہ کے ہوئی۔ آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں جناب حکیم مولوی احمد علی مرحوم۔ و جناب مولوی اولیا علی مرحوم۔ و مسماۃ ولین زوجہ شیخ ریاض الحق مرحوم۔ ساکن سالارپور۔ و مسماۃ علیمن زوجہ بخشی راحت حسین مرحوم۔ ساکن حبیب پور ڈمری۔ نقشہ آپ کی اولاد احفاد کا یہ ہے۔



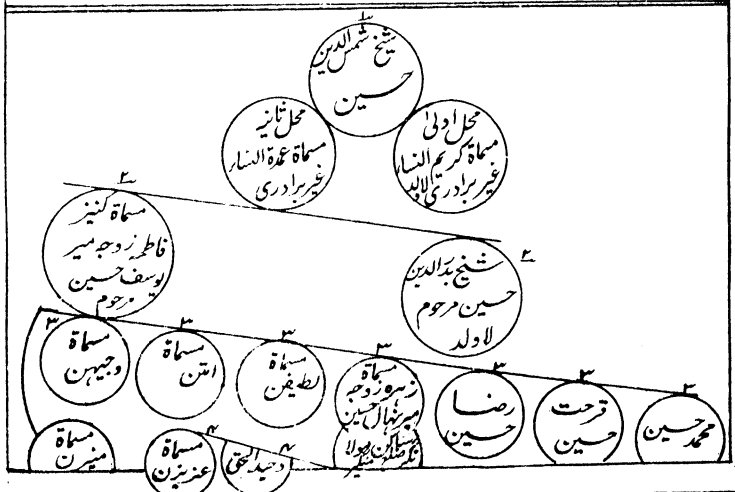
شیخ رکن الدین حسین

عرف شیخ بہاری ساکن محلہ مغلپورہ۔ آپ کی شادی مسماۃ مجیدن بنت شیخ رستم علی مرحوم سے ہوئی اس محل سے صرف ایک بیٹا مولوی فرالدین حسین پیدا ہوئے جنکی شادی ساتھ مسماۃ جمیلۃ النساء بنت جناب مولوی الٰہی بخش مرحوم صادق پوری کے ہوئی۔ بعد شادی آپ صرف چند مہینے یہاں رہکر ہمراہ مولوی مظہر علی شہید ساکن محلہ لودیکٹرہ ملک افغانستان کو چلے گئے۔ اور وہاں حضرت جناب سید احمد صاحب سے جا ملے۔ اور پشاور میں ہمراہ مولوی مظہر علی شہید شہید ہوئے۔ جسکی پوری کیفیت سوانح احمدی مولفہ منشی محمد جعفر صاحب انبالوی سے معلوم ہوسکتی ہے۔ آپ نے بعد انتقال مسماۃ مجیدن محل اولی کے خیر برادری میں دو نکاح کیئے۔ مسماۃ امامن محل ثانیہ سے لاولد انتقال کیا۔ محل ثالثہ مسماۃ طہورن عرف شیخانی سے ایک بیٹی مسماۃ رسولن پیدا ہوئیں۔ اُن کی شادی عبداللہ شاہ ساکن بہار سے ہوئی جسکا نقشہ یہ ہے



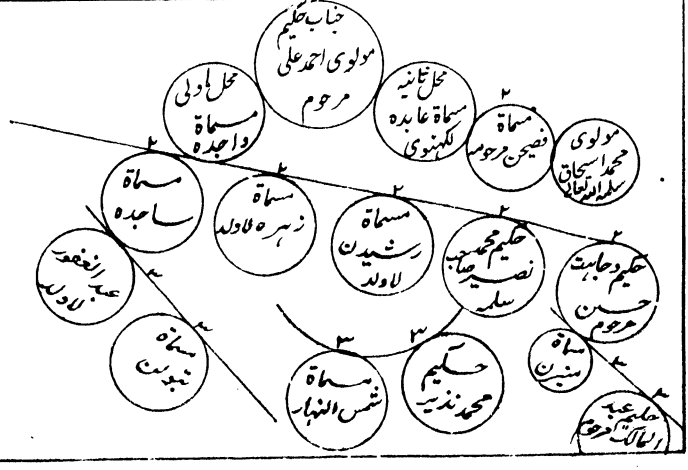
شیخ شمس الدین حسین

ساکن محلہ منطپورہ آپ کی کوئی شادی برادری مین نہین ہوئی - آپ نے غیر برادری مین دو نکاح کیئے محل اولی مسماۃ کریم النساء کا لاولد انتقال ہوا محل ثانیہ مسماۃ عمدۃ النساء انسے ایک دختر مسماۃ کنیز فاطمہ اور ایک بیٹا شیخ بدرالدین حسین پیدا ہوے - اور لاولد انتقال کیا - اور مسماۃ کنیز فاطمہ کی شادی میر یوسف حسین پسر میر غالب حسین ساکن بخشی محلہ سے ہوئی - انسے تین بیٹے اور پانچ دختر پیدا ہوئین محمد حسین - فرحت حسین - رضا حسین - مسماۃ زہرہ زوجہ میر نہال حسین ساکن مولا نگر ضلع مونگیر مسماۃ لطیفن مسماۃ امتن - ومسماۃ وجیہن ومسماۃ منیرن -



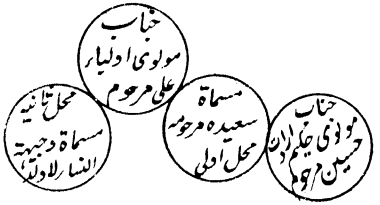
جناب حکیم مولوی احمد علی مرحوم

آپ نے اپنی درسی کتابین تمام و کمال اپنے وطن مین پڑھین - بعد اُسکے جب آپ کو زیادہ تر شوق تحصیل علم کا ہوا - آپ لکھنؤ تشریف لیگئے - اور وہان تحصیل علم طب جناب مرزا غضنفر علی خان طبیب بادشاہی سے کی اور قریب پانچ برس کے وہان رہے - اور آپنے وہان ایک شادی بھی کی - آپ کی اول شادی سماۃ واجدہ بنت مولوی بشارت علی مرحوم سے ہوئی - اُنسے دو بیٹے حکیم وجاہت حسین مرحوم و حکیم محمد نصیر اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ پیدا ہوے - اور تین بیٹیان سماۃ رشیدن زوجہ مولانا فرحت حسین رحمۃ اللہ علیہ جو بعد شادی صرف ایک برس زندہ رہکر لاولد رہگرائے آخرت ہوئین - دوسری سماۃ زہرہ زوجہ شاہ عبدالخالق مرحوم ساکن محلہ خوبیہ یہ بھی لاولد دنیا سے رخصت ہوئین - تیسری سماۃ ساجدہ کی شادی ساتھ شیخ عبدالرحمن خلف قاضی قمر علی مرحوم ساکن موضع مہدانوان سے ہوئی - اُنکی ایک بیٹی مسماۃ بتولن جنکی شادی داروغہ وحیدالدین ساکن چھپرہ سے ہوئی - وہ لاولد رخصت ہوئین - اور ایک بیٹا عبدالغفور بعمر شش سال لاولد رخصت ہوے - حکیم احمد علی صاحب مرحوم نے جو شادی لکھنؤ مین کی تھی - اُنسے ایک بیٹی مسماۃ فصیحن پیدا ہوئین - اُسکی شادی ساتھ جناب حکیم مولوی ارادت حسین مرحوم کے ہوئی - جسکا نقشہ حسب تفصیل ذیل ہی -



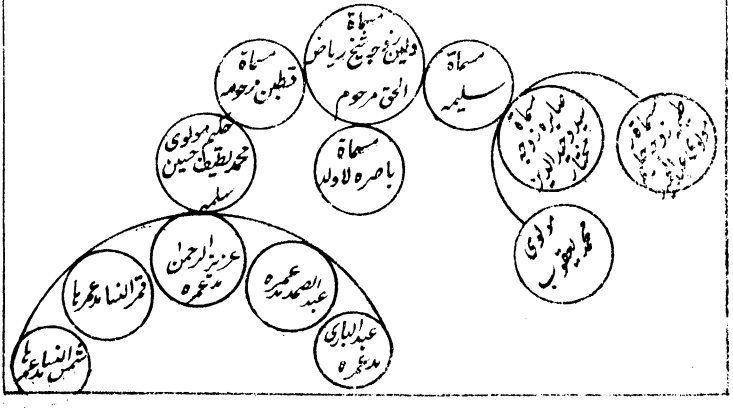
جناب مولوی اولیاء علی مرحوم

آپ کی شادی مسماۃ سعیدہ بنت مولوی محمد مبین صاحب ساکن پھلواری سے ہوئی اُنسے صرف ایک بیٹا جناب حکیم مولوی ارادت حسین مرحوم پیدا ہوے۔ اُسکے بعد آپ کی اہلیہ نے انتقال کیا۔ تب آپ کی دوسری شادی مسماۃ وجیہۃ النساء بنت جناب مولوی الٰہی بخش مرحوم سے ہوئی۔ لیکن اس محل سے آپکے کوئی اولاد نہین ہوئی۔ نقشہ اُسکا یہ ہے۔



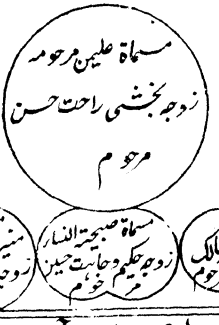
مسماۃ ولین مرحومہ

بنت رضی الدین حسین خان زوجۂ شیخ ریاض الحق صاحب ساکنموضع سالار پور ضلع پٹنہ۔ اُنکے صرف تین بیٹیان پیدا ہوئین مسماۃ سلیمہ زوجہ اولی حکیم ارادت حسین مرحوم مسماۃ باصرہ زوجۂ شیخ غلام نبی مرحوم ساکن موضع پھلواری مسماۃ قطبن زوجۂ مولوی ابراہیم حسین صاحب مرحوم ساکن محلہ دیوان پٹنہ۔ اُسکا نقشہ یہ ہے



مسماۃ علیمن مرحومہ

بنت شیخ رضی الدین حسین صاحب مرحوم - زوجہ بخشی راحت حسین مرحوم - ساکن حبیب پور ڈمری ضلع پٹنہ - انکے صرف ایک بیٹی مسماۃ صبیحۃ النسا پیدا ہوئین - اُنکی شادی ساتھ حکیم وجاہت حسین مرحوم کے ہوئی - اُسکا نقشہ یہ ہے :-



جناب حکیم مولوی وجاہت حسین مرحوم

آپ نے درسی کتابین کل جناب مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھین - اُسکے بعد آپ لکھنؤ تشریف لیگئے - اور وہان جناب مولوی واجد علی صاحب فرنگی محل سے تکمیل علوم درسیہ کی کی - اور طب جناب حکیم طالب علی مرحوم سے پڑھی - جو یکے از طبائے بادشاہی تھے - قریب آٹھ برس آپ وہان رہے آپ کا علم کتابی بہت عمیق تھا - اشعار عربی و فارسی وارد و تینون زبانون مین نہایت عمیق فرماتے - نثر بھی آپ کی بہت عمیق ہوتی - انشا پردازی مین بھی آپ کو خوب مہارت تھی - علم طب مین بھی آپ طبیب حاذق تھے علاج بہت عمیق اور تشخیص مرض مین بھی آپ کو خوب دخل تھا - صدہا مریض مایوس العلاج آپ سے شفایاب ہوے آپ کی شادی ساتھ مسماۃ صبیحۃ النسا بنت بخشی راحت حسین ساکن موضع حبیب پور ڈمری سے ہوئی -

قطعہ تاریخ فرمودہ جناب منشی احمد کبیر صاحب پھلواری

چون وجاہت حسین رحلت کرد در غمش خلق زار زار گریست

درعمش گریہ راچہ شرح دہم	ابر داانھار دکوہسار گریست
شد چو آن نخلبند گلشن طب	نرگس طبع بے شمار گریست
سال فوتش عقول عشرت گفت	خواند این شعر دبیقرار گریست
ہوش خمسہ بفہم خویش بدہر	آہ او مرد پنج بار گریست

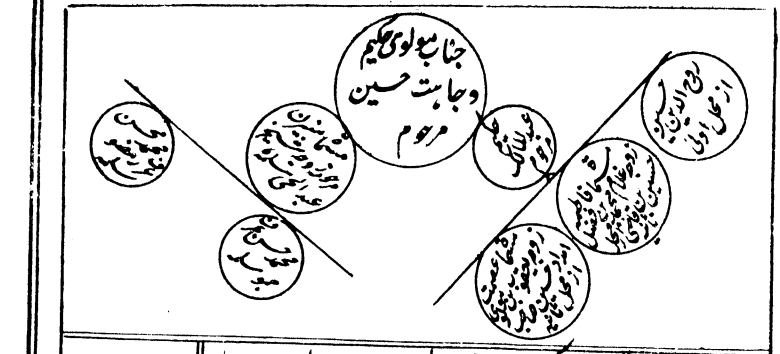
دوم

چون وجاہت حسین رفت زدہر	درعمش خلق چون بنشیند
گشت مجنون مزاج صحت طبع	خار در کوہسار مے چیند
داشتم فکر سال رحلت او	کہ خرد از چہ راہ بگزیند
گفت عثمان کہ آن مسیح زمان	بسما نبض حور مے چیند
	۱۲۸۵ھ

آپ کا انتقال ۱۲۸۵ ہجری مین ہوا۔ اور قبر آپ کی نمونیہ جمعہ مسجد کے احاطہ مین ہے۔ آپ کے ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہوئی حکیم عبدالمالک مرحوم انکی شادی اول ساتھ مسماۃ رحیمن بنت شیخ تفضل حسین ساکن موضع گوپاسنگھرہ کے ہوئی۔ انسے صرف ایک بیٹا روح الدین حسین پیدا ہوے۔ بعد اسکے مسماۃ رحیمن نے انتقال کیا۔ اُسکے بعد آپ کا ازدواج صبیہ قاضی فرح حسین مرحوم ساکن مہدانوان سے ہوا اُنسے دو بیٹیان پیدا ہوئین۔ اسکے بعد آپ کا خود انتقال ہوگیا۔ تاریخ انتقال کی آپکے قطعات اعزا مین جناب مولانا محمد سعید قدس سرہ نے جو لکھی ہے وہ یہ ہی واقعہ ہفتم صفر روز یکشنبہ ۱۳۰۳ ہجری

دریغا طبیب بلد عبد مالک	کہ از کار مرہم گرہ ہا کشود ے
چو آمد اجل کرد رحلت زدنیا	ندارد دوا مرگ راہیچ سود ے
دعائیہ تاریخ او بندہ گفتم	خدایا بیامرزش از منّ وجود ے
	۱۳۰۳ھ

اور آپ کی بیٹی کا نام مسماۃ منیرن مرحومہ تھا۔ جو ساتھ مولوی عبدالحی سلمہ پسر مولوی عبدالعزیز مرحوم ساکن محلہ نمونیہ کے منسوب ہوئین۔ نقشہ آپ کی اولاد و احفاد کا یہ ہے۔

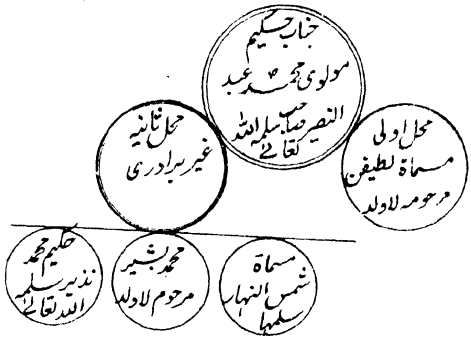


جناب حکیم مولوی محمد عبدالنصیر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

آپ جب چھوٹے تھے آپ کے والد ماجد حکیم احمد علی مرحوم کا انتقال ہوگیا۔ اور آپ کے برادر معظم جناب حکیم وجاہت حسین مرحوم بھی بقصد اکتساب علم روانہ لکھنؤ ہوے۔ تب اُسوقت آپ کے برادر عم زاد جناب حکیم ارادت حسین مرحوم نے آپکی تعلیم وتلقین کی۔ آپنے ابتدائی کتب درسی صرف ونحو وغیرہ حکیم ارادت حسین مرحوم سے پڑھین بعد اسکے کہ جناب حکیم وجاہت حسین مرحوم لکھنؤ سے مراجعت فرماکر دولت خانہ کو آئے جب سے آپکی تادیب وتعلیم کل متعلق حکیم صاحب مرحوم کے رہی علم طب آپنے آپ ہی سے پڑھا۔ اور علوم درسیہ مین منقولات فقہ اصول وغیرہ جناب مولوی محمد عظیم مرحوم سے آپ نے پڑھا۔ اور معقولات جناب مولوی اصغر حسین مرحوم پیش امام امامیہ مذہب سے پڑھی۔ آپ کے پاس ایک ایک سند تینون اُستادون کی ہر سہ علوم مین مُہری و دستخطی موجود ہی۔ آپ کو علم طب مین بہت عمیق مہارت ہی تشخیص مرض واصول علاج نہایت عمدہ ہی۔ خوش اخلاق صاحب مروت آپ از صدہین۔ آپ کی اول شادی مسماۃ لطیفن بنت شیخ قطب الدین صاحب ساکن موضع حبیب پور ڈمری سے ہوئی۔ مگر افسوس کہ آپ کی اہلیہ بعد شادی صرف ایک برس بقید حیات رہکر لاولد داخل خلد بریں ہوئین آپ کو اس حادثہ کا ایسا غم ہوا کہ بہت برسون تک آپ نے تزویج کا قصد ہی نہین کیا۔ بعد عرصہ دراز باقتضاے ضروریات دنیوی آپ کو نکاح کرنا پڑا۔ غیر برادری مین آپ نے نکاح کیا۔ اس محل سے آپ کو ایک بیٹی اور دو بیٹے ہوے مسماۃ شمس النہار جنکی شادی آپ نے ساتھ حکیم فرحت حسین ساکن عالم گنج کے کردی۔ اطال اللہ عمرہا یہ صاحب اولاد ہین۔ جسکی تفصیل نقشہ ذیل مین آویگی۔ پسر کلان آپ کے محمد بشیر بعمر دوازدہ سالہ آغوش والدین کو چھوڑکر

راہی خلد بریں ہوے۔ پسر دوم آپ کے حکیم مولوی محمد نذیر مدعمرہ فی طاعۃ اللہ تعالیٰ اسوقت آپ کے خلف الرشید ہیں۔ انکی شادی ساتھ صبیہ مولوی محمد عمر صاحب بمقام بہار ہوئی ہے۔

نقشہ آپ کے ازواج و اولاد کا یہ ہے۔



جناب حکیم مولوی ارادت حسین غفرلہ

خلف الصدق جناب مولوی اولیا رعلی مرحوم۔ آپ کی والدہ ماجدہ مسماۃ سعیدہ بنت مولوی محمد مبین مرحوم ساکن پھلواری نے آپ کو شیر خوار چھوڑ کر راہی خلد بریں ہوئیں آپ نے تمام علوم درسیہ از اول تا آخر جناب مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھے۔ اور سند حدیث و تفسیر جناب مولانا ولایت علی قدس سرہ سے حاصل کی اور آپ نے فیض باطنی بھی جناب مولانا ممدوح سے علی وجہ الکمال حاصل کیا۔ آپ مولانا کے خلفاے عظام سے ہیں۔ آپ وعظ و ہدایت و تلقین کا کام بھی فرماتے رہے ہیں آپ نے علم طب اپنے چچا جناب حکیم احمد علی سے حاصل کیا۔ آپ کے اوصاف حمیدہ اسقدر ہیں جو خارج از حد شمار ہیں۔ لیکن تھوڑا اس جگہ ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں۔ آپ نہایت حلیم کریم النفس صاحب خلق عظیم ذیمروت نہایت ذہین و ذکی تھے۔ علم معقول و منقول دونوں میں آپ کو مہارت تھی جب آپ مکہ معظمہ ہجرت کر کے گئے۔ وہاں آپ کے درس قرآن و حدیث میں بڑے بڑے علما و فضلاء عرب و ترک وغیرہ آتے اور آپ کے حسن بیان و قرآن فہمی و حدیث دانی کی داد دیتے۔ اور آپ کی خوش اخلاقی کے تو وہ لوگ ایسے والہ و شیفتہ تھے۔ کہ آپ کا ذکر آتے ہی وہ لوگ آبدیدہ ہو جاتے

اس فقیر کو خود بارہا اسکا معائنہ ہوا ہی۔ جناب مولانا محمد فصیح غازی پوری قدس سرہ سے اصلا دقیور مین جب مناظرہ ہوا تھا۔ جسکا ذکر اوپر فصل دوم مین آچکا ہی۔ اُسوقت آپ بھی معیت جناب مولانا فیاض علی علیہ الرحمۃ مناظر تھے۔ علم حساب وریاضی مین آپ کو کمال دخل تھا۔ مناسخہ بہت بڑا بڑا آٹھ آٹھ اور نو نو بطن کا تو آپ کا بائین ہاتھ کا کھیل تھا ایسا جلد لگا تے تھے۔ کہ لوگ حیران رہجاتے تھے۔ فن طب مین بھی آپ کو کمال حاصل تھا تشخیص مرض اور اسلوب علاج نہایت عمدہ تھا۔ بہت شفا تو ایسی امد سے دی تھی۔ کہ لوگ اُسکو کرامات سمجھتے تھے۔ ہزارہا من مایوس العلاج آپ کے ہاتھون سے صحت پائی۔ تمام ہندو مسلمان شیعہ وسنی آپ کے نسخون کو تبرک سمجھکر نہایت عقیدت سے لیتے اور استعمال کرتے۔ روزانہ پانچ چھ سو نسخون سے کم نہین ہوتا تھا جو آپ کے مطب سے تقسیم پاتا تھا تمام اہل برادری کیا امیر کیا غریب سب کو مفت دوا بلا فیس روزانہ دیتے تھے۔ علاوہ اسکے طالب علم کم استطاعت وغربا و مساکین کو بھی جالیس پچاس نسخے روز آپ کے مطب سے مفت دیا جاتا تھا۔ اہل استطاعت خصوصًا امرا و رؤسا سے قیمت دوا فیس وغیرہ سب کچھ لیا کرتے تھے تؤخذ من اغنیائھم وترد علی فقرائھم کا مضمون تھا۔ آپ کے مطب مین ہر قسم کی ادویہ مفردہ ومرکبہ معاجین وحبوب وسفوف وشربت وعرق وغیرہ نہایت عمدہ موجود رہتی تھین جسکے مستعجلین آپ سے نسخہ لکھواتے دوا بھی آپ ہی کے مطب سے لیتے۔ ایسی بھیڑ بھاڑ اور ہجوم مستعجلین تو کسی طبیب کے دروازے پر دکھا نہ سنا۔ اسکے ساتھ مریضون کے ساتھ شفقت اور محبت ایسی کہ لوگ اپنے والدین کو بھول جاتے۔ اس انفاق وخیر خیرات کے ساتھ بھی آپ نے ہزارہا روپیہ کمایا اور اپنی اہلیہ کا دین مہر چالیس ہزار روپیہ خاص مطب کی کمائی سے ادا کیا۔ ۱۲۷۶ھ ہجری مین ہزارہا روپیہ لیکر معہ اہل وعیال آپ نے حج کیا۔ اور وہان اسقدر خیر وخیرات کی کہ کوئی امیر ورئیس بھی اس سے زیادہ کیا کرسکیگا۔ آپ کا اپنا لباس وپوشاک وخورد ونوش نہایت سادہ اور کم قیمت لیکن داد ودہش بہت ہر خیر کا مین آپ سبقت کرتے۔ باوجود اس قدر عدیم الفرصتی کے پھر آپ کچھ درس تدریس کے شغل کو بھی جاری رکھتے۔ اس فقیر نے بھی شاگردی کا شرف آپ کی حاصل کیا ہی۔ حدیث کل آپ ہی سے پڑھی ہی۔ بار دوم جب آپ ۱۲۸۱ھ ہجری مین ہجرت کرکے مکہ معظمہ کو تشریف لیگئے۔ اور تیرہ برس وہان قیام فرمایا۔ اس درمیان مین آپ نے

وہان بہت بڑے بڑے نیک کام کیے۔ دو ایک اُنمین سے بطور نمونہ کے اسجگہ مین لکھدیتا ہون۔
ازانجملہ حجاج سے چندہ کرکے لاکھون روپیہ خرچ کرکے نہر مصر کو صاف کرایا۔ ازانجملہ منا مین رمی جمرات
کے پاس سڑک جو تھی نہایت تنگ تھی۔ لاکھون آدمی کا گذر اُس سڑک سے واسطے رمی جمرات
کے ہوتا۔ اور آگے اُس سڑک کے نکلنے کی جگہ نہین تھی جو رمی کو جاتا اُسکو رجعت قہقری کرنا پڑتا
اکثر خون ہوا کرتا۔ ضعیف و کمزور پامال ہوا کرتے۔ آپ نے چندہ کرکے وہان کے شریف و
پاشا کی مدد سے پہاڑ کو کھدوا کر سڑک کو نہایت وسیع کرا دیا۔ اور جمرات کی پشت پر سے ایک سڑک
نکال دی۔ کہ جس سے لوگ ایک طرف سے آوین اور رمی کرتے ہوے دوسری طرف سے نکلجاوین
مراجعت کی زحمت نہ پڑے۔ اس انتظام سے ایک ایسی عمدگی ہوگئی اور ایسا آرام لوگون کو ملا
کہ جن لوگون نے کہ پہلے اس مقام کی تنگی و ازدحام کی کیفیت دیکھی ہی۔ وہی اسکو خوب سمجھ سکتے
ہین۔ ازانجملہ آنکہ منا مین پانی کی ازحد تکلیف تھی۔ کیونکہ نہر جو مصر سے مکہ معظمہ کو آئی ہوئی ہی۔
وہ منا کی پشت پر سے گذری ہی۔ ایک پہاڑ بیچ مین حائل تھا۔ فجر کو آدمی مشک لیکر وہان جاتا،
تو پہاڑ پر چڑھکر کراسکو طے کرنا پڑتا تھا۔ اور قریب دوپہر کے وہان سے مراجعت کرتا تھا الغرض تمام
روز مین ایک آدمی دو کھیپ سے زیادہ نہین کرسکتا تھا۔ آپ نے چندہ کرکے اُس پہاڑ کو کٹوا دیا
اور منا کے شہر سے نہر تک ایک سڑک صاف نہایت عمدہ بنوا دی۔ کہ جس سے ایک گھنٹے کا
راستہ ہوگیا۔ سابق مین روپیہ اور دو روپیہ فی مشک پانی فروخت ہوتا تھا۔ اور اب فی قربہ دو آنہ
اور چار آنہ کے فروخت ہوتا ہی۔ غربا تو خود جاکر لے آتے ہین۔ الغرض اسقدر وہان پانی لانمین
آسانی ہوگئی ہی جسکا بیان احاطۂ تحریر سے باہر ہی۔ جزاھم اللہ خیرا۔ واز انجملہ آنکہ مسجد
خسیف جو منا مین ہی۔ اُسکا دروازہ صرف ایک تھا۔ اور وہ بھی چھوٹا اور اُسکے عین دروازے پر
سلطانی لشکر کا پڑاؤ پڑتا تھا۔ زائرین جو اُس مسجد مین جاتے۔ اُنکو سخت تکلیف ہوتی۔ ایک تو
تنگی راہ اور دوسرے گھوڑون کی اگاڑی اور پچھاڑی کی رسیان ہوتی تھین جسمین لوگ اُلجھکر
گرتے تھے۔ اور خون ہوجاتا تھا۔ آپ نے پاشا افسر فوج سے ملاقات کرکے فوج کے پڑاؤ کے
واسطے ہمیشہ کے لیے جگہ بدلوا دی۔ اور اُس مسجد کے احاطے مین ایک دروازہ اور مبت بڑا
اُسکے جانب مقابلہ مین کرا دیا۔ تاکہ ایک طرف سے زائرین اندر مسجد کے آوین اور دوسری طرف سے

تکلیفون - اور مراجعت کی زحمت سے بچین - حضرات ناظرین اس بات کو خوب سمجھ سکتے ہین کہ جہان لاکھون آدمی کا ہجوم ہو اور آمد و رفت کا راستہ صرف ایک ہی ہو اُسمین کسقدر لوگ تکلیف پاوینگے بالجملہ آپ نے تیرہ برس کے عرصہ مین جو جو کام وہان انجام کیے - اُنکا احاطہ و احصا مشکل ہی - ان کامون کی قدر اہل مکہ ہی خوب جانتے ہین - کہ جنھون نے سابق کی تکلیفین معائنہ کی ہین - آپ جبتک مکہ مین مقیم رہے گھر سے منگا کر اپنا خرچ کرتے رہے - وہان غربا ون اور حاجیون کا جو آپ علاج کرتے - اُسمین سے ہرگز ایک پیسہ آپ نہ لیتے - شریف اور پاشا وغیرہ امرا جو آپ کو بخوشی خود نذر کرتے اُسکو آپ وہین کے غربا اور مساکین کو دیدیتے - اپنی ذات مین کچھ بھی صرف نہ کرتے اور فرماتے کہ مین یہان دنیا کمانیکو نہین آیا ہون - آپ حافظ قرآن بھی تھے ہمہ وقت قرآن پڑھا کرتے - صرف ضروری باتین کرتے - اور ہمہ وقت قرآن آپ کی زبان پر رہتا - تمام دن اور رات مین ایک ختم آپ کا روزانہ ہوتا - آپ کے اوصاف حمیدہ و خصائل ستودہ اسقدر ہین جو حد شمار مین آسکین - لہذا تھوڑا سا بطور نمونہ کے عرض کیا - آپ طفولیت سے نہایت متقی و پرہیزگار دیندار صوفی صافی تھے - آپ نے کبھی ایام جوانی مین اپنی عمر عزیز کے ایک لمحہ کو بھی لہو و لعب اور کھیل اور تماشے مین ضایع و برباد نہ کیا - آپ بچپن ہی سے نہایت نحیف و کمزور تھے کیونکہ آپ شکم مادر مین صرف چھ مہینے ٹھہرے - آپ جب پیدا ہوے ایسے کمزور تھے - کہ مان کا دودھ نہین پی سکتے تھے - صرف روئی کا پھاہا دودھ مین تر کرکے آپ کے منھ مین دیدیا جاتا - چند مہینون کے بعد آپ اس لائق ہوے کہ مان کا دودھ پی سکین - یہ کمزوری آپ کی تمام عمر آپ کے دامنگیر رہی - پھر ادھر آخر عمر مین آکر قریب بیس برس کے آپ ضیق نفس مین بھی مبتلا رہے - لیکن آپ محض اپنی ہمت اور استقلال طبیعت سے یوم وفات تک بڑے بڑے امور عظام انجام دیتے رہے - آپ کی اول شادی مسماۃ سلیمہ بنت شیخ ریاض الحق صاحب مرحوم سالارپوری سے ہوئی - اسکے بعد دوسری شادی آپ کی جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران نے بمنظر تزویج سنت مسماۃ فصیحن بنت جناب حکیم احمد علی مرحوم سے کردی محل اولی سے تین بیٹے اور دو بیٹیان ہوئین - اول مسماۃ حلیمہ جنکی شادی ساتھ جناب حکیم مولوی عبد الحمید مدظلہ کے ہوئی - اسکا قطعہ تاریخی جناب حضرت

عمی مولانا محمد سعید قدس سرہ نے قسطاس البلاغۃ مین لکھا ہے ۔ وھو ھذہ

جوانے خردمند عبد الحمید — کہ علم و ہنر باشدش خاندانے
چو شد فرد از رحلت زوج اولی — ازین دار فانی بعہد جوانے
پدر داد بار دگر از دواجش — بصد عشرت و شادی و کامرانے
دعا گو رقم گر تاریخ شادی — مبارک بوے با تزویج ثانی

۱۲۷۵ھ

افسوس کہ اس لڑکی سے کوئی اولاد نہوئی ۔ یہ لاولد اس دنیا سے رخصت ہوئین ۔ اسکے بعد مولوی اسمٰعیل پیدا ہوے ۔ انکو آپ آخری سفر مین ملک حجاز کے اپنے ہمراہ لیگئے ۔ وہان پہونچنے کے دو ایک برس کے بعد سترہ اٹھارہ برس کی عمر مین اُنھون نے وہین لاولد رحلت کی ۔ تیسری اولاد آپ کی مسماۃ صابرہ جنکی شادی ساتھ سید وحید الدین مختار کلکٹری و فوجداری ساکن قصبہ میرٹھ سے ہوئی ۔ انکی اولاد کی تفصیل نقشۂ ذیل سے واضح ہوگی ۔ چوتھے عزیزی مولوی محمد یعقوب سلمہ اللہ تعالے ان کی شادی ساتھ مسماۃ فاطمہ بنت جناب حکیم امیر حسن مرحوم ساکن موضع کرائی سے ہوئی ۔ پانچوین محمد داؤد یہ بعمر پنج شش سالہ راہی دار البقا ہوے محل ثانیہ سے صرف دو بیٹے ہوے محمد ابراہیم وہ دو برس کا ہوکر رخصت ہوا ۔ اسکے بعد مولوی محمد اسحاق سلمہ پیدا ہوے ۔ اس عزیز کی شادی ساتھ زبیدہ خاتون بنت شیخ خیرات علی مرحوم سے ہوئی ۔ اولاد کی تفصیل ذیل مین درج ہی ۔ آپ کا قد میانہ رنگ گورا چہرہ پر جدری کا داغ بہت کثرت سے نحیف الجثہ تھے ۔ آپ کی عمر پچپن برس کی ہوئی ہوگی ۔ آپ کا انتقال مکہ معظمہ مین ہوا ۔ آپ کی قبر جنت المعلے مین ہی قریب مزار جناب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے تاریخ انتقال آپ کی جناب مولانا محمد سعید قدس سرہ نے قسطاس البلاغہ مین لکھی ہی ؎

عالم متقی و ماہر طب — متمسک بکتاب و سنت — نام او بود ارادت بہ حسین
کرد از ہند بہ مکہ ہجرت — بود مشغول عبادت شب و روز — رخت بربست چو آمد رحلت
گفت تاریخ ملک وقت رحیل — رفتی از مکہ بسوی جنت — قطعہ آخری ؎
ارادت حسین آن طبیب معالج — کہ در علم طب داشت ادبس مہارت — جمیل الصفات و جلیل المناقب

۱۲۹۴ھ

زتعریف مستغنی از فرط شہرت — فساد وفتن دید در کشور ہند — ازین سرزمین کرد در مکہ ہجرت
مقیم حرم بود تا سیزدہ سال — بحج وطواف ونماز وزیارت — ہمانجا ندا آمد از داعی حق
بگوشش کہ در دم نمودش اجابت — بخاک حرم نعش او را سپردند — زہی نیک بینت عجب پاک طینت
بجان بود مشتاق جنت ہمہ عمر — ازان گشت تاریخ مشتاق جنت ۱۲۵۹ھ

قطعہ تاریخ سوم

ازنتیجہ فکر جناب اخی مولوی احمد کبیر صاحب پھلواری مدظلہ

کہ بدعمۂ زادمن خستہ حیرت — حکیم کمن حافظ ومولوی سم — ہمین است حال برادر معظم
دلش شد ز ہند ستان چون منغض — سوی مکہ فرمود باشوق ہجرت — برافلاک اسلام قہر شریعت
چو بنشست بعد از حصول زیارت — ہمین مصرع تر لبفرمود ہاتف — زیرخواست از کعبہ جبر وقت فرقت
کہ آمد ارادت حسینم بجنت

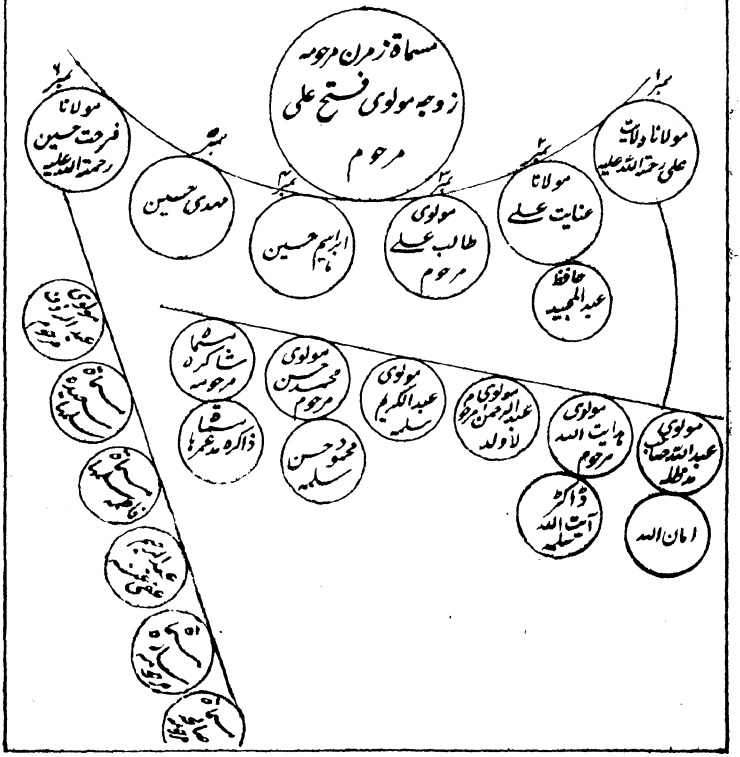
اب اس دفتر کو دعا پر ختم کرتا ہوں — اللھم اغفرلہ وارحمہ واحقہ عن المھاجرین الذین ھاجروا وجاھدوا مع نبیک صلے اللہ علیہ وسلم —

نقشہ آپ کی اولاد واحفاد کا یہ ہے



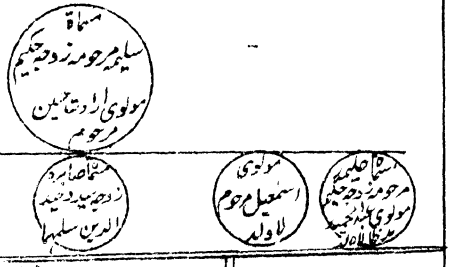
مسماۃ زمرن مرحومہ

بنت رفیع الدین حسین خان ساکن محلہ مغلپورہ زوجہ مولوی فتح علی مرحوم صادقپوری آپ کے بچہ بیٹے ہوے - بیٹی کوئی نہین - مولانا ولایت علی رحمۃ اللہ علیہ و مولانا عنایت علی رح - یہ دونون جوان صاحب اولاد ہوے - و مولوی طالب علی مرحوم آپ کی شادی نہین ہوئی - یہ اٹھارہ اُنیس برس کی عمر مین داخل خلد برین ہوے - ابراہیم حسین - مہدی حسین - یہ دونون طفولیت مین رحلت کر گئے - و مولانا فرحت حسین قدس سرہ والد ماجد مؤلف اوراق ہذا نقشہ آپ کی اولاد و احفاد کا مفصل فصل اول مین گذر چکا - یہان مختصر لکھا جاتا ہی -



مسماۃ سلیمہ مرحومہ

بنت شیخ ریاض الحق مرحوم ساکن موضع سالار پور زوجہ جناب حکیم مولوی ارادت حسین مرحوم بن مولوی اولیاء علی مغفور ساکن محلہ صادق پور منحلات شہر پٹنہ آپ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں مسماۃ حلیمہ مرحومہ زوجہ ثانیہ حکیم مولوی عبدالحمید صاحب مدظلہ و مولوی اسمٰعیل جو بعمر ہفدہ سال لاولد رخصت ہوئے مسماۃ صابرہ سلمہا زوجہ سید محمد وحید الدین سلمہ بن سید صمصام الدین مرحوم ساکن قدیم قصبہ منیر حال مقامی محلہ سبزی باغ پٹنہ و مولوی محمد یعقوب سلمہ و محمد داؤد مرحوم جنہوں بعمر بفت سال رحلت کی۔



مسماۃ باصرہ مدظلہا

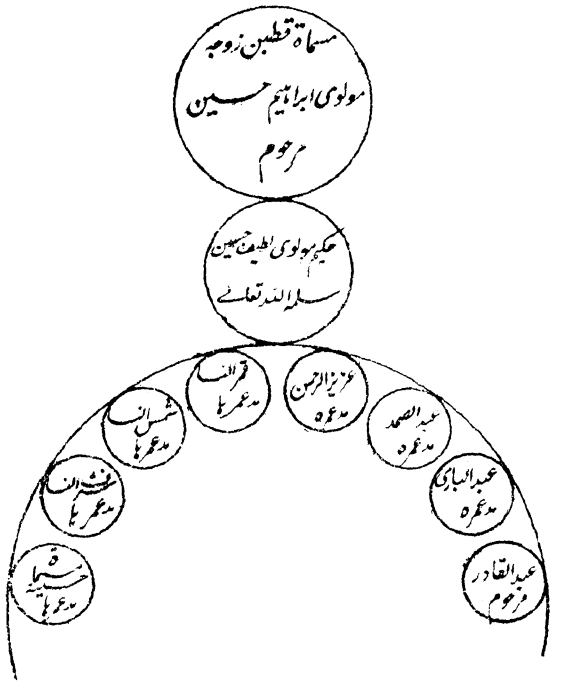
بنت شیخ ریاض الحق مرحوم ساکن موضع سالار پور ضلع پٹنہ زوجہ منشی غلام نبی مرحوم۔ ساکن پھلواری ضلع پٹنہ۔ آپ کے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ اسوقت تک قریب ستر برس کے آپ کی عمر ہو پہنچی ہے۔ اور بفضلہ تعالےٰ نہایت ہوش و عقل کے ساتھ زندہ ہیں۔ ماہ جمادی الاولےٰ سنہ ۱۳۱۹ ہجری۔

مسماۃ امین مرحومہ

بنت شیخ ریاض الحق مرحوم ساکن موضع سالار پور ضلع پٹنہ زوجہ مولوی ابراہیم حسین مرحوم ساکن دیوان محلہ منحلات شہر پٹنہ۔ بن حسین بخش مرحوم بن رجب علی مرحوم بن قطب الدین مرحوم

بن سعد الدین مرحوم بن نور الدین مرحوم - بن عبد السلام مرحوم الی جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ یہ خاندان جب ولایت سے آیا - تو منیر مین مقیم ہوا - غالباً حضرت امام محمد تاج فقیہہ رح کے ہمراہ یہ لوگ آئے ہونگے - کہ جنکا ذکر فصل اول مین گذر چکا ہی - کہ جنھون نے منیر کو ہندو راجہ سے فتح کیا - اور اُنکی اولاد اور اُنکے ہمراہی لوگ منیر اور اُسکے حوالی مین وارد ہوے - اور یہ ایک بہت بڑا خاندان صوبہ بہار مین ہوا ہی - کہ کوئی بستی وقصبہ اس سے خالی نہین - پھر یہ لوگ منیر سے موضع سکندر پور مین آکر آباد ہوے - جو قریب دانا پور واقع ہی - اُسکے بعد شیخ حسین بخش مرحوم بضرورت پیشہ وکالت شہر پٹنہ مین آکر بسے - اُسوقت سے یہ لوگ دیوان محلہ سمحلات شہر پٹنہ مین سکونت پذیر رہے - مسماۃ قطبن مرحومہ کے صرف ایک اولاد ہوئی حکیم مولوی محمد لطیف حسین سلمہ اللہ تعالے انکی پیدائش ماہ جمادی الثانی روز جمعہ ۱۲۵۸ھ بارہ سو پچھپن ہجری مین ہوئی - اس عزیز نے درسی کتابین اوائل کی متفرق جگہ پڑھین - بعدہ شرح مُلّا جامی آپ نے مولوی محمد کمال صاحب علی پوری ثم العظیم آبادی سے شروع کی - اور آپ ہی سے فراغ بھی حاصل کیا - اور آپ ہی سے سند حدیث بھی حاصل کی - مولوی کمال صاحب ممدوح کو معقولات مین تلمذ جناب مولوی واجد علیصاحب مرحوم بنارسی فرنگی محلی سے ہے - اور علم حدیث مین مولوی عالم علیصاحب محدث مرادآبادی سے ہی - اور اُنکو جناب مولانا شاہ محمد اسحاق رح محدث دہلوی ثم مہاجر مکی سے اور علم طب ہمارے عزیز مولوی لطیف حسین سلمہ نے کچھ جناب مولوی حکیم علیم الدین مرحوم نگہر نہسوی سے حاصل کیا - اور کچھ جناب حاذق الاطبا حکیم مولوی عبد المجید صاحب مدظلہ صادق پوری سے اور ہمارے عزیز نے طب ایلوپتی کہ جسکو ڈاکٹری کہتے ہین - اور نیز ہومیاپیتھک بھی حاصل کی ہی - اور اب یہ تینون قسم کی طب مین مہارت تام رکھتے ہین لیکن بیشتر علاج ڈاکٹری مین کیا کرتے ہین - کیونکہ اسکی اس زمانے مین قدر زیادہ ہی - اور آپ کے مطب مین مرجو عکبھی بفضلہ تعالے بہت ہی - دوسرے دوسرے ضلعون مین بھی آپ واسطے علاج کے بلائے جاتے ہین - اور باوجود کثرت مشغلی کے پھر آپ درس تدریس کا بھی شغل رکھتے ہین - حدیث وتفسیر کا بھی درس آپ کے یہان ہوتا ہی - آپ نہایت بھلی منکسر المزاج خوش اخلاق ہین - آپ کے اوصاف حمیدہ وخصائل ستودہ

بہت کچھ ہیں - جو احاطہ تحریر سے باہر ہیں مختصراً لکھا - آپ کی اول شادی مسماۃ میمونہ مرحومہ صبیہ مولوی عبداللطیف مرحوم چھپروی سے ہوئی لیکن وہ بہت قلیل مدت بعد شادی زندہ رہکر داخل خلد بریں ہوئیں - بعد اُسکے دوسری شادی آپ کی مسماۃ کنیز حسین سلمہا بنت قاضی فتح حسین مرحوم ساکن سہدانوان ضلع پٹنہ سے ہوئی - اس محل سے آپ کے آٹھ اولاد ہیں اسوقت تک ہو چکی ہیں - چار بیٹے اور چار بیٹیاں - عبدالقادر مرحوم جینے بعمر چہاردہ سالہ لبیک اجل کہا - عبدالباری سلمہ عبدالصمد سلمہ عزیز الرحمن سلمہ مسماۃ قمرالنسا سلمہا مسماۃ شمس النسا سلمہا و مسماۃ شرف النسا سلمہا و مسماۃ حسینہ مدعمرہا - نقشہ یہ ہے



فصل چہارم - نسب نامہ امام الامم جناب مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ والغفران -

نمبر۱	مولانا ولایت علی و مولانا عنایت علی و مولانا فرحت حسین رحمۃ اللہ علیہم فرزندان
نمبر۲	مسماۃ زمرن بنت
نمبر۳	مسماۃ شکرن بنت
نمبر۴	حضرت شاہ محمد عزیز عرف شاہ درگاہی قدس سرہ ساکن محلہ نمونہیہ
نمبر۵	مولانا مخدوم شاہ ابو المکرم محمد انور قدس سرہ
نمبر۶	مولانا مخدوم شاہ ابو تراب محمد منور قدس سرہ
نمبر۷	مولانا مخدوم شاہ ابو البرکات محمد فالیق قدس سرہ دیوروی ثم نمونہیوی عظیم آبادی
نمبر۸	مولانا شیخ ابو سعید دیوروی رحمۃ اللہ علیہ
نمبر۹	حضرت شاہ عبد العلی رح
نمبر۱۰	حضرت شیخ شاہ محمد رح
نمبر۱۱	حضرت شیخ شاہ تمیم رح
نمبر۱۲	حضرت شیخ شاہ عمر رح
نمبر۱۳	حضرت میر ارزانی رح
نمبر۱۴	حضرت میر معز الدین رح - ہمن بزرگ دیوروہ تشریف آوردند
نمبر۱۵	حضرت میر سراج الدین رح
نمبر۱۶	حضرت میر محمود رح
نمبر۱۷	حضرت میر محمد رح
نمبر۱۸	سلطان ابو اسحاق جگوت رح
نمبر۱۹	حضرت سلطان بایزید ثانی رح
نمبر۲۰	حضرت سلطان احمد رح
نمبر۲۱	حضرت میر مسعود رح
نمبر۲۲	حضرت میر بایزید رح

نمبر۲۳	حضرت محمد رح
نمبر۲۴	حضرت علی ابو اسحاق رح مدنی ثم المصری
نمبر۲۵	حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نمبر۲۶	حضرت عباس صحابی وعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نمبر۲۷	عبد المطلب جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نمبر۲۸	ہاشم
نمبر۲۹	عبد مناف

سوانح حضرت عباس رضی اللہ عنہ

اُسد الغابہ کی جلد دوم مین لکھا ہی کہ عباس بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قُصیّ بن کلاب بن مرہ عم رسول اللہ صنو ابیہ کینیت آپ کی ابو الفضل اور مان آپ کی بتیلہ بنت حباب بن کلیب بن مالک بن عمرو بن عامر بن زید بن مناۃ بن عامر ہین اُسی مین لکھا ہی۔ ھی اول عربیہ کست البیت الحرام بالدیباج واصنافِ الکسوۃ۔ اور سبب اُسکا یہ ہوا کہ حضرت عباسؓ ہو گئے اور وہ چھوٹے تھے پھر نذر مانی اُنکی مان نے کہ اگر مین پاؤن اُنکو غلاف پہناؤن خانہ کعبہ کو پھر پایا اُنکو پھر کیا جو منت مانی تھی اور اُسی کتاب مین لکھا ہی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو برس بڑے تھے وقیل بثلث سنین اور تھے عباس جاہلیت مین رئیس قریش مین اور تھی خدمت بیت الحرام کی اور پانی پلانا حاجیون کا سپرد آپ کے اُسی کتاب مین لکھا ہی وشھد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیعۃ العقبۃ لیشدّ لہ العقد اور پھر لکھا ہی۔ وکان ممن خرج مع المشرکین یوم بدر فاسرھا۔ اور فدیہ دیا دن بدر کے اپنا اور اپنے بھتیجے عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کا اور اسلام لائے اسکے پیچھے وقیل اسلم قبل الھجرۃ الخ اور سیرۃ ابن ہشام جلد ثانی مطبوعہ مصر ص۲۶ مین لکھا ہی۔ عن عکرمۃ مولے ابن عباس رض قال ابو رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا مین غلام واسطے عباسؓ ابن عبد المطلب کے اور تحقیق کہ اسلام داخل ہو گیا تھا ہم سب گھر والون مین پھر لا اسلام لائے عباسؓ اور اسلام لائین ام الفضل آپ کی اور اسلام

لایا مین اور تھے عباسؓ ڈرتے اپنی قوم سے اور ناپسند رکھتے خلاف کو اُنکے اور تھے چھپاتے اسلام کو اپنے اور تھے بہت مال والے اور تھا مال اُنکا متفرق قوم مین اُنکی پھر جب ہوا دن بدر کا پیچھے رہگیا ابولہب بدر سے اور بھیجا اپنی جگہ مین عاصی بن ہشام بن مغیرہ کو اور ایسا ہی کیا سب مکہ والون نے کہ جو پیچھے رہگیا تھا بدر سے اُسنے بھیجا تھا اپنی طرف سے کسی شخص کو اجرت دے کر پھر جب آئی خبر فتح کی مسلمانون کی بدر سے اور یہ کہ اللہ تعالے نے قریش مکہ کو شکست دی اور رسوا کیا یا ئی ہلوگون نے اپنے جیون مین قوت اور غرت اور تھا مین ایک مرد کمزور اور تھا مین بنایا کرتا پیالہ لکڑیون کا اور کھودتا اُسکو حجرے مین زمزم کے سو قسم ہے اللہ کی مین اُسی حجرے مین بیٹھا ہوا کھودرہا تھا پیالون کو اور نزدیک میرے ام الفضل بیٹھی ہوئی تھین اور ہم لوگ خوش تھے اُن خبرون سے جو ہمکو بدر سے پہونچ رہی تھین مسلمانون کی فتح کی اور قریش مکہ کی شکست کی اُسی حالت مین ابولہب اپنے پاؤن کو بدی سے کھینچتا ہوا آیا اور بیٹھا پیچھے اُس کوٹھری کے میرے پیچھے کی جانب پھر اُسی حالت مین کہ وہ بیٹھا ہوا تھا ابوسفیان بن حرث بن عبدالمطلب بدر سے بھاگے ہوے آئے پھر کہا واسطے اُنکے ابولہب نے ھلم الیّ فعندک لعمری الخبر پھر بیٹھ گئے ابوسفیان اُسکے پاس اور وہان لوگون کا ہجوم ہوگیا پھر کہا ابولہب نے اے بھائی کے بیٹے خبر دو مجھکو کیسا ہوا حال لوگون کا کہا ابوسفیان نے قسم ہے اللہ کی کہ جیون ہی ہم اُن لوگون سے ملے قتل کیا اُن لوگون نے ہم لوگون کو جسطرح چاہا اور قیدی بنایا جیسا چاہا اور قسم ہے اللہ کی ساتھ اسکے ملے ہم ایسے لوگون سے کہ وہ گورے تھے ابلق گھوڑون پر سوار درمیان آسمان اور زمین کے کہا ابورافع نے کہ کہا مین نے واللہ یہ تو فرشتے تھے پھر اُٹھا ابولہب پھر مارا ایک لکڑی میرے منہ مین نہایت زور سے اور پھر لپٹ گیا مین اُسکے بدن مین پھر اُٹھا لیا اُسنے مجھکو پھر دے مارا مجھکو زمین پر پھر بیٹھ گیا میرے سینے پر کہ مارتا تھا مجھکو اور تھا مین ایک مرد کمزور پھر کھڑی ہوئین ام فضل ایک لکڑی لیکر اور مارا اُس سے ابولہب کے سر مین کہ جس سے اُسکا سر پھٹ گیا اور خون جاری ہوا اور بولین کیا کمزور جانا ہی تو نے اُسکو اس سبب سے کہ اُسکا مالک غائب ہی پھر کھڑا ہوگیا ابولہب مجھکو چھوڑا کر سوا اور ذلیل ہو کر سو قسم ہے اللہ کی نہین جیا بعد اسکے مگر سات راتین اور مرگیا اور جامع ترمذی کے ابواب التفسیر سورۂ انفال مین عکرمہ نے ابن عباس سے

روایت کی ہی کہ جب فارغ ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے قیل له علیك العیر لیس دونها شئی قال فنا داه العباس وهو فی وثاقه لا یصلح وقال لان الله وعدك احدی الطائفتین وقد اعطاك ما وعدك قال صدقت هذا حدیث حسن حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے مین اختلاف شدید ہی درمیان علما کے کہ آپ کب اسلام لائے بعضون کی راے ہی کہ آپ فتح مکہ مین ایمان لائے لیکن یہ بات غلط ہی جیسا کہ اوپر کی روایتون سے ثابت ہوتا ہی کہ آپ جنگ بدر سے پہلے پوشیدہ طور پر ایمان لا چکے تھے اور آئندہ جو روایات مین نقل کرون گا اُن سے ثابت ہو جائیگا کہ آپ بہت قدیم الایمان ہین بیعت عقبہ کے وقت بھی آپ مسلمان تھے ولی الدین ابی عبداللہ مصنف مشکوۃ نے اکمال فی اسماء الرجال کے صفحہ ۴۸۷ مین لکھا ہی۔ وکان اسلم قدیما وکتم اسلامه وخرج مع المشرکین یوم بدر مکرها فاسرہ ابوالیسر کعب ابن عمر فمضی الی مکة ثم اقبل المدینة مهاجرا۔ اور تواریخ حبیب الہ کی فصل تیسری صفحہ ۳۱ مین لکھا ہی اور نیز قرۃ العیون جلد اول حصہ اول صفحہ ۵۴ مین ہی کہ فرمایا حضرت عباس نے کہ یا رسول اللہ مجھکو آپ کے دین مین داخل ہونیکا باعث وہ معجزہ ہوا ہی کہ پالنے مین لیٹے ہوے چاند سے باتین کرتے تھے اور آپ جدھر انگلی سے اشارہ کرتے تھے وہ جھک جاتا تھا فرمایا آپ نے تحقیق مین باتین کرتا تھا اُس سے اور وہ مجھ سے بہلانے کو الخ نکالا اس حدیث کو زرقانی نے اور اس قسم کی حدیثین جو آپ کے نہایت سابق الایمان ہونے پر دلالت کرتی ہین بہت ہین تھوڑا سا بطور نمونہ کے یہان بیان ہوا اور آپ کے مناقب و محامد بہت ہین کہ جنکا احاطہ اس قرطاس تنگ اساس مین متعسر بل محال لیکن تھوڑا بہت کا یہان لکھنا ہون بیعت عقبہ کے دن انصار لوگ جو مدینہ منورہ سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو لینے کو آئے تھے اُسوقت حضرت عباس نے اُن لوگون سے حلفی اقرار لیا کہ اگر تم لوگ وہان لیجانا چاہتے ہو تو اسکا اقرار کرو کہ ہم لوگ جان و مال سے آپ کا ساتھ دینگے اور ہرگز جھوٹ نہین تب ہم آپ کو جانے دینگے اس سے بھی قدامت اسلام آپ کی ثابت ہوتی ہی اور جنگ بدر کے بعد جب ابوسفیان وغیرہ کفار مکہ نے مدینہ پر چڑھائی کی جس واقعہ کا نام جنگ احد ہی اُسمین حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایک رکب سوار کو کچھ اُجرت دیکر فی الفور رسول مقبول صلے اللہ

علیہ وسلم کی خدمت مبارک مین ایک خط دیکر خفیہ دوڑا دیا اُس خط مین لشکر کی تعداد اور سامان حرب وغیرہ کی تعداد اور جو جو اُن لوگون نے عزم اور ارادہ کیا تھا ہر ایک کو مفصل طور پر آپنے لکھا تھا وہ خط جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اُسوقت پہونچا کہ آپ مسجد قبا مین تشریف رکھتے تھے اُس خط کے پہونچتے ہی آپ ہوشیار رہو گئے اور آپ نے اپنی تیاری کرلی قبل اسکے کہ کفار کا لشکر وہان پہونچے اور ایسا ہی آپ نے جنگ احزاب کے وقت بھی کیا کہ تمام تیاریون سے کفار مکہ کی آپ نے حضرت کو خبر دی اور اسی طرح پر آپ ہمیشہ ہر ہر امر کی اطلاع جو مکہ مین ہوتا حضور مین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے خفیہ طور پر دیا کرتے اور اگر کوئی شخص مکہ معظمہ مین اسلام قبول کرتا اور مدینہ منورہ جانا چاہتا تو اُسکی بھی اطلاع حضور مین کردیتے اور وہان سے کوئی آدمی آکر مکہ کے شہر سے باہر پہاڑون مین چھپ کر ٹھہرتا اور حضرت عباس کو خبر کرتا تو آپ چپکے اُس نومسلم کو جو بیڑیون مین جکڑا ہوا قید مین ہوتا اپنے دوش مبارک پر اُٹھا کر اُس شخص کے پاس پہونچا دیتے الغرض آپ مکہ مین رہکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے کام کرتے حدیث صحیح مین مروی ہے کہ آپنے چند بار جناب مفخر موجودات سے اجازت چاہی کہ ہجرت کرکے آپ کی خدمت مبارک مین مدینہ منورہ پہونچین مگر آپ نے اجازت نہ دی اور فرمایا کہ تمھارے وہین رہنے مین ہجرت کا ثواب ہے آخر مین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے واسطے تیاری کی اور روانہ ہوے اُسوقت حضرت عباسؓ مکہ سے روانہ ہوکر اثنائے راہ مین ملاقی ہوے پھر آپ کی اجازت سے آپ کے خچر پر سوار ہوکر مکہ کو لوٹے اثنائے راہ مین ابوسفیان بن حرب سے جو شہر مکہ سے باہر واسطے دریافت کیفیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہوے تھے حضرت عباس نے سب کیفیت اور کمیت وجمعیت مسلمین بیان کی اور اُنکو ڈرایا اور رغبت طرف اسلام کے دلائی اور اپنے خچر پر ردیف کرکے لوٹے شب کا وقت تھا اور سرما کا موسم اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دے رکھا تھا کہ لوگ جابجا لکڑیان جمع کرکے روشن کرین چنانچہ صدہا جگہ لکڑیان جلائی گئین اور روشنی کی گئی اور لوگ اُس الاؤ کے گرد بیٹھے ہوے تھے حضرت عباسؓ نے ابوسفیان کو لشکر مین خوب گھمایا تاکہ اُسکے دل مین رعب آوے اور ایسے ہی دکھلاتے ہوے حضور مین سرور کائنات کے لیچلے

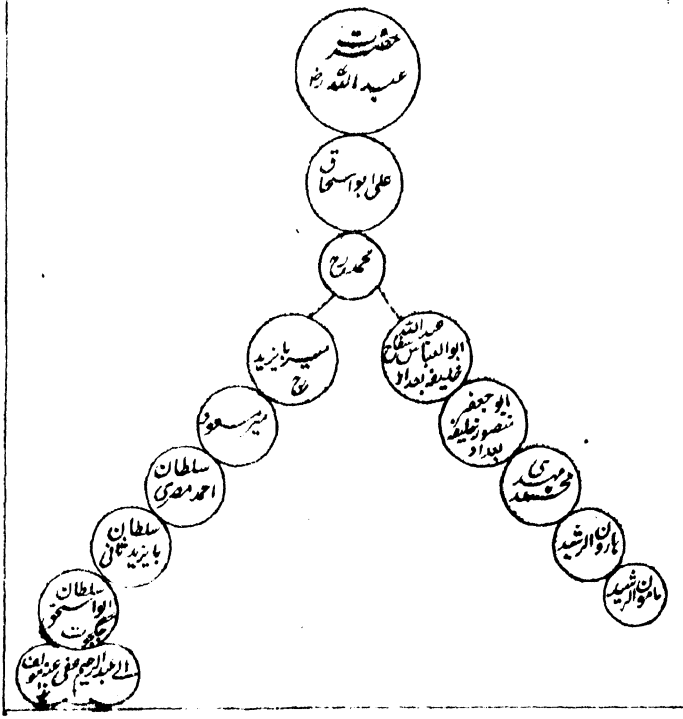
اتنے مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا کہ ابوسفیان کو حضرت عباسؓ لیے جاتے ہین ۔
حضرت عمرؓ تلوار لیے ہوے دوڑے کہ ابوسفیان کو قتل کرین کیونکہ جناب سرور عالم صلے اللہ
علیہ وسلم نے حکم دے رکھا تھا چند آدمیون کے قتل کا کہ جہان یہ لوگ پائے جائین قتل کیے
جاوین اُنمین ابوسفیان کا بھی نام تھا لیکن حضرت عباسؓ نے اپنے خچر کو تیز چلایا اور رسول صلعم
صلعم تک پہونچ گئے اور ابوسفیان کو قدمون پر سرور عالم صلعم کے ڈال دیا اور کہا کہ جلد
کلمہ پڑھ ورنہ قتل کیا جائیگا ابوسفیان نے کلمہ شہادت پڑھا پھر حضرت عمرؓ بھی پہونچ گئے
اور وہ اپنے ارادے مین ناکامیاب رہے پھر حضرت عباسؓ نے سفارش کی کہ ابوسفیان
سردار قوم ہین انکی عزت افزائی کیجیے کہ جو کوئی انکے گھر مین آکر پناہ لے وہ قتل نہ کیا جاوے
چنانچہ حضرت سرور دارین صلعم نے اُسکو بھی منظور فرمایا تب حضرت عباسؓ اُسی خچر پر ردیف
ہوکر ابوسفیان کو لیجاتے مکہ معظمہ کینجانب لوٹے پھر بعد فتح مکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
طائف پر لشکر کشی کی آپ بھی ساتھ ہوے اور یہ اول آپ کا غزوہ تھا جو آپ اسلام کیطرف
سے ہمرکاب رسول صلعم جہاد کو چلے چنانچہ بمقام حنین جب قوم ہوازن کے تیرون سے مسلمانون
کے قدم اُکھڑ گئے اُسوقت حضرت عباسؓ جناب سرور کائنات کی خچر کی باگ پکڑے ہوے
ساتھ موجود تھے چونکہ آپ نہایت جہیر الصوت تھے لہذا رسول صلعم نے حکم دیا کہ لوگون کو
پکارو آپ نے اُس وسیع میدان مین اس زور سے پکارا کہ تمام میدان گونج گیا اور ہر ایک نے
آپ کی آواز کو سنا اور چاروناچار طرف سے لوگ رسول صلعم کو دیکھتے ہی ایسے دوڑے اور جھپٹے
جیسے شیرنی اپنے شیرخوارہ بچہ کیطرف دوڑتی ہو اور ایک آن مین تمام لشکر اسلام جمع ہوگیا
اور کفار کو شکست فاش ہوئی اُس جنگ مین حضرت عباسؓ نے نہایت ثبات قدمی دکھائی
اور جو ہراشمیت کو بروے کار لائے جب طائف سے پھر کر لشکر اسلام داخل مکہ معظمہ ہوا
چونکہ حضرت عباسؓ کو خدمت سقایۃ الحاج و عمارۃ المسجد الحرام نہایت پسندیدہ تھی اور آپ
ہمیشہ سے اس خدمت کو کرتے چلے آئے تھے آپ کے خیال مین یہ بات گذری کہ اب تو
مکہ دارالاسلام ہوگیا یہان سے ہجرت کی ضرورت نہین لہذا یہین رہکر اس خدمت قدیمہ
سقایۃ الحاج کو کرتے رہین لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اُس سے خلاف کیا اور فرمایا

کی صحبت با برکت مین سید ولد آدم صلعم کے حاضر رہنا اس خدمت سے زیادہ تر موجب اجر و ثواب ہے چنانچہ اُسوقت یہ آیۂ کریمہ اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام الخ - رسول خدا صلعم پر نازل ہوئی حضرت عباس نے فتح مکہ تک اقامت مکہ معظمہ کیا اور آخر وقت تک مدینہ منورہ ہی مین رہے اور وہین انتقال فرمایا رسول اللہ صلعم نے ایک بار آپ کے واسطے دعا فرمائی اللھم اغفر للعباس مغفرۃ ظاھرۃ وباطنۃ لا تغادر ذنبا کتاب حیواۃ الحیوان مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بسند صحیح روایت ہی کہ انکے حضرت عمر رض شام کی طرف تو فرمایا حضرت علی رض سے انت تخرج بنفسك الی ھذا العدو والکلب فقال عمر رض ابا دریا لجھا دقبل موت العباس رض انکما اذا فقدتما العباس رض انتقض بکما الشر کما ینتقض الجل فمات العباس رض لست سنین من خلافۃ عثمان رض وانتقض بالناس الشر کما قال عمر رض ایک بار ملک عرب مین حضرت عمر رض کے زمانۂ خلافت مین امساک باران ہوا اور قحط پڑا لوگون نے آپ سے استسقا کی درخواست کی حضرت عمر رض تمام صحابہ کو لیکر میدان مین گئے اور حضرت عباس رض کو اپنے بازو مین کھڑا کرکے ہاتھ اُٹھا کر دعا کی کہ یا رب جبکہ رسول صلعم زندہ تھے اُنکے وسیلے سے ہم لوگ پانی طلب کرتے تھے اور ہم لوگ دیے جاتے تھے اب اُنکا انتقال ہوگیا اب اُنکے چچا عباس رض کو شفیع بنا کر تیرے حضور مین اُنکے وسیلے سے پانی مانگتا ہون چنانچہ اُسی وقت ابر نمودار ہوا اور خوب پانی برسا ترآسی برس کی عمر مین ۳۲ ہجری مین آپ نے اس دنیا دون کو چھوڑا آپ نہایت قد آور اور جسیم تھے ہزارون آدمی کے مجمع مین آپ کا سر اونچا رہتا اور نہایت بلند آواز آپ تھے اور ازبسکہ رحیم و کریم صاحب خلق عظیم ذیمروت برادر پرور غریب نواز سید سادے بفحوائے حدیث شریف المومن غر کریم - آپ کے مناقب بہت ہین مختصراً یہان بیان کیے شمس التواریخ صفحہ ۴۳ مین لکھا ہی کہ حضرت عباس رض واقعہ اصحاب فیل سے تین سال قبل پیدا ہوے اور چھیاسی برس کی عمر مین بعہد خلافت حضرت عثمان رض مدینہ منورہ مین انتقال فرمایا تیرہ اولاد مین آپ کے ہوئین دس بیٹے اور تین بیٹیان فضل عبداللہ کثیر امینہ صفیہ ام حبیبہ صبح مشہر عبیداللہ تمام حرث قثم عبدالرحمن -

سوانح حضرت عبداللہ ابن عباس رض

آپ کی پیدائش مکہ معظمہ مین ہوئی آپ وقت ہجرۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین چار برس کی عمر کے تھے آپ نے فتح مکہ مین اپنے والد کے ساتھ مکہ معظمہ کو چھوڑا اور مدینہ منورہ تشریف لائے اُسوقت سے برابر ملازم خدمت اقدس جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم رہے اور بعد اسکے خلیفہ اول و دوم کی صحبت سے بھی بہت کچھ استفادہ دینی حاصل کیا حضرت عمر رض آپ کو بڑے بڑے علماء و مشائخ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مجلس مین شریک کرتے اور مسائل دینی و امور تمدنی مین انسے مشورہ لیتے یہ باتین ان مشائخون کو ناگوار گذرین کہ ہم بوڑھون کی مجلس مین بہ لڑکا کیون شریک کیا جاتا ہو جب یہ خبر حضرت امیر المومنین عمر رض کو پہونچی تب آپ نے امتحانا ایک مجلس مین ان مشائخون سے پوچھا کہ پارہ عم کے اذا جاء کی سورہ مین جو آیت واستغفرہ انہ کان توابا نازل ہوئی ہو اسکا کیا مطلب ہو وہ لوگ اسکا جواب نہ دیسکے تب حضرت عمر رض حضرت عبداللہ رض کی طرف متوجہ ہوے آپ نے فی الفور جواب دیا کہ اس آیت سے رسول صلعم کے رحلت کی بو پائی جاتی ہو اس معنی کے سنتے ہی ان مشائخون کی خفگی ہوگئی اور سمجھ گئے کہ یہ لڑکا بیشک ہونہار اور اس مجلس کی صدر نشینی کے لائق ہو بخاری نے روایت کی ہو عن ابن عباس قال ضمنی النبی صلے اللہ علیہ وسلم و قال اللھم علمہ الکتاب اور پھر بخاری نے روایت کی ہو عن ابن عباس ان النبی صلعم دخل الخلاء فوضعت لہ وضوءا قال من وضع ھذا فاخبر فقال اللھم فقہہ فی الدین اس دعا کی برکت سے آپ ایسے بڑے عالم فاضل محدث فقیہ ہو گئے کہ شاید اس امت محمدیہ مین کم کوئی ہوا ہوگا صدہا حدیثین آپ کو حفظ تھین بڑے بڑے علماء اور محدثین نے آپ سے روایت حدیث کی لی اور بڑے بڑے اہم مسائل دینی مین آپ کے فتوی کو امت نے قبول کیا تھی مسائل مین بھی آپ مجتہد کا درجہ رکھتے قرآن فہمی مین بھی آپ کو مہارت تام تھی حیرانکہ تفسیر جو اس وقت لوگون کے ہاتھون مین ہو وہ آپ ہی کی تفسیر ہو وہ آپ کی غزارت علمی پر بخوبی شاہد ہو اہل فن آپ کے حالات سے

بخوبی واقف ہین لہذا اسجگہ مشتے نمونہ خروارے بیان کیا گیا اور خلیفہ چہارم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کیوقت مین تو آپ اُنکے ساتھ بطور وزیر و مشیر کے رہا کرتے تھے بہت معمر ہوکر کے سلطان عبد الملک کے زمانے مین ۶۸ھ بمقام طائف آپ نے انتقال فرمایا اور وہین آپ کی قبر ہے ایک دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دیکھا تو آپ کے سر پر دست مبارک رکھکر فرمایا ھذا ابو الخلیفۃ چنانچہ آپ کی اولاد سے خلفاے عباسیہ پیدا ہوے جنکے احوال کتابون مین مبسوط طور پر مذکور ہین من شاء فلینظر ھنا ہمارے اس خاندان کا سلسلہ نمبر ۳ ۲ مین جاکر ملا ہے حضرت محمد رحمۃ اللہ سے یعنے حضرت ممدوح کے دو صاحبزادے تھے ایک میر بایزید رح کہ جنکی اولاد مین ہم لوگ ہین اور دوسرے عبد اللہ ابو العباس سفاح جو اول خلیفہ عباسیہ ہین ۔ اُسکا نقشہ یہ ہے ۔



میر محمود رح نمبر ۱۶

آپ مصر سے بخارا اور وہان سے تشریف لائے اور شاہ دہلی کے حکم سے بنارس مین تشریف لائے اور وہان کے راجہ سے اور آپ سے جنگ عظیم واقع ہوئی آپ کے اٹھارہ صاحبزادے اور ستر کس آپ کے اہل قرابت قریبہ و برادران سے ہمراہ تھے علاوہ اُسکے اور لشکر بھی تھا۔ جسکی تعداد معلوم نہین مگر باسٹھ سوار آپ کے اعزہ قریبہ مین سے تھے اُس جنگ مین آپ خود معہ پندرہ فرزندون کے اور بہت سے قرابت والون کے شہید ہوے آپ کا مزار وہین بنا دیا گیا اور شہر بنارس فتح ہوگیا آپ کے تین صاحبزادے۔ میر سراج الدین و میر احمد و میر سیف اللہ صرف اُس جنگ مین باقی رہ گئے یہ تینون صاحبزادے بحکم شاہی روانہ صوبہ بہار ہوے اور وہان سے برابر جنگ کرتے ہوے موضع چھتوی پرگنہ ارول ضلع گیا مین پہونچے اور وہان سے موضع اُساس وغیرہ کو فتح کیا جسکا ذکر آگے آوے گا میر سیف اللہ موضع کُنڈا مین جو اُسی پرگنہ ارول مین واقع ہے مقیم ہوے اور میر احمد موضع چھتوی مذکور مین اور میر مغرالدین پسر سراج الدین نے موضع اُساس دیورہ کو اپنے واسطے پسند فرمایا میر سراج الدین اور بہت سے انکی برادری والے جنگ اُساس دیورہ مین شہید ہوے۔

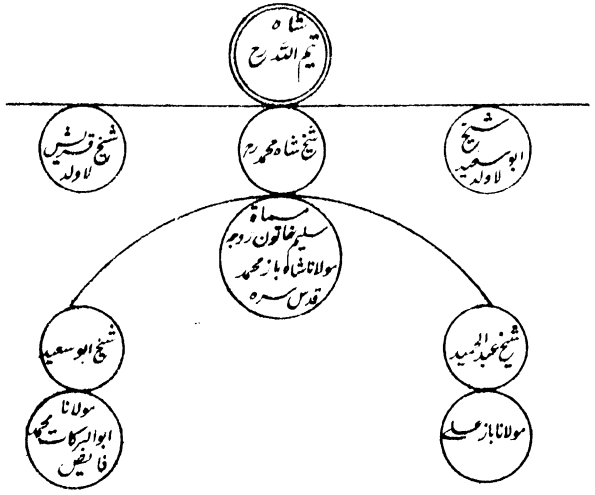
سوانح حضرت میر معزالدین رح نمبر ۱۴

آپ ہی اول دیورہ مین تشریف لائے اور دیورہ مین اُسوقت ایدُپر کاش راجہ رہتا تھا وہان ایک بڑا قلعہ تھا اُسمین دیورنام کا ایک بت تھا اور چارون طرف اسکے کوسون تک گھنا جنگل تھا اُسوقت بہار مین حضرت ملک بیا صاحب شاہان دہلی کی طرف سے صوبہ دار تھے میر معزالدین رح جنکا وطن اصلی بخارا تھا معہ اپنے قبائل وعشائر دو اڑھائی سو آدمیون کے صرف بنظر جہاد ہندوستان کو تشریف لائے چونکہ اُسوقت مشرقی ہندوستان مین جابجا بہت سے رجواڑے ہندو خود سر قوی موجود تھے اور اسلامی عملداری صرف بڑے بڑے شہرون مین محدود تھی لہذا حضرت میر معزالدین رح بہ ایما سے شاہ دہلی کہ شاید اُسوقت شاہان تغلق کا زمانہ ہوگا ضلع گیا مین تشریف لائے اور وہان سے سیر کرتے ہوے موضع اُساس مین وارد ہوے اُسوقت راجہ مذکور آپ سے برسر مقابلہ ہوا اور جنگ عظیم بین الفریقین واقع ہوئی وہ راجہ زخمی ہوکر وہان سے بھاگا اور موضع کھٹانگی کے قلعہ مین جو دیورہ سے تین چار کوس کی فاصلے پر تھا پناہ گزین ہوا آپ فی الفور دیورہ کے قلعہ مین داخل ہوے اور تمام ہتون کو شکستہ کیا اور قلعہ کو صاف کیا اور اپنے ہمراہیون مین سے حضرت میر بدر کو سردار مقرر کرکے قلعہ مین چھوڑا اور عیال و اطفال کو اُنکے سپرد کیا اور آپ تعاقب مین اُس راجہ کے معہ جریدہ سوارون کے موضع قلعہ کھٹانگی کو روانہ ہوے وہان جاکر دیکھا کہ وہ قلعہ نہایت بلند اور نہایت مستحکم اور واقع جنگل کے اندر واقع ہے آپ وہان ٹھہرے رہے اور حاکم صوبہ بہار حضرت ملک بیا کو ایک عرضی لکھی اور مدد طلب کی چونکہ ملک صاحب دوسری طرف ایک مہم مین مصروف تھے مدد نہ بھیجے مین توقف کیا جبتک آپ نے چند حملے اُس قلعہ پر کیے لیکن ناکامیاب رہے آخر کچھ جنگل کو کاٹکر قلعہ کے چارون طرف صاف کیا اس عرصے مین بہار سے مدد بھی پہنچگئی اُسکے ساتھ ہوکر آپ نے اُس قلعہ کو بھی فتح کیا اور راجہ بھاگتا ہوا مارا گیا اور غنیمت بہت آپ کے ہاتھ آئی پھر تو آپ نے اُس اطراف مین خوب تمشیر زنی کی اور تمام علاقہ راجہ کا انجھو و اوڈ و دنگر و سہسرام وغیرہ آپ کے تحت و تصرف مین آیا آپ نے اُن سب جگہون کو مفوض بحاکم صوبہ بہار کیا اور آپ کو

اُساس اور دیورہ وغیرہ چند مواضع قریب پانچ چھہ ہزار بیگھہ کے شاہ دہلی کی طرف سے بلا خراج واسطے سکونت کے عطا ہوا اکثر جسکا حصہ بسبب امتداد زمانہ کے ہاتھ سے نکلگیا اب اسوقت جو قدرے قلیل تصرف مین ہی وہ وہی عطیہ ہی - اللھم بارک لی فیہ

سوانح حضرت مخدوم شیخ شاہ محمد رح نمبر ۱

آپ میر معزالدین رح فاتح دیورہ سے پانچوین پشت مین ہین آپ بڑے عالم باعمل تھے آپ کے ایک بیٹا شاہ عبدالعلی پیدا ہوے جنکے دو بیٹے اور ایک بیٹی پیدا ہوئی شیخ عبدالحمید و شیخ ابوسعید و مسماۃ سلیم خاتون زوجہ حضرت مولانا محمد شہباز قدس سرہ حضرت شیخ ابوسعید کے صاحبزادہ مولانا شاہ ابوالبرکات محمد فایض قدس سرہ ہوے جسکا نقشہ ذیل مین درج ہی-



مولانا شاہ ابوالبرکات محمد فایض قدس سرہ

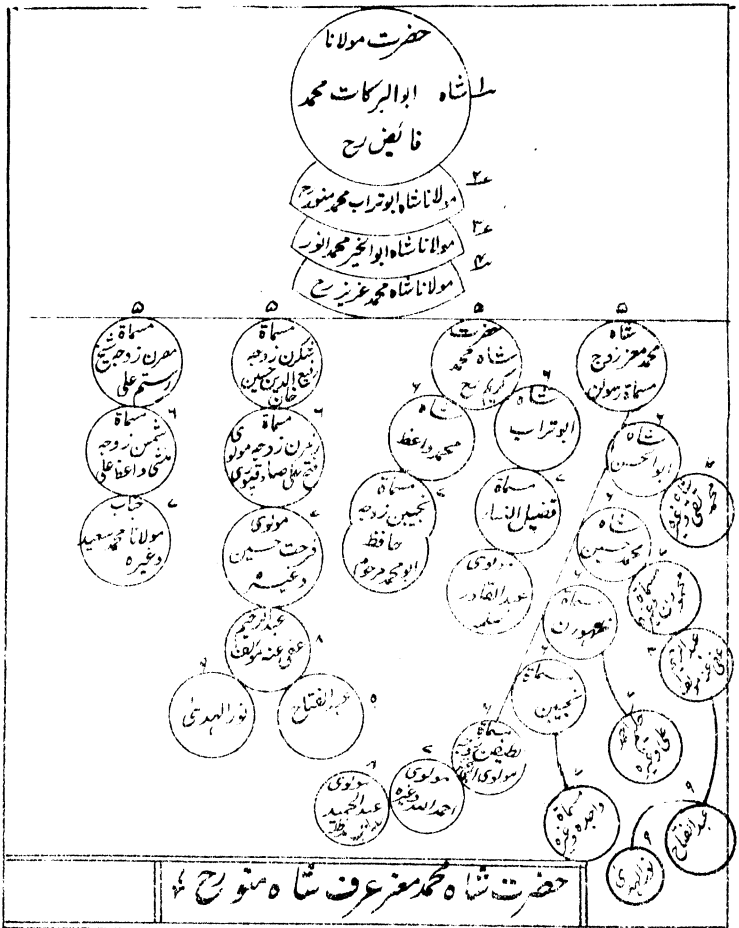
آپ کا مولد موضع دیورہ پرگنہ ارول ضلع گیا ہی آپ جب سن رشد کو پہونچے کھاگپور مین بخدمت

حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہ کے جو آپ کے پھوپھا تھے پہونچے اور آپ سے تحصیل علوم ظاہری و باطنی بوجہ اتم کی اور سالہاے دراز وہان اقامت فرمائی حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہ نے اپنی دختر رابعہ خاتون سے جو بطن ثانیہ مولانا ممدوح سے تھین عقد نکاح کر دیا آپ نے اُسکے بعد سیر و سیاحت شروع کی اور جا بجا بزرگان طریقت و علماے شریعت کی خدمت سے مستفید ہوتے ہوے دار الخلافہ دہلی کو پہونچے - کہ اُسوقت حضرت شاہجہان جلوس فرماے اورنگ سلطنت تھے آپ وہان سے لاہور گئے اور وہان سے ملتان وغیرہ کی سیر کی جب مراجعت کرکے آپ پھر دہلی پہونچے اُسوقت حضرت سلطان محی الدین اورنگ زیب عالمگیر غفر اللہ لہ فرمانرواے سلطنت تھے اتفاقاً ایک مسجد مین دانشمند خان سے آپ کی ملاقات ہوگئی آپ کے چہرۂ منورہ کو اُنسے دیکھکر پہچانا - اور آپ کے ساتھ بہت تواضع سے پیش آیا وہان سے آپ مراجعت فرما کر بھاگلپور پہونچے اور وہان سے حسب ایماے جناب مولانا شاہباز محمد قدس سرہ پٹنہ تشریف لائے اور اس محلہ ٹمٹوہیہ مین آپ اقامت گزین ہوے جو اُسوقت ایک جنگل کی صورت مین تھا اُسکے بیچ مین ایک بلندی بطور گڑھ کے تھی اُسی مین آپ نے ایک حجرہ بنا کر قیام فرمایا - اور ایک مسجد بنائی جو اسوقت جمعہ مسجد ٹمٹوہیہ کے نام سے مشہور ہی اور بفضلہ تعالیٰ بڑی بھاری جماعت بروز جمعہ ہوتی ہی اور خوب آباد ہی - اور تعلیم و تعلم مین علوم ظاہری و باطنی کے آپ مصروف ہوے - چنانچہ حضرت شاہ ارزان صاحب بھی آپ کے فیض صحبت سے مستفید ہوے اسی وجہ سے یہ دستور ہی کہ شاہ ارزان صاحب کے تکیہ پر جو گدی نشین ہوتا ہی اُسکی دستار بندی اس خاندان سے کیجاتی ہی - یہ آخر بذریعہ صوبہ دار مہار رسمع مبارک مین حضرت عالمگیر غفر اللہ لہ کے پہونچی وہان سے قریب چالیس بیگھہ اراضی واسطے سکونت و تعمیر مسجد و خانقاہ وغیرہ کے اور چھ سات مواضع بطور مدد معاش آپ کو مرحمت ہوے - مگر آپ نے اس چیزون کی طرف مطلقاً التفات نفرمائی - اور اُسی طرح پر قانع و متوکل رہے - بعدہ آپ کے فرزندون مین سے کسی نے اسکی تحریک کرکے حاصل کیا آپ کے دو صاحبزادے ہوے - ایک نے ایام جوانی مین حافظ ہوکر اس خاکدان کو چھوڑا - دوسرے حضرت جناب مولانا شیخ شاہ ابو تراب محمد منور قدس سرہ کہ جنھون نے اپنی تکمیل علوم ظاہری و باطنی اپنے پدر بزرگوار سے کی - اور بعد اُسکے سفر کرتے ہوے بلدۂ لاہور کو پہونچے - اور وہان

حضرت ملا شیخ غلام محمد رح سے تحصیل علم فرمائی ۔ اور وہان سے دورہ سیر کرتے ہوے پھر پٹنہ کو تشریف لائے ۔ اور اپنے دولتکدہ کو رونق بخشی آپ کی اولاد کی تفصیل معلوم نہوئی کہ کل کتنے ہیں ۔ مگر جنسے کہ آپ کی نسل کا سلسلہ جاری ہی وہ حضرت مولانا شاہ ابوالخیر محمد انور قدس سرہ اور انکے صاحبزادے مولانا شاہ محمد عزیز عرف حضرت شاہ درگاہی رح ہین ۔ مزار حضرت دیوان مولانا شاہ ابوالبرکات محمد فایض قدس سرہ اور انکی زوجہ مریم مکانی حضرت رابعہ خاتون وجناب شاہ ابوتراب قدس سرہ کے ایک جگہ پر صحن مسجد جمعہ نمو ہیہ مین واقع ہین اور مزار حضرت مولانا شاہ ابوالخیر و مولانا شاہ محمد عزیز قدس اسرارہما کی پشت جمعہ مسجد مذکور پر جو مقبرہ ہی اسمین واقع ہین ۔

حضرت شاہ محمد عزیز قدس سرہ

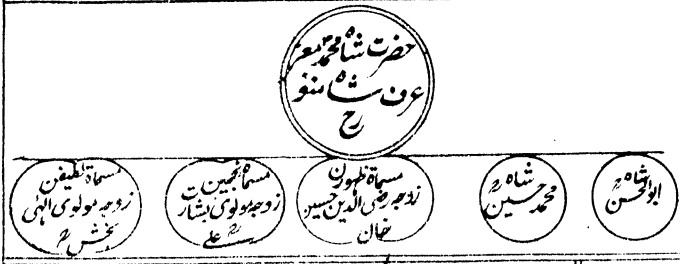
آپ کا لقب شاہ درگاہی تھا ۔ آپ اپنے وقت کے بڑے سالک تھے ۔ صدہا آپ سے مرید تھے نواب ناظم صوبہ دار بہار اور بڑے بڑے ارکین سلطنت و اہل دول آپ کی خدمت اقدس مین حاضر ہوتے اور فیضیاب ہوتے اور علماء و فضلا بھی آپ سے بہرہ ور ہوتے آپ کے دو صاحبزادے ہوے ۔ اور دو صاحبزادیان ۔ حضرت شاہ محمد معز و حضرت شاہ محمد کریم قدس سرہما و مسماۃ شکرن زوجہ رفیع الدین حسین خان و مسماۃ مصرن زوجہ شیخ رستم علی رحمۃ اللہ علیہم ساکنان محلہ مغل پورہ ۔ نقشہ آپ کی اولاد و احفاد کا درج ذیل ہی ۔



حضرت شاہ محمد معز عرف شاہ منور رح

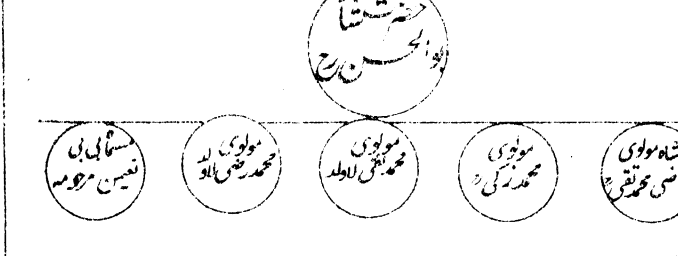
آپ کی شادی مسماۃ رسولن بنت مولوی ارادت اللہ صادقپوری سے ہوئی جسکا ذکر فصل اول میں آچکا ہے آپ کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہوئیں جملہ پانچ اولاد ہوئیں حضرت شاہ ابوالحسن اور حضرت شاہ محمد حسین ۲ و مسماۃ طہورن ۳ زوجہ رضی الدین حسین خان مغلپورہ و مسماۃ نجمین ۴ زوجہ مولوی بشارت علی صادق پوری و مسماۃ لطیفن ۵ زوجہ مولوی الٰہی بخش صادق پوری قدس اسرارہم پس تینوں عورتوں کی اولاد کی تفصیل اُنکے ازواج کے ساتھ فصول اول میں مذکور

ہو چکی ہی وہان دیکھنا چاہیے - نقشہ آپ کی اولاد کا یہ ہے



حضرت شاہ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ

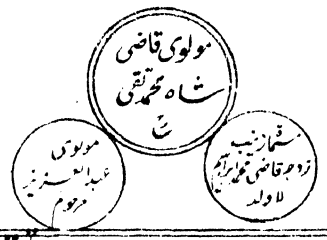
آپ کی شادی مسماۃ خیرن بنت حضرت شیخ طفیل اللہ رح ساکن موضع سرانڈی پرگنہ پھلواری ضلع پٹنہ سے ہوئی آپ کے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہوئین - مولوی قاضی شاہ محمد تقی و مولوی محمد رح کی و مولوی محمد تقی و مولوی محمد رضی ان دونون آخرالذکر نے ایام جوانی مین بلا شادی شدہ رحلت فرمائی مسماۃ نعیمن زوجہ قاضی قمر علی مہدانوی رحمہم اللہ - نقشہ آپ کی اولاد احفاد کا یہ ہے



مولوی قاضی شاہ محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی شادی ساتھ مسماۃ وصیفن بنت مولوی امین الحق ساکن محلہ گورہٹہ منحلات شہر پٹنہ کے ہوئی آپ کے صرف ایک بیٹی مسماۃ زینب اور ایک بیٹا مولوی عبدالعزیز پیدا ہوے - مسماۃ زینب کی شادی ساتھ قاضی محمد ابراہیم پسر مولوی اکرم الحق ساکن محلہ گورہٹہ کے ہوئی

اور وہ لاولد اس دنیا سے رخصت ہوئین ۔ نقشہ آپ کی اولاد کا حسب ذیل ہو۔

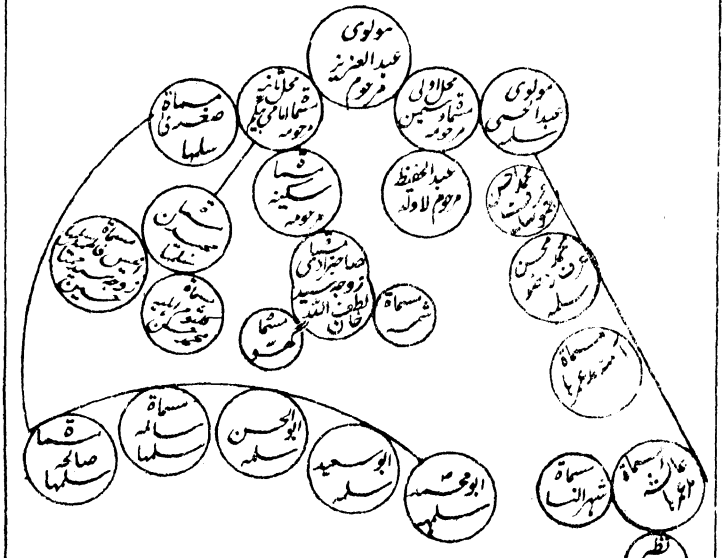


مولوی عبدالعزیز مرحوم بن شاہ محمد تقی رح

آپ کی پیدایش غالبا ۱۲۵۱ھ مین ہوئی آپ کا جب مکتب ہوا آپ کے پڑھانے کے واسطے میر محمد تقی صاحب ساکن آدم پور جو قریب نوبت پور ہے نوکر رکھے گئے آپ نے قریب آٹھ سات برس کی عمر تک فارسی کی کچھ کتابین پڑھیں اور بہت اچھی کی ۔ بعد اسکے آپ نے صرف نحو کی کتابین جناب مولوی اکبر علی صاحب رح پسر خرد جناب مولوی الٰہی بخش مغفرلہ رب العزت صادق پوری سے پڑھین ۔ بعد انتقال مولوی اکبر علی مرحوم اپنے چچیرے بھائی حضرت مولوی شاہ عبدالخالق رح خلف الصدق حضرت جناب شاہ محمد حسین قدس سرہ سے پڑھا ۔ جب اُنکا بھی انتقال ہوا تب جناب مولانا یحیی علی علیہ الرحمتہ سے کچھ تھوڑے دن پڑھا ۔ چونکہ آپ کے والد آپ کے بچپن ہی مین انتقال کر گئے تھے اور آپ کی والدہ نے آپ کی پرورش و تربیت و تعلیم کا کام انجام دیا اور اب اُنکا بھی انتقال ہو گیا ناچار آپ کو شغل تعلیم و تعلم ترک کر کے امور معاش کی طرف توجہ کرنی پڑی ۔ آپ کی اول شادی ساتھ مسماۃ وسیمن بنت قاضی محمد علی زوجہ مسماۃ [illegible] سہدانوی سے ہوئی اس محل سے دو فرزند آپ کے پیدا ہوے عبدالحفیظ و مولوی [illegible] اول الذکر نے تیرہ چودہ برس کے سن مین انتقال کیا بعد انتقال زوجہ اولی آپ نے اپنی شادی ساتھ مسماۃ امامی بیگم بنت خواجہ فتح علی مرحوم بن خواجہ کرم علی مرحوم ساکن محلہ لنگوٹہ کے کی (یہ خواجگان اصل باشندے پانی پت کے تھے جو قریب دہلی واقع ہے قوم انصاری سے گزرے مورث پانی پت سے آکر بھرت پور سے پٹنہ مین سکونت پذیر ہوے پھر وہان سے لنگوٹہ مین آکر رہے) اس محل سے

آپ کے تین بیٹیاں ہوئیں ۔ مسماۃ سکینہ مرحومہ زوجہ خواجہ امیر حسن ابن خواجہ احمد علی بن خواجہ فتح علی مرحوم مذکور ۔ دختر دوم ۔ مسماۃ مجیدن سلمہا زوجۂ خواجہ مہدی حسن مرحوم بن خواجہ احمد علی مرحوم ۔ دختر سوم ۔ مسماۃ صغریٰ زوجہ سید عبد الغفور سلمہا ابن محمد صالح مرحوم بن سید تراب علی مرحوم بن سید مقصود علی مرحوم بن میر ذوالفقار علی مرحوم ساکن موضع لکھنور ضلع پٹنہ مولوی عبد الحی کی اول شادی مسماۃ منیرن بنت جناب حکیم مولوی وجاہت حسین مرحوم صادق پوری سے سے ہوئی اُنسے دو لڑکے پیدا ہوے محمد احسن عرف ببمو محمد محسن عرف رمضو سلمہما اللہ تعالےٰ بعد انتقال مسماۃ منیرن مرحومہ کے آپ کا ازدواج ساتھ مسماۃ زہرا بنت سید محمد وارث حسین بن سید محمد حسین ساکن موضع گورگانواں ضلع پٹنہ کے ہوا انسے دو بیٹیاں ہوئیں مسماۃ آمنہ و مسماۃ عائشہ ۔ آپ نے یعنی مولوی عبد العزیز صاحب نے ۵۷ برس کی عمر میں بتاریخ ۷ اجولائی ۱۸۹۰ع مطابق ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۰۷ ہجری میں اس خاکدان عنصری کو چھوڑا اللھم اغفرلہ وارحمہ و بتاریخ ۲۹ جمادی الآخر ۱۳۱۸ھ امامی بیگم صاحبہ نے بھی رحلت کی

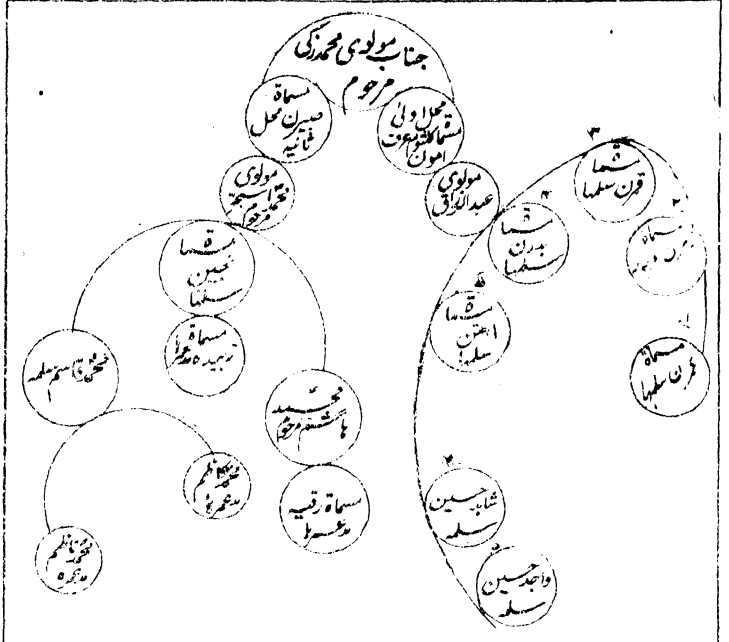
نقشہ آپ کی اولاد و احفاد کا یہ ہے



مولوی محمد زکی صاحب مرحوم بن شاہ ابوالحسن رح

آپ کی پیدائش غالباً ۱۲۶۵ھ سن بارہ سو پینتیس یا پینتیس مین ہوگی - آپنے درسی کتابین آپنے چچا مولوی شاہ محمد واعظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھین اور حضرت شاہ محمد کریم رح عمیہ سے آپکو بیعت حاصل تھی پھر جناب حضرت سید احمد صاحب بریلوی مجدد مایۃ ثالثہ کے ہاتھ پر اجازت اپنے پیر کے بیعت کی - اور پھر بعد چند روزون کے آپ بریلی تکیہ پر حضرت شاہ لعل صاحب کی خدمت مین اپنے پیر مرشد کے حاضر ہوے - اور تخمیناً ایک برس وہان رہکر اور بہت کچھ فوائد دینی سے بہرہ ور ہوکر اپنے وطن کو مراجعت فرما ہوے - اُسوقت سے برابر آپ اپنے گھر پر امور معاشیہ کی فکر مین رہے آپ کی اول شادی مسماۃ کلثوم عرف بی بی امّون بنت میر اسد علی صاحب سے ہوئی - وہ بیٹے بی بی نمّن کے وہ بیٹی شاہ ہادی صاحب کی وہ پسر راجہ میان صاحب وہ پسر مولانا شاہ ابو تراب بن مولانا شاہ ابوالبرکات قدس سرہ کے اسکے بعد پھر دوسری شادی آپ کی ساتھ مسماۃ صبیرن بنت شیخ سلامت علی ساکن بنگلھر کوپا سے ہوئی محل اولی سے آپ کے مولوی عبدالرزاق صاحب پیدا ہوے اور محل ثانیہ مسماۃ صبیرن سے ایک بیٹی مسماۃ فہیمن اور ایک بیٹا مولوی محمد اسحاق پیدا ہوے - مسماۃ فہیمن کی شادی میر محمد حسن مرحوم ساکن کوپا سے ہوئی اُنسے ایک لڑکی مسماۃ شریفین پیدا ہوئی اُسنے بعد شادی والد انتقال کیا مولوی محمد اسحاق مرحوم کی شادی مسماۃ مریم عرف بولاقن بنت قاضی سید وجیہ احمد ساکن محلہ نیر قصبہ بہار سے ہوئی اُنسے آپ کے ایک بیٹی اور دو بیٹے پیدا ہوے مسماۃ حبیب النساء زوجہ حکیم سید محمد دعالم مرحوم ساکن حاجی پور رحمہوا انکے صرف ایک بیٹی مسماۃ زبیدہ پیدا ہوئین اُسکے بعد یہ بیوہ ہوگئین - اور دو لڑکے محمد ہاشم مرحوم و محمد قاسم سلمہ اللہ تعالیٰ محمد ہاشم مرحوم کی شادی مسماۃ انیس النساء بنت شاہ محمد ظفر ساکن بہار سے ہوئی اُسسے صرف ایک لڑکی مسماۃ رقیہ پیدا ہوئی اور محمد قاسم کی شادی ساتھ مسماۃ صغریٰ بنت مولوی محمد حسن مرحوم صادق پوری کے ہوئی اُنسے دو لڑکے محمد کاظم و محمد ناظم مدعا متولد ہوے محمد اسحاق مرحوم نے بتاریخ ۲۹ شوال ۱۳۰۲ ہجری انتقال فرمایا اور بتاریخ ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۱۳ھ

کو عزیزی محمد ہاشم نے رحلت کی اللھم اغفرھما وارحمھما اور بتاریخ ۱۰ محرم ۱۳۱۴ھ حکیم محمود عالم نے کوچ کیا۔ نقشہ آپ کی اولاد و احفاد کا حسب ذیل ہے۔



مسماۃ بغیمن مرحومہ

جنت حضرت شاہ ابوالحسن آپ کی شادی جناب قاضی شیخ قمر علی مرحوم ساکن مہدانوان سے ہوئی وہ بیٹے شیخ رمضان علی مرحوم کے وہ بیٹے شیخ شاہ غلام علی مرحوم کے وہ بیٹے شاہ محمد فاضل ساکن موضع سرائنڈی کے قاضی صاحب مرحوم کو عربی مین استعداد تو کم تھی مگر فارسی مین پوری استعداد حاصل تھی اور شاعر بھی تھے اردو اور فارسی مین بہت عمدہ شعر کہتے تھے اور مادہ تاریخ نکالنے مین آپ کو پوری مہارت تھی زود نویس ایسے تھے کہ ایک شب مین پوری گلستان لکھڈالتے اس مولف کتاب نے خود اس گلستان کو دیکھا ہے جو آپ نے ایکشب مین لکھی

تھا خوب صاف و با یقرا تھی آپ اکثر کتابون کی نقل کیا کرتے تھے آپ کی لکھی ہوئی بہت سی کتابین آپ کے کتب خانے مین مین نے خود دیکھی ہین - آپ نہایت زیرک اور بڑے خلیق تھے - آپ نہایت کشیدہ قامت اور جسیم تھے - ایسا کہ اگر ہزار بارہ سو آدمی مین آپ کھڑے ہوتے تو آپ کا سر اونچا ہوتا - آپ کے چھ بیٹے اور دو بیٹیان ہوئین جملہ آٹھ اولادین - اکبر اولاد آپ کی مسماۃ نصیبن زوجہ شیخ تفضل حسین بن شیخ سلامت علی مرحوم ساکن کوپا و شیخ عبدالرحمن مرحوم زوج مسماۃ ساجدہ بنت حکیم احمد علی مرحوم صادق پوری و شیخ عبدالسبحان مرحوم یہ لاولد دنیا سے رخصت ہوے و شیخ عبدالرحیم مرحوم انکی شادی آرہ مین صبیہ جناب مولوی علی احسن مرحوم سے ہوئی اُس سے ایک لڑکا حکیم مولوی محمد صنیف مرحوم پیدا ہوے انھون نے تخمیناً تیس برس کی عمر مین تین فرزند ابو علیدہ ابو ہریرہ ابو علقمہ چھوڑکر - ۲۲ - محرم ۱۳۰۰ ہجری مین بمقام آرہ انتقال کیا - پانچوین مولوی عبدالحکیم مرحوم تحصیل علوم مین دہلی و لکھنؤ وغیرہ دور و سیر کرتے رہے اُسی مین بیمار ہوکر بعمر چوبیس پچیس برس اس جسم خاکی کو چھوڑکر داخل خلد برین ہوے ششم محمد سلیم مرحوم ہفتم شیخ عبدالعلیم مرحوم ان دونون کی شادی دختران شیخ خورشید حسن ساکن شیخوچک سے ہوئی اول الذکر نے تخمیناً پچاس برس کی عمر مین لاولد انتقال کیا اور آخر الذکر نے ایک لڑکی مسماۃ میمونہ کو چھوڑکر پچیس برس کی عمر مین رحلت کی ہشتم مسماۃ دہم مرحومہ زوجہ اولیٰ مولوی عبدالغفور مرحوم نمو ہیا وی عظیم آبادی انھون نے دو لڑکے عبدالحی و عبدالحفیظ چھوڑکر نوجوان رحلت کی - تاریخ انتقال جناب قاضی صاحب مرحوم از نتیجہ فکر جناب حکیم مولوی شاہ محمد واعظ مرحوم متخلص بہ واعظ یہ ہے -

قمر جوان رفتہ زین دار پر آشوب	رسیدہ در مقام قرب ابرار
بواعظ گفت ہاتف سال موتش	بایوان ارم رفتہ ازین دار

بماہ شوال ۱۳۲۶ھ

اور مسماۃ نعیمن نے تخمیناً ایک سو سال کی عمر پاکر بتاریخ ۹ شعبان ۱۳۳۱ھ مین اس سجن دینا کو چھوڑا - اللھم اغفرلھما و رحمھما - نقشہ آپ کی اولاد و احفاد کا یہ ہے -


سماۃ
نعیمن زوجہ قاضی قمر علی
مرحوم مہدانوی
۵
۴
۳
۲
۱
سماۃ
شیخ تفضل حسین
سماۃ
سماۃ متولی مرحومہ
سماۃ
سماۃ
سماۃ

کر چکے تھے۔ لہذا بغیر اجازت اُنکے دوسری بیعت کرنی مناسب نہ سمجھی اور اپنے پیر مرشد حضرت شاہ محمد کریم رح کی خدمت مین کل کیفیت حضرت سید صاحب کی عرض کی۔ آپ نے بطیب خاطر اجازت بیعت دی اور فرمایا ع متاع نیک ہر دکان کہ باشد۔ تب آپنے حضرت سید صاحب کو اپنے گھر مین مدعو کیا اور مرید ہوے۔ اور اپنی اہلیہ اور دو لڑکیون کو اپنی جو اُسوقت فی المجلس شعور کو پہونچی تھین بیعت کرا دی از انجملہ مسماۃ محمودہ والدہ ماجدہ مسود اوراق ہذا کی ہین۔ پھر جب تک حضرت سید صاحب اس پٹنہ اور اطراف مین اسکے قیام فرما رہے۔ شب و روز حاضر باش خدمت سراپا سعادت سید صاحب کے رہے سید صاحب نے آپ کو خلافت بھی دی۔ اسوقت سے آپ برابر ہدایت وارشاد کے کامونکو شب و روز نہایت سرگرمی سے انجام دیتے۔ اور پٹنہ کے حوالی و اطراف مظفر پور و دربھنگہ و چھپرہ و گیا و بہار و مونگیر و بھاگلپور وغیرہ مین دورہ سیر فرماتے۔ ہزارہا بلکہ لاکھون آدمی آپ سے مُرید اور فیضیاب ہوے احیاے سنت و اتمام بدعت مین آپ بڑی سعی و کوشش فرماتے بہتیری مسجدون کو جو ویران پڑی تھین۔ آپ نے آباد کرایا۔ چنانچہ یہ جمعہ مسجد نمونہ سابق ایسی چھوٹی تھی کہ سو آدمی کا گذر اُسکے اندر مشکل ہوتا۔ ہزارہا روپیہ کے صرف سے آپنے اس مسجد کو ایسا وسیع کر دیا کہ صرف ایک صف مین سو آدمی بخوبی کھڑے ہو جاتے ہین۔ اور کل مسجد مین تو قریب تین ہزار آدمیون کی گنجائش ہو جاتی ہے۔ آپ کے وقت مین دو جمعہ اور معین پورہ سے لیکر فتوحہ تک کے لوگ یہان نماز جمعہ کو آیا کرتے ایسی بھاری جماعت شہر بھر مین کہین نہین ہوتی۔ تمام مسجد مع صحن ملو ہو جاتی بلکہ اُسکے مسجد کے شمال مین جو میدان ہے وہ بھی بھر جاتا۔ تخمیناً پانچ چھ ہزار آدمی جمعہ اور عیدین مین یہان جمع ہو جاتے۔ بعد نماز آپکا وعظ ہوتا۔ ایسا سلیس عام فہم بیان ہوتا کہ ہر اُمی اُس سے مستفید ہوتا اور نہایت پُرتاثیر۔ اور بوقت شب زنانے مکان مین آپکا وعظ ہوتا صدہا عورتین نزدیک و دور سے جمع ہو جاتین مقدرت والی عورتین دور دور سے سواریون پر جمعہ کے روز فجر ہی سے آنا شروع ہوتین اور غربا کی عورتین شب کو پیادہ آتین۔ اور ہر ایک کی خورونوش و دیگر آسائش کا اہتمام بخوبی تمام کیا جاتا۔ ہر جمعہ کو ایک جماعت نو مریدون کی بھی ہوتی۔ رمضان شریف مین آپ

تراویح بھی پڑھاتے اور عشرہ اخیرہ مین اعتکاف بھی کرتے احیاے سنت کا آپ کو یہان تک شوق تھا کہ آپ کی صبیہ خرد مسماۃ شریفن جو مولوی اکبر علی مرحوم پسر مولوی الٰہی بخش مرحوم سے منسوب ہوئی تھین - جب وہ بیوہ ہوگئین تب آپ نے اُنکا نکاح ثانی جناب مولانا عنایت علی علیہ الرحمۃ سے کردیا - جسکا مفصل ذکر منشی محمد جعفر انبالوی نے اپنی کتاب سوانح احمدی مین بذیل سوانح عمری مولانا ولایت علی علیہ الرحمۃ لکھدیا ہے فلیطرھنا اور تقریبا ۱۲۶۱ھ سن بارہ سو اکسٹھ مین یا باسٹھ ہجری مین آپ حج کو تشریف لیگئے - اور قریب دو برس کے آپ کو اس سفر مین لگا کیونکہ اُسوقت بادبانی جہاز پر لوگ کلکتہ سے سوار ہوتے تھے لہذا دو برس سے کم مین حاجی مراجعت کرکے اپنے گھر کو نہین پہونچسکتا تھا اور صرف بھی کثیر ہوتا تھا - بالجملہ آپ سے اس شہر پٹنہ مین اور اسکے اطراف مین جو ہدایت جاری ہوئی اور لوگون نے شرک و بدعت چھوڑا اور نماز روزہ حج و زکوۃ وغیرہ احکام شرعی کی پابندی اختیار کی اسکا احاطہ و احصا نہایت مشکل مختصرا یہان بیان کیا گیا - آپ کو فن سپہگری مین بھی پورا دخل تھا گھوڑے کی سواری نہایت عمدہ جانتے تھے - آخر عمر تک گھوڑے ہی پر سوار ہوتے رہے کسی دوسری سواری کو اختیار نکیا - بندوق کا نشانہ نہایت عمدہ بانک اور پٹہ وغیرہ بھی خوب جانتے تھے - حلیہ شریف یہ ہی قدمیانہ رنگ نہایت گورا صاف بلند نقشہ نہایت خوبصورت آپ نہایت حسین تھے - مزاج خلقی غصہ ور تھا مگر آپ کو اپنے مزاج پر کچھ ایسا قابو تھا - کہ ہرگز کوئی معلوم نہین کرسکتا تھا کہ آپ مین غصہ بھی ہے مگر ہان وقت معائنہ امور خلاف شرع کے وہ حرارت ایمانی اور تہور ہاشمی بروے کار آتی - صاحب مروت و فتوت و خلق عظیم تھے - اس نالایق کے قلم مین وہ طاقت کہان کہ آپ کے اوصاف حمیدہ و خصائل ستودہ و شمائل پسندیدہ مین سے ایک شمہ بھی بیان کرسکے - اور آپ شاعر بھی تھے آپ کا شعار اردو و فارسی مین نہایت عمدہ و ملیح ہوتا - افسوس کہ بیحد اُسکے اندراج کی گنجائش نہین - تخلص ہاشمی تھا - آپ کی شادی مسماۃ نصرت بنت حضرت شاہ غلام مجتبیٰ رح دیوردی سے ہوئی - وہ بیٹے حضرت شاہ غلام اشرف بن حضرت شاہ امام الدین بن حضرت شاہ تاج الدین بن حضرت شاہ نصر اللہ بن شاہ عبد الحمید بن حضرت شاہ مولانا شاہ باز محمد بھاگلپوری قدس اسرارہم کے پورا نسب نامہ آپ کا فصل پنجم مین آویگا وہان ملاحظہ فرمائیے آپکی

اہلیہ شریفہ بھی آپ ہی کے مانند دینی امور کے اجرا مین نہایت چست و چالاک اور آپ کے ہر امور مین معاون و مددگار رہجواے آیہ کریمہ واصلحنا لہ زوجہ ۰ وانھم کانوا یسارعون فی الخیرات ۰ و یدعوننا رغبا ورھبا وکانوا لنا خاشعین ۰ الغرض یہ دونون میان بی بی امور رضاے مولی مین اپنی تمام عمر کچھ ایسے مستغرق رہے کہ جسکو فنا فی اللہ کہین تو بجا ہی - آپنے چوہتر برس کی عمر مین ۱۲۷۶ھ بارہ سو چہتر ہجری مین اس دار فانی کو چھوڑا اور اپنے آباے صالحین سے جا ملے اللھم ارض عنہ آپ کی تاریخ انتقال کا ایک شعر جو جناب مولوی حکیم اسد اللہ مرحوم نے کہا ہی وہ یہ ہے ؎

رفت بیوم الخمیس وز قدم پاک صاف		زیب سریر ارم شاہ محمد حسین
		۱۲۷۶ھ

آپ کی اہلیہ بی بی نصرت صاحبہ نے قریب سو برس کے عمر پائی اُنکی تاریخ انتقال عزیزی مولوی محمد یوسف جعفری سلمہ نے جو کہی ہی وہ یہ ہے -

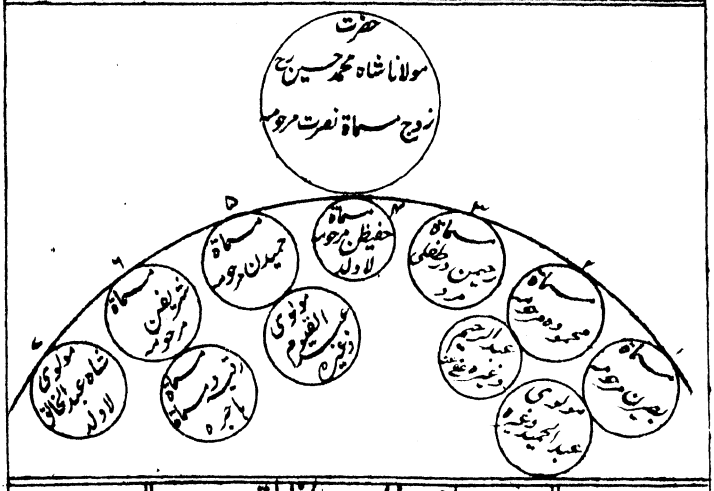
چو جدہ ماجدہ ام بی بی نصرت		جداگشتہ زمار یز زمین رفت
پیے تاریخ رحلت فکر کردم		ندا آمد "بہ فردوس برین رفت"
		۱۲۹۹ھ

ولہ

ہوا بی بی نصرت کا آہ انتقال		فلک نے دیا ہمکو کیسا یہ داغ
نظر خار آنے لگا وہ مکان		جو تھا سامنے انکے مانند باغ
مئے خرمی سے جو لبریز تھا		پر از بادۂ غم ہوا وہ ایاغ
جو کی فکر تاریخ رنجور نے		کہا دل نے آہ ہوگیا گل چراغ
		۱۲۹۹ھ

آپکے چھ بیٹیان اور ایک بیٹا ہوا سماۃ بصیرن زوجہ مولوی احمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سماۃ محمودہ زوجہ حضرت مولانا فرحت حسین قدس سرہ اعنی والدہ ماجدہ مسود اوراق عفی عنہ سماۃ رحیمن یہ چار پانچ برس کی عمر مین راہی خلد برین ہوئین سماۃ حفیظن زوجہ مولوی فیاض علی مرحوم سماۃ حمیدہ زوجہ مولانا یحیی علی مرحوم سماۃ شریفن جنکا عقد اول مولوی اکبر علی مرحوم سے ہوا - اور عقد ثانی مولانا عنایت علی رحمۃ اللہ علیہ سے جو عم حقیقی فقیر مولف عفی عنہ کے ہین

شاہ مولوی عبدالخالق مرحوم تفصیل اولاد کی ہرایک دختر کی اُنکے ازواج کے ساتھ فصول سابق مین گذر چکی ہی - مختصر نقشہ یہ ہے -



حضرت مولوی شاہ عبدالخالق مرحوم

ابن حضرت شاہ محمد حسین بن شاہ محمد معزز آپ کی والدہ کا نام مسماۃ نصرت بنت حضرت شاہ غلام مجتبیٰ دیوروی آپ کی پیدائش غالبًا سنہ بارہ سو پچاس ہجری مین ہوئی آپنے ابتدائی کتابین اپنے والد ماجد سے پڑھین بعد اُسکے صرف ونحو جناب مولوی اکبر علی مرحوم صادق پوری سے پڑھا - بعد انتقال اُنکے جناب حکیم عبدالحمید صاحب مدظلہ العالی سے پڑھا - آپ نے سولہ سترہ برس کی عمر مین تمام درسی کتابین ختم کین - اور ایسی استعداد حاصل کی کہ آپ کے والد ماجد نے جمعہ کے روز اس جمعہ مسجد مین نماز جمعہ پڑھانیکو اور وعظ کہنے کو بجاے اپنے آپ ہی کو مقرر کیا - آپ ایسے ذہین وذکی تھے کہ جسکا بیان مشکل - آپنے اس تھوڑی سی عمر مین اپنی قابلیت علمی ایسی دکھائی کہ لوگ مرحبا وشاباش کہتے تھے - آپ کے اخلاق حمیدہ واطوار پسندیدہ ایسے تھے کہ اسکو محسود زمانہ کہنا چاہیے آپ کی چودہ برس کی عمر مین مسماۃ زہرا بنت جناب حکیم احمد علی مرحوم بن رضی الدین حسین خان سے شادی ہوئی جسکا ذکر اوپر فصل ہیں آچکا ہی آپ نہایت

خوبصورت وحسین بھی تھے گھوڑی کی سواری سے آپ کو نہایت شوق تھا۔ اور خوب سوار ہوتے تھے افسوس کہ بعد شادی صرف دو اڑھائی برس آپ زندہ رہکر سترہ برس کی عمر میں الوداع اس دنیاے عجوزہ حیفہ کو چھوڑکر داخل خلد برین ہوے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ ونوّرضجعہ ۔ آپ کی قبر جمعہ مسجد کے دروازے کے قریب واقع ہی اور اُس سے متصل پورب کی جناب مولوی اکبر علی مرحوم کی اُس سے پورب متصل آپ کی اہلیہ بی بی زہرا مرحومہ کی جو عین محاذی دروازہ مسجد کے ہی۔ فقط ؛

حضرت شاہ محمد کریم قدس سرہ

آپ کے والد کا نام حضرت شاہ محمد عزیز عرف شاہ درگاہی بن حضرت شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہما آپ اپنے وقت کے بڑے سالک اور پیشوائے وقت گذرے ہین ۔ تمام سکنائے محلہ نمونہیہ وموضع دیورہ وشہر گھاٹی وغیرہ اور اکثر اہل صادق پور آپ ہی کے مرید تھے ۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے فطرتی طور پر نیکمزاج صالح انصاف پسند بنایا تھا ۔ آپ کی انصاف پسندی اسی سے خوب ظاہر ہی کہ جب حضرت جناب سید احمد صاحب بریلوی پٹنہ مین تشریف لائے تو آپکے اکثر مریدون نے آپ سے اجازت طلب کی سید صاحب سے بیعت ہونیکی ۔ آپ نے نہایت خوشی وطیب خاطر سے ہر ایک کو اجازت دی ۔ اور فرمایا ہان میان متاعے نیک ہر دکان کہ باشد ۔ آپ کی عمر اُسوقت بہت ہوگئی تھی ۔ غالبًا اسّی سے متجاوز ہوگی ۔ اور آپ اسوقت علیل بھی تھے چلنے پھرنے کی مطلق طاقت نہ تھی ۔ لہذا آپ جناب حضرت سید صاحب سے ملاقات نہ کرسکے ۔ ورنہ آپ نے اپنا اشتیاق ملاقات بہت کچھ بیان فرمایا ۔ چنانچہ اُسکے تھوڑے ہی دن بعد آپنے اس خاکدان عنصری کو چھوڑا ۔ آپ کی تاریخ انتقال آپ کے صاحبزادہ خرد جناب حکیم مولوی شاہ محمد واعظ مرحوم نے فرمائی ہی ۔ دھوھذہ ۔

محمد کریم آن شہ نغز وجود	بماہ محرم چو شد زیر خاک
شدم در پئے فکر سال وفات	بقلب حزین با دل دردناک
بگفت از دل چاک ہاتف بمن	ببند زینت افزا بفردوس پاک

۱۲۳۸ھ

مسماۃ ملیحۃ النساء مرحومہ

زوجۂ مولوی علی حسین مرحوم ساکن محلہ مغلپورہ شہر پٹنہ عظیم آباد بنت منشی واعظ علی مرحوم۔ آپکی والدہ ماجدہ کا نام مسماۃ شمس النساء مرحومہ بنت شیخ رستم علی مرحوم۔ آپکی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہوا مسماۃ بکرے زوجۂ میر قاسم شیر مرحوم موسم پوری۔ دختر دویم مسماۃ فاطمہ صغرے عرف مکو زوجۂ میر حبیب الرحمن پسر مولوی اظہر علی مرحوم ساکن محلۂ لودیکٹرہ پسر مولوی ظفر امام سلمہ اللہ تعالے آپ تخمیناً ستر برس کی عمر سے تجاوز کرکے بتاریخ اٹھائیسویں شعبان ۱۳۱۴ھ تیرہ سو چودہ ہجری روز شنبہ کو اس قفس عنصری کو چھوڑ کر داخل خلد برین ہوئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۰ اللھم اغفرلھا وارحمھا۔

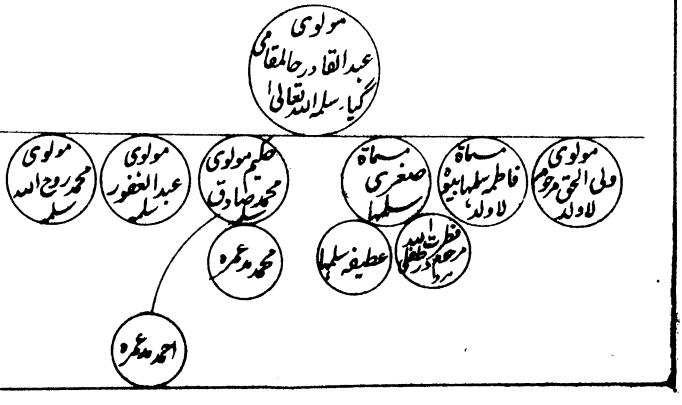
تفصیل آپکے احفاد کی یہ ہے۔

مسماۃ بکرے زوجۂ میر محمد قاسم شیر مرحوم کو پانچ بیٹیاں ہوئیں۔ اوّل مسماۃ شہربا نو زوجۂ میر ابوالحسن مرحوم ساکن گیلانی۔ دویم مسماۃ خاتون فاطمہ زوجۂ میر شمس الضحیٰ مرحوم بن حافظ نصیر الحق اون کے پانچ اولاد ہوئیں۔ محمد یوسف۔ محمد عزیز۔ محمد حفیظ۔ مسماۃ رضیت مسماۃ امت۔ سیوم مسماۃ شریف النساء زوجۂ مولوی سید حافظ نذر الرحمن صاحب سلمہ ان کے چار اولاد ہیں مولوی سید نور الرحمن و مسماۃ شمس النساء عرف قمر النساء مسماۃ مریم و مسماۃ عزیز النساء۔ چہارم مسماۃ امت الفاطمہ زوجۂ مولوی سید فضل امام صاحب بن مولوی سید ظفر امام صاحب اون کے تین اولاد ہیں۔ سید افضل امام و مسماۃ سعیدہ و مسماۃ حمیدہ و پنجم مسماۃ فاطمہ زوجۂ بدر الحسن ساکن مظفر پور اون کے ایک اولاد ہوئی سید قمر الحسن۔ دختر دویم مسماۃ ملیحہ مرحومہ کی مسماۃ فاطمہ صغرے عرف بی بی مکو مرحومہ زوجۂ سید حبیب الرحمن صاحب بن مولوی اظہر علی مرحوم ساکن محلۂ لودیکٹرہ منحلات شہر پٹنہ اون کے تین اولاد ہوئی۔ اوّل مسماۃ کلثوم زوجۂ سید وصی امام صاحب ساکن تلہاڈا لاولد رخصت ہوئیں۔ دویم مسماۃ زہرہ مرحومہ زوجۂ سید محمد حنیف صاحب نواسۂ میر شمس الہدے مرحوم۔ اون کے تین اولاد ہوئیں مسماۃ بلقیس مسماۃ حیاتن و سید محمد اختر۔

مولوی عبدالقادر صاحب سلمہ اللہ تعالے

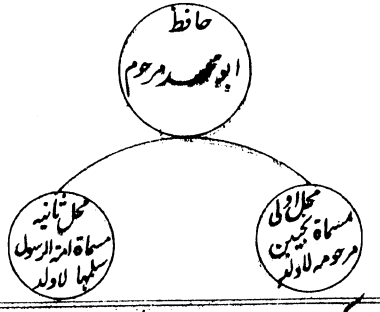
ابن جناب مولوی حکیم فیاض علی مرحوم آپ کی والدہ کا نام فضل النسا مرحومہ آپ کی پیدائش غالبًا سنہ بارہ سوچھپن یا ستاون مین ہوگی آپ نے ابتدائی تعلیم ایک معلم سے پائی جو روزانے پر نوکر رکھ لیے گئے تھے - اور بعد اسکے کہ آپ کو کچھ لیاقت نوشت وخواند کی ہوئی اپنے چھوٹے نانا جناب حکیم مولوی شاہ محمد واعظ مرحوم کی زیر تعلیم رہے اور انھین سے عربی و فارسی کی کتابین درسی پڑھین - آپ کی شادی مسماۃ مشکورن بنت ناظر ہمت علی ساکن نگرنہہ سے ہوئی - آپ بعد تحصیل علوم عربی کسب معاش کیطرف متوجہ ہوے اور وکالت کا امتحان دیکر پاس ہوے آپ کا دادیہال محلہ خواجہ کلان گھاٹ ہو اور نانیہال محلہ نمونیہ علاقہ تھانہ عالم گنج شہر پٹنہ آپ نے وکالت کا امتحان پاس ہونے کے بعد چندے عدالت پٹنہ مین وکالت کا کام کیا - مگر جب یہان بسبب کثرت وکلا رچندان فروغ نہوا تب آپ یہان سے گیا کو تشریف لیگئے - اور اسوقت تک گیا ہی مین سکونت پذیر ہین - اور وہان بتائیدایزدی تھوڑے ہی عرصہ مین خوب فروغ ہوا - اور بہت کچھ کمایا اور معاش خریدی - اور اپنی اہلیہ کا چالیس ہزار دین مہر ادا کیا - اور پھر ہزارون روپیہ ہمراہ لیکر معہ اہل وعیال و والدہ اپنی بشوق زیارت بیت اللہ و مدینہ منورہ روانہ ہوے - اور قریب دو برس کے وہان قیام فرماکر حج اور زیارت کعبہ متبرکہ سے فیضیاب ہوے - بعد مراجعت وہان کے آپ نے اس پیشۂ وکالت کو کہ نہایت عروج پر تھا سا ورچودہ پندرہ سو روپیہ ماہوار کی آمدنی بخوبی تمام آتی تھی محض ابتغاءً لوجہ اللہ واتقاءً من عذاب الآخرہ ترک کیا جزاہ اللہ تعالی فی الدارین جزاءً حسنا اسوقت سے آپ اسوقت تک گوشہ نشین ہین - آپ کو تنہائی وعزلت نہایت پسند ہے - شب وروز وظایف ونماز وتلاوت قرآن وذکر اللہ سے دلچسپی لیتے ہین - خیر خیرات قانع ومعتبر مین آپ کا خوب جاری اور ساری ہو - اللھم تقبل منہ قبولًا حسنًا آپ بڑے سالک وصوفی مشرب ہین آپ کے چار بیٹے اور دو بیٹیان ہوئین - اول ولی الحق مرحوم یہ لڑکا نہایت لایق وقابل تھا - عربی وفارسی مین بہت اچھی استعداد رکھتا تھا - اور انگریزی مین

اِف اِے ۔ پاس کیا تھا ۔ اسکے بعد وکالت کا امتحان دیا جسمین امتحان کے پاس ہونے کی خبر آئی یہ عزیز ایک دن فصل اُسکے اس قالب خاکی کو چھوڑکر داخل خلد برین ہوچکا تھا ان للہ وانا الیہ راجعون ۔ اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہ ۔ این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد ۔ انکی شادی مسماۃ رقیہ بنت مولوی نجابت احمد مرحوم نگرنہسوی سے ہوئی تھی مگر افسوس کہ بہت تھوڑا اُس سے متمتع ہوکر سنہ ۱۲۰۳ھ بارہ سو تین ہجری مین سفر آخرت اختیار کیا اللھم اغفرلہ وارحمہ ۔ دوم مسماۃ فاطمہ سلمہا یہ صبیہ ساتھ قطب الدین حسین نگرنہسوی کے منسوب ہوئی تھی ۔ مگر افسوس کہ انکے زوج نے بہت تھوڑے روز انکے ساتھ رہکر راہی علیین ہوے سوم مسماۃ صغری سلمہا یہ ساتھ حکیم مولوی یوسف حسین سلمہ اللہ تعالی نگرنہسوی کے منسوب ہوئین ۔ انکے دو اولاد ین ہوئین ۔ فطرت الدہ تیرہ چودہ برس کی عمرمین آغوش مادر کو چھوڑکر داخل خلد برین ہوا ۔ دسمسماۃ عطیفہ مدعرہا چہارم حکیم مولوی محمد صادق سلمہ اللہ تعالی انکی شادی ساتھ مسماۃ ہاجرہ مرحومہ بنت سید محمد وحید الدین بن سید صمصام الدین منیری کے ہوئی انسے دو اولاد ین ہوئین ۔ محمد و احمد اسکے بعد انکی اہلیہ نے قضا کی ۔ پنجم مولوی عبد الغفور سلمہ انکی شادی ساتھ مسماۃ رقیہ بنت سید محمد محمود لنجی ساکن موضع محی الدین پور تھانہ مسوڑھی ضلع گیا کے ہوئی سلمہا اللہ تعالے ششم مولوی محمد روح اللہ مدعرہ یہ ہنوز تنکحا نہین ہوے ہین ۔ نقشہ آپ کی اولاد و احفاد کا یہ ہے ۔



حافظ ابو محمد مرحوم

بن جناب حکیم مولوی فیاض علی مرحوم آپ کی والدہ ماجدہ کا نام مسماۃ فضل النسا رمرحومہ آپ نے درسی کتابین اپنے چھوٹے نانا جناب حکیم مولوی شاہ محمد واعظ مرحوم سے پڑھین - اور انھین کے زیر تعلیم بھی رہے - کیونکہ آپ صرف چند ہی سال کے تھے کہ آپ کے والد کو سفر آخرت پیش آیا آپ حافظ قرآن بھی تھے - آپ از بسکہ خلیق و نیکمزاج تھے - آپ اپنے خاندان کے لایق خلف تھے - آپنے ۱۲۰۲ھ ہجری مین حج بیت اللہ و زیارت مدینہ منورہ بھی کیا - یہ مسود اوراق عفی عنہ بھی آپ کا ہم سفر تھا - آپ کی اول شادی ساتھ مسماۃ نجیبن مرحومہ بنت جناب مولوی شاہ محمد واعظ کے ہوئی - مگر یہ اہلیہ آپ کی چندہی روزہ کرلا ولد اس دنیا سے رخصت ہوئین - پھر دوسری شادی آپ کی ساتھ مسماۃ امۃ الرسول سلمہا بنت میر مقصود علی مرحوم ساکن کوئیلور ضلع آرہ شاہ آباد کے ہوئی - افسوس کہ اس انعقاد سے بہت تھوڑے روز منقضی ہوکر بعد مراجعت از حج ۱۲۰۳ھ بارہ سو تین ہجری مین لاولد اس دار فانی کو چھوڑا - انا للہ وانا الیہ راجعون ٥ اللھم اغفرلہ وارحمہ



جناب حکیم مولوی شاہ محمد واعظ رحمۃ اللہ علیہ

بن شاہ محمد کریم قدس سرہ آپ کی پیدائش تخمیناً ۱۲۱۹ھ ہجری مین ہوئی - آپ نے اوائل کی

کتابین کہان پڑھین یہ معلوم نہوا - مگر آخر مین جاکر جناب مولوی انور علی مرحوم صدر اعلیٰ ساکن آرہ ضلع شاہ آباد سے فراغ حاصل کیا - آپ کا علم کتابی نہایت عمدہ تھا معقول و منقول دونون مین آپ کو اچھی دستگاہ تھی - مدت تک آپ نے درس دیا - اور بہت سے علما رآپ سے فارغ التحصیل ہوے - آپ کو شعری مذاق بھی نہایت عمدہ تھا - آپ کے اردو فارسی اشعار رباعی وقطعات وقصائد و تاریخ تعزیت وتہنیت بہت ہین - اسجگہ گنجائش نہین ہے - آپ بہت عمدہ طبیب بھی تھے آپ نے اوائل عمر مین ضلع سارن کی کچہری سرکاری مین سررشتہ داری کا کام بھی کیا - مگر پھر سب کو ترک کرکے آخر عمر تک خانہ نشین رہے - اور اسی عطیۂ شاہی پر جو آپ کو وراثۃ کچھ پہونچا تھا قانع ومتوکل رہے - آپ اپنے والد ماجد کی گدی پر بحیثیت خلافت کے بعیت وارشاد کا بھی کام دیتے - اکثر آپ کا دورہ ضلع گیا مین موضع دیورہ وموضع کا بڑو شہر گھاٹی وغیرہ من جہان آپ کے خاندانی مرید بہت ہین ہوا کرتا تھا - آپ کی شادی ساتھ مسماۃ مخدومن عرف رمضو مرحومہ بنت جناب شاہ نوشتہ التوحید مرحوم ساکن محی الدین پور تھانہ مسوڑھی ضلع گیا کے ہوئی انسے صرف ایک لڑکی مسماۃ بخیبن مرحومہ پیدا ہوئین - جو حافظ ابو محمد مرحوم سے منسوب ہوئین - اور لاولد اس جہان سے رخصت ہوئین - آپ آخر عمر مین بہت خرف ہو گئے تھے بفحوائے آیہ کریمہ ومن نعمرہ ننکسہ فی الخلق ہ ولکیلا یعلم بعد علم شیئاً - آپ نے تراسی برس کی عمر مین بتاریخ ۴ شوال ۱۳۰۲ ہجری مطابق ۱۰ جولائی ۱۸۸۵ع اس دار فانی کو چھوڑا - اور علیین کو پہونچے - اللھم نور مرقدہ ووسع مضجعہ

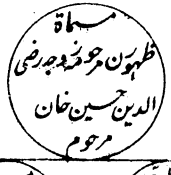
قطعات تاریخ رحلت از فکر عالی بلند پرواز اوج نازکخیالی جناب مولانا محمد سعید صاحب قدس سرہ

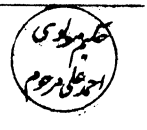
شب شنبہ بجا مس از مہ شوال شہر حج	محمد واعظ والا مناقب کرد چون رحلت
بسال ارتحالش از سروش غیب در گوشم	ندا آمد مکان پاک زیبا یافت در جنت
۱۳۰۲ھ	
کرد رحلت چو محمد واعظ	ایزدش کرد بجنت ساکن
ارخ القلب بوجہ الالہام	دبھا دخلھا جنات
۱۳۰۲ھ	



مسماۃ ظہورن مرحومہ

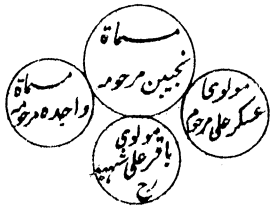
بنت حضرت شاہ محمد معزؒ زوجہ رضی الدین حسین خان مرحوم ساکن قدیم مغلپورہ ثم صادق پور آپ کی اولاد و احفاد کی تفصیل آپ کے زوج کے ساتھ فصل ماسبق مین گذر چکی ہی یہان مختصراً بیان ہی آپ اپنے والدین کی اکبر اولاد سے ہین - آپ کی عمر تخمیناً سو برس کے قریب پہونچی ہوگی - اسوقت تک بھی آپ چشمہ لگا کر روزانہ پارہ دو پارہ قرآن شریف و دلائل الخیرات پڑھا کرتی تھین - آپ کی کل اولاد جسکا نقشہ ذیل مین ہی آپ کے روبرو اس دار ناپائدار سے رخصت ہوئی اسکے بعد آپ بھی شاید ۱۲۸۱ھ بارہ سو اکاسی یا بیاسی مین رخصت ہوئین - آپ کے دو بیٹے جناب حکیم مولوی احمد علی مرحوم و جناب مولوی اولیاء علی مرحوم اور دو بیٹیان مسماۃ دلین مرحومہ زوجہ شیخ ریاض الحق مرحوم ساکن سالار پور و مسماۃ علیمن مرحومہ زوجہ بخشی راحت حسین مرحوم ساکن حبیب پور ہوئین -





مسماۃ نجیبن مرحومہ

بنت حضرت شاہ محمد معزز وجہ مولوی لبشارت علی مرحوم صادق پوری افسوس کہ آپ نے بہت تھوڑی عمر پائی - عین جوانی مین صرف دو بیٹے اور ایک بیٹی کو خرد سالہ چھوڑکر آپ رخصت ہوئین - مولوی عسکر علی مرحوم و مولوی باقر علی شہید رح و مسماۃ واجدہ مرحومہ -

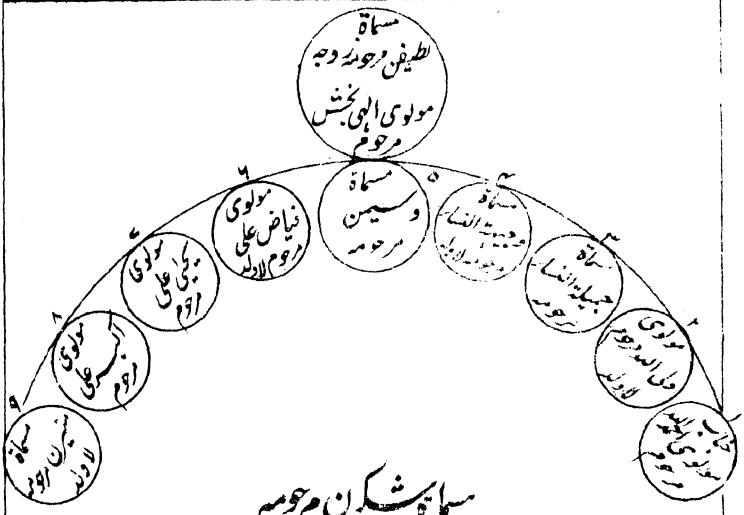


مسماۃ لطیفن مرحومہ

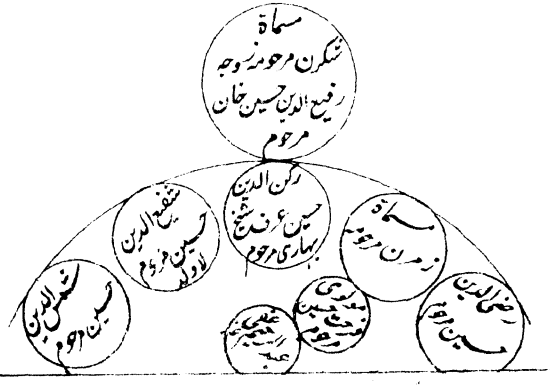
بنت حضرت شاہ محمد مغفر مرحوم زوجہ مولوی الٰہی بخش مرحوم صادق پوری - آپ نہایت سیدھی سادھی زندہ دل آدمی تھین - آپ نے عمر بہت پائی - قریب ستر کے پہونچی تھین - آپ کی تہجد کی نماز کبھی ناغہ نہ گئی - جاڑا ہو یا گرمی آپ کو باوضو جملہ نمازون کو ادا کرنا ضرور تھا - آپ مجسم باخلاق کریمہ تھین - آپ کی زبان مبارک سے کبھی کسی کو تکلیف نہ پہونچی - آپ فحوائے حدیث شریف المسلم من سلم المسلمون من یدہ ولسانہ کی پوری مصداق تھین - افسوس صد افسوس کہ اب وہ زمانہ آگیا ہی کہ ایسے لوگون کی صورت پر خواب مین بھی نظر نہین پڑتی -

جناب حضرت مولانا ولایت علی و مولانا فرحت حسین علیہما الرحمۃ کے مکان مین جو تقریب وعظ و دعا و تراویح عشرہ اخیر رمضان کی ہوتی - اسمین آپ ضرور پہونچتین - جاڑا ہو یا برسات اول شب ہو یا اخیر اپنی تمام بہوؤن اور پوتا پوتی کو لیے ہوے پہونچتی تھین - آپ کے مناقب کہان تک بیان کرون - لاعین رأت ولا اذن سمعت مثلہا فی ہذہ الزمان اللھم اغفرلہا وارحمہا - آپ کے پانچ بیٹے اور چار بیٹیان ہوئین - کلہم کانوا نجوم الہدے و

اقرار لیلۃ الدجیٰ ۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسی اولاد نصیب کرے ۔ (آمین)

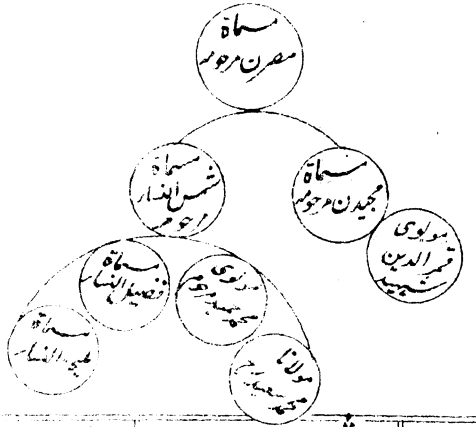


بنت حضرت شاہ محمد غریب عرف شاہ درگاہی زوجہ رفیع الدین حسین خان ساکن مچھلپورہ ۔ آپکے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہوئیں ۔ رضی الدین حسین خان رکن الدین حسین عرف بہاری شمس الدین حسین رفیع الدین حسین ومسماۃ زمرن مرحومہ زوجہ مولوی فتح علی صادق پوری وجدہ ماجدہ مولف عفی عنہ



مسماۃ مصرن مرحومہ

بنت حضرت شاہ محمد عزیز عرف شاہ درگاہی رح ساکن محلہ نئو بیہ زوجہ شیخ رستم علی مرحوم ساکن مغلپورہ آپ کی صرف دو بیٹیان ہوئین - مسماۃ مجیدن زوجہ رکن الدین حسین عرف شیخ بہاری مرحوم ساکن مغلپورہ و مسماۃ شمس النسار زوجہ منشی واعظ علی مرحوم ساکن مغلپورہ مسماۃ مجیدن مرحوم کا ذکر ساتھ اُنکے زوج کے فصل ماسبق مین ہو چکا ہی مسماۃ شمس النسار کی اولاد کا ذکر آیندہ کیا جائیگا



مسماۃ شمس النسار مرحومہ

بنت جناب منشی شیخ رستم علی مرحوم زوجہ جناب منشی واعظ علی خوشنویس مرحوم جناب منشی صاحب نہایت خوشنویس تھے - اور لیاقت فارسی کی نہایت عمدہ انشا پردازی کا نہایت شوق اشعار فارسی کے نہایت عمدہ پرزور فرماتے - عربی مین بھی لیاقت اچھی تھی - آپنے عمر بھی بہت پائی - شاید اسّی کے قریب پہونچکر انتقال فرمایا - آپ ہر دو حضرات ادائے فریضہ حج بیت اللہ و زیارت مرقد منور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مشرف ہو آئے ہین - چنانچہ اُسکا قطعہ تاریخ جو آپکے صاحبزادہ مولانا محمد سعید قدس سرہ نے قسطاس البلاغۃ لکھا ہی - وہ یہ ہی - ؎

والدین من دل خستہ چو رفتند بہ حج گفت سال سفر حضرت ایشان خردم		کل خیر و فلاح کتب اللہ لھم پنجشنبہ ز محرم بود و ہفت و دہم ۱۱۶۷ھ

بعد معاودت از حج جناب منشی صاحب نو برس اور زندہ رہے۔ اور اپنی اوقات عزیز کو برابر عبادت خدا میں صرف کرتے۔ اور نماز تہجد باوجود کبرسنی کے ناغہ نہیں جانی۔ چنانچہ بتاریخ دوازدہم رمضان المبارک روز سہ شنبہ وقت فجر ۱۱۷۶ھ بارہ سو چھہتر ہجری میں عین حالت سجدہ میں آپ واصل حق ہوئے غفر اللہ لہ چنانچہ قطعہ تاریخ وفات فرمودہ جناب حضرت مولانا حسرت غفر اللہ لہ منقول از قسطاس البلاغہ یہ ہے۔

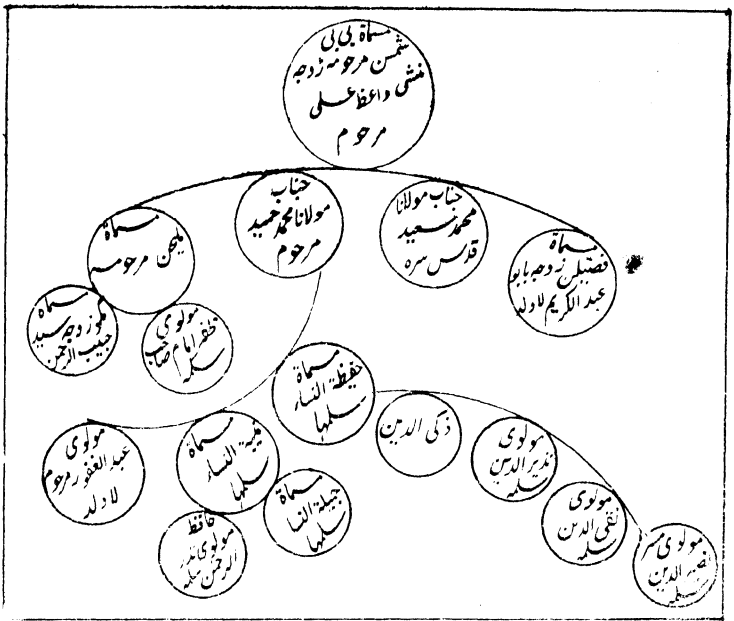
چون پدرم حضرت واعظ علے بردر فردوس بتاریخ گفت		رفت بگلگشت جنان چون نسیم خازن جنت لک اجر عظیم ۱۱۷۶ھ

قطعہ دیگر۔ کہ جسکے ہر مصرعہ سے تاریخ نکلتی ہے۔

حاجی واعظ علے اقدس ثانی عشر و سیدہ دم بود ہر مصرعہ عام دان پے فوت ۱۱۷۶ھ		زین دار فنا چو کرد رحلت ۱۱۷۶ھ سہ شنبہ و یوم صوم و رحمت ۱۱۷۶ھ معفو بادا خدا بجنت ۱۱۷۶ھ

آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں۔ جناب مولانا محمد سعید و مولانا محمد حمید و مسماۃ فضیلن و مسماۃ ملجن۔ غفر اللہ لھم۔ انکی اولاد و احفاد کی تفصیل اُنکے نامون کے ساتھ آوے گی تاریخ انتقال جناب بی بی شمس صاحبہ غفر اللہ لھا فرزند جگر پیوند اُنکے مولانا حضرت حسرت غفر اللہ لہ کی فرمائی ہوئی یہ ہے

آفتاب برج عصمت مادر عفت پناہ وقت روز و سال وے سہ جستم زدل گفت آہ بود		کرد چون رحلت ز دار فانی از آزار تپ صبح روز جمعہ و بست سیوم ماہ رجب



مسماۃ فضیلۃ النساء مرحومہ

بنت منشی واعظ علی مرحوم - آپ کی والدہ کا نام مسماۃ شمس النساء مرحومہ بنت شیخ رستم علی مرحوم آپ کی شادی ساتھ بابو شیخ عبدالکریم مرحوم کے ہوئی - مگر بہت افسوس کہ آپ بہت تھوڑے دن اس ازدواج سے متمتع ہوئیں - اُسکے بعد بابو صاحب نے رحلت فرمائی آپ کے کوئی اولاد نہیں ہوئی - آپ نہایت عمدہ نیک مزاج خوش اخلاق پابند صوم وصلوٰۃ تھیں - آپ نے اپنی تمام عمر کو عبادت خدا میں گذارا آپنے اپنے چھوٹے بھائی مولانا محمد حمید مرحوم کی اولاد کو جو یتیم ہوگئے تھے پالا اور پرورش کیا - اور اُنھیں سے اپنا دل بہلایا آپ ستر برس کی عمر سے تجاوز کرکے اس قفس خاکی کو چھوڑ کر علیین کو پہونچیں - اللھم اغفرھا وارحمھا - آپ کی تاریخ رحلت مولانا حسرت نے جو فرمائی ہے وہ یہ ہے - ؎

کرد اخت اکبر عفت شعار	چون وداع این جہان پر حذاع

مرحوم جاری رہا۔ اور علاوہ اسکے بھی تیس چالیس روپیہ گاہ گاہ بھیجتے رہے۔ جو مہمان آپکے یہان وارد ہوتا اُسکی نہایت کشادہ دلی سے مہمان نوازی فرماتے۔ اور وقت رخصت کے نقد سے بھی سلوک کرتے خصوصًا اہل علم کے ساتھ۔ مجھکو اپنے لوگون سے ملاقات ہوئی کہ جنکی زبانی معلوم ہوا کہ آپ نے رخصت کے وقت سو روپیہ سے زیادہ اُنکے ساتھ سلوک کیا۔ آپ کو کتابون کا بھی نہایت شوق تھا۔ ہزارہا روپون کی کتابین آپ نے خرید کرالماریان بھریں۔ اور ایک بہت بڑا کتب خانہ آپ نے جمع کیا۔ آپ جب حج کو تشریف لیگئے۔ عرب سے بھی ہزارہا روپے کی کتابین خرید لائے۔ آپ نے ایک مدرسہ بھی قائم کیا۔ کہ جسمین جناب مولوی محمد غطیف صاحب کو مدرس اول مقرر کیا۔ اور انکے ماتحت عربی و فارسی پڑھانیوالے اور حافظ بھی مقرر کیے۔ اور بہت سے طلبہ کی جاگیر بھی آپ نے خود اپنے گھر سے مقرر کی۔ اُنکے تمام حوائج ضروری مثل خورد و نوش و کتاب وغیرہ کے خود کفیل ہوتے۔ الغرض اس قسم کی خیر و خیرات و حسنات بہت ہین۔ جزاہ اللہ خیرا۔ آپ کو غیبت سے نہایت اجتناب تھا۔ لغو و بیکار باتین آپ کی مجلس مین ہرگز نہ ہوتین۔ بفحوائے آیۂ کریمہ۔ والذین ھم عن اللغو معرضون۔ آپ نہایت رقیق القلب و خائف باللہ تھے۔ اکثر نماز وغیرہ مین ہمان آیۂ عذاب آجاتی۔ آپ کو غشی سی طاری ہوجاتی۔ آپ کو گوشہ نشینی و عزلت گزینی نہایت پسند تھی۔ آپ ہمیشہ اپنی عمر گرانمایہ کو بارس و تدریس بمطالعہ کتب یا ہدایت و تلقین وارشاد الضالین یا ورد و وظائف و اوراد نوافل مین بسر کرتے۔ اور کبھی امرا اور رؤسا و حکام کی ملاقات کو نہین جاتے۔ ہان اعزہ و اقربا کے یہان بتقریب تہنیت و تعزیت و عیادت البتہ قدم رنجہ ہوتے۔ اہل دول کی ملاقات سے نفور تمام رکھتے۔ باوجود اس زاویہ نشینی کے ہماری مہربان گورنمنٹ نے محض براہ قدرشناسی و عزت افزائی ہم مسلمانون کے بتقریب جوبلی آپ کو شمس العلما کا خطاب دیا اور گھر بیٹھے آپ کو اس خطاب سے معزز کیا۔ اگرچہ آپ کو اس قسم کے خطابات و عزت دنیوی کی ہرگز خواہش نہ تھی۔ مگر پھر بھی بفحوائے حدیث شریف لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس۔ آپ اس خطاب کے دل سے شکر گزار گورنمنٹ ہوے۔ جو ہم مسلمانون کا فطرتی و مذہبی شعار ہے۔ کان من کان۔ آپ جملہ علوم مروجہ مین ید طولیٰ رکھتے تھے۔ ادب عربی و فارسی کی نہایت عمدہ جانتے تھے۔ آپ کی تصانیف مین سے قسطاس البلاغہ و مقصد السلیغہ

وغیرہ شاہد عدل اسپر موجود ہی جسکا جی چاہے اُسکو دیکھ لے ۔ آپ جامع علوم معقول ومنقول تھے ۔ آپ کے اوصاف مین ایک مثنوی جناب حضرت اخینا الاعظم اُستادی حکیم مولوی عبدالحمید مدظلہ العالی نے مقرظاً علی قسطاس البلاغہ جو لکھی ہی اُسکے چند اشعار ہدیہ ناظرین کرتا ہون ۔ تاکہ میری صدق کلامی پر دال ہون ۔ **وھوھذہ**

جناب ہمام محمد سعید	کہ بخشش بود ہمچو نامش سعید	زہی عالم وفاضل بے بدل
بگیتی بہر علم ضرب المثل	بمعقول ومنقول وعلم ادب	ندیدہ چو او دیدہ روز وشب
براہ تجرد یکہ تاز	خوشا صوفی صافی پاک باز	فروزان ز نور خدا سینہ اش
نہ زنگ کسوفی تابینہ اش	زہے فقر سرمایہ ہر کمال	زہے دولت سرمد بیزوال
بلندی سپاہی و پستی او	خجل ہوشیاری ز مستی او	زمین در زمین علم دنیا و دین
بفرمان او جملہ زیر نگین	سلیمان کہ از فیض انگشتری	زحل را کند غیرت مشتری
ازو بر جبل آشوبہا	وزو در بوغم در لگد کوبہا	بہر فن فروتر بود جاے او
بگیتی کسے نیست ہمتاے او	سخن از فیضش طراز نوی	زہے پایہ و دستگاہ قوی
بلاغت پذیرد ہمہ از دواں	بآں سخن را تراز و ازو	بود خامہ اش صد نگار آفرین
بفکر بلندش ہزار آفریں	ندارد ہا و چون تمنا سخن	چو او یوسف آمد زلیخا سخن

الخ یہ ایک بڑی مثنوی ہے ۔ اُسکے دیکھنے سے زود علمی مادح وممدوح ہر دو کا شمس فی کبد السماء ظاہر ہوتا ہی ۔ جن نے بکثرت طوالت ترک کیا ۔ آپ کی شادی مسماۃ صدر النساء مرحومہ بنت مولوی انور علی فطرالعادہ آروی سے ہوئی مگر افسوس کہ آپ کے کوئی اولاد نہوئی ۔ آپنے اپنے برادرزادہ مولوی عبدالغفور عرف عوض کو لیکر متبنے کیا ۔ مگر افسوس کہ وہ بھی نوجوان ماہی خلد برین ہوے اُسکے بعد آپنے جناب مولوی حفظ اللہ صاحب پسر ثانی عشرہ زادہ کو اپنے اور جناب حافظ مولوی شاہ نذر الرحمن صاحب کو دو ابن البنت مولانا محمد مرحوم کے ہین ۔ آپنے تعلیم وتادیب وتلقین علوم شریعت وطریقت کی دی ۔ وللہ الحمد کہ یہ دونون اسوقت یادگار حضرت مولانا موجود ہین ۔ اطال اللہ عمرہما ۔ وفقہما لما یحبہ ویرضاہ آپ آخر محرم مین بوجہ لحوق عوارض چند روز چند نہایت ضعیف وکمزور ہو گئے تھے آپنے ثمنہ برس کی عمر مین بتاریخ چوتھی شعبان ۱۳۰۴ھ تیرہ سو چار ہجری مطابق کہس مسیا کھ ۱۹۵۳ فصلی

موافق اکیس اپریل ۱۸۸۶ء بشوق وصال حق اس عنصر خاکی کو چھوڑا انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کی تاریخ وفات جناب اخی مولوی احمد کبیر صاحب مدظلہ پھلواروی نے تاریخ الکملا مین جو لکھی ہو۔ وہ یہ ہو۔

بس محمد سید عالی طبع	بود در ہر علوم عمود	صرف و نحو و ادب اصول حدیث
فقہ و معقول در دلش کل بود	داشتے ورنہ از منزلتے	در قیام و رکوع و وقت سجود
ہمچو درویش بود خلاقش	دل عالم بخلق خویش ربود	طلبش گشت چون بخواہش حق
بست رخت سفر بجنت کشود	دل خرد شید این عطارد گفت	رضی اللہ ربہ بود ود

حلیہ شریف آپ کا یہ ہو۔ قد میانہ رنگ گندم گون داغ جدری چہرہ انور پر بکثرت۔ داڑھی بہت خوبصورت اوسط درجہ کی۔ نہ بہت گھنی نہ ہلکی۔ بدن پر گوشت محلہ منیلپور مین آپ کے مکان کی نزدیک پورب جانب پکا آبائی جو ایک مقبرہ ہو۔ اُسمین آپ مدفون ہوے۔ اب اس دفتر کو مین دعا پر ختم کرتا ہون اللھم اغفر لہ وارحمہ ونور مرقدہ وبرد مضجعہ واحشرہ فی زمرۃ العلماء الذین ھم ورثۃ الانبیاء فاکرم بھم وارثا وموروثا۔

جناب مولانا محمد حمید مرحوم

بن منشی واعظ علی مرحوم۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام مسماۃ شمس النسا مرحومہ بنت شیخ رستم علی مرحوم ہو۔ آپ کی پیدائش ۱۲۵۳ھ بارہ سو ترپن مین تخمیناً ہوئی ہو۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے پائی۔ اور پھر متعدد علما سے آپ نے تحصیل علم کی جسکی تفصیل محرر سطور ہذا کو نہین ملی۔ پھر آپ نے اپنے برادر معظم جناب مولانا محمد سعید قدس سرہ سے بھی تلمیذ حاصل کی۔ آپ ازبسکہ ذہین و ذکی تھے اور فہم و فراست خداداد رکھتے تھے۔ مگر افسوس کہ آپ عمر بہت تھوڑی لیکر اس دارفانی مین تشریف لائے اسی تھوڑی عمر مین بہت کچھ آپنے قوت علمیہ حاصل کی اور بہت سی کتابین عربی و فارسی مین ادب و فلسفہ و شعر و سخن مین آپنے تصنیف کین۔ جو آپ کی یادگار موجود ہین۔ ازانجملہ تقریب النحو تصنیف آپ کی مطبوعہ مطبع خلیلی آرہ اسوقت فقیر کے پاس موجود ہو اگرچہ وہ فارسی زبان مین ہے۔ مگر اُسکے دیکھنے سے آپ کا تبحر علمی کالشمس فی نصف النہار ظاہر ہوتا ہو۔ یہ چھوٹا سا رسالہ نہایت قلیل و دل ہو گویا دریا کو کوزے مین بند کیا ہو۔ اسکو کافیہ زبان فارسی کہین تو بجا ہو

اور آپ ازبسکہ متقی و پرہیزگار و زی مروت و فتوت و سخاوت و صاحب حیا و حلیم و سلیم تھے عین عنفوان جوانی مین جو کچھ آپ نے اوصاف حمیدہ و خصائل ستودہ دکھائے۔ اُس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ اگر آپ عمر پاوینگے تو وہ جوہر دکھاوینگے۔ کہ جو باعث فخر و غرت سلف و خلف آپکے خاندان کا ہوگا۔ لیکن واحسرتاہ کہ وہ سب آرزوئین دل کی دل ہی مین رہگئین۔ اور آپ اپنے والدین کے سامنے بتاریخ دویم رجب روز پنجشنبہ وقت عصر ۱۲۶۳ھ بارہ سو ترسٹھ ہجری مین چوبیس برس چند ماہ کی عمر پاکر اس دنیاے دنیہ کو چھوڑکر داخل خلد برین ہوے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی شادی ساتھ مسماۃ زہرا بنت جناب مولوی محمد فرید مرحوم پھلواروی کے ہوئی۔ آپ کے ایک بیٹا مولوی عبدالغفور مرحوم تھے جنھون نے عین شباب مین اٹھارہ انیس برس کی عمر مین بتاریخ بست و پنجم صفر روز شنبہ وقت ظہر ۱۲۷۸ بارہ سو اٹھتر ہجری مین لاولد جان شیرین بجان آفرین سپرد کی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور دو بیٹیان آپکے ہوئین مسماۃ منیبۃ النسا سلمہا اللہ تعالی زوجہ میر تجمل حسین مرحوم ساکن کھرمپیا ضلع پٹنہ و مسماۃ حفیظۃ النسا سلمہا زوجہ مولوی واعظ الدین صاحب سلمہ ساکن نگرہنہ یے دونون صاحب اولادین۔ اُنکی تفصیل آگے اُنکے نامون کے ساتھ آویگی۔

تاریخ انتقال جناب مولانا محمد حمید مرحوم منقول از قطاس البلاغہ

آہ فخر خاندان چشم و چراغ دودمان	آنکہ در باغ جہان بود سنجل خوش طرب
سالک نہج طریقت بر شریعت مستقیم	گوہر بحر و گنجینہ علم و ادب
بود محمود خلائق داشت خلق احمدی	نام او آمد محمد شد حمید او را لقب
رفت در عہد جوانی سوے جنات النعیم	لبکہ آن زیبا جوان میدشت شوق وصل رب
گفت جمعہ وقت سال و ماہ و روز و تاریخ وفات	وے یوم پنجشنبہ دویم از شہر رجب
	۱۲۶۳ھ

وفات

مرا بود است یک زیبا برادر	کزین دار فنا رخت سفر بست
نوشتم سال فوتش از سر آہ	فلک با زوے من درد اگر بشکست
	۱۲۶۳ھ

تاریخ انتقال مولوی عبدالغفور مرحوم ملقب بہ محمد امین غفراللہ لہ

چوان رفت از جہان عبدالغفور م	بمرقد سر نہاد افسوس افسوس
قلم سالش رقم زد با دل چاک	اجل فرصت نداد افسوس افسوس

۱۲۷۸ھ

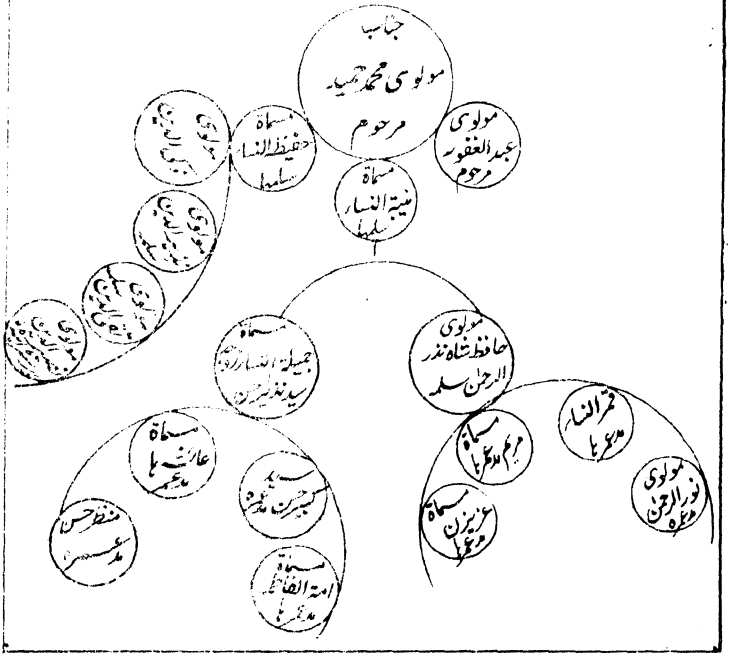
ولہ

در داکہ نور دین محمد امین گذشت	در عالم شہادت زدنیا سے پر فساد
حسرت بسال رحلت او خواستم ز دل	در خون تپید و گفت کہ داخل بخلد باد

۱۲۷۸ھ

ولہ فقرہ ۔ برخوردار ما کجا ۔

۱۲۷۸ھ



مسماۃ ملیحۃ النساء مرحومہ

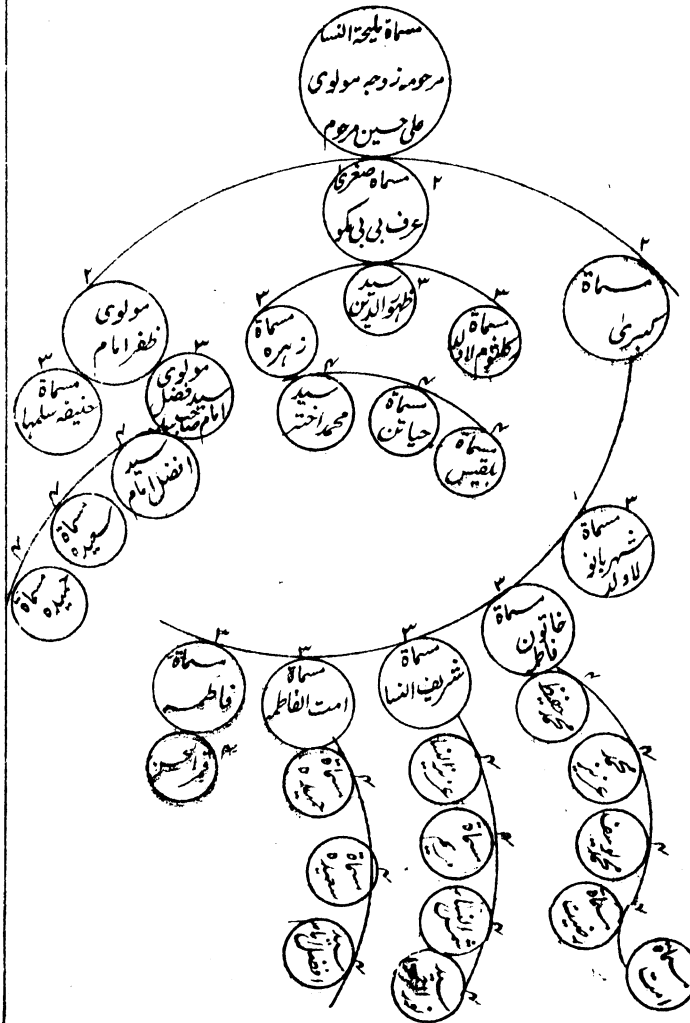
زوجۂ مولوی علی حسین مرحوم ساکن محلہ لودیکٹرہ شہر پٹنہ عظیم آباد بنت منشی واعظ علی مرحوم۔ آپکی والدہ ماجدہ کا نام مسماۃ شمس النساء مرحومہ بنت شیخ رستم علی مرحوم۔ آپکی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہوا مسماۃ کبریٰ زوجۂ میر قاسم شیر مرحوم موسم پوری۔ دختر دویم مسماۃ فاطمہ صغریٰ عرف مکو زوجۂ میر حبیب الرحمٰن پسر مولوی اظہر علی مرحوم ساکن محلہ لودیکٹرہ پسر مولوی ظفر امام سلمہ اللہ تعالےٰ آپ تخمیناً ستر برس کی عمر سے تجاوز کرکے بتاریخ اٹھائیسویں شعبان ۱۳۱۴ھ تیرہ سو چودہ ہجری روز شنبہ کو اس قفس عنصری کو چھوڑ کر داخل خلد بریں ہوئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۵ اللھم اغفرلھا وارحمھا۔

تفصیل آپکے احفاد کی یہ ہے

مسماۃ کبریٰ زوجۂ میر محمد قاسم شیر مرحوم کو پانچ بیٹیاں ہوئیں۔ اوّل مسماۃ شہربانو زوجۂ میر ابوالحسن مرحوم ساکن گیلانی۔ دویم مسماۃ خاتون فاطمہ زوجۂ میر شمس الضحےٰ مرحوم بن حافظ نصیر الحق اون کے پانچ اولاد ہوئیں۔ محمد یوسف۔ محمد عزیز۔ محمد حفیظ۔ مسماۃ رضیت مسماۃ امت۔ سیوم مسماۃ شریف النساء زوجۂ مولوی سید حافظ نذر الرحمٰن صاحب سلمہ ان کے چار اولاد ہیں مولوی سید نور الرحمٰن و مسماۃ شمس النساء عرف قمر النساء مسماۃ مریم و مسماۃ عزیز النساء۔ چہارم مسماۃ امت الفاطمہ زوجۂ مولوی سید فضل امام صاحب بن مولوی سید ظفر امام صاحب اون کے تین اولاد ہیں سید افضل امام و مسماۃ سعیدہ و مسماۃ حمیدہ و پنجم مسماۃ فاطمہ زوجۂ بدر الحسن ساکن مظفر پور اون کے ایک اولاد ہوئی سید قمر الحسن۔ دختر دویم مسماۃ ملیحہ مرحومہ کی مسماۃ فاطمہ صغریٰ عرف بی بی مکو مرحومہ زوجۂ سید حبیب الرحمٰن صاحب بن مولوی اظہر علی مرحوم ساکن محلہ لودیکٹرہ منجملات شہر پٹنہ اون کے تین اولاد ہوئی۔ اوّل مسماۃ کلثوم زوجۂ سید وصی امام صاحب ساکن تلہاڈا لاولد رخصت ہوئیں۔ دویم مسماۃ زہرہ مرحومہ زوجۂ سید محمد حنیف صاحب نواسۂ میر شمس الہدےٰ مرحوم۔ اون کے تین اولاد ہوئیں مسماۃ بلقیس مسماۃ حیاتن و سید محمد اختر۔

سیوم سید ظہور الدین صاحب جنکی مسماۃ حنیفہ دختر سید ظفر امام صاحب سے شادی ہوئی۔

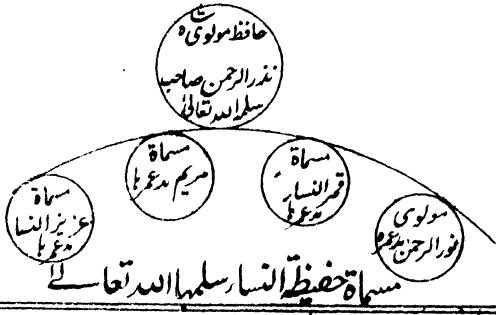
نقشہ آپکی اولاد و احفاد کا حسب ذیل ہے



جناب حافظ مولوی نذر الرحمٰن صاحب سلمہٗ

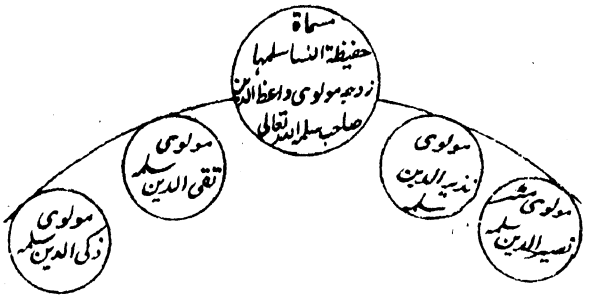
ابن سید تجمل حسین مرحوم بن سید تفضل حسین مرحوم ساکن موضع کھرہیا ضلع پٹنہ بن سید منیر علی بن سید غلام صمدانی بن سید غلام مخدوم بن سید محمد معشوق بن سید غریب محمد عرف چھجا بن سید عبد الشکور بن سید عبد الغفور بن سید عبد الفتاح بن میران سید بڑے بن مولنا حسام الدین بن مولنا سید نظام الدین آپکی والدہ ماجدہ کا نام مسماۃ منیبۃ النسا بنت مولنا محمد حمید مرحوم ہے - آپنے حافظ عالم علی صاحب ساکن محلہ لودیکٹرہ سے حفظ قرآن شریف کیا اور تجوید جناب قاری مولنا عبد الرحمٰن علیہ الرحمۃ پانی پتی سے حاصل کی اور سند علم تجوید و احادیث کی بھی قاری صاحب ممدوح سے لی - اور تحصیل کتب درسی اور اکتساب شریعت و طریقت و تعلیم و تادیب و تلقین اپنے نانا جناب مولنا محمد سعید قدس سرہٗ سے پایا اور حاصل کیا - از یوم بدو شعور تا یوم وفات حضرت ممدوح حاضر باش و خدمتگزار جناب موصوف کے رہے فوجدان صاحب آپنے کچھ تھوڑا اور علمار کی خدمت مین بھی اقتباس علمی کیا ہے - چنانچہ جناب مولوی حکیم علی حیدر صاحب فرنگی محلی سے مشکوٰۃ شریف وغیرہ پڑھی - اور جناب مولوی محمد کمال صاحب سے بخاری شریف اور تفسیر بیضاوی اور جناب مولنا شاہ فضل الرحمٰن رح گنج مراد آبادی سے سند حدیث کی لی - پھر جب آپ ۱۳۱۳ھ ہجری مین واسطے حج کے مکہ معظمہ گئے وہان بہت علمار سے آپ نے سند حدیث کی لی - اور ارباب طریقت سے بھی فیض حاصل کیا - از انجملہ شیخ الشیوخ مصطفیٰ بن محمد عینی شافعی و محمد سعید بن عبد الرحمٰن مدنی و احمد ابو الخیر ابن المرحوم شیخ سلیمان جمال مکی - و شیخ صالح بن عبد اللہ مکی مالکی المذہب عباسی نسبًا - سناری مسکنًا - ثم المکی نزیلًا و شیخ محمد علی بن سید طاہر و تری حسینی حنفی مدنی و شیخ احمد بن محمد خضراوی المکی شافعی المذہب شاذلی طریقۃً و شیخ عبد الرحمٰن و شیخ محمد ابن خیر الدمیاطی شافعی وغیرہم ہین - اور آپ کو اپنے نانا مولنا محمد سعید مرحوم سے خلافت و اجازت بیعت ہدایت و ارشاد بھی حاصل ہے - آپ ماشاء اللہ معقول و منقول و فقہ و حدیث ہر ایک مین مہارت تام رکھتے ہین - اشعار و قصائد عربی و فارسی و اردو تینون زبانون مین بہت عمدہ فرماتے ہین - چنانچہ آپکی تصنیفات مین سے ایک دیوان ہے جسکا نام

نظم دلفریب ہے شایقین اوسکو ملاحظہ فرمالیں۔ صاحب مروت وسخاوت وخلق عظیم ہین۔ آپ اپنے خاندان کے خلف الرشید ہین اطال اللہ عمرہٗ فی طاعتہ ۔ آپکی شادی مسماۃ شریفۃ النسار بنت سید قاسم شیر مرحوم سے ہوئی۔ آپکے ایک بیٹا اور تین بیٹیان اسوقت تک ہوئی ہین۔ فرزند اکبر مولوی نور الرحمن مدعوۃ فی ابتغار مرضات ربہ۔ اور انکا نام تاریخی سید فیوض الرحمن ۱۳۱۰ھ ہے جو اسوقت نوجوان نہایت نیک بخت وسعید یادگار سلف ہین علوم مشرقی ومغربی یعنی عربی و انگریزی دونون کے اکتساب مین نطاق ہمت برکمر چہیت بستہ شب و روز مصروف ہین اللھم ارزقہ علما نافعا وفہما کاملا وسماۃ قمر النسار وسماۃ مریم وسماۃ عزیز النسار یہ تینون صبیہ گان اس وقت خرد سالہ ہین مداعار ہین



بنت جناب مولنا محمد حمید مرحوم۔ آپکی والدہ ماجدہ کا نام مسماۃ زہرار بنت مولوی محمد فرید مرحوم بھلواری ہے۔ آپکا ازدواج جناب مولوی واعظ الدین صاحب سلمہ اللہ تعالے نگرنہسوی سے ہوا۔ وہ ابن مولوی تصدق حسین مرحوم ابن مولنا قاضی عبید اللہ مرحوم المتوفی ۱۲۶۸ھ ہجری ابن مولنا غلام بدر ابن مولنا سلیم اللہ رح المتوفی سنہ ۱۲۲۳ھ ہجری ابن مولنا علیم اللہ انصاری ابی درداءی۔ آپکے چار بیٹے ہوئے جو اسوقت ماشاء اللہ چشم بد دور زندہ وصاحب کمال ہین طال اعمارہم فی ابتغار مرضات ربہم۔ اول مولوی مسٹر نصیر الدین حسین سلمہ اللہ تعالے آپکو استعداد عربی وفارسی بہت عمدہ ہے آپ بعد فراغت تحصیل علوم مشرقی اکتساب علوم مغربی مین مصروف ہوئے یہانتک کہ

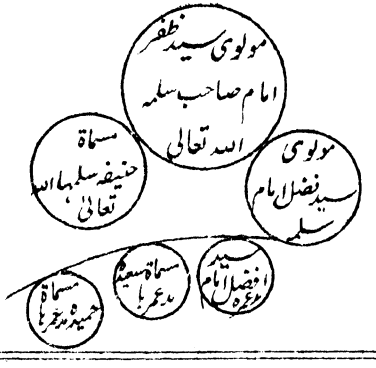
آپ ولایت لندن تشریف لیگئے اور وہان علوم انگریزی مین کمال حاصل کیا اور بیرسٹرایٹ لا کا امتحان پاس کیا۔ اور وہان سے تشریف لاکر اسی منصب پر اسوقت تک آپ کامیاب و فائز المرام ہین اللھم ارزقہ رزقاً حسناً۔ فرزند دویم مولوی تقی الدین حسین سلمہ اللہ تعالےٰ۔ فرزند سیوم مولوی نذیر الدین حسین سلمہ اللہ تعالےٰ انھون نے اپنے علوم آبائی مین فراغ حاصل کیا۔ اسکے بعد آپ دہلی تشریف لیگئے اور وہان خدمت مین جناب شیخ المحدثین شمس العلماء مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب دامت شموس انوارہ علی رؤس الثقلین کی چندسال حاضر رہکر علم حدیث علےٰ وجہ الکمال حاصل کیا اور سند حدیث کی لی۔ آپ عالم باعمل صوفی صافی ہین شریعت و طریقت دونون سے آپ کو الفت و محبت ہے اور ہر دو کے سالک جزاہ اللہ عنا وعن سائر المسلمین خیرا۔ وچہارم مولوی ذکی الدین وفقہ اللہ لما یحبہ ویرضاہ۔



مولوی ظفر امام صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

ابن مولوی علی حسین مرحوم آپکی والدہ ماجدہ کا نام مسماۃ ملیحن مرحومہ بنت منشی واعظ علی مرحوم ساکن محلہ مغلپورہ منحلات شہر پٹنہ۔ آپنے کل درسی کتابین جناب مولانا محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھین اور بخاری شریف و دیگر کتب صحاح ستہ بھی آپنے جناب مولانا سے پڑھین اور آپکی کل تعلیم و تلقین جناب مولانا ہی سے ہوئی۔ کیونکہ آپکے والد ماجد مولوی علی حسین صاحب نے آپکو طفولیت کی حالت مین چھوڑکر سفر آخرت کا کیا۔ آپ نہایت کریم الاخلاق عمیم الاشفاق نیک طبیعت ہین۔ آپکو شعر و سخن کا بھی مذاق بہت اچھا ہے آپکے اشعار نہایت پاکیزہ وصاف و شستہ ہوتے ہین۔ قسطاس البلاغہ مین جو آپکی تقریظ لکھی ہے

وہ ہمارے بیان کی تصدیق کرتی ہے - آپکی شادی ساتھ مسماۃ رحمن بنت حاجی سید محمد حسین مرحوم کاکوی سے ہوئی اور اون کی والدہ کا نام مسماۃ بی بی رحیب النساء جو بنت جناب قاضی اسد علی مرحوم دولتپوری کی ہین - نسبنامہ قاضی صاحب مرحوم کا انشاء اللہ تعالے فصل پنجم مین آویگا - آپکے ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہوئی - مولوی سید فضل امام سلمہ اللہ تعالے جو اسوقت بفضلہ تعالے علوم عربیہ و فارسیہ سے بخوبی ماہر ہین - اور بیٹی مسماۃ حنیفہ سلمہا اللہ تعالے -



فصل پنجم

در نسبنامہ بعض قرابت قریبہ مسود اوراق ہذا **نسبنامہ** مسماۃ نصرت مرحومہ زوجہ جناب حضرت شاہ محمد حسین قدس سرہٗ یعنی اُمّ الام فقیر مؤلفت و مسماۃ جمیلۃ النساء مرحومہ زوجہ مؤلف علی عنہما

نمبر ۱	مسماۃ بی بی نصرت مرحومہ	نمبر ۹	حضرت مولنا سید محمد خطاب مرحوم بخاری تم دیوروی
نمبر ۲	شاہ غلام مجتبیٰ مرحوم دیوڈوی	نمبر ۱۰	مولنا سید حاجی خیر الدین مرحوم
نمبر ۳	شاہ غلام اشرف مرحوم	نمبر ۱۱	سید علی اصغر مرحوم
نمبر ۴	شاہ امام الدین مرحوم	نمبر ۱۲	سید علی اکبر مرحوم
نمبر ۵	شاہ تاج الدین مرحوم	نمبر ۱۳	سید اسمٰعیل مرحوم
نمبر ۶	مولنا شاہ نصر اللہ مرحوم	نمبر ۱۴	سید اسحاق مرحوم
نمبر ۷	مولنا شاہ عبد الحمید مرحوم	نمبر ۱۵	سید سعدی مرحوم
نمبر ۸	حضرت مولنا شاہ محمد باز قدس سرہٗ دیوڈوی ثم الہ آباد گلابپوری	نمبر ۱۶	سید یعقوب مرحوم

نمبر۱۷	سید ؟ مرحوم	نمبر۲۶	سید کمال الدین کرمانی مرحوم
نمبر۱۸	سید محمود مرحوم	نمبر۲۷	سید احمد مرحوم
نمبر۱۹	سید مسعود مرحوم	نمبر۲۸	سید علی رحمۃ اللہ علیہ
نمبر۲۰	سید احمد لاہوری مرحوم	نمبر۲۹	حضرت امام جعفر صادق رضہ
نمبر۲۱	سید خدا بخش مرحوم	نمبر۳۰	حضرت امام باقر رضہ
نمبر۲۲	سید جلال مرحوم	نمبر۳۱	حضرت امام علی زین العابدین رضہ
نمبر۲۳	سید یوسف مرحوم	نمبر۳۲	حضرت امام حسین شہید رضہ
نمبر۲۴	سید ملا ابراہیم مرحوم	نمبر۳۳	حضرت علے کرم اللہ وجہہ رضہ
نمبر۲۵	سید عبداللہ مرحوم		

بجکہ یہ نسبنامہ سماۃ بی بی نصرت مرحومہ سے لیکر مولنا شاہ باز قدس سرہ تک برادر مکرم شیخ اکرام حسین صاحب سلمہ اللہ تعالے دیوروی ابن حضرت شاہ حبیب الحسنین مرحوم سے ملا۔ اور جناب مولنا قدس سرہ سے لیکر حضرت علے کرم اللہ وجہہ تک بہارستان شعور سے نقل کیا ہے جو یکے از تصنیفات جناب مولانا صفی محمد شاہ ہبازی عرف محمد شعور متوطن محلہ ملاچک شہر بھاگلپور تخلص بہ شہباز خلف جناب مولانا سید محمد طاہر شہبازی قدس سرہ سے ہے۔ یہ کتاب مطبع مجمع العلوم واقع شہر لکھنؤ محلہ پاٹانالہ متصل امام باڑہ آغا باقر مرحوم مین چھپی ہے جس کو شک ہو وہان سے دیکھ لے۔ سالہاے دراز کی سعی و کوشش و جد و جہد بلیغ کے بعد یہ نسبنامہ ہاتھ لگا ہے من جد و جد لیکن مین نے اس کے ملجانے پر بھی اپنی کوشش کو ناتمام سمجھا اور جناب سید فضل الکریم صاحب سورج گڈھی کو تکلیف اس امر کی دی کہ بھاگلپور جاکر جناب مولانا محمد اشرف صاحب دام فیوضہ سے جو اسوقت وہان سجادہ نشین ہین ملاقات کرین اور نسبنامہ اور سوانح

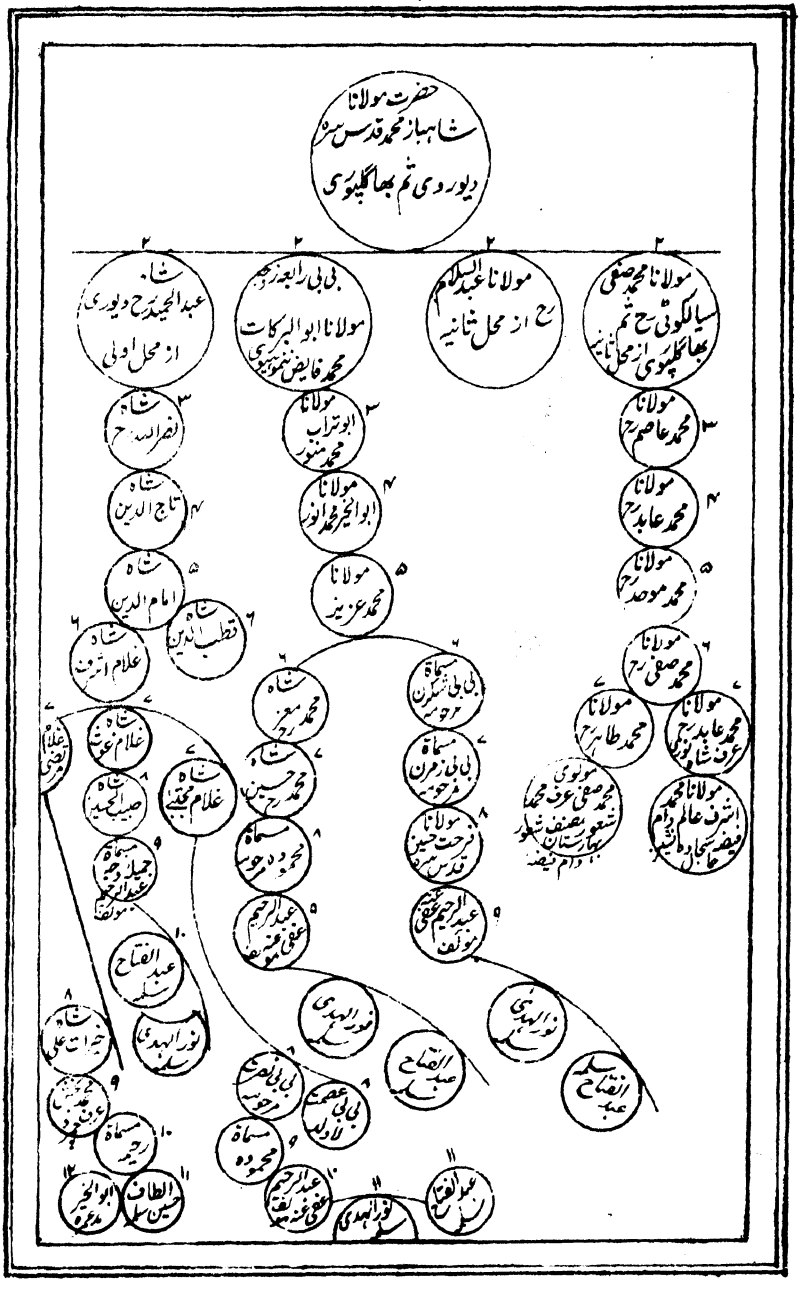
عمری جناب مولانا شاہ باز محمد قدس سرہٗ کی حاصل کرکے میرے
پاس بھیجدین - چنانچہ سید صاحب موصوف نے براہ وفور کرم
وعنایت اس عرضداشت کو قبول فرمایا اور بھاگلپور تشریف لے
گئے اور سجادہ نشین صاحب سے ملاقات کرکے گوہر مطلوب
حاصل کیا اور بذریعہ اپنے خط مورخہ تیسوین ربیع الثانی
سنہ ۱۲۱۸ ہجری ڈاک پر میرے پاس بھیجدیا جسمین سے نسبنامہ
کو بوجہ تکرار مین ترک کرتا ہون اور سوانح کو بعد حذف قلیل بجنسہ
نقل کرتا ہون وھو ھذہ

سوانح حضرت مولانا شاہباز محمد قدس سرہٗ

جناب مولانا قدس سرہٗ کے آباؤ اجداد کا مولد و موطن بخارا
ہے آپ کے والد ماجد حضرت مولانا خطاب قدس سرہٗ
بعد فراغ حج خانۂ کعبہ و زیارت مدینۂ منورہ اپنے اہل
کے ساتھ بمقام دیورہ تشریف لائے - اوس وقت
دیورہ مین سادات عظام عالی خاندان رہتے تھے - آپ
بمکان سید شاہ محمد قدس سرہٗ قیام پذیر ہوے اوس
وقت حضرت محی السنہ ماحی البدعہ حضرت مولانا شہباز محمد قدس
سرہ اپنی والدہ ماجدہ کے شکم مبارک مین تھے - پیدایش
آپ کی سنہ ۹۵۶ نو سو چھپن ہجری مین بعہد سلطنت ہمایون بادشاہ
بمقام دیورہ ہوئی اور تیس برس کی عمر تک آپ دیورہ مین
مقیم رہے - بعد اوس کے آپ بھاگلپور تشریف لے گئے اور وہان
کی سکونت اختیار کی جو اب مشہور بہ محلہ ملاچک ہے آپ نے مدۃ العمر

باتباع سنت نبویہ و درس و تدریس علوم ظاہریہ و ہدایت و ارشاد امور باطنیہ بسر کیا۔ صدہا طالب آپ کے فیض صحبت سے درجہ اعلیٰ کو پہونچے۔ اور اولیاے کاملین سے ہوے۔ مرشد آپکے حاجی الحرمین الشریفین آل سید کونین حضرت میر بیس سامانی المولد و بہاری المرقد ہین۔ وصال حضرت ممدوح السنہ قدس سرہ شانزدہم صفر ۱۱۵۵ھ ایکہزار پچاس ہجری روز پنجشنبہ کو بعد فراغ درس نسخہ مشکوٰۃ المصابیح کے ہوا تاریخ وصال آپ کی لفظ (غنی) اور سلطون دین (فتاح) سے ظاہر ہی۔ اسوقت سجادہ نشین آپکے جناب مولانا سید شاہ محمد اشرف عالم صاحب دام فیضہ رونق افروز ہین۔ ابن حضرت مولانا محمد عابد عزت شاہ نوری بن حضرت مولانا محمد مصطفیٰ بن حضرت مولانا محمد موحد بن حضرت مولانا محمد عابد بن حضرت مولانا محمد عاصم بن حضرت مولانا محمد مصطفیٰ سیالکوٹی بن حضرت محی السنہ مولانا شاہباز محمد قدس سرہ دیوروی ثم بھاگلپوری۔ انتہی آپ کی اول شادی سماۃ حلیمہ خاتون بنت حضرت شاہ عبد العلی بن حضرت شاہ محمد بن حضرت شاہ بیجا اللہ دیوروی سے ہوئی جیسا نسب نامہ پور فصل چہارم مین بیان ہو چکا ہی وہان ملاحظہ فرمائیے۔ اس محل سے آپ کے حضرت مولانا شاہ عبد الحمید و سماۃ بی بی راجبہ زوجہ مولانا شاہ ابو البرکات قدس سرہ پیدا ہوئے جنکی اولاد اسوقت دیورہ و محلہ نمونیہ مین موجود ہی۔ کچھ بعد وفات زوجہ اولی کے آپ بھاگلپور تشریف لیگئے اور وہان دوسری شادی آپ نے کی۔ اس محل ثانیہ کے نام و خاندان سے راقم سطور رہا اغنی عنہ کو اطلاع نہوئی مگر استقدر ضرور معلوم ہی۔ کہ وہ بھی آپ کی برادری و سادات کرام مین سے تھین پس اس محل ثانیہ سے آپکے دو صاحبزادے ہوے۔ خلف اکبر مولانا عبد السلام رح خلف دوم مولانا محمد مصطفیٰ سیالکوٹی رح جنکی اولاد اسوقت محلہ ملاچک بھاگلپور مین آباد ہین۔

نقشہ آپ کی اولاد کا حفاد کا یہ ہے۔


حضرت مولانا
شاہباز محمد قدس سرہ
دیوروی ثم بھاگلپوری
مولانا محمد صفی
سیالکوٹی رح ثم
بھاگلپوری از محل ثانیہ
مولانا
محمد عاصم رح
مولانا
محمد عابد رح
مولانا
محمد موحد رح
مولانا
محمد صفی رح
مولانا
محمد عابد رح
عرف شاہ ولی
مولانا
محمد طاہر رح
مولوی
محمد صفی عرف محمد
شعور بصنف شلوار
بہار ستان دام فیضہ
مولانا محمد
اشرف عالم دام
فیضہ سجاد
مولانا عبد السلام
رح از محل ثانیہ
بی بی راجعہ
مولانا ابو البرکات
محمد فایض نیوتنوی
مولانا
ابو تراب
محمد منور
مولانا
ابو الخیر محمد انور
مولانا
محمد عزیز
شاہ
عبد الحمید رح دیوروی
از محل اولی
شاہ
نصر اللہ رح
شاہ
تاج الدین
شاہ
امام الدین
شاہ
قطب الدین
شاہ
غلام اشرف
شاہ
غلام غوث
شاہ
صیب الحمید
شاہ
غلام مجتبی
شاہ
حیات علی
شاہ
رحیم
شاہ
الطاف حسین
ابو الخیر
بی بی شکر من
مرحومہ
بی بی زمرن
مرحومہ
مولانا
فرحت حسین
قدس سرہ
عبد الرحیم عفی عنہ
مؤلف
شاہ
محمد معز رح
شاہ
محمد حسین رح
مسماۃ
محمودہ مرحومہ
عبد الرحیم عفی عنہ مؤلف
بی بی نصیر
مرحومہ
بی بی عصمت
الوالدہ
مسماۃ
محمودہ
عبد الرحیم عفی عنہ مؤلف
نور الہدی سلمہ
عبد الفتاح سلمہ
نور الہدی سلمہ
عبد الفتاح سلمہ
نور الہدی سلمہ
عبد الفتاح سلمہ

جناب مولنا شاہ نصر اللہ وشاہ تاج الدین رحمۃ اللہ علیہما

مین اوپر فصل چہارم مین بضمن سوانح حضرت میر معز الدین رح کے لکھ آیا ہون کہ اول آپ ہی کا قدم مبارک زمانہ تغلق شاہی مین اس موضع دیورہ مین رونق افروز ہوا اور یہ موضع اُسی وقت سے اس خاندان کی ملکیت و تصرف مین چلا آتا رہا مگر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ہر بادشاہ کے عہد مین تجدید فرمان ہوتی رہی چنانچہ ازانجملہ چھ قطعہ فرامین مجھکو اپنے برادر مکرم مولوی شاہ اکرام حسین صاحب سلمہ اللہ تعالی سے ملے ہین اور باقی سب تلف ہوے وہ اسپر شاہد ہین کہ تجدید فرمان ہر فرمانروا کے عہد مین ہوتی رہی ہی چونکہ وہ سب متحد المعنی ہین لہذا مین اجگہ صرف دو کا ذکر کرتا ہون وقس البواقی علیہما میرے پاس جو فرامین موجود ہین اُنمین سب سے اول وہ فرمان ہی جو محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ہند نور اللہ مرقدہ کا عطا کیا ہوا ہی اسکا مضمون ہی کہ موازی دو سو بیگھہ اراضی موضع اختیار پور دیورہ واسطے خرچ حضرت شاہ نصر اللہ و حضرت شاہ تاج الدین جو فرزندان حضرت مولنا شاہ عبد الحمید اور وہ فرزند حضرت مولانا حقائق آگاہ شاہ محمد باز قدس سرہ کے ہین دیا گیا تا وہ لوگ بفراغ خاطر عبادت مین حضرت معبود حقیقی کے مشغول و مصروف رہکر دعاے پائداری دولت کرتے رہین مرقومہ ۷ جمادی الثانی ۱۰۷۸ھ ایکہزار اٹھہتر ہجری اور اسی مضمون کا ایک دوسرا فرمان ہی جو بنام حضرت شاہ شیخ امام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ہی اور وہ طرف سے حضرت شاہ محمد شاہ بادشاہ تغمدہ اللہ وجعل الجنۃ مثواہ کا عطا کیا ہوا ہی لیکن افسوس کہ اُسپر ان فرامین سے یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ لوگ اولاد سے حضرت مولنا محمد باز قدس سرہ کے ہین اور یہ کہ وہ اولاد سے حضرت امام حسین شہید علیہ الصلوۃ والسلام کے اسکا ثبوت جیسا کہ مین اوپر بیان کر چکا ہون مجھکو بھاگلپور سے ملا پس اخیر فقیر مؤلف یہ ہی کہ اول خاندان جو دیورہ مین آیا وہ عباسی تھا اور بعد اُسکے مولنا خطاب رحمۃ اللہ علیہ بخارا سے تشریف لائے اور جناب حضرت شیخ شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ کے گھر مین فرود ہوے - اور مولنا خطاب کے صاحبزادے مولانا شاہ محمد باز رح کی شادی حضرت سلیم خاتون دختر جناب شیخ شاہ محمد رح سے ہوئی بعد اُسکے عباسی خاندان کے رکن رکین حضرت مولنا شاہ ابو البرکات محمد فیض قدس سرہ محلہ نمو یہ شہر پٹنہ عظیم آباد مین آکر آباد ہوے - اور دیورہ مین حضرت مولنا شاہ عبد الحمید رح

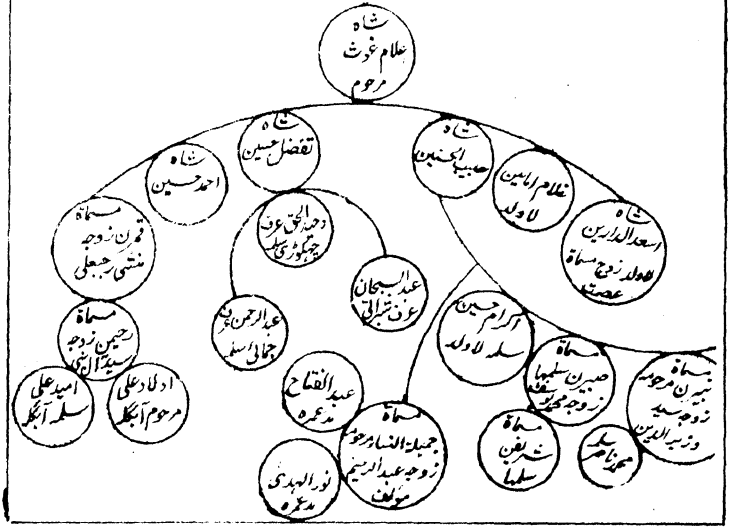
سکونت پذیر رہے اور انھیں کی اولاد وہاں جاری ہوئی ۔ اور موضع اختیار پور دیورہ اسی خاندان کو شاہان دہلی کی طرف سے عطا و بحال ہوتا رہا پس اس جملہ تقریر کا خلاصہ و لب لباب یہ ہی کہ جناب حضرت شاہ محمد حسین قدس سرہ عباسی تھے اور انکی اہلیہ جناب حضرت بی بی نصرت ضیاء غفرلہا سید حسینی تھیں واللہ اعلم بالصواب ۔

شاہ غلام محبتے مرحوم

ابن شاہ غلام اشرف مرحوم دیوروی ۔ آپکے صرف دو بیٹیاں ہوئیں مسماۃ بی بی عصمت مرحومہ زوجہ شاہ اسعدالدین بن شاہ غلام غوث انھوں نے لاولد انتقال کیا مسماۃ بی بی نصرت مرحومہ زوجہ حضرت شاہ محمد حسین قدس سرہ ساکن محلہ نوبہار انکی اولاد کا ذکر فصول سابق میں مکرر ہو چکا ہی وہاں ملاحظہ فرمایئے ۔

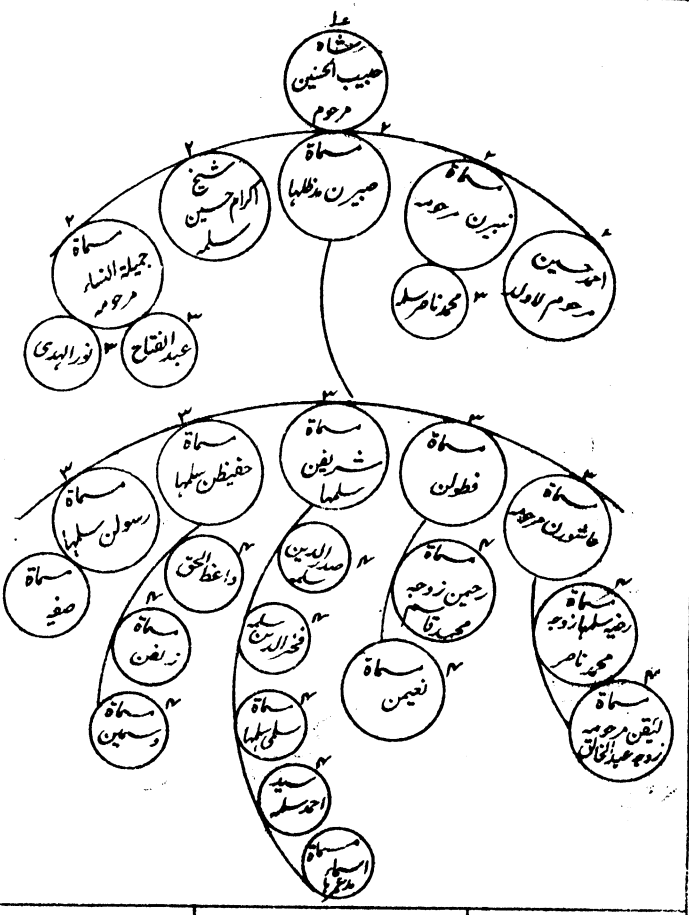
شاہ غلام غوث مرحوم

بن حضرت شاہ غلام اشرف مرحوم دیوروی ۔ آپکے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی ہوئی شاہ اسعدالدین زوج مسماۃ عصمت مرحومہ ولد غلام آمین لاولد شاہ جلیل الدین بن شاہ افضل حسین شاہ احمد حسین مسماۃ فرن زوجہ منشی سب علی موضع کاہر تقشہ کی اولاد و احفاد کا یہ ہی ۔



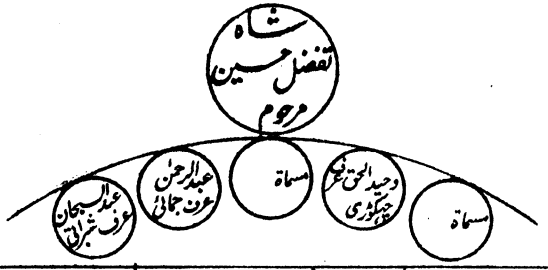
شاہ حبیب الحسنین مرحوم

بن شاہ غلام غوث مرحوم - آپکے دو بیٹے اور تین بیٹیان ہوئین - سید احمد حسنین یہ ابتداے جوانی مین گھر سے نکل گئے - اور قریب بیس برس کے سیر و سیاحت مین ہندوستان کی صرف کیا - اُسکے بعد گھر کو آئے - ایک بنگالن عورت آپ کے نکاح مین تھی - اُس سے دو اولاد ین بھی آپ کے ہمراہ تھین - چند ماہ گھر مین قیام کر کے پھر آپ سفر کو نکلے معہ اس عورت اور بچون کے - بعد چھ سات برس کے آپ تنہا گھر کو علیل ہو کر آئے - اور انتقال کیا - مسماۃ نبیرن مرحومہ انکی شادی ساتھ سید وزیر الدین مرحوم ساکن موضع وزری بگھیہ کے ہوئی - جو چھ سات کوس جانب جنوب شہر گھاٹی سے واقع ہی ضلع گیا مین - انکی چند اولاد ین ہو کر خرد سالہ رخصت ہوئین - صرف ایک محمد ناصر سلمہ اسوقت موجود ہین - مسماۃ صبیرن مدظلہا زوجہ سید محمد یوسف مرحوم ساکن موضع کا بڑ ضلع گیا انکے پانچ بیٹیان ہوئین - مسماۃ عاشورن زوجہ سید عبد النصیر مرحوم انکے دو بیٹیان ہوئین - مسماۃ رفیعہ زوجہ سید محمد ناصر سلمہ بن سید وزیر الدین مرحوم مسماۃ لطیفن مرحومہ زوجہ سید عبد الوالق سلمہ و مسماۃ فطونن زوجہ سید عبد الرحمن سلمہ (انکے بھی دو بیٹیان ہوئین مسماۃ رحیمن و مسماۃ نعیمن سلمہا) و مسماۃ شریفن سلمہا - انکی شادی ساتھ شیخ عبد الحمید سلمہ ساکن قدیم موضع بانک بے گنہ منیر ساکن حال محلہ صادق پور پٹنہ بن شیخ خیرات علی مرحوم بن شیخ امجد علی مرحوم کے ہوئی شیخ عبد الحمید کی والدہ کا نام مسماۃ امۃ الرسول مرحومہ بنت مولوی انور علی مرحوم بن شیخ فیض اللہ مرحوم ساکن موضع پونا کسارا ضلع پٹنہ - انکے تین بیٹے اور ادو بیٹیان اسوقت موجود ہین صدر الدین فخر الدین مسماۃ سلمی سید احمد مسماۃ اسماء مسماۃ حفیظن زوجہ سید عبد الوحید سلمہ ساکن موضع کا بڑ ضلع گیا - انکے ایک بیٹا اور دو بیٹیان ہین - واعظ الحق و مسماۃ رفعن و مسماۃ وسیمن - و مسماۃ رسولن زوجہ سید محمد حیات سلمہ انکے اسوقت تک صرف ایک بیٹی ہوئی ہی - مسماۃ صفیہ چہارم شیخ اکرام حسین سلمہ بن شاہ حبیب الحسنین مرحوم یہ لاولد ہین - پنجم مسماۃ جمیلۃ النساء مرحومہ زوجہ عبد الرحیم عفی عنہ مولف انکی اولاد کی تفصیل اوپر گذر چکی ہے -



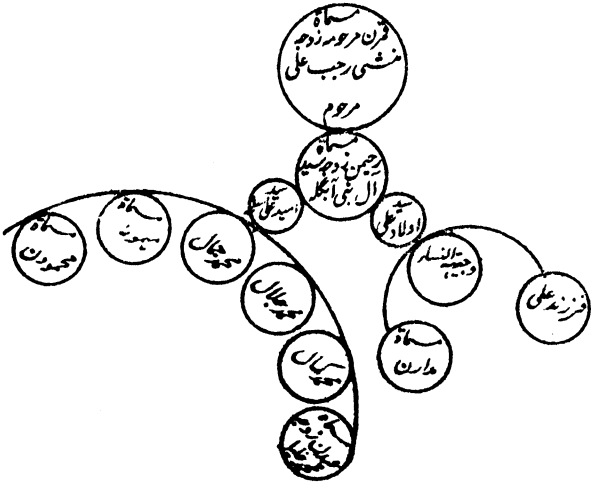
شاہ تفضل حسین مرحوم

بن شاہ غلام غوث مرحوم ساکن موضع دیورہ آپکے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں بیٹیوں کا نام میں اسوقت سہو کرتا ہوں بیٹوں کے نام یہ ہیں وحیدالحق عرف چھکوڑی سلمہ عبدالرحمن عرف جمائی سلمہ عبدالسبحان عرف شبراتی سلمہ نقشہ یہ ہے۔



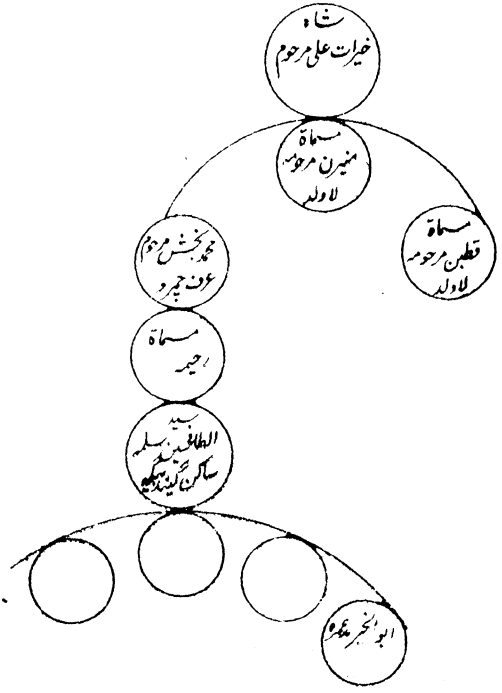
مسماۃ قمرن مرحومہ

زوجہ منشی رجب علی مرحوم ساکن موضع کا بڑانکی کل اولاد پر مجھکو اطلاع نہین ہے - آپ کی صرف ایک دختر کو مین جانتا ہون - مسماۃ رحیمن زوجہ سید آل نبی مرحوم ساکن موضع آنجگہ ضلع گیا - انکے دو بیٹے ہوے - سید اولاد علی مرحوم و سید امید علی سلمہ - سید اولاد علی کے ایک بیٹا فرزند علی اور دو بیٹیان مسماۃ وجیہۃ النسا و مسماۃ مدارن و سید امید علی سلمہ کے تین بیٹے اور تین بیٹیان - محمد کمال محمد جمال محمد جلال مسماۃ عیدن زوجہ محمد خلیل ساکن موضع بیتھو ضلع گیا - و مسماۃ میمونہ و مسماۃ محمودن مداعمار ہم -



شاہ خیرات علی مرحوم

بن شاہ غلام مرتضیٰ مرحوم بن شاہ غلام اشرف مرحوم ساکن موضع دیورہ آپکے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہوئیں۔ محمد بخش مرحوم و مسماۃ منیرن مرحومہ لاولد و مسماۃ قطبن مرحومہ لاولد محمد بخش مرحوم کے صرف ایک بیٹی ہوئی مسماۃ رحیمہ۔ اُنکے صرف ایک بیٹا ہوا۔ سید الطاف حسین سلمہ اللہ تعالےٰ ساکن موضع گنیدہ بیگھہ جو ایک میل کے فاصلہ پر جانب جنوب موضع دیورہ سے واقع ہے نقشہ یہ ہے۔



نسبنامہ مادری شمس العلماء مولوی عبدالرؤف مرحوم صادق پوری عظیم آبادی

نمبر۱	مولوی عبدالرؤف مرحوم
نمبر۲	مسماۃ یٰسین مرحومہ بنت
نمبر۳	قاضی اسد علی مرحوم دولت پوری ضلع گیا
نمبر۴	قاضی رحمت اللہ مرحوم عرف پیر علی مرحوم
نمبر۵	قاضی احمد اللہ مرحوم
نمبر۶	قاضی سلام اللہ مرحوم
نمبر۷	قاضی غیاث الدین مرحوم
نمبر۸	صدر جہان مرحوم
نمبر۹	شیخ میران مرحوم
نمبر۱۰	شیخ بہلول مرحوم
نمبر۱۱	شیخ احمد مرحوم
نمبر۱۲	شیخ [illegible] مرحوم
نمبر۱۳	شیخ بدرالدین مرحوم
نمبر۱۴	شیخ نجم الدین مرحوم
نمبر۱۵	شیخ جمال الدین مرحوم
نمبر۱۶	مولانا مخدوم شاہ شمس الدین اسحاقی رح
نمبر۱۷	مخدوم شاہ محمد مرحوم

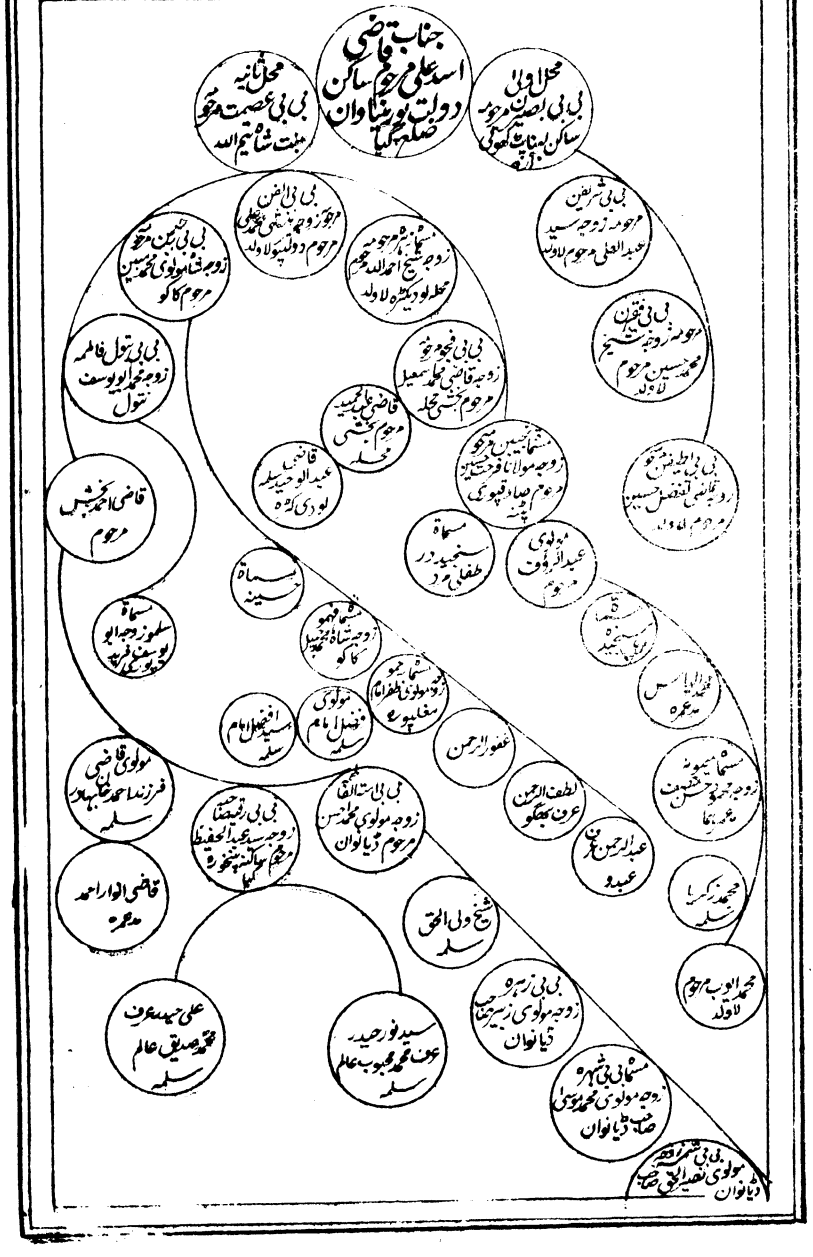
نمبر۱۸	مخدوم شاہ محمود عالم رح
نمبر۱۹	مخدوم شاہ احمد رح
نمبر۲۰	مخدوم شاہ عبدالرحمٰن رح
نمبر۲۱	مخدوم شاہ عبدالواحد رح
نمبر۲۲	مخدوم شاہ عبدالرزاق رح
نمبر۲۳	مخدوم شاہ مسعود رح
نمبر۲۴	مخدوم شاہ علی اکبر رح
نمبر۲۵	مخدوم شاہ علی اصغر رح
نمبر۲۶	مخدوم شاہ عبدالفتاح رح
نمبر۲۷	مخدوم شاہ ابو اسحاق رح
نمبر۲۸	مخدوم سید شاہ ابراہیم ادہم رح
نمبر۲۹	سلطان ابراہیم ملخی رح
نمبر۳۰	مخدوم شاہ ابو ناصر
نمبر۳۱	حضرت شیخ عبداللہ رضی اللہ عنہ
نمبر۳۲	حضرت امیرالمومنین خلیفہ دوم عمر رض
نمبر۳۳	خطاب
نمبر۳۴	نفیل

قاضی اسد علی مرحوم

ساکن موضع دولت پور میانوان پرگنۂ اوگری ضلع گیا - آپ کی دو شادیان ہوئیں - اول محل مسماۃ بی بی بصیرن صاحبہ دختر میر مقصود علی صاحب ساکن موضع لبنا پٹیکھولی ضلع آرہ شاد آباد - ان سے تین صبیگان پیدا ہوئیں - مسماۃ بی بی لطیفن زوجہ قاضی تفضل حسین مرحوم ساکن موضع نتول ضلع گیا - دسماۃ بی بی فقیرن مرحومہ زوجہ شیخ محمد حسین مرحوم ساکن موضع امتھوا ضلع گیا دسماۃ بی بی شرفن مرحومہ زوجہ سید عبد العلی مرحوم ساکن موضع پنجورہ ضلع گیا - یہ تینوں لاولد اس دنیا سے رخصت ہوئیں

محل ثانیہ مسماۃ بی بی عصمت مرحومہ دختر شاہ یتیم اللہ مرحوم ساکن موضع سیودھا - انسے چھ دختران اور ایک بیٹا پیدا ہوا - مسماۃ بی بی نجمین مرحومہ زوجہ مولنا فرحت حسین قدس سرہ ساکن محلہ صاحبگنج اورنگ عظیم آباد پٹنہ یعنی والدہ شمس العلما مولوی عبد الرؤف مرحوم (دوئم) مسماۃ بی بی نجو مرحومہ زوجہ قاضی محمد یحییٰ مرحوم ساکن بخشی محلہ پٹنہ انکے بیٹا قاضی عبد الحمید مرحوم (سوئم) مسماۃ بی بی زہرہ مرحومہ زوجہ شیخ احمد اللہ مرحوم بن شیخ برکت اللہ مرحوم ساکن محلہ لودیکٹرہ پٹنہ یہ لاولد رخصت ہوئیں (چہارم) مسماۃ بی بی الفن مرحومہ زوجہ منشی محمد علی مرحوم ساکن موضع دولت پور میانوان مذکور یہ بھی لاولد رخصت ہوئیں - (پنجم) بی بی رحمن مرحومہ زوجہ شاہ محمد مبین مرحوم بن سید شاہ امداد حسین مرحوم ساکن موضع کاکو ضلع گیا انکے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہوئیں شاہ عبد الرحمن شاہ لطف الرحمان شاہ غفور الرحمن مسماۃ رحمو زوجہ مولوی ظفر امام صاحب ساکن محلہ مغلپورہ پٹنہ مسماۃ فہمو زوجہ شاہ محمد جمیل صاحب کاکو مسماۃ سینہ (ششم) مسماۃ بطول فاطمہ زوجہ محمد ابو یوسف صاحب ساکن نتول ضلع گیا - انکے ایک بیٹی مسماۃ عمو زوجہ حافظ ابو یوسف صاحب ساکن فرید پور ضلع گیا - (ہفتم) جناب قاضی احمد بخش مرحوم انکے دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہوا مسماۃ بی بی امت الفاطمہ زوجہ مولوی محمد حسن مرحوم بن مولوی گوہر علی مرحوم عالم العصر ساکن موضع دیا نوان ضلع پٹنہ مسماۃ بی بی رقیہ صاحبہ زوجہ سید عبد الحفیظ مرحوم بن سید اعلی مرحوم ساکن پنجورہ ضلع گیا - مولوی قاضی فرزند احمد صاحب خان بہادر سلمہ اللہ تعالے

جسکا نقشہ حسب ذیل ہے -


جناب قاضی اسد علی مرحوم ساکن دولت پور شناوان ضلع بگیا
محل اول بی بی بصیر النسا مرحومہ ساکن لہناپت کھوی
محل ثانیہ بی بی عصمت مرحومہ بنت شاہ تیم اللہ
بی بی شرفن مرحومہ زوجہ سید عبد العلی مرحوم لاولد
بی بی فقن مرحومہ زوجہ شیخ محمد حسین مرحوم لاولد
بی بی بلاقی مرحومہ زوجہ فاضی فضل حسین مرحوم لاولد
بی بی فجو مرحومہ زوجہ قاضی محمد اسمٰعیل مرحوم بخشی محل
بی بی امن مرحومہ زوجہ شیخ محمد علی مرحوم دو لڑکیاں لاولد
بی بی جمن مرحومہ زوجہ شاہ مولوی محمد حسین مرحوم کاکو
بی بی تول فاطمہ زوجہ محمد ابو یوسف بتول
قاضی احمد بخش مرحوم
قاضی عالم حسین مرحوم بخشی محل
قاضی عبد الوحید سلمہ لودی گڑھ
مسماۃ حسینی مرحومہ زوجہ مولانا فرحت حسین مرحوم صاحب پیر قیوری
مسماۃ سنجیدہ مرحومہ زوجہ مولوی عبد الرؤف مرحوم
مسماۃ حسینہ
مسماۃ سکھو زوجہ ابو یوسف سلمہ قیوری
مسماۃ فہمو زوجہ شاہ محمد کاکو
مسماۃ بتول زوجہ مولوی محمد اسمٰعیل مغلپورہ
مولوی فضل امام سلمہ
سید افضل امام سلمہ
محمد الیاس مرحوم
مسماۃ میمونہ زوجہ حسن مشہور بہ محمد ہما
محمد زکریا سلمہ
محمد ایوب مرحوم لاولد
بی بی زہرہ زوجہ مولوی زین العابدین دیانوان
مسماۃ بی شہرہ زوجہ مولوی محمد یوسف صاحب دیانوان
بی بی شرف زوجہ مولوی نصیر الحق صاحب دیانوان
غفور الرحمن
لطف الرحمن عرف بھکو
عبد الرحمن عرف عبدو
شیخ ولی الحق سلمہ
بی بی رقیہ زوجہ سید عبد الحفیظ مرحوم حال کلکتہ پنجورہ
بی بی آمنہ زوجہ مولوی محمد حسن مرحوم دیانوان
مولوی قاضی فرزند احمد شاہد سلمہ
قاضی انوار احمد مدعہ
علی حیدر عرف محمد صدیق عالم سلمہ
سید نور حیدر عرف محمد محبوب عالم سلمہ

مسماۃ بی بی شریفن مرحومہ مغفورہ

زوجہ سید عبد العلی مرحوم ساکن پنجورہ ضلع گیا آپ کی والدہ ماجدہ بی بی بصیرن مرحومہ اور اہلیہ جناب حضرت مولٰنا ولایت علی علیہ الرحمۃ صادق پوری مسماۃ امیرن مرحومہ یہ دونون اخت عینیہ تھین پس بی بی شریفن مرحومہ اکثر ملاقات کو اپنی خالہ کی صادقپور مین آیا کرتی تھین اور جناب حضرت مولٰنا ممدوح چونکہ آپکے خالو تھے اکثر اُنکے واعظ و نصایح مین شریک ہوا کرتی تھین اور اسکا اثر یہانتک ہوا کہ آپنے بیعت بھی حاصل کی - مگر یہ امر آپ کے زوج کے خلاف ہوا اور کچھ سختی بھی آپ پر کی مگر آپ نے بموجب آخرت و ابتغاء الوجہ اللہ کل سختیون کو برداشت کیا اور مریم صفت اور آسیہ سیرت تا مرگ آپ نے صبر کی اور ہمہ وقت نماز و تلاوت قرآن و دلائل الخیرات وغیرہ ورد و وظائف مین اپنی عمر گرانمایہ کے کثیر حصہ کو صرف کیا الدنیا مزرعۃ الاخرۃ پر پورا عمل کیا - اللھم نور مرقدھا و ادخلھا دار الخیر مع دارھا و اھلا خیرا من اھلھا - یہ ایسی نیک چلن و نیک طبیعت و حلیم و سلیم و صابر خاتون عظیم بی بی تھین کہ جنکا بیان یہ خامہ دوزبان کر نہین سکتا آپ ہی کی صحبت با برکت سے سماۃ نجمین مرحومہ آپ کی علمیہ کو فائدہ پہونچا اور نجمین کی طفیل اُنکی آمد و رفت صادق پور مین بکثرت ہوئی مگر افسوس کہ آپ کے کوئی اولاد نہوئی اور آپنے بطیب خاطر اپنے زوج منشی عبید العلی مرحوم کی ایک دوسری شادی برادری مین کردی اور اُنسے جناب سید عبد الحفیظ پیدا ہوے جنکا ذکر اوپر گذرا فقط

جناب بی بی نجمین مرحومہ

عرف بی بی نجو بنت جناب قاضی اسد علی مرحوم ساکن دولت پور نیتا نوان ضلع گیا آپ کی اول شادی نہایت کم عمری مین ہوئی اور تھوڑے عرصے مین آپ بیوہ بھی ہوگئین - اُسکے بعد آپکی آمد و رفت صادقپور مین بسبب قرابت قریبہ کے ہوتی رہی اور آپ فطرتاً نہایت سلیم و متبع سنت و شائق استقامت و صالحات رب العالمین تھین اسوجہ سے یہان کے وعظ و پند نے بہت کچھ آپ پر اثر کیا اور اوس زمانہ مین یہان متواتر عقد نکاح ہوگان ہوا تھا اور خوب ترغیب عقد ثانی کا ہو رہی تھی من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید کا یہان ہونا تھا - جسکا بیان کچھ اوپر گذرا ہی اسی مابین مین حضرت والدہ ماجدہ مؤلف عفی عنہ نے رحلت فرمائی - اور جناب حضرت

والد ماجد مغفرلہ کو فکر ہوئی کہ کسی سن رسیدہ عورت سے عقد کرنا چاہیے کہ انتظام خانہ داری کا درست ہو چنانچہ آپ سے پیغام کیا تو آپ نے اسکو قبول کیا آپ کی عمر اُسوقت تخمیناً تیس برس سے کچھ کم ہوگی ۱۲۷۱ھ بارہ سو اکہتر ہجری مین آپ کا عقد ثانی جناب حضرت مولنا فرحت حسین قدس سرہ سے ہوا آپ کے حسن اخلاق وخصائل ستودہ اسقدر مین جو احاطہ تحریر سے باہر آپ نہایت حلیم و سلیم ذی مروت وسخاوت تھین تمام مریدون کی عورتین صدہا آپ کے گرد بطور اعتکاف کی طرح رہتین آپ کے پند ونصائح سے حظ وافر لیتین یہ معلوم ہوتا کہ ماہ کے چوطرف ستارون کا ہجوم ہو آپ کی آمدنی سالانہ خاص ذاتی قریب پندرہ سولہ سو روپیہ کے تھی لیکن آپ کا کپڑا موٹی مارکین کا اور کھانا بھی نہایت مختصر ہوتا تخمیناً پندرہ سولہ روپیہ ماہواری آپ کا خرچ ہوتا باقی کل یا تو مہمانداری یا خفیہ معسرین ومساکین مین خرچ ہوتا لوگون کو گمان تھا کہ آپ بخیل ہین آپ کے پاس بہت کچھ روپیہ جمع ہوگا لیکن بعد انتقال ایک پیسہ بھی آپ کے پاس سے برآمد نہوا وقس البواقی علیھا آپ اس نکاح سے تین برس متمتع رہین بعد اسکے پھر بیوہ ہوگئین اس عرصے مین آپ کے دو اولاد ہوئین۔

۱۲۷۲ھ بارہ سو بہتر ہجری مین برادرم عزیز شمس العلماء مولوی عبدالرؤف مرحوم پیدا ہوے اُسکے بعد ایک لڑکی مسماۃ سنجیدہ پیدا ہوئی اور وہ چند ماہ کی ہوکر گذر گئی اُسکے بعد ۱۲۷۴ھ بارہ سو چوہتر ہجری مین آپ کے زوج حضرت والد ماجد مولنا فرحت حسین قدس سرہ نے رحلت فرمائی اُسکے بعد تخمیناً ستائیس برس اور آپ زندہ رہکر کچھ کم ساٹھ برس کی عمر مین ۱۳۰۱ھ تیرہ سو ایک ہجری مین اس خاکدان کو چھوڑکر آپ داخل خلد بریں ہوئین اللھم اغفرلھا وارحمھا۔ آپ کی اولاد واحفاد کا نقشہ اوپر گذر چکا ہی لیکن بعد تحریر ماتقدم واحسرتاہ ووااسفاہ کہ بتاریخ آٹھوین شعبان ۱۳۱۸ھ تیرہ سو اٹھارہ ہجری روز شنبہ مطابق یکم دسمبر ۱۹۰۰ء انیس سو عیسوی مین قوت بازوے ناتوان قرۃ عینی برادرم عزیز مولوی عبدالرؤف مرحوم نے لبیک اجل کہی انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہ۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ والحقہ عن ابائہ الصالحین

قطعہ تاریخ وفات حسرت آیات برادر مرحوم از نتیجۂ فکر صاحب ادراک عالی بلند پرواز اوج نازک خیالی قرۃ عینی مولوی محمد یوسف جعفری ابقاہ اللہ

بالعز والسرور ما دامت الظلمۃ والنور

وہ شمس عالمان عبد الرؤف آہ — جو تھے ہمدرد قوم وصاحب رائے
مسلمانون کو دیکر داغ ہجران — ہوے ملک عدم کو راہ پیما ہے
نہ کیونکر اشتربا کا ہو جگر خون — جب ایسا مایۂ فخر اٹھ جاے
امید ین جبکہ ساری قطع ہو جائین — کلیجا پھر نہ کیونکر منھ تلک آ ہے
ہلاکت کا ہوا طاعون باعث — خد احسان بر بن مین اُنکو پہونچا ہے
ہوئی تاریخ رحلت عیسوی مین — غروب آفتاب عالمان ہا ہے

۱۹۰۰ء

جناب مولوی قاضی فرزند احمد خان بہادر سلمہ اللہ تعالے

ابن قاضی احمد بخش مرحوم بن جناب قاضی اسد علی مغفور ساکن قدیم دولت پور مینا توان پرگنہ اوکری ضلع گیا۔ حال مقامی خاص صاحب گنج ضلع آپ کے از رؤسا ے عظام اس ضلع کے ہین آپ کے اخلاق کریمہ شمائل ستودہ مشہور آفاق مستغنی عن البیان ہین آپ کی قومی ہمدردی وبلند ہمتی اسقدر ہین کہ ہر کہ دمہ در ملت و مذہب والون مین آپ عزیز الوجود ہین۔ اور گورنمنٹ بھی نہایت راضی وخوشنود آپ سے ہے یہی وجہ ہوئی کہ بلا کسی تحریک کے آپ خان بہادر کا خطاب گورنمنٹ نے عطا کیا اور یہ عزت افزائی ہم مسلمانون کی فرمائی شکر یہ اس موہب عظمے کا یہ ہے کہ ہم پائداری دولت وسلطنت کی دعا کرتے رہین۔ آپ کے اسوقت تک صرف ایک فرزند قاضی انوار احمد مدعمرہ فی طاعۃ اللہ تعالے پیدا ہوے۔

نقشہ اولاد کا اوپر گذر چکا ہے۔ فقط

نسبنامہ ابوالاب مولوی عبدالقادر صاحب ساکن قدیم عظیم آباد پٹنہ حال مقامی گیا۔

نمبر۱	مولوی عبدالقادر صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ	نمبر۲۰	شیخ موسیٰ سلیمان مرحوم
نمبر۲	حکیم مولوی فیاض علی مرحوم	نمبر۲۱	شیخ شعیب مرحوم
نمبر۳	مولوی افضل علی مرحوم	نمبر۲۲	شیخ احمد مرحوم
نمبر۴	مولوی فضل علی مرحوم	نمبر۲۳	شیخ یوسف مرحوم
نمبر۵	ملا شرف الدین المخاطب ملا مجد خان مرحوم	نمبر۲۴	شیخ محمد مرحوم
نمبر۶	قاضی ملا یار محمد مرحوم	نمبر۲۵	شیخ شہاب الدین احمد معروف فرخ شاکابلی مرحوم
نمبر۷	شیخ فرید مرحوم	نمبر۲۶	شیخ سلیمان شاہ مرحوم
نمبر۸	شیخ عثمان مرحوم	نمبر۲۷	مسعود شاہ مرحوم
نمبر۹	قاضی اسمٰعیل مرحوم	نمبر۲۸	شاہ عبداللہ مرحوم
نمبر۱۰	قاضی عبدالغنی مرحوم	نمبر۲۹	شاہ واعظ الاصغر مرحوم
نمبر۱۱	قاضی شیخ حماد مرحوم	نمبر۳۰	شاہ واعظ الاکبر مرحوم
نمبر۱۲	شیخ علی شیر مرحوم	نمبر۳۱	شاہ ابوالفتح کابلی مرحوم
نمبر۱۳	شیخ اسمٰعیل مرحوم	نمبر۳۲	شاہ اسحاق مرحوم
نمبر۱۴	شیخ نصرالدین مرحوم	نمبر۳۳	سلطان ابراہیم ادھم مرحوم
نمبر۱۵	شیخ نجم الدین مرحوم	نمبر۳۴	شاہ ناصر مرحوم
نمبر۱۶	شیخ تاج الدین معروف بتاج سرور مرحوم	نمبر۳۵	حضرت عبداللہ زاہد رض
نمبر۱۷	شیخ بدرالدین سلیمان مرحوم	نمبر۳۶	حضرت امیرالمومنین عمر خلیفہ دوم رض
نمبر۱۸	شیخ فریدالدین مسعود شکرگنج مرحوم	نمبر۳۷	خطاب
نمبر۱۹	شیخ جمال الدین مرحوم	نمبر۳۸	نفیل

نسبنامہ ام الاب مولوی عبدالقادر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

نمبر۱	مولوی عبدالقادر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ	نمبر۱۹	سید فضل اللہ مرحوم
نمبر۲	حکیم مولوی فیاض علی مرحوم	نمبر۲۰	سید یوسف مرحوم
نمبر۳	مولوی افضل علی مرحوم	نمبر۲۱	سید نظام مرحوم
نمبر۴	مولوی فضل علی مرحوم	نمبر۲۲	سید علی مرحوم
نمبر۵	مسماۃ صفیہ مرحومہ بنت	نمبر۲۳	سید محمد اشرف مرحوم
نمبر۶	حسنبیل ارحمن مرحوم	نمبر۲۴	سید محمد آرج مرحوم
نمبر۷	سید محمد آفاق مرحوم	نمبر۲۵	سید احمد اشکی مرحوم
نمبر۸	سید نصیب شاہ مرحوم	نمبر۲۶	سید موسیٰ زکی رح
نمبر۹	سید محبوب مرحوم	نمبر۲۷	سید امام محمد تقی رح
نمبر۱۰	سید عبدالرحمٰن مرحوم	نمبر۲۸	سید موسیٰ علی رضا رح
نمبر۱۱	سید سلطان مرحوم	نمبر۲۹	سید امام موسیٰ کاظم رح
نمبر۱۲	سید شہاب الدین مرحوم	نمبر۳۰	سید امام جعفر صادق رح
نمبر۱۳	شمس الدین مرحوم	نمبر۳۱	امام محمد باقر رح
نمبر۱۴	سید محمود مرحوم	نمبر۳۲	امام زین العابدین رح
نمبر۱۵	سید سراج الدین مرحوم	نمبر۳۳	امام حسین رضی اللہ عنہ شہید
نمبر۱۶	سید کبیر الدین مرحوم	نمبر۳۴	حضرت علی کرم اللہ وجہہ
نمبر۱۷	سید حمید مرحوم	نمبر۳۵	ابوطالب
نمبر۱۸	سید اسحاق مرحوم	نمبر۳۶	عبدالمطلب

مولوی افضل علی مرحوم

بن مولوی فضل علی مرحوم ساکن خواجہ کلان گھاٹ منھلات شہر پٹنہ آپ کے پانچ بیٹے ہوے (اول) مولوی شرف الدین مرحوم یہ لاولد رخصت ہوے - (دوم) مولوی اسمٰعیل مرحوم زوج مسماۃ فہمین بنت مولوی احمد علی مرحوم ساکن ڈمری - انکے ایک بیٹا مولوی احمدی مرحوم اور ایک بیٹی کبیرن زوجہ سید سعید الدین ساکن موضع نظام پور ضلع گیا ہوئین - مولوی احمدی کے ایک بیٹا شمس العرب اور مسماۃ کبیرن کے تین بیٹے ہوے سید مظاہر حسن و سید مولوی دلاور حسن و سید حکیم مولوی محافظ حسن سلمہم (سوم) جناب حکیم مولوی فیاض علی مرحوم - انکی شادی مسماۃ فضل النسار مرحومہ بنت شاہ ابو تراب مرحوم ساکن محلہ نمونہیہ سے ہوئی - انکے تین بیٹے ہوے مولوی عبد القادر صاحب سلمہ اللہ تعالے حال مقامی گیا اور حافظ ابو محمد مرحوم انھون نے لاولد رحلت کی - و فضل اللہ کہ سات آٹھ برس کی عمر مین مہد مادہ کو چھوڑ کر راہی علیین ہوے - (چہارم) جناب مولوی محمد فرید صاحب مدظلہ العالی انکی تین شادیان ہوئین - اول مسماۃ فضل النسار مرحومہ بنت شاہ ابو تراب مرحوم موصوف الصدر انسے کوئی اولاد نہین ہوئی - بہت قلیل عرصہ زندہ رہکر قفس خاکی کو چھوڑا اور داخل خلد بریں ہوئین - تب دوسری شادی آپ کی مسماۃ شریفۃ النسار بنت سید خیرات علی مرحوم ساکن موضع کرؤتی ضلع گیا سے ہوئی - یہ بھی لاولد رخصت ہوئین - تب تیسری شادی آپ کی مسماۃ نذیرن مرحومہ بنت میر لیاقت علی مرحوم سے ہوئی - انسے ایک بیٹا حکیم مولوی سید عبد الحفیظ سلمہ اللہ تعالے ہوے - انکی شادی مسماۃ امۃ الرسول بنت انوحسین ساکن میران بیگہ نبیرہ گیا سے ہوئی (پنجم) مولوی فدا حسین صاحب مخلف مرحوم آپ کی تین شادیان ہوئین - اول، دوم مسماۃ منیرن مرحومہ بنت میر تراب علی مرحوم انسے ایک لڑکی پیدا ہوئی اور شش ماہہ گذرگئی بعد وفات انکے مجانسہ مسماۃ مائی مرحومہ بنت شاہ وجہ اللہ مرحوم انسے ایک لڑکی پیدا ہوئی اور دو سالہ قضا کی مجانسہ اللہ غیر برادری انسے پانچ اولادین ہوئین تین لاشادی گذر گئے دو موجود ہین مبارک حسین و کاظم حسین سلمہما اللہ تعالی -

نقشہ آپ کی اولاد کا حسب ذیل ہے



نسبنامہ عزیزی سید محمد یوسف سلمہ

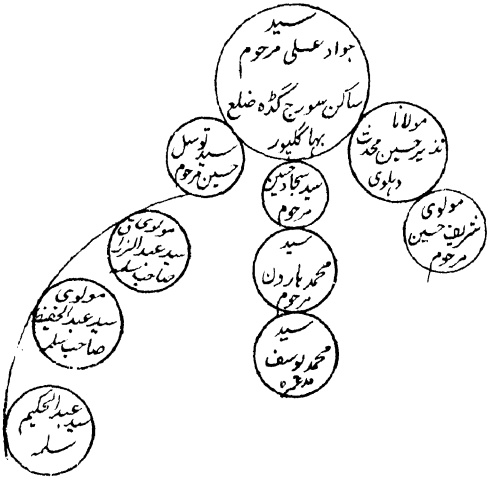
ساکن موضع جگڈہ ضلع بھاگلپور بن سید محمد ہارون بن سید سجاد حسین مرحوم

نمبر۴	سید جواد علی مرحوم	نمبر۷	سید محمد مرحوم
نمبر۵	سید عظمت اللہ مرحوم	نمبر۸	سید ماہرو مرحوم
نمبر۶	سید آلہ بخش مرحوم	نمبر۹	سید محبوب مرحوم

نمبر۱۰	سید قطب الدین مرحوم	نمبر۳۶	سید ابو الفرح مرحوم
نمبر۱۱	سید ہاشم مرحوم	نمبر۳۷	سید امام حسن عسکری رح
نمبر۱۲	سید چاند مرحوم	نمبر۳۸	سید امام نقی رح
نمبر۱۳	سید معروف مرحوم	نمبر۳۹	سید امام تقی رح
نمبر۱۴	سید بودھن مرحوم	نمبر۴۰	امام موسی الرضا رح
نمبر۱۵	سید حاجی یونس مرحوم	نمبر۴۱	امام موسی کاظم رح
نمبر۱۶	سید بزرگ مرحوم	نمبر۴۲	امام جعفر صادق رح
نمبر۱۷	سید زیرک مرحوم	نمبر۴۳	امام محمد باقر رح
نمبر۱۸	سید رکن الدین مرحوم	نمبر۴۴	امام علی زین العابدین رح
نمبر۱۹	سید جمال الدین مرحوم	نمبر۴۵	امام حسین شہید رض
نمبر۲۰	سید احمد مرحوم	نمبر۴۶	حضرت علی خلیفہ چہارم رضی اللہ تعالی عنہ
نمبر۲۱	سید محمد مرحوم	نمبر۴۷	ابی طالب
نمبر۲۲	سید محمود مرحوم	نمبر۴۸	عبد المطلب
نمبر۲۳	سید داؤد مرحوم	نمبر۴۹	ہاشم
نمبر۲۴	سید فضل مرحوم	نمبر۵۰	عبد مناف
نمبر۲۵	سید فضیل مرحوم	نمبر۵۱	قصی

سید جواد علی مرحوم کے تین بیٹے (اول) جناب مولانا شیخ المحدثین بیہقی زمان دار قطنی دوران شمس العلما محمد نذیر حسین مدظلہ و دامت شموس انوارہ علی رؤس الطالبین جواب عرصہ زائد از پنجاہ سال سے مقیم دہلی ہین - (اور دوسرے) سید سجاد حسین مرحوم اُنکے ایک بیٹا سید محمد ہارون مرحوم - اُنکے ایک بیٹا عزیزی محمد یوسف مدعمرہ فی طاعتہ ربہ (سوم) سید توسل حسین مرحوم - انکے تین بیٹے ہوے مولوی سید عبد الرزاق صاحب سلمہ اللہ تعالے و مولوی سید عبد الحفیظ صاحب سلمہ اللہ تعالی و عزیزی سید عبد الحکیم مدعمرہ فی طاعتہ اللہ تعالی چنانچہ بتاریخ بارھوین جمادی الاخری سنہ ۱۳۱۵ھ تیرہ سو پندرہ ہجری

مطابق آٹھوین نومبر ۱۹۰۷ء اٹھارہ سو ستانوے عیسوی مین شادی عزیزی سید عبدالحکیم موصوف کی مسماۃ کبریٰ مرحومہ بنت شمس العلما مولوی محسن مرحوم سے ہوئی - یہ لڑکی قریب دو برس کے زندہ رہکر بتاریخ پندرھوین شعبان ۱۳۱۷ھ تیرہ سو سترہ ہجری مین داخل جنت الفردوس ہوئی - اور عزیزی سید محمد یوسف مدعرہ کی شادی ساتھ مسماۃ آسیہ مدعمہا بنت حکیم مولوی عبدالحکیم صاحب سلمہ اللہ تعالی کے ہوئی - چنانچہ بتاریخ ساتوین شعبان ۱۳۱۶ھ تیرہ سو سولہ ہجری مطابق ۱۸ دسمبر ۱۸۹۸ء اٹھارہ سو اٹھانوے عیسوی مین اس عزیز کے گھر مین لڑکا پیدا ہوا - اُسکا نام محمد یونس رکھا گیا - مدعرہ فی ملاعۃ اللہ تعالی - نقشہ اُسکا یہ ہے -



خاتمہ

اسمین شجرۂ بیعت خاندانی وچند امور متفرق کا بیان ہے - شجرہ جناب حضرت امیر المومنین سید الطائفہ صاحب بریلوی لازالت برکاتہ علی رؤس الطالبین - المفتقر الی اللہ الکریم ابوالفتح محمد عبدالرحیم عفی اللہ عنہ عارف رموز خفی وجلی حضرت مولانا ولایت علی ومولانا عنایت علی ومولانا فرحت حسین ومولانا شاہ محمد حسین قدس اللہ سرہم شاگرد حضرت امیر المومنین الامام الہمام حضرت سید احمد

مجدد مائۃ ثالث عشر مازالت برکاتہم خلیفۂ سند المحدثین خاتم المفسرین حضرت **شاہ عبدالعزیز** محدث دہلوی رح خلیفہ حجۃ اللہ علی العالمین قطب الملۃ والدین **شاہ ولی اللہ** محدث دہلوی رح خلیفہ حضرت والد بزرگوار خود مولانا **شاہ عبدالرحیم** قدس اسرارہم۔

	طریقہ عالیہ چشتیہ	طریقہ عالیہ قادریہ	طریقہ نقشبندیہ ومجددیہ
۵	آپ شیخ زین الدین احمد رح کے	آپ سید عبداللہ اکبرآبادی کے رح	آپ سید عبداللہ اکبرآبادی رح کے
۶	آپ شیخ قطب عالم رح کے	آپ سید آدم رح بنوری کے	آپ سید آدم رح بنوری کے
۷	آپ شیخ حکم الحق چاہین لدہ کے رح	آپ امام مجدد الف ثانی احمد رح سرہندی کے	آپ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کے
۸	آپ شیخ عبدالعزیز کے رح	آپ اپنے والد شیخ عبدالاحد رح کے	آپ خواجہ باقی باللہ رح کے
۹	آپ قاضی یوسف خان ناصحی کے رح	آپ شاہ کمال رح کے	آپ خواجہ امکنگی رح کے
۱۰	آپ شیخ حسن طاہر کے رح	آپ شاہ فضیلی رح کے	آپ مولانا درویش محمد کے
۱۱	آپ سید راجہ حامد شاہ کے رح	آپ شاہ گدا رحمان رح کے	آپ مولانا زاہد رح کے
۱۲	آپ شیخ حسام الدین مانکپوری کے رح	آپ شیخ شمس الدین عارف رح کے	آپ خواجہ عبیداللہ احرار رح کے
۱۳	آپ خواجہ نور قطب عالم کے رح	آپ سید گدا رحمان بن ابی الحسن رح کے	آپ مولانا یعقوب رح چرخی کے
۱۴	آپ شیخ علاء الحق کے رح	آپ شیخ شمس الدین صحرائی رح کے	آپ خواجہ بہاء الدین نقشبند رح کے
۱۵	آپ اخی سراج کے رح	آپ سید عقیل رح کے	آپ خواجہ محمد باباسماسی رح کے
۱۶	آپ سلطان الاولیاء نظام الدین کے رح	آپ سید بہاء الدین رح کے	آپ خواجہ علی رامیتنی رح کے
۱۷	آپ اکرم الزاہدین حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر کے رح	آپ سید عبدالوہاب رح کے	آپ خواجہ محمود انجیر فغنوی رح کے
۱۸	آپ خواجہ قطب الدین کاکی کے رح	آپ سید شرف الدین قتال رح کے	آپ خواجہ عارف ریوگری کے
۱۹	آپ خواجہ معین الدین چشتی کے رح	آپ سید عبدالرزاق رح کے	آپ خواجہ عبدالخالق غجدوانی رح کے
۲۰	آپ خواجہ عثمان ہارونی رح کے	آپ حضرت محی الدین سید عبدالقادر کے	آپ خواجہ یوسف ہمدانی رح کے
۲۱	آپ حاجی شریف زندنی رح کے	آپ شیخ ابوسعید مخدومی کے	آپ خواجہ ابوعلی فارمدی رح کے

۲۲	آپ خواجہ مودود چشتی رح کے	آپ شیخ ابوالحسن قریشی کے	آپ امام ابوالقاسم قشیری رح کے
۲۳	آپ خواجہ یوسف چشتی رح کے	آپ شیخ ابوالفرح طرطوسی کے	آپ شیخ ابوعلی دقاق رح کے
۲۴	آپ خواجہ محمد رح چشتی کے	آپ شیخ ابوالفضل عبدالواحد کے	آپ شیخ ابوالقاسم نصیرآبادی رح کے
۲۵	آپ خواجہ ابواحمد چشتی رح کے	آپ شیخ عبدالعزیز رح یمنی کے	آپ شیخ ابوبکر شبلی رح کے
۲۶	آپ خواجہ ابواسحاق چشتی رح کے	آپ شیخ ابوبکر شبلی رح کے	آپ سید الطائفہ جنید بغدادی رح کے
۲۷	آپ خواجہ شیخ علو دینوری رح کے	آپ سید الطائفہ جنید بغدادی رح کے	آپ شیخ ابوالحسن سری سقطی رح کے
۲۸	آپ خواجہ ابوہبیرہ بصری رح کے	آپ شیخ ابوالحسن سری سقطی کے	آپ شیخ معروف کرخی رح کے
۲۹	آپ خواجہ حذیفہ مرعشی رح کے	آپ شیخ معروف کرخی رح کے	آپ امام علی رضا رح کے
۳۰	آپ حضرت ابراہیم ادھم رح کے	آپ امام علی رضا رح کے	آپ امام موسی کاظم رض کے
۳۱	آپ فضیل بن عیاض رح کے	آپ موسی کاظم رض کے	آپ امام جعفر صادق رض کے
۳۲	آپ عبدالواحد بن زید رح کے	آپ امام جعفر صادق رض کے	آپ قاسم ابن محمد رض کے
۳۳	آپ حضرت حسن بصری رح کے	آپ امام محمد باقر رض کے	آپ حضرت سلمان فارسی رض کے
۳۴	آپ امام الاولیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے	آپ امام زین العابدین رض کے	آپ امیر المومنین خلیفہ اول ابوبکر صدیق رض کے
۳۵	آپ امام الانبیا سید ولد آدم محمد مصطفے صلعم کے	آپ حضرت امام حسین شہید علیہ السلام کے	آپ سید ولد آدم احمد مجتبی محمد مصطفے صلعم کے
۳۶		آپ امام الاولیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے	
۳۷		آپ سید الانبیا احمد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے	

شجرہ قدیمہ خاندان محلہ نمونہ بیہ و دیورہ مجھا گلپور۔

نمبر ۱	حضرت جناب شاہ محمد حسین قدس سرہ نمنوہوی	نمبر ۴	حضرت شاہ ابواخیر محمد انور قدس سرہ
نمبر ۲	حضرت شاہ محمد کریم قدس سرہ	نمبر ۵	حضرت شاہ ابوتراب محمد منور قدس سرہ
نمبر ۳	حضرت شاہ ابوالبرکات محمد عزیز قدس سرہ	نمبر ۶	حضرت شاہ ابوالبرکات محمد فائض رح دیوروی

نمبر ۷	حضرت شاہ باز محمد بھاگلپوری قدس سرہ	نمبر ۲۴	شیخ ابوالحسین علی القرشی قدس سرہ
نمبر ۸	حضرت مخدوم سید محمد یونس قدس سرہ چشتی	نمبر ۲۵	خواجہ محمد بن خواجہ یوسف طرطوسی رح
نمبر ۹	حضرت مخدوم شاہ وجہ الدین بن سفر اللہ علوی قدس سرہ	نمبر ۲۶	شیخ احمد بن شیخ عبد العزیز یمنی رح
نمبر ۱۰	مخدوم حاجی حمید عرف محمد غوث قدس سرہ	نمبر ۲۷	خواجہ شیخ ابو القاسم احمد رح
نمبر ۱۱	حضرت مخدوم شاہ مظہر خادمی حضور قدس سرہ	نمبر ۲۸	خواجہ ابو بکر شیخ عبد اللہ شبلی رح
نمبر ۱۲	مخدوم ابو الفتح ہدایت اللہ سرمست قدس سرہ	نمبر ۲۹	سید الطائفہ خواجہ جنید بغدادی رح
نمبر ۱۳	مخدوم شاہ محمد فاضل قادری قدس سرہ	نمبر ۳۰	خواجہ سری سقطی رح
نمبر ۱۴	حضرت شیخ عبد الوہاب قادری قدس سرہ	نمبر ۳۱	خواجہ معروف کرخی رح
نمبر ۱۵	حضرت شیخ عبد الرؤف قادری قدس سرہ	نمبر ۳۲	امام محمد علی موسی رضا رض
نمبر ۱۶	حضرت شیخ محمود قادری قدس سرہ	نمبر ۳۳	امام موسی کاظم رض
نمبر ۱۷	حضرت شیخ عبد الغفار صدیقی قدس سرہ	نمبر ۳۴	حضرت امام جعفر صادق رض
نمبر ۱۸	حضرت شیخ محمد قادری قدس سرہ	نمبر ۳۵	حضرت امام محمد باقر رض
نمبر ۱۹	حضرت شیخ علی چشتی قدس سرہ	نمبر ۳۶	حضرت امام علی زین العابدین رض
نمبر ۲۰	حضرت شیخ جعفر احمد چشتی قدس سرہ	نمبر ۳۷	حضرت سید الشہداء امام حسین شہید رض
نمبر ۲۱	حضرت شیخ ابراہیم چشتی قدس سرہ	نمبر ۳۸	حضرت امام الاولیاء خلیفہ چہارم علی کرم اللہ وجہہ
نمبر ۲۲	حضرت خواجہ عبد القادر جیلانی رح شیخ المشائخ ابو صالح محمود	نمبر ۳۹	حضرت سید ولد آدم امام الانبیاء احمد مجتبی صلعم
نمبر ۲۳	حضرت ابو الخیر ابو سعید مبارک مخزومی قدس سرہ		

محمد مصطفی خاتم النبیین رسول رب العالمین صلے اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم وعلی جمیع عباد اللہ الصالحین وعنا معہم برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

نقل بعض مضامین از بیاض جناب حکیم محمد نصیر صاحب سلمہ اللہ تعالے ۔ شیخ شہاب الدین جگجوت رح شاہزادہ کاشغر بودند ترک سلطنت کردہ بذوق الٰہی مشغول شدند وبعد چندے درحضرت شیخ شہاب الدین رح

سہرورد بیعت حاصل کردند و زوجہ شان کہ نام ملکہ خاتون بود نیز بیعت حاصل نمودند و نام ملکہ خاتون بلکہ جہان نیز مشہور است پس شیخ شہاب الدین جگجوت رح بہ بلاد ہند تشریف آوردند قصہ مختصر اینکہ پیر جگجوت را چہار دختر بودند۔ بی بی رضیہ معروف بڑی بوا از حضرت احمد یحیی منیری منسوب شدند۔ (دوم) دختر شان بی بی حبیبہ از سید موسی ہمدانی منسوب شدند۔ ازان یک پسر مخدوم احمد چرم پوش تیغ برہنہ کہ مزار شان محلہ انبیر قصبہ بہار است تولد شدند۔ مخدوم احمد چرم پوش را یک پسر شاہ عبدالستار و ازان دو پسر ملا امان اللہ و ملا شکر اللہ رح (سوم) دختر شان بی بی ہدیہ معروف بی بی کمال از شاہ سلیمان نگرزمین بن شاہ عبدالعزیز منسوب شدند۔ ازان یک پسر مخدوم شاہ عطاء اللہ رح و یک دختر بنام مادر خود مزار شان بموضع کاکو است ازان یک پسر شاہ حسین غریب دھوکر پوش شدند۔ (چہارم) دختر بی بی جمال از شاہ حمید الدین پسر مخدوم شاہ آدم صوفی کہ مزار شان بمقام جھجھلی است منسوب شدند۔ ازان یک پسر مخدوم شاہ نعیم اللہ سفید باز مزار شان بر حوض علاء الدین جنوب ازدرگاہ مخدوم الملک بہار است۔ حضرت پیر جگجوت بن حضرت سلطان محمد تاج بن سلطان شاہ احمد بن سلطان سید ناصر الدین بن سلطان یوسف بن سلطان سعید حسن بن سلطان سید قاسم بن سلطان سید موسی بن سلطان سید حمزہ ابن سید داؤد ابن سید رکن الدین ابن سید قطب الدین ابن سید اسحاق ابن سید اسمٰعیل ابن امام جعفر صادق رض ابن امام محمد باقر رض ابن امام زین العابدین الی آخرہ بودند۔ مخدوم شاہ نعیم اللہ سفید باز ابن مخدوم حمید الدین ابن مخدوم آدم صوفی ابن سید ابراہیم ابن سید جلال الدین ابن سلطان حسن ابن سید محمود ابن سلطان ابراہیم ادھم لجنی ابن سید یعقوب ابن سید احمد ابن سید اسحاق ابن زید شہید ابن حضرت زین العابدین الی آخرہ بودند۔ وحضرت امام محمد تاج فقیہ امام محمد غزالی از مدینہ منورہ تشریف آوردند و بہ منیر استقامت ورزیدند بعد مدت اسرائیل و اسمٰعیل پسران را بمنیر داشتہ بمدینہ تشریف بردند۔ درین عرصہ زوجہ امام محمد تاج فقیہ رحلت کردند امام موصوف از خواہر اہل خانہ خود نکاح کردند ازان یک پسر شیخ عبدالعزیز تولد شدند۔ بعد بلوغ از مدینہ تشریف آوردند پس امام مذکور را سہ پسر شدند۔ شیخ اسرائیل پسر اول را یک پسر مخدوم احمد یحیی منیری شدند ازایشان چہار پسر شدند۔ شیخ شرف الدین بہاری و شیخ جلال الدین و شیخ خلیل الدین و شیخ حبیب الدین۔ و شیخ اسمٰعیل پسر دوم را چہار پسر منہاج الدین لاولد شیخ ضیاء الدین لاولد و شیخ صلاح الدین و شیخ ابراہیم شیخ صلاح الدین را یک پسر شاہ قاضی شطاری مزار شان بضلع ترہت است ازایشان دو پسر

شاه مخدوم و شاه ابوالفتح سرمست مزارشان بموضع سنگول است قریب حاجی پور لاولد و شاه مخدوم را یک پسر دیوان شاه علی و شیخ ابراهیم که پسر شیخ اسمعیل اند ازایشان یک پسر عیسے فرزندان ایشان بموضع کجاوان هستند و از شیخ عبدالعزیز دو پسر شیخ جلال الدین منیری و شیخ سلیمان لنگر زمین و از جلال الدین منیری یک پسر مخدوم شاه شعیب مزارشان شیخپوره است و شیخ سلیمان لنگر زمین را یک پسر شاه عطاء الله مزارشان بموضع کجاوان است و یک دختر بی بی کمال مادر شاه حسین دهوکر پوش و شاه عطاء الله را شش پسر سراج الدین شمس الدین صلاح الدین تاج الدین شریح الدین قطب الدین سراج الدین را یک پسر شاه احمد و ازین یک پسر شاه نظام الدین و ازان یک پسر شاه محمد حاجی ایشان سه پسر شاه محمد مظفر شاه فضل از محل اولی و شاه کبیر الدین از محل ثانیه و شاه محمد مظفر را یک پسر شاه ابراهیم بایشان یک پسر حاجی محمود دانشمند مزارشان بقصبه باڈھه است و شاه حسین را سوای پسر دو دختر نیز بودند - دختر اول از شیخ زکی الدین بن مخدوم شرف الدین بهاری منسوب بودند دختر دوم از مخدوم بدر عالم زاهدی منسوب بودند - و مخدوم زکی الدین بن حضرت شاه شرف الدین بهاری را یک دختر بی بی بارکه از شاه وحید الدین جلد کش منسوب بودند شاه وحید الدین بن شاه علاء الدین بن سید حسین بن سید عباس بن سید موسی بن سید محمد نقی بن علی موسی رضا بن موسی کاظم بن جعفر صادق بن محمد باقر بن زین العابدین الخ و له مولوی واعظ الحق مرحوم ساکن محله بخشی قریب جیلی پاڑی منحلات شهر پٹنه ثم مهاجر مکه معظمه و له مولوی امین الحق و له مولوی کمال الحق بن ملا غلام یحیی بن ملا غلام اشرف بهاری بن ملا عبدالرقیب بن ملا عبدالحلیم بن ملا عبدالشکور - ملا غلام اشرف از بی بی سوده بنت شاه نظام الدین بهاری منسوب بودند و ملا غلام یحیی از بی بی حمیده بنت حاجی سید محمد منسوب بودند و ازین چهار پسر شیخ احمد و شیخ جمال الحق و شیخ اسعد و مولوی کمال الحق دو دختر بی بی میگو زوجه میر مظهر علی لاولد و بی بی سهمو زوجه مولوی رحمان حسین پسر قاضی محمد حسین دیلی بی سهمو را دو پسر یک قاضی اصغر حسین پدر قاضی عابد حسین پدر قاضی یوسف حسین زوج مسماة کنیز فاطمه بنت شیخ شمس الدین حسین ساکن منگلپوره دوم شاه درگاهی و یک دختر بی بی دهون زوجه میر اشرف علی و دختر کلانی بی بی و حدود زوجه میر بارعلی پسر مهدی - و دختر جوا دبی بی نجو زوجه قاضی محمد علی بن قاضی غلام اشرف بن قاضی سید احمد که یکے از سادات باره بودند قاضی سید محمد را سه پسر قاضی سید حسین لاولد

دوم قاضی سید عوض ازان یک پسر قاضی شرف جهان پدر قاضی احمد علی او پدر قاضی محمد جمل ساکن قصبه باڑھه که از مسماة شبراتن بنت مولوی سید قادر احمد منسوب شدند سوم قاضی غلام اشرف ازان یک پسر قاضی محمد علی پدر قاضی محمد تقی ساکن قصبه باڑھه - وقاضی محمد عوض را پنج دختر بودند بی بی علیمن مادر میر ڈوما و بی بی واصله مادر میر ابو القاسم پدر مولوی سید قادر احمد مرحوم مذکور و بی بی مهرن زوجه میر لطف علی ساکن موضع آبگله ضلع گیا و بی بی سیجن زوجه میر حاتم علی ساکن موضع اوبهر ضلع ترہت و بی بی بجو زوجه مولوی کمال الحق - و بی بی علمین را یک پسر میر ڈوما و یک دختر بی بی بهوجا خوشدامن مولوی عبد الغنی ساکن پهلواری - و شیخ احمد پسر کلان ملا غلام یحیی از بنت قاضی حسن رضا موسومه بی بی اپنا منسوب بودند ازان یک دختر بی بی واصله زوجه قاضی اصغر حسین پسر بی بی سمو مذکوره - و شیخ جمال الحق را دو پسر شیخ مدد علی از ایشان یک پسر شیخ منعم الحق عرف گهسیٹا ساکن قصبه باڑه از ایشان دو پسر احمد حسین داما د مولوی وجیهه ساکن پهلواری و محمد اسحاق داما د میر جنگلی حاجی پوری پسر دوم شیخ جمال الحق میان کمو داما د شیخ دهومن ساکن موضع بلیا ضلع ترہت ازیشان یک پسر مولوی کمال الحق جد مولوی واعظ الحق از بی بی پچوره بنت قاضی محمد عوض منسوب بودند از ایشان دو پسر مولوی امین الحق و قاضی بشیر الحق که از خواهر قاضی محمد تقی منسوب بودند لا ولد و چهار دختر یکے بی بی دلهن که از قاضی احمد علی منسوب بودند لا ولد و بی بی چارن زوجه شیخ مدد علی مذکور سوم جده فاسده میر مظهر علی که بقصبه باڑه موجود اند - مادر میر مظهر علی زوجه اولی میر ابو القاسم مذکور بودند - چهارم شاه احسان علی پدر لطافت حسین اوشان پدر ابو الحسن ساکن شیخپوره - و مولوی امین الحق را دو پسر مولوی اکرم الحق که از خواهر محمد منعم الحق موسومه بی بی عیدن منسوب بودند - ازان دو پسر قاضی محمد ابراهیم داما د قاضی محمد تقی ساکن محله نمونهیه لا ولد دوم قاضی محمد اسمعیل و یک دختر زوجه شاه غلام شرف برادر خرد شاه علیم الدین ساکن راے پوره ازان یک دختر مسماة بتولن - و قاضی محمد اسمعیل از محل اولی که صبیه قاضی اسعد علی دولت پوری بودند یک پسر قاضی محمد حمید مرحوم و از محل ثانیه که صبیه شاه علیم الدین مذکور بودند یک پسر محمد رشید - و مولوی واعظ الحق پسر دوم مولوی امین الحق از دختر کلانی شاه یار علی ساکن موضع برایان منسوب بودند ازان یک پسر مولوی عبد الحق و یک دختر مسماة مدینه که با پسر خرد قاضی طهارت المتوحد مسمی سید امین الدین منسوب بودند ازان یک پسر امین الدین لا ولد و یک دختر مسماة ہاجره - مولوی واعظ الحق را دو خواهر

کلانی زوجہ شیخ نوازش حسین ساکن موضع امتھوہ ازان یک پسر شیخ ولایت حسین - داماد مولوی الٰہی بخش مرحوم صادق پوری - ازان یک پسر شیخ عبدالصمد مرحوم ازان یک پسر شیخ عبدالماجد مرحوم از بطن غیر برادری دسہ دختر - شرافین - حمیدن - حفیظن - و دختر خرد مولوی امین الحق مسماۃ وصیفن زوجہ قاضی محمد تقی ساکن محلہ نموہیہ ازان یک دختر مسماۃ زینب زوجہ قاضی محمد ابراہیم مذکور لا ولد و یک پسر مولوی عبدالعزیز داماد قاضی قمر علی مہدانوان ازان یک پسر شیخ عبدالحی داماد حکیم وجاہت حسین پسر حکیم احمد علی صادقپوری -

معذرت یہ عبارت جو اوپر منقول ہوئی جابجا سے بے ربط ہی اور ایک کا دوسرے سے لگاؤ نہین ملتا - ہرچند سعی و کوشش کی کہ اسکو صحیح و مربوط کردون بعض جگہ کچھ خفیف کامیابی بھی ہوئی مگر اکثر جگہ گوہر مقصود ہاتھ نہ آیا - ناچار نقل مطابق اصل کردیا حضرات ناظرین مؤلف عفی عنہ کو معذور تصور فرماوین - اور چونکہ اس منقول عنہ مین بعض اہل برادری کا تذکرہ ہی کہ جسکا پتہ عمدہ طور سے سلسلہ وار جیسا کہ مین اوپر لکھ آیا ہون نہین ملا - اور ان لوگون کا ذکر بالکل ترک کردینا بھی قرین مصلحت نہین سمجھا - لہذا بفحوائے مالایدرک کلہ لایترک کلہ یہان نقل کردیا ہی -

انتباہ اے حضرات ناظرین آپ کو اپنی عالی خاندانی اور شرافت نسبی پر ہرگز تکبر و غرور و فخر نکرنا چاہیے - جاے غور ہی کہ آخر یہ شرافت آئی کہان سے کل بنی نوع انسان شریف و زریل سب ایک ہی مشت خاک اور ایک ہی قطرۂ ناپاک کے بنے ہوے ہین - پھر اسوقت بھی لوازمہ بشری مثل بھوک اور پیاس اور پاخانہ اور پیشاب وغیرہ مین کل بنی آدم یکیا شریف کیا زریل سب مساوی طور پر حصہ لے رہے ہین - پھر یہ شرافت و عالی نسبی کیا چیز ہے اصل یہ ہی کہ اگر قوم مین سے کسی ایک نے خدا کو پہچانا اور اُسکے حکمون کی بجاآوری کی - اور عمل صالح کیا - اور منکرات و منہیات سے بچا وہ شریف اور سید کہلایا - اُسی کی بدولت اُسکی اولاد بھی سید و شیخ کہلانے لگی - کہ جسکے معنی سردار قوم کے ہین - پس اس بیان سے معلوم ہوا کہ اعمال نیک ہی سے آدمی شریف ہوتا ہی اور بد کرنے سے زریل و کمینہ جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم - دیکھو حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند خاص کا حال کہ اللہ تعالے قرآن مین اُسکی نسبت یون فرماتا ہے - انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح دیکھو اسجگہ اللہ تعالی نے اُنکے بیٹے کو بسبب بدکرداری اُسکے اُنکے اہل سے خارج کردیا اور دوسری جگہ اللہ تعالے قسم کھاکر فرماتا ہی والعصر ان الانسان

الی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصلحت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قسم ہے زمانہ کی کہ تمام انسان
نقصان مین ہین ۔ مگر جو لوگ ایمان لائے اور کام کیے اچھے آخرت مین بھی جنکے سے چھکا را اعمال
صالح ہی سے ہوگا ۔ نہ شرافت نسبی سے جیسا کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حکم ہوا وانذر
عشیرتك الاقربین ۔ آپنے اپنے تمام قرابت مندون کو اور کل قریش کو جمع کیا اور خطبہ کیا ہر ایک قبیلہ کا
نام لے لے کر ڈرایا اور اپنے خاص برادری والون کا نام لیکر ہر ایک کو ڈرایا اور فرمایا یا بنی ھاشم
انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد المطلب انقذوا انفسکم من النار یا فاطمۃ انقذی
نفسك من النار فانی لا املك لکم من اللہ شیئاً ۔ غیران لکم رحماً سأبلها ببلالها
رواہ مسلم اور متفق علیہ مین ہے ۔ قال یا معشر قریش اشتروا انفسکم لا اغنی عنکم من اللہ
شیئاً یا بنی عبد مناف لا اغنی عنکم من اللہ شیئاً یا عباس ابن عبد المطلب لا اغنی عنك
من اللہ شیئاً ویا صفیۃ عمۃ رسول اللہ لا اغنی عنك من اللہ شیئاً ویا فاطمۃ بنت
محمد سلینی ما شئت من مالی لا اغنی عنك من اللہ شیئاً ۔ جبکہ سید ولد آدم محبوب رب العالمین
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی محبوبہ صاحبزادی سیدہ نساء اہل الجنہ کو صاف فرمادیا کہ بغیر عمل صالح مین
تمھارے کچھ کام نہ آؤنگا تب پھر ہم لوگون کا جو بیسون پشت مابعد پیدا ہوے ہین کہان ٹھکانا ہے ۔
اور اللہ پاک نے صاف فرمادیا ہی یوم ینفخ فی الصور فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتساءلون
تو نسب کچھ کام نہ آویگا ۔ اے حضرات ناظرین اس تالیف کا یہ موضوع و منشا نہین ہی کہ آپ اسکو پڑھکر
اپنی عالی خاندانی و والانسبی پر فخر کرین ۔ حاشا وکلا ثم حاشا وکلا بلکہ مقصود اصلی وعلت غائی اس تالیف
کی یہ ہے ۔ کہ حکم نبوی صلعم کو بجا لاؤن حدیث قال عن ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم
قال تعلموا من انسابکم ما تصلون به ارحامکم فان صلۃ الرحم محبۃ فی الاھل مثراۃ فی
المال منساۃ فی الاثر اخرجه الترمذی ۔ مین نے اس حکم کی بجا آوری مین دور دراز کے
شہرون وقصبون اور دیہاتون سے لاکر تمام اہل برادری کو ایک سطح پر آپکے آنکھون کے سامنے جمع کردیا
اور آپ اپنے برادری والون کو پہچانین اور انکے ساتھ صلہ رحم کرین اور اللہ تعالےٰ اسکا نفع دنیا وعقبیٰ
مین آپ کو بخشے اور درصورت خلاف اسکے حدیث شریف مین وعید سخت آئی ہی ۔ چنانچہ آپنے فرمایا ہی
الرحم شجنۃ من الرحمن وصلها وصله اللہ ومن قطعها قطعه اللہ اے میرے پیارو

اللہ سے ڈرو اور صلہ رحم کرو تو بموجب بشارت اس حدیث کے مستحق صلہ رب العالمین کے ہو۔ آج کل کا وہ زمانہ ہو کہ نفاق شقاق گھر گھر مین پھیلا ہوا ہو۔ بھائی کو بھائی سے اور بیٹے کو باپ سے اور جورو کو شوہر سے مخالفت وعداوت دشمنی پڑی ہوئی ہو ایک دوسرے کی تکلیف دہی وآزار رسانی مین ہمتن شب و روز مصروف ہو۔ خدا سے نہین ڈرتے کہ فرمایا ہو جسنے قطع رحم کیا اللہ اُس سے قطع کریگا۔ نعوذ باللہ منہا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

التماس ۔ یہ نسب نامہ چودہ پندرہ برس کی محنت شاقہ مین جابجا سے جمع کیا گیا ہو۔ کہ جسکا حوالہ بھی اکثر جگہ دیدیا گیا ہو کیونکہ ہمارے گھر کا کتب خانہ وفراہین شاہی ونسب نامہ وغیرہ سب تلف ہوگیا جسکا ذکر اوپر کیا جا چکا ہو لہذا مجھکو دوسرے لوگون کی دریوزہ گری کرنی پڑی پس اگر کہین امین غلطی واقع ہوئی ہو تو بادہ غایت وکرم قلم اصلاح سے مزین فرماوین یا فقیر کو اطلاع بخشین کہ مین خود اُسکی تصحیح کردون۔ اور عیب جینی کو کام مین نہ لاوین کہ انسان سے خطا ہوتی ہی ہو۔ یہ لازمہ بشری ہی خصوصًا ایسی حالت مین کہ باعث لحوق عوارض وتوالی ہموم وغموم تواتر حوادث جانکاہ دل ودماغ بالکل از کار رفتہ ہو رہے ہین۔ نسیان بدرجۂ غایت غالب۔ ہاتھون مین رعشہ کہ اپنے ہاتھ سے لکھنا نہایت مشکل وہ بھی دو چار سطر سے زیادہ نہین۔ بصارت مین ضعف مصنفین ومولفین کا دستور ہی۔ کہ ہاتھ مین قلم و کاغذ لیے ہوے بیٹھے ہین اکثر مضمون سوچ رہے ہین جب کوئی بات خیال مین آئی۔ فی الفور اُسکو لکھ لیا۔ پھر اُسکے بعد بھی اُسمین محو واثبات کرتے رہتے ہین۔ زیادت ونقصان عمل مین لاتے رہتے ہین۔ مجھکو یہ سب میسر نہین۔ مین دوسرے کا محتاج جب کوئی بات یاد آئی کاتب موجود نہین اور جب کاتب میسر ہوا وہ بات دماغ سے جاتی رہی باعث ضعف بصارت نظر ثانی سے بھی مجبور بالجملہ اس قسم کی بہت سی مجبوری اس کتاب کی تحریر کے اثنا مین میرے پیش پا افتادہ رہی پس اہ حضرات وقت ملاحظہ اس کتاب کے جو کوئی غلطی آپ کو معلوم ہو اُسمین مجھکو معاف رکھین ۔ والعذر عند کرام الناس مقبول۔ **قصیدہ**

من کان یرغب فی النجاۃ فما لہ		غیر اتباع المصطفی فیما اتی
ذالک السبیل المستقیم وغیرہ		سبل الغوایۃ والضلالۃ والردی
فاتبع کتاب اللہ والسنن التی		صحت فذالک اذا اتبعت ھو الھدی
ودع السؤال بکم وکیف فانہ		باب یحیر ذوی البصیرۃ للعمی

الدین ما قال النبی وصحبہ *		والتابعون ومن سلاجمہم قفسا
مناجات		
یا من یرے ما فی الضمیر ویسمع		انت المعد لکل ما یتوقع
یا من یرجی للشدائد کلھا		یا من الیہ المشتکی والمفزع
یا من خزائن رزقہ فی قول کن		امنن فان الخیر عندک اجمع
ما لی سوے فقری الیک وسیلۃ		فبالافتقار الیک فقری ادفع
ما لی سوے قرعی لبابک حیلۃ		فلئن رددت فای باب اقرع
ومن الذی ادعو واھتف باسمہ		ان کان فضلک عن فقیرک یمنع
حاشا لجودک ان یقنط عاصیا		الفضل اجزل والمواھب اوسع
انی یجب ان ذنوبی قد حطت بھا		علما دنیی وباعلانی واسراری
انا الموحد لکن المذنب انما		فھب لی ذنوبی لتوحیدی واقراری

حمد اول ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۸ تیرہ سو اٹھارہ ہجری مین لکھا گیا تھا بعد اُسکے بوجہ وقوع حادثہ جانکاہ اعنی ارتحال برادرم عزیز مولوی عبد الرؤف غفر اللہ لہ ونور مرقدہ کے دل ودماغ بیکار بعض ہوگیا۔ کچھ بھی صلاحیت ودماغ مین باقی نرہی کہ کسی کام پر غور وفکر کرون لہذا تحریر اس کتاب کی چندے موقوف رہی مگر چونکہ اسکا مادہ وماخذ سب تیار وموجود تھا صرف صفحہ کاغذ پر تحریر کرنا باقی تھا لہذا خیال مین یہ بات گذری کہ جب سالہا سال کی دوا دوش وتگاپو سے ایک چیز جمع کی گئی ہے۔ تو اُسکو ضرور لائق کام کے بنا دینا چاہیے۔ پس الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ آج بتاریخ ۱۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۹ تیرہ سو اُنیس ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین یہ کتاب ختم ہوئی۔ رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل عملا صالحا ترضاہ وادخلنی برحمتک فی عبادک الصالحین واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ وصفیہ وحبیبہ وخلیلہ محمد المصطفی واحمد المجتبی شفیع المذنبین ورحمۃ للعلمین ورسول رب العلمین وعلی آلہ واصحابہ وعلی جمیع عباد اللہ الصالحین وعنا معھم برحمتک یا ارحم الراحمین ۵

ریویو

بر کتاب مستطاب تذکرۂ صادقہ

از

مجمع فضائل و محاسن شاعر باکمال سخنور بیمثال مولوی ابوالکلام محی الدین احمد صاحب
آزاد دہلوی مقیم کلکتہ صانہ اللہ عن شرور الحساد

حمدا لمن جعل کلامہ تذکرۃ لاولی الابصار۔ واودع البواطن القدسیۃ
خزائن الاسرار۔ ونصلی علی صاحب الکتاب المبین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

وضع زمانہ قابل دیدن دوبارہ نیست
رویس نکرد ہرکہ ازین کاروان گذشت

"تذکرۃ الاسلاف لتبصرۃ الاخلاف" عربی کا ایک اعلیٰ درجہ کا مقولہ ہی جسکا سچا مصداق یہ تذکرۂ اہل صادقپور ہے۔ اسکے مولف اس خاندان کے یادگار جناب مولنا عبدالرحیم صاحب صادقپوری ہین۔ جنھون نے اپنی تالیف اس کتاب کے صفحہ ۱۳۰ سے صفحہ ۱۵۸ تک درج کی ہی۔

فاضل مولف نے اس تذکرہ مین اس خاندان کی تمام کیفیت اور تمام اہل خاندان کے حالات نہایت عمدگی سے تحریر کیے ہین۔ بالخصوص ایسی حالت مین کہ تمام خاندان کا شیرازہ پریشان ہوچکا ہو۔ اور واقفیت وتحقیق کے بہت کم ذرائع باقی رہگئے ہون۔ اُنکی یہ کتاب نہایت مفید اور خاندان کے بناے دوام کا عمدہ ذریعہ ہے۔

غور سے دیکھو تو جسقدر یہ تذکرہ عبرت کا یقین زیادہ ہو۔ اوجسقدر اس خاندان کے تمام واقعات انسان کی طبیعت کو موثر کرتے ہین۔ غالباً بہت کم ایسے تذکرے اور ایسے واقعات ہونگے۔

اول تو "عروج وزوال" کی تصویر جسقدر بہتر اس تذکرہ سے کھینچ سکتی ہو کسی واقعہ سے نہین کھینچ سکتی۔

ایک خاندان کا یہانتک ترقی کرنا کہ دولت علم اور دولت و مال مین اُنکی نظیر نہو۔ ہزارون اُنکے چاہنے والے ہون۔ ہزارون جان نثاری کے لیے موجود ہون۔ خاندان کا خاندان ایک موقع پر مسکن گزین ہوجائے۔ اور اتفاقی صورت کا نام "صادقپور" اختیار کرے۔ باوجودیکہ یہ نام ایک شہر کے کسی حصہ سے تعلق رکھتا ہو مگر مسمے کی ترقیات جزئی شہرت سے بڑھکر کلی شہرت سے بھی بڑھ جائے۔ علمی حیثیت سے دیکھو! تو بڑے بڑے مصنف اعلیٰ درجہ کے واعظ خاندان مین موجود ہون۔ دولت کے لحاظ سے دیکھو تو تمام موجودہ دولتمندون مین اُنکے ڈنکے بجتے ہون۔ پھر یکایک اُس خاندان کا ایسے ورطۂ تنزل مین آپڑنا۔ جس سے اُسکی تمام ترقیات پر پانی پھر جائے۔ یعنی سرے سے بیڑا ہی ڈوب جائے۔ کوئی نام لیوا نہ نظر آئے۔ کوئی جان نثار جان نثاری نہ کرے۔ خود حاکم وقت بخت برگشتہ پھر جائے۔ خود اپنے پرائے ہوجائین۔ دم کے دم مین کارخانہ ہی پلٹ جائے۔ اور ایک آنکھ کے جھپکنے بند کرنے والا جب ایک پل کے بعد آنکھ کھولے۔ تو اُسے بجائے ایک خوبصورت محل کے ایک وحشت ناک لق و دق میدان چٹیل نظر آئے۔ نہ اُسکے سر بفلک محلون کا کچھ نشان معلوم ہو۔ اور نہ اُس صادقپوری دیوارون کی کچھ یادگار باقی ہو۔ پس ایک انقلابی صورت دیکھنے والے کو حیرتی اور بہوت بنادے!!! ہائے آن صادقپور بہ کجاست! واہل صادقپور بہ کجا اند! نہ مکان راستگفتے! و نہ مکین راگفتے! آنہی این چیست!!

یہ سب کچھ کیون ہوا؟ کس لیے ہوا؟ بس بس! یہ کچھ نہین معلوم! ہان اُس حکیم علی الاطلاق خالق دوجہان کی یہ بے انتہا قدرتون مین سے ایک انقلاب کنندہ قدرت ہی۔ کہ اقبال کو تنزل سے بدل دینا،، !! مگر اسکا سبب ظاہری کچھ نا اتفاقی کے اور کچھ نہین قرار پاسکتا!

اب دیکھو!! کہ یہ بیان انسان کو اُسکی بے انتہا قدرت کا اور نا اتفاقی کی برائیون کا یقین دلاتا ہے! اور سننے والے کو کسقدر موثر کرتا ہے! ہان! اور بالفعل تو تم ذرا اپنے ہی دل پر ہاتھ رکھکر دیکھو کہ کیسا کانپ رہا ہی۔ کیسی ہولناک کیفیت پیدا کر رہا ہے! اس سے بہتر اور اس سے بڑھکر اور کیا حالت موثر ہوگی۔ !؟ =۔

پھر اُس خاندان کے جو پس ماندہ تھے۔ اُنکے ساتھ کسطرح یہ فلک کجرفتاری سے پیش آیا؟ کونسی مصیبت تھی کہ اُنپر نہ آئی ہو! اور وہ کونسی سختی تھی کہ اُنھون نے جھیلی نہو۔! مگر ساتھ ہی اُنکا بے نظیر

صبر و تحمل ۔ اور اس جانگداز حالت مین بھی اللہ کا شکر ادا کرنا ۔ صبر و شکر کی ایسی عمدہ تعلیم دیتا ہے ۔ کہ اس سے بہتر اور کوئی نہین ہو سکتی ۔ ! : ۔

اسکے بعد پھر اتفاق اور استقلال کا ساتھ دینا ۔ ایک کوشش کرنے والے کی کوشش سے خاندان کا پھر ترقی کرنا اسکول کا جاری ہونا علم کا ساتھ دینا ۔ اس سب کچھ کا ایک اتفاق کی بدولت ہونا ۔ کیا اتفاق کی تعلیم نہین دیتا ؟ !

واقعی یہ کتاب اول سے آخر تک خاص خاص کیفیتون اور حالتون کا نمونہ پیش نظر کرتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ مولف موصوف کو جزاے خیر عطا فرمائے کہ انھون نے یہ کتاب تالیف فرمائی ادھر اُدھر سے کوشش کر کے واقعات اکٹھا کیے ۔ چونٹیون کے ذریعے سے شکر جمع کر کے لڈو تیار کیا ۔ اور ہم لوگون کو مستفیض ہونے کا موقع دیا ۔ میرے مکرم دوست جناب مولنا محمد یوسف صاحب حنیف مولوی بوڑد اف اگزامینرس کلکتہ کی فرمائش سے مین نے ایک مثنوی فارسی تقریظ مین نظم کی تھی جو وقت گنجائش کے سبب سے یہان درج نہو سکی ۔ مین قطعات تاریخ درج کرتا ہون ۔

قطعہ تاریخ تصنیف "تذکرۂ صادقہ"

مژدہ اے والیان "صادقپور"	مژدہ اے عاشقان روے وطن
حضرت مولوی "عبد رحیم"	صاحب علم و ماہر فن
تذکرہ یہ انھون نے لکھا ہے	جسکی تعریف مین زبان الکن
نقطہ نقطہ ہے خال روی بتان	صفحہ صفحہ بیاض صحن چمن
واقعات صحیح لکھے ہین	جسمین کچھ بھی نہین ہر جاے سخن
تذکرہ یہ وطن کا لکھا ہے	اسپہ شیدا ہین عاشقان وطن
اسمین لکھا ہے "حال صادقپور"	جو کبھی تھا علوم کا گلشن
جو بزرگون کا تھا کبھی ملجا	جو بزرگون کا تھا کبھی مسکن

عالم و فاضل و ادیب و حکیم — الغرض کاملون کا تھا مخزن
شمع بزم کمال کیسے انھین — جنسے بیت العلوم تھا روشن
اسکو کہیے زر کمال اگر — اُسکو کہیے کمال کا معدن
ہائے دیکھو یہ گردش دوران! — ہائے دیکھو ازانہ کے چلن!
اک خزان لوٹ لیگئی سب کچھ — اب نہ وہ پھول ہین نہ وہ گلشن
ہان فقط یادگار ہین باقی — جنسے اب نام اُنکا ہے روشن
میرے مخدوم حضرت رنجور — جنکی توصیف! یعنے ناممکن
اُنکا ارشاد تھا لکھو تاریخ — اُنکا اصرار تھا کہ تعجیل ہو
تھی اسی فکر مین پریشانی — غور مین تھا یہ کہ ناگہان فورًا
دل سے آزاد کے ملی تاریخ — ہے طراز زندہ ذکر اہل وطن
۱۳۱۹ھ

ولہ

اس رسالے کی کس سے ہو تعریف — واقعی فیض کا مقالہ ہے
ہر روایت ہے مستند اسکی — معتبر اس کا ہر حوالہ ہے
سر سے آزاد لکھد ہجری سال — خیر آفاق یہ رسالہ ہے
۱۳۱۹ھ

ولہ

قطعۂ تاریخ طبع کتاب مذکور

چاپ کردند این کتاب نفیس — فکر شان را صد آفرین بادا
از لب ہاتف این ندا آمد — سرمۂ چشم ناظرین بادا
۱۳۲۰ھ

قطعۂ تاریخ از ارشاد بنیقلیہ جامع کمالات منبع حسنات ذوی المناقب والمفاخر جناب مولوی شاہ محمد اکبر صاحب۔ اکبر ابو العلائی داناپوری عظیم آبادی ثم فیضی

مولوی کریم عبد رحیم ہا — خود کریم اور با کرم اجداد
در راونکی کتاب ہے کیا خوب — میری آنکھون کے بھی ہین دو سرے سعاد
شرفای وطن اسے دیکھین — ہے قوی اسکی کس قدر اسناد
تا بہ آدم ملا دیا ہے نسب — اسمین کیا شک ہی ہم ہین آدم زاد
آپ ہین یادگار تاج فقیہ — تھے جو اس صوبہ کے امام جہاد
یہی حضرت ہمارے جد بھی ہین — ہم ہین عبد العزیز کی اولاد
پسر خورد تھے یہ حضرت کے — ہوے یہ بھی منیر مین آباد
یہ گھرانا بڑا مکرم ہے — اسمین عباد اس مین ہین زہاد
اولیا اسمین غوث و قطب اس مین — اس مین ابدال اس مین ہین اوتاد
اسمین مخدومون کی جماعت ہے — جس کا ہر فرد اہل رشد و رشاد
کاکو مین آکے ان بزرگون نے — بعض نو مسلمون کی کی امداد
پھر بہار اور نواده ان سے بسا — پڑی دونون جگہ نئی بنیاد
پھر یہ پھیلے تمام صوبے مین — ہر جگہ پہونچے یہ فرشتہ نژاد
موڑے سے میرے جد یہان آئے — داناپور مین رہے وہ با دل شاد
اسی نسخہ مین انکی ہے تفصیل — جمع ہین اس مین ان کے سب افراد
زر خالص یہ ہے کتاب نفیس — اس کی پرکھی ہوئی ہے ہر روداد
غل و غش سے ہو پاک یہ اکبر — ہے دعائیہ سال بے غش باد

۱۳۱۹

ہ بہار سے اور ترا ایک بستی ہے جسمین حضرت سید لطیف الدین دانشمند کی اولاد بستی ہو آپ کے پوتے حضرت شیدا ضیف اللہ قدس سرہ تھے وہ نواسے تھے حضرت شاہ دولت منیری قدس سرہ کے اون کے نواسے فقیر محمد اکبر کے پر دادا حضرت شاہ طیب اللہ قدس سرہ میرے دادا حضرت شاہ تراب الحق قدس کی شادی حضرت شیدا غلام حسن قدس سرہ خلیفہ شاہ محمد منعم قدس سرہ کی دختر سے ہوئی اور یہین رہگئے فقط۔

ہ داناپور قدیم سادات باترمی کی بستی ہو یہان پانچسو برس سے سادات کی بستی ہے اور ان کا نسب بہت پاک ہا صرف آبادہ اور ہوڑے سے قرابت رہی مگر اس تینتیس برس سے بعض پیوند نسب اچھے نہین ہوے ۱۲ محمد اکبر ابو العلاے ۔

قطعۂ تاریخ از جامع علوم ظاہریہ و باطنیہ مقبول بارگاہ رب العرش جناب مولوی الٰہی بخش خانصاحب بڑاکری بہاری

پٹنہ کہ بود مسکن و ماوائے کاملین — بودند اہل فضل ازان شہر خوشہ چین
تعلیم یافتند ازان درسگاہ خیر — توحید و اتباع سنن جملہ مومنین
جاری شدہ از دہمہ انہار راہتدا — زان سان کہ شعبجان پی جاتیان مبین
آب زلال او ہمہ صافی ز کدر حدث — دُر خوشاب او ہمہ یک دانہ ثمین
ہر لحظہ ریختے از و آب حیات مجدد — تازہ دم از وی کام و دہان موحدین
دارد زمانہ یاد بسے واردات او — از کار و بار علم و سنان مجاہدین
روح روان پختہ ولایت علی بنام — پیرہائے نمونۂ اخلاق مرسلین
مست مئی الست بذات احد فنا — یحیٰی علی صبوح چو یحیائے اولین
ضرغام نیستان رضا احمد اللہم — ثابت بہ امتحان چو قدمہائے مرسلین
مولائے من جناب عنایت علی ولی — سیفی زبان چو سیف نجا دہاجرین
فرخت حسین کہ صدق صفا زہد و اتقا — بودند چاکرانش ولی نیک کمترین
زینسان بسے گذشتہ در و صاحبان فضل — الا حقین و لی بقدمہائے سابقین
در زہد و اتقا ہمہ مسند نشین مجد — در علم و فضل آن ہمہ بودند کاملین
در رزمگاہ غزو ہمہ رایت ظفر — در بحث گاہ علم ہمہ آیت مبین
زانفاس پاک انبہ شابان فخر فقر — حق حق شنیدہ شد ز صفحہائے چین
از فیض پائے ہیچو بزرگان پر ضیا — زیباست گر نہند بفلک پای خود زمین
دین خدا کہ احمد مرسل رسول اوست — مخلوط بدع بود زاوہام پیش ازین
توحید پر ز شرک ریا جز و از خلوص — اعمال پر ز ریو چو اطوار کافرین
آخر گگان یگان کمر خرابش بست و جست — بہر علوم دین بطلب شد چو سابقین
مستانہ وار بے خبر از جاہ و ما سبق — مال و منال و جان ہمہ کردہ فدای دین

در راه حق ز لومۀ لائم نه هیچ باک
صرف از جناب حضرت دادار خائفین

جان بدر کرده راه خدا پاک بخیتند
از لوث و درد ریو شیاطین ملحدین

صور صدای حق بدمیدند در جهان
گویا که بود بهر ضلالت دمی پسین

معمور گشت هند ز انوار اهتدا
لطف خدا خروج نمود آخر از کمین

آباد گشت مسجد و خمخانها خراب
سبحه بدست آمده در جای ساغرین

ذکر خدا بکوچه و برزن شده بلند
نام خدا بخاتم و لها شده نگین

هر خانه گشت مجلس قدوسیان جواب
القصه زاهلخان شده اهل جهان چنین

آخر زمانه طرح دگر ریخت بعد ازان
کورا بود بطبع چنین شیوۀ هجین

یعنی بحسب عادت خود از زمان صدر
این گنجها نمود بزیر زمین دفین

ای پٹنه ای سرای علوم و فنون و مجد
شرط وفا نه هست بقای تو بعد ازین

بعد از خروج روح جسد میشود خراب
افتد ز پا مکان چو نباشد در و مکین

لیکن ندانم اینکه تو از بهر کیستے
در خلعت وجود باین حالت غمین

یعنی نشان قافله رفته تا کنون
باقیست در سرائے تو با فرسالفین

عبدالرحیم فرع درخت آسمان سمای
حق گوئے نیکخوئے بصدق و صفا قرین

برمسند افاضه چو باران قحط سال
ریزد بکام اهل جهان شیر و انگبین

علامۀ زمانه و فخر زمانۀ جهان
قسطے بذات پاک او از علم راسخین

اینک نوشته است بحال اکابران
خوشتر رساله کز کند جان عنبرین

نطقش چنان نهاد که میگفت کمکشان
من بنده ایش شوم خود بده جا بجا کرین

جستم چو سال طبع ز ارباب علم و هوش
ارمان شنیده و گفت چه تاریخ اهل دین

۱۳۱۹ھ

قطعۀ تاریخ از طبع ذکی عالم و صوفی و متقی مولوی سید حاجی شاه اقبال علی صاحب قادری البهاری متخلص بحجر - دام فیوضه

نذر اُونکی ہے لاکھ تسلیمات — جنکو حاصل ہے عزّ و تکریمات
ہر سحر اونپر لاکھ لاکھ سلام — اور اصحاب و آل پر بھی مدام
حال انساب اہل صادق پور — ہے زمانے مین اس طرح مشہور
یعنی عالی جناب تاج فقیر — اہل مکہ مین تھے شریف وجیہ
لائے تشریف سوی ہندستان — آیا اُنکے قدوم سے ایمان
فیض اون کا ہوا وہ عالمگیر — ہوگئے اہل دین صغیر و کبیر
فضل حق سے جہاد مین تھے دلیر — راجہ مُنیر سے لے لیا تھا نیر
اونکے فرزند شاہ یحیے کا — ہے منیری لقب اسی سے ہوا
ہے مزار آپ کا مُنیر مُنیر — بھوکھے عرفان کے ہوتے ہین وان سیر
آپ مخدوم دہر ہین مشہور — اسکی تفصیل اب نہین منظور
نسل کا اُنکے دور دور ہے نور — ہین خلف اونکے اہل صادقپور
کیا لکھون وصف اہل صادق پور — ان مین ہر ایک تھا دُر منثور
مالک ملکِ علم تھا ہر کس — سالک سلک حق ہر ایک نفس
مصدر امر مسلک اسلام — مطلع مہر طور علم کلام کے
تھے ولایت علے کریم زمان — تھی ولایت علی کی اونسے عیان
مولوی احمد اللہ مرحوم — صاحب عز و جاہ و بحر علوم
اور یحیے علی علے الاطلاق — مظہر عشق جلوۂ خلاق
مختصر یہ کہ آفتاب تھے سب — اس زمین پر فلک کے کاب تھے سب
تھے یہ اسلاف سب ہوے مغفور — انکے اخلاف بھی ہین سب مشہور
صاحب عز و جاہ و فضل و کمال — ہے ہر اک فرد بے نظیر و مثال
جتنے موجود ہین رہین آباد — سب رہین فضل حق سے خرم و شاد
دولت و صولت و علوم و نسب — سب مین بے مثل و بے نظیر ہین سب
عالم باعمل حلیم و حشیم — شاہ عبد الرحیم بالتکریم

نذر اُونکی ہے لاکھ تسلیمات — جنکو حاصل ہے عزّ و تکریمات
ہر سحر اونپر لاکھ لاکھ سلام — اور اصحاب و آل پر بھی مدام
حال انساب اہل صادق پور — ہے زمانے مین اس طرح مشہور
یعنی عالی جناب تاج فقیر — اہل مکہ مین تھے شریف وجیہ
لائے تشریف سوی ہندستان — آیا اُنکے قدوم سے ایمان
فیض اون کا ہوا وہ عالمگیر — ہوگئے اہل دین صغیر و کبیر
فضل حق سے جہاد مین تھے دلیر — راجہ مُنیر سے لے لیا تھا منیر
اونکے فرزند شاہ یحیے کا — ہے منیری لقب اسی سے ہوا
ہے مزار آپ کا مُنیر منیر — بھوکھے عرفان کے ہوتے ہین وان سیر
آپ مخدوم دھر ہین مشہور — اسکی تفصیل اب نہین منظور
نسل کا اُنکے دور دور ہے نور — ہین خلف اونکے اہل صادقپور
کیا لکھون وصف اہل صادق پور — ان مین ہر ایک تھا دُر منثور
مالک ملکِ علم تھا ہر کس — سالک سلک حق ہر ایک نفس
مصدر امر مسلک اسلام — مطلع مہر طور علم کلام
تھے ولایت علے کریم زمان — تھی ولایت علی کی اونسے عیان
مولوی احمد اللہ مرحوم — صاحب عز و جاہ و بحر علوم
اور یحیے علی علے الاطلاق — مظہر عشق جلوۂ خلاق
مختصر یہ کہ آفتاب تھے سب — اس زمین پر فلک کے کاب تھے سب
تھے یہ اسلاف سب ہوے مغفور — اُنکے اخلاف بھی ہین سب مشہور
صاحب عز و جاہ و فضل و کمال — ہے ہر اک فرد بے نظیر و مثال
جتنے موجود ہین رہین آباد — سب رہین فضل حق سے خرم و شاد
دولت و صولت و علوم و نسب — سب مین بے مثل و بے نظیر ہین سب
عالم باعمل حلیم و حشیم — شاہ عبد الرحیم بالتکریم

یہ دبیر آثرِ احباب — خاندان کے ہین کاتب الانساب
اِک نسب نامہ خوب لکھا ہے — دُرِ منثور کو پرو دیا ہے
بن گیا سبحۂ دُرِ شہوار — یا ہے اِک بحر مجمع الانہار
دل نے چاہا لکھون سنِ تالیف — کہا ہاتف نے اے بشیر لطیف
فکر کیا ہے لکھو سنِ نایاب — باغ انساب عالمان باداب
۱۳۱۹ھ

واو مع صنعت تشبیہ

۸	حمد سزاوار خدائے جہان	۵۰	خالق افلاک زمین و زمان
۵۰	نعت بود لایق محبوبِ حق	۱۰۰	یمن جہان طالب و مطلوب حق
۱	ازپسِ تحمید احد والسلام	۴۰	مقصد دل عرض کنم بالتمام
۵	ہست بہ پٹنہ چو محلّ نکو	۶	صادق و پوراست بہم نام او
۲	بود دران مسکن اہل وفا	۱	بُد صدفِ گوہر صدق و صفا
۳	جملہ کہ در علم عَلَم داشتند	۴	مورد آلام و جفا ہا شدند
۴۰	مطلع اوصاف حمیدہ بُدند	۴	مقطع اثمار رسیدہ شدند
۸	حیف کہ آن مجمع اہل کرم	۴۰	از ستم دہر شدہ کالعدم
۲۰۰	رفت کتب خانہ و مال و حشم	۴۰	زیر زمین شد نسب محترم
۴۰	مولوی معنوی عبدالرحیم	۴۰	ہست بہ پٹنہ چو ستان عظیم
۷۰	عالم ذی منصب و عالی حسب	۲	کرد برقم تذکرہ عالی نسب
۶۰۰	خیر شد این تذکرۂ صادقان	۵۰	نسبت اموات بپے لاحقان
۱۰۰	قوم خود و ہم نسب و اصل خویش	۳۰۰	کس نہ بُد آگاہ از ینہا زپیش
۳۰۰	شکر کہ شد فیض بزرگی بمن	۵۰	دادخبر از نسب خویشتن
۲۰	گلشن انساب ہمان اہل دین	۵۰	شد سبب فرحتِ قلب حزین
۴	واوچو این دولت معدوم ما	۱	خواند دلم بر کرمش مرحبا

۲۰۰	رسم نسب کرد کہ گوہر بسفت	۴۰۰	۱۰	یافتم از ہمت او مال مفت	۴۰۰
۳۰۰	شد پئے این تذکرہ چون فکر سال	۳۰	۲	بود بدل زمزمۂ این خیال	۳۰
۷	زود بشیر آمدہ ہاتف برفق	۱۰۰	۶۰	سال بگو اعظم انساب صدق	۱۰۰
سنہ ۱۹۵۸		سنہ فصلی ۱۳۰۸	سنہ عیسوی ۱۹۰۱	سنہ ہجری ۱۳۱۹	ہنگلہ

ولادت تاریخ طبع

مولوی سیلمے سقے وذکی — اسمش عبدالرحیم باتوقیر
خوش رقم کرد یک نسب نامہ — کرد انساب پاک را تفسیر
صاف شد حال اہل صادق پور — روشن اندر جہان چو ماہ منیر
چون نسب نامہ طبع شد سالش — ذکر ارباب صدق گفت بشیر

۱۳۲۰ھ

قطعۂ تاریخ از شاعر یکتا و فرید جناب قاضی محمد عبدالحمید صاحب محمد محمدن میرٹھ حال وطن کلکتہ

مژدہ اے والہان حسن قدم — مژدہ اے طالبان سرّ وجود
مژدہ اے سرخوشان جام صفا — مژدہ اے میکشان بزم شہود
از حریم جمال صادق پور — شاہدے دل فروز جلوہ نمود
کلک معنی نگار نکتہ شناس — گرہ کار دل زلطف کشود
آنکہ عبدالرحیم بحر صفاست — سالک راہ حضرت معبود
آنکہ از علم اوست شان ہنر — آنکہ از فیض اوست رونق جود
آنکہ از نسل ہاشم ست وز بیژ — مخزن سرّ فضل رب ودود
داد ترتیب تازہ تذکرہ — کہ ازان سہل شد رہ مقصود
حال صاحبدلان صادقپور — بہ تمام وکمال شرح نمود
خلف اصغر مشار الیہ — آنکہ نور الہدے بود مسعود
آنکہ کرسی نشین صدق وصفاست — آنکہ ازوے فروغ دین افزود

کرد ایما بہ طبع آن زخلوص
اہل دین را نشاط دل بخشود

للہ الحمد آن صحیفۂ فیض
للہ الحمد آن سفینۂ جود

شدہ آراستہ بہ حلیۂ طبع
شائقان را جمال خود بنمود

بآن بیائید و نقد جان آرید
بخریداری دُرِ مقصود

اینچنین یوسفے دلارائی
کس ندیدہ ست گے بمصر شہود

سال طبعش حمید نکتہ سرا
"مظہرِ حسنِ بے زوال" سرود
۱۳۱۹ھ

رباعی تاریخ منہ

این نامہ کہ کردہ نظر افروزی دل
با شد ہمہ اخلاق و سیر را شامل

کلکِ سخن آفرین پئے سال حمید
بنوشت کہ "تاریخ ادیب کامل"
۱۳۱۹ھ

قطعۂ تاریخ طبع از شاعر خوش فکر جادو بیان جناب مولوی شاہ سید ندر الرحمن صاحب حفیظ عظیم آبادی سلمہ المنان

آن عبد رحیم صاحب علم
یکتائے زمان و فخر دوران

چون تذکرۂ نوشت بے مثل
زاحوال گذشتگان ذیشان

ہاتف چو شنید وصف طبعش
ما نند حفیظ شاد و فرحان

گفتا کہ چہ سال ہجریش بود
گفتم کہ "نوادرات اخوان"
۱۳۲۰ھ

دیگر

نایاب چھپا یہ تذکرہ خوب
کہیے دُرِ بے عدیل جسکو

پوچھے جو کوئی حفیظ تاریخ
"گلشنِ فیض ہے" یہ کہدو
۱۳۲۰ھ

دیگر مادۂ تاریخ

وجود متاخرین
۱۳۲۰ھ

قطعۂ تاریخ از شاعر طباع و ذہین منشی زین العابدین صاحب متخلص بہ حزین عظیم آبادی شاگرد مولوی محمد یوسف صاحب جعفری رنجور عظیم آبادی

وہ عبد الرحیم اہل تقوے و علم
مطیع خدا پیرو مصطفےٰ

محقق محدث مفسر فقیہ
موحد ولی سالک رہنما

امام زمان عالم باخبر
شریعت کی جان صوفی باصفا

غرض جس قدر اونکی تعریف ہے
ادا مجھسے ہو وہ مرا منھ ہے کیا

کتاب ایک تصنیف کی آپ نے
کہ اللہ والون کا ہے تذکرا

لکھی مرحبا ایسی (تاریخ حق) ۱۳۱۹ھ
نہین جس مین کچھ جاے چون وچرا

یہ چھپنے کو کلکتہ مین آئی جب
تو اُستاد نے حکم مجھکو دیا

حزین تو بھی لکھ اس کی تاریخ طبع
ہے اورون نے بھی سال لکھا

بفحواے الامر فوق الادب
عمل حکم پر مجھکو کرنا پڑا

مین تھا سوچ ہی مین کہ بس ناگہان
تو ارتح اہل اللہ — آئی ندا ۱۳۱۹ھ

قطعۂ تاریخ از عالم علوم مشرقی ماہر فنون مغربی عندلیب گلستان شاعری ہمشیرزادہ ام عزیزی و نور عینی مولوی محمد یوسف جعفری متخلص بہ رنجور ادامہ اللہ بالعز والوقار ما دام اللیل والنہار در سنہ ہجری

خالِ اقدس جناب عبدِ رحیم
جن کے ہے علم و فضل کا شہرا

جن سے روشن ہے شمع بزم دین
جن سے اسلام کا چمن ہے ہرا

تذکرہ خاندان کا اپنے
للہ الحمد انھون نے لکھ ڈالا

خاندان ہو اگر تو ایسا ہو
کہ ہو یکتا ہر ایک فرد اوس کا

خاندان یہ نہین گلستان ہے — جس کے ہر گل کا رنگ و بو ہے جدا
کوئی ہے موتیا کوئی ہے گلاب — کوئی ہے یاسمین کوئی لالا
اس رسالے کو پڑھ لیا جس نے — باغ کی سیر اُسنے کی گویا
مین نے تاریخ دل سے جب پوچھی — ہے یہ گلگشت بوستان۔ بولا

۱۳۱۹ھ

وله درسنه عیسوی

جتنے تھے اسلاف و اخلاف اہل صادقپور کے — صاحب علم و عمل اہل ہنر اہل کمال
تذکرہ اُن صاحبون کا خال اقدس نے لکھا — اُس مین ظاہر کر دیا اُن مین سے ہر دار کا حال
تذکرہ اسکو نہ کہیے بلکہ آئینہ ہے یہ — جس مین آتا ہے نظر اُن کا جمال و خط و خال
قدر دانون کے لیے یہ پیشکش ہے بے بہا — اسکے آسکتا نہین پاسنگ مین قارون کا مال
واسطے تاریخ کے رنجور نے جب فکر کی — دل یہ بولا۔ واہ واہ ارمغان بے مثال

۱۹۰۱ء

از شاعر خوش بیان جناب ابوالمفاخر مولا بخش صاحب رضوان آروی مالک رضوانی پریس کلکتہ شاگرد حضرت حمید دام فیوضہ

عالم باعمل صادق پور — مولوی عبد رحیم اہل صفا
جامع تذکرۂ اہل حدیث — مہبط رحمت رب علا
اُنکے اوصاف لکھے کیا کوئی — اونکی مدحت ہو رقم کس سے بھلا
تذکرہ اونکا یہ ہے کیا جامع — ایک عالم ہے خریدار اُسکا
کلک رضوان سخن گستر نے — سال گلشن کدۂ فیض۔ لکھا

۱۳۱۹ھ

از شاعر سخندان جناب سید محمد عثمان صاحب سبد۔ مالک عثمانی پریس کلکتہ

جمع تھے اتقیا ذوی الاجلال — تھے ہر اک آفتاب اوج کمال

سبھی ذی عز و جاہ تھے یکسر — اوج حشمت پہ تھے مہ انور
رشک گلزار ہے عظیم آباد — اس مین اون اتقیا کی تھی بنیاد
سب گئے اس جہان سے اک بار — بکھرے جس طرح موتیون کا ہار
مٹ گیا خاندان عالی جاہ — گئے ملک عدم کو ہو کے تباہ
اون مین باقی ہین ایک یہ ذیجاہ — ہین جو اقلیم اتقا کے شاہ
مولوی معنوی کریم و رحیم — یعنے عبد الرحیم ذی تکریم
انھین ذی علم نے لکھا اچھا — تذکرہ صادقان والا کا
ذکر انساب اہل صادق پور — تھے جو مقبول خاص رب کے حضور
طبع ہو کر وہ ہو گیا تیار — صاف و پاکیزہ عیرت گلزار
دل مین تاریخ کا خیال ہوا — دلِ سیدنے صاف حکم دیا
سال تالیف صاف لکھا اسنے — ذکر انساب صادقین یہ ہے
اور تاریخ طبع لکھ یہ شتاب — کہ ہو محبوب خاص و عام کتاب

۱۳۱۹ھ
۱۳۲۰ھ

از شاعر سخنور جناب محمد نذیر صاحب صابر شاگرد حضرت بشیر بھلواروی مدظلہ

عالم و فاضل جناب مولوی عبد الرحیم — اتقا سے اونکی صورت پر ہے عالم نور کا
تذکرہ انساب کا یہ خوب لکھا شوق سے — چھپ کے اسنے رنگ دکھایا در منثور کا
احرف منقوط سے صابر لکھو تاریخ طبع — تذکرہ سچ ۔ حق ۔ بجا ہے اہل صادق پور کا

۱۳۲۰ھ

قطعہ تاریخ از مجمع فیوض اکرام و عظ الاسلام جناب ابو الحسنات مولوی محمد عبد الغفور صاحب داناپوری

شد طبع حال پاکان آنانکہ شد زاوشان — رایج حدیث و فقہ و توحید و شوکت و خیر
کردند فرق ظاہر در راہ حق و باطل — شد مرتفع ضلالت ویران گشت چہ دیر
شد منہدم زاوشان بنیان کفر و بدعت — معدوم شد ز گیتی شرک و عبادت غیر
دادند جان شیرین در راہ خالق جان — کردہ بحکم سیدا در بحر و دشتہا سیر

مطبوع شد کتابے در ذکر حال آنسا
فارغ بصد مسرت گفتا زروے امجد

باصحت و لطافت خالی زعلت و ضیر
تاریخ طبع اوزہے حالات اہل خیر

وله ایضاً در مجرد دیگر

لکم یا ایها الخلان بشرائے
جناب شیخ وقت عبد الرحیم
چنان تحریر کردہ حال پاکان
بیان اوست گویا چشم دیدہ
چو جستم سال طبع اوز ہاتف
زروی استقامت قلب فارغ

کہ ریحانی زباغ حق شگفتہ
بیفزا داد خوش گنجے نہفتہ
کہ دیگر مثل او ہرگز نگفتہ
خس وخاشاک شک را پاک رفتہ
کہ تا گردد عیان آن دُر کہ سفتہ
زہے تاریخ اہل خیر گفتہ

۱۳۰۹ھ

از بلبل بوستان سخنوری جناب مولوی حافظ سید عبد الرزاق صاحب کلامی ساکن حال ٹونک و متوطن قصبہ رائے بریلی دام فیوضہ

ہین جو مرد راہ مولا مولوی عبد الرحیم
شاہباز اوج ذکر حق نہنگ بحر عشق
خود سے فانی باخدا باقی سراپا سوز و درد
رہتے ہین جو رات دن مست شراب بیخودی
وہ زبیری اور وہ خورشید افلاک علوم
خاندان مین جنکے لیکر ابتدا سے آجتک
یہ انھین کے حال ہین لکھا انھون نے تذکرہ
خاندان مین اپنے تھے اسلاف متقی باخدا
داور عالم کرے مقبول خاص و عام اسے
از سر موش ای کلامی بہر سال احمدی

سر گروہ اہل درد و اہل دل مین انتخاب
رنگ و بوے باغ ایمان بحر دین کے دُرِ ناب
روے انور سے خجل جنکے ہر روے آفتاب
آتش عشق حقیقی سے ہی دل جنکا کباب
ایک پتہ کیا کہ جنسے ہند کو ہی آب و تاب
اہل حق ہوتے رہے ہین مرجع ہر شیخ و شاب
اہل ایمان اسکو جانین بے تصنع صدق و تاب
ذکر انکا لکھدیا بے بیش و کم بہر ثواب
شوق سے جو اسکو دیکھے بیگمان ہو فیضیاب
بولا ہاتف "یہ بیان ہے بے نظیر و لاجواب"

۱۳۱۹ھ

فہرست مضامین تذکرہ صادقہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳	مقدمہ دربیان وجہ تالیف کتاب	۴۱	مولٰنا عبدالعلی مرحوم	۱۲۸	مسماۃ شاکرہ مرحومہ
۶	فصل اول نسبتاً اب الاب	۴۲	جناب مولوی الٰہی بخش مرحوم	۱۲۹	مسماۃ صالحہ مرحومہ
۱۲	سوانح زبیر عم رسول اللہ ﷺ	۴۳	جناب حضرت مولٰنا احمد اللہ رح	۱۳۰	عبدالرحیم عفی عنہ مؤلف
۱۳	سوانح عبداللہ ابن زبیر رض	۵۸	جناب مولانا فیاض علی رح	۱۵۸	مسماۃ سارہ مرحومہ
۱۴	حضرت محمد امام تاج فقیہ	۶۰	جناب حضرت مولٰنا یحیی علی رح	۱۶۰	مسماۃ فاطمہ سلمہا
۱۵	نقل بیاض شاہ نور صاحب	۷۵	حضرت مولوی اکبر علی رح	〃	مسماۃ سعیدہ سلمہا
۱۹	نقشہ اولاد واحفاد امام تاج فقیہ	۷۶	مسماۃ جمیلۃ النساء مرحومہ	۱۶۱	شمس العلماء مولوی عبدالرؤف مرحوم
۲۰	سوانح حضرت مخدوم یحیی منیری	〃	مسماۃ وجیہۃ النساء مرحومہ		
〃	مخدوم شہاب الدین	〃	مسماۃ وسیمن مرحومہ	۱۶۴	مولوی بشارت علی مرحوم
۲۱	مخدوم عزیز الدین کمبیلی	۷۷	جناب حکیم مولوی عبدالحمید صاحب مدظلہ	۱۶۶	فصل سوم نسبتاً ام الاولاد
〃	مولانا محمد عارف	۷۸	مولوی اشرف علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ	۱۶۷	حضرت ابوبکر صدیق رض
〃	مولٰنا حفیظ اللہ رحمہ اللہ	۸۰	حکیم مولوی عبدالحکیم صاحب سلمہ	۱۶۸	شیخ صبغۃ اللہ عرف روح الدین حسین خان
۲۴	نقل نسبنامہ مرسلہ خواجہ عبدالکریم صاحب از شہر گھاٹی	۸۱	مولوی محمد یقین مرحوم		
		۸۲	مولوی عبدالقیوم صاحب سلمہ	۱۶۹	نقل فرامین شاہی
۲۶	قاضی ملا احمد اللہ رح	〃	شمس العلما مولوی ابوعلی سلمہ	۱۷۰	رفیع الدین حسین خان
〃	بی بی اسماء مرحومہ	۸۶	مولوی محمد موسیٰ سلمہ	۱۷۱	شیخ رضی الدین حسین خان
〃	قاضی سید صادق علی رح	〃	مولوی محمد یوسف جعفری سلمہ	〃	شیخ رکن الدین حسین خان
۲۸	مولٰنا محمد سعید قدس سرہٗ	۸۹	شیخ عبدالصمد مرحوم	۱۷۲	شیخ شمس الدین حسین
۳۱	مسماۃ قدیرن مرحومہ باڑھ	۹۰	جناب مولوی فتح علی مرحوم	۱۷۳	جناب مولوی حکیم احمد علی مرحوم
۳۴	فصل دویم نسبتاً ام الاب	۹۱	حضرت مولٰنا ولایت علی رح	۱۷۴	جناب مولوی اولیاء علی مرحوم
۳۶	ملا آیت اللہ مرحوم	۱۰۸	مولٰنا عنایت علی رح	〃	مسماۃ ولین مرحومہ
۳۸	نقل فرمان محمد شاہ بادشاہ	۱۱۰	مولوی طالب علی مرحوم	۱۷۵	مسماۃ علیمن مرحومہ
〃	محمد فرخ سیر بادشاہ	〃	جناب مولانا فخر حسین قدس سرہٗ	〃	حکیم مولوی وجاہت حسین مرحوم
۳۹	اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ	۱۱۵	مولوی عبداللہ مدظلہ	۱۷۷	حکیم مولوی محمد عبدالنصیر سلمہ اللہ تعالیٰ
〃	شاہجہان بادشاہ	۱۱۹	مولوی ہدایت اللہ مرحوم	۱۷۸	جناب مولوی حکیم ارادت حسین رح
۴۰	بی بی سوپن مرحومہ	۱۲۱	شمس العلما مولوی محمد حسن مرحوم	۱۸۴	مسماۃ زمرن مرحومہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸۵	مسماۃ سلیمہ مرحومہ	۲۲۳	مسماۃ مصرن مرحومہ	۲۵۴	مولوی قاضی فرزند احمد خان بہادر سلمہ اللہ تعالیٰ
″	مسماۃ باصرہ مدظلہا	″	مسماۃ شمس النساء مرحومہ		
″	مسماۃ قطبن مرحومہ	۲۲۵	مسماۃ فضیلۃ النساء مرحومہ	۲۵۵	نسبنامہ ابوالاب
۱۸۸	فصل چہارم نسبنامہ ام الام	۲۲۶	شمس العلما مولانا محمد سعید قدس سرہ		مولوی عبدالقادر سلمہ اللہ تعالیٰ
۱۸۹	سوانح حضرت عباس رض				
۱۹۷	میر محمود رح	۲۳۰	مولانا محمد حمید مرحوم	۲۵۶	نسبنامۂ ام الاب
۱۹۸	حضرت میر عزالدین رح	۲۳۳	مسماۃ ملیحۃ النساء مرحومہ		مولوی عبدالقادر سلمہ اللہ تعالیٰ
۱۹۹	حضرت مخدوم شیخ شاہ محمد رح	۲۳۴	حافظ مولوی نذرالرحمن سلمہ		
″	مولانا شاہ ابوالبرکات محمد فائض قدس سرہ	۲۳۶	مسماۃ حنیفۃ النساء سلمہا	۲۵۷	مولوی افضل علی مرحوم
		۲۳۷	مولوی ظفر امام صاحب سلمہ		
۲۰۱	حضرت شاہ محمد عزیز قدس سرہ	۲۳۸	نسبنامۂ مسماۃ نصرت مرحومہ	۲۵۸	نسبنامۂ سید محمد یوسف سلمہ
۲۰۲	حضرت شاہ محمد معروف شاہ منور	۲۳۹	حضرت مولانا شاہباز محمد قدس سرہ		
۲۰۳	حضرت شاہ ابوالحسن رح	۲۴۳	مولانا شاہ نصراللہ و شاہ تاج الدین رح	۲۶۰	خاتمہ در شجرۂ بیعت خاندانی و چند امور متفرق۔
۲۰۴ ۲۰۶	مولوی قاضی شاہ محمد تقی رح مولوی کاعبدالعزیز مرحوم بن شاہ ابوالحسن رح	۲۴۴	شاہ غلام مجتبیٰ مرحوم		
۲۰۷	مسماۃ نعیمن مرحومہ	″	شاہ غلام غوث مرحوم		
۲۰۹	حضرت شاہ محمد حسین قدس سرہ	۲۴۵	شاہ حبیب الحسنین مرحوم		
۲۱۲	حضرت مولوی شاہ عبدالخالق مرحوم	۲۴۶	شاہ تفضل حسین مرحوم		
۲۱۴	حضرت شاہ محمد کریم قدس سرہ	۲۴۷	مسماۃ قمرن مرحومہ		
۲۱۵	حضرت شاہ ابوتراب رح	۲۴۸	شاہ خیرات علی مرحوم		
۲۱۶	مولوی عبدالقادر صاحب سلمہ	۲۴۹	نسبنامۂ مادر شمس العلما مولوی عبدالرؤف مرحوم		
۲۱۸	حافظ ابومحمد مرحوم				
″	حکیم مولوی شاہ محمد واعظ رح				
۲۲۰	مسماۃ طہورن مرحومہ	۲۵۰	قاضی اسد علی مرحوم		
۲۲۱	مسماۃ نجیبن مرحومہ	۲۵۲	مسماۃ بی بی شریفن مرحومہ		
″	مسماۃ لطیفن مرحومہ	″	جناب بی بی نجیبن مرحومہ		
۲۲۲	مسماۃ شکرن مرحومہ				

تصحیح اغلاط تذکرہ صادقہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	الدرد	الدر
〃	۶	ارقاہ اللہ	رقاہ اللہ
۲	۳	ادجوہ	ارجو
〃	۶	السِّباق	السَّبّاق
۳	۷	الدرد	الدر
〃	۱۶	سودہ	سُوَدُ
۱۲	۲۲	دوبیٹی	دوبیٹیان
۱۴	۱۳	چودہ پشت	چودہ پشتون
۲۷	۵	محمد یوسف	محمد شریف
۳۰	۶	مہدانوان نے	مہدانوان
۳۱	۲	اور بیٹا ہوا	اور ایک بیٹا ہوا
〃	۳	اس نے	اس فقیر نے
〃	۱۳	جو	جسپر
〃	۲۰	تھا	تھے
〃	۲۲	تفور تام رہا	نفرت تام رہی
〃	۲۳	حاصل کی تھی	حاصل کی
۳۲	۷	جو	جنکی
〃	〃	نہین کر سکتے	نہین ہے
〃	۱۰	متجاوز ہوگی	کچھ کم ہوگی
۳۵	۱۱	جو وقت	وقت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵	۱۲	کہ وہ	وہ
۳۷	۱۹	مقابضت	قبضہ
〃	۲۱	مقابضت	قبضہ
۳۸	۷	اولاد	از اولاد
〃	۱۸	متعلقان	ازمتعلقان
۳۹	۵	فرزند	فرزندان
۴۱	۵	کی گئی تھی	کیا گیا تھا
۴۲	۴	رحمہ اللہ	رحمۃ اللہ
〃	۶	کھلوایا	کھوایا
〃	〃	جنکا نام دوصاجزادی	دوصاجزادونکے نام
〃	۷	تھا	تھی
〃	۱۷	نکاح ہے	نکاح بیوہ ہے
〃	۲۰	بزرے حضرت کے	بڑے حضرتکے لقب تکے
۴۳	۲۲	آپ کی	آپ نے
۴۴	۱	کتاب	کتب
〃	۱۲	گیاست	کیات
〃	۱۷	تھی	تھا
〃	۲۲	ہوتا	ہوتی
۴۵	۱۸	کہ	کہ جنکی
〃	۲۳	برافروختہ ہوا	و برافروختہ ہوا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۵	۲۳	باطن مین	بباطن
۴۶	۱	گزندہ	وگزندہ
〃	۹	چغل	چغل خور
〃	〃	رہائی ہوئی	رہا ہوئے
〃	۱۲	عنادکی	عنادکا
۴۸	۵	پورٹ بیر	پورٹ بلیر
۵۲	۳	نکرسکین	نکرتے
〃	۱۱	ایساہی	ایسے ہی
۵۵	۲۱	سنبھاکر	سنبھالکر
۵۶	۱۲	ہم چاہ	ہم چارون
۵۷	۶	خافوالفتا	خافوالفتنا
〃	۱۴	بھرچودہ پندرہ برس	بھرانیس برس
۶۱	۱۷	بتادیا	بتادی
۶۲	۲۰	درستگی	دریستی
۶۳	۱۶	رحمتہ اللہ	رَحِمہُ اللہ
۶۷	۳	ماابالی	ولست ابالی
〃	۴	ممزعی	ممزع
〃	۶	کرناتوبہ ایک	کرناتوایک
۶۹	۱۲	الناظرین	الناظرون
۷۱	۳	چورڈاکو	چورون ڈاکوؤن
〃	۴	صدہاچور	صدہاچورون
۷۴	۱۵	وفائش چو	وفائش چون

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۶	۷	المومنین	امیرالمومنین
۷۸	۶	وھوھذہ	وھی ھذہ
〃	۷	الفاضل	صورۃ ماکتبہ الفاضل
۸۱	۱	آرہ سے ہوئی	آرہ کے ہوئی
۸۳	۱۷	عشرا	عشر
〃	۱۹	عبدکموا	عبدکم
۸۴	۱	لایتراموا	لایراموا
〃	۲	علیہاالسلام	لیوم القیام
〃	۱۷	مذاق	مذاق علمی
۹۰	۱۳	صبیہ	مسماۃ بنیہ صبیہ
۹۱	۸	روشنی مین بھی	روشنی مین
〃	۱۵	انصادین	انصاد
۹۹	۹	اس نکاح ثانی	اس نکاح ثانی سے
۱۰۵	۱۳	منزل	منازل
۱۰۹	۵	اکرآپ	چونکہ اکرآپ
۱۱۱	۱۴	آپ نے	آپ
۱۱۲	۱۹	اتقوابفراستہ	اتقوامن فراستہ
۱۱۴	۳	ہوا	آپکا نکاح ہوا
۱۲۱	۲۲	اورکرکو	اوپرکرکے
۱۲۹	۲	ازبطن اولی	ازبطن محل ولی
〃	۶	اوس ملک مین	اوس ملک افغانستان مین
۱۳۳	۱	سکھڑ کاشکر ہے	سکھر کاشہر ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۴	۹	اخ البلیہ	اخا البلیہ
۱۳۵	۵	کہ جب طوفان	کہ طوفان
۱۳۷	۱۶	دکاندار پاکے	دکاندار کے
۱۳۸	۳	رپورٹ وغیرہ کے	رپورٹ وغیرہ وہان کے
″	۹	برا تھا	بڑا تھا
۱۴۰	۱	دن بعد	دنون بعد
۱۴۳	۶	پھونچکر	پھونچکر وہ مسودہ
۱۴۳	۲	مرابیت	مرابیتے
۱۴۵	۲۰	سری ہ اللہ	رقاہ اللہ
۱۴۷	۱۶	بحر عرب	بحر ہند
″	۱۹	تین دن	تین دنون
۱۴۹	۱۲	ایک گھڑے مین	ایک گڈھے مین
۱۵۴	۹	اس عرصہ مین بھی	اس مرتبہ بھی
۱۵۶	۲۲	بحر عرب	بحر ہند
۱۶۳	۶	ممدوح الیہ	ممدوح
۱۶۶	۳	مولوی فرحت حسین سلمہ	مولوی فرحت حسین قدس سرہ
″	″	شاہ عبد الخالق سلمہ	شاہ عبد الخالق مرحوم
″	۵	نصیر	نضر
″	۷	نصیر	نضر
۱۶۸	۲	وفقوا	وقفوا
″	۴	کالجمل	کالجبل
″	۵	قوی فی امر دینہ	قوی فی امر دینہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۰	۲۲	مشفقا بیحر زور بیحکم صحابت حسین مرحوم	یکجو دصحابت حسین مرحوم از روی شفقت بیحد
″	″	مشفقا سفینہ بیحکم ارادت حسین مرحوم	حکم ارادت حسین مرحوم از روی شفقت بیحد
۱۷۶	۲۰	منسوب بلامین	منسوب ہوئین
۱۷۹	۶	مایوس الحلاج	مایوس العلاج نے
۱۸۰	۳	لاکھون ادمی	لاکھون آدمیون
″	۱۶	چار آنہ کے	چار آنہ کو
۱۸۱	۲۱	بنظر ترویج	بنظر ترویج
۱۸۲	۱	وھوھذہ	وھوھذا
″	۵	رقم گرد	رقم کرد
″	۱۴	مرحوم سے	مرحوم کے
۱۸۳	۶	مہر شریعت	مہر شریعت
″	۹	عن المھاجرین	بالمھاجرین
۱۸۹	۲۲	پھر لا سلام	پھر اسلام
۱۹۲	۹	اوسی نجر پر	اوسی نجر پر ابو سفیان کو
۲۰۰	۱۷	یہہ آخر	یہہ خبر
″	۱۹	مگر آپ نے اس	مگر آپ نے ان
۲۰۲	۶	پس تینون	ان تینون
۲۰۴	۷	اپنے مجھ سے بھائی	اپنے چچا
۲۰۶	۸	معائشہ	معاشیہ
۲۰۸	۱	تھا	تھی
۲۱۱	۱۴	بلند	ناک بلند
۲۱۲	۴	کہ جسکو	کہ اوسکو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۴	۱۴	تتاسے	متاع
۲۱۵	۷	مولوی افضل علی مرحوم	مولوی محمد افضل صاحب مرحوم
〃	〃	ملا محمد خان	ملا مجد خان
۲۱۶	۷	ولالت	وکالت
〃	۱۴	مکہ	امکنہ
۲۱۷	۲	ان لله	انا لله
〃	۵	سنہ ۱۳۰۳ھ	سنہ ۱۳۰۳ھ
۲۲۰	۷	سنہ ۱۲۸۱ با ۸۲	سنہ ۱۲۷۸ یا ۱۲۷۷
۲۲۱	۱۵	هذا	هذ
۲۲۴	۲	۱۱۶۵	۱۲۶۵
۲۲۹	۱	موجود ہے	موجود ہین
〃	۴	وهوهذا	وهوهذا
〃	۱۱	فروتر	فزون تر
۲۳۰	۱۶	تلمیذ	تلذ
〃	〃	کی	کیا
۲۳۳	۵	لودیکڑہ پسر	لودیکڑہ اور بیٹا
۲۳۵	۲۰	ارشاد	ارشاد
۲۳۶	۶	تطاق	نطاق
۲۳۹	۴	شاہ ہبازی	شاہبازی
۲۴۰	۸	وهوهذه	وهی هذه
۲۴۳	۱۵	تغمدہ الله	تغمدہ الله بالغفران
۲۵۳	۲۰	عن آبائه	بآبائه

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵۳	۱۴	آپ	آپ کو
۲۶۱	۱	مازالت	لازالت
۲۶۳	۱۹	وعنامعهم	وعلینامعهم
۲۶۶	〃	قاضی اسعد علی	قاضی اسد علی
۲۶۸	۸	تتفق علیہ ہین ہے	تتفق علیہ ہین یون ہے
〃	۲۱	اور آپ	تاکہ آپ
۲۶۹	۷	اوپر دیباچہ ہو چکا ہے	اوپر دیباچہ مین ہو چکا ہے
〃	۱۸	افتادہ رہی	افتادہ رہی ہین
۲۷۰	۳	یترقع	یتوقع
۲۷۱	۹	رویس	رویس
۲۷۲	۸	بخت برگشتہ	بخت برگشتہ کیطرح
〃	۹	آنکھ کیطرح	آنکھ
۲۷۳	۹	سیرے	اپنے
۲۷۴	۸	تعیین	تعیلاً
۲۷۵	۲۰	حصرت	حضرت
〃	〃	قدس	قدس سرہ
۲۷۶	۱۹	دین	دین
۲۷۸	۴	چوشد	چہ شد
۲۸۱	۱۷	ورود	ودود
۲۸۳	۲	شاگر	شاگرد
۲۸۵	۹	عیرت	غیرت
		تمام شد	

کلکتہ کی سیر

دو درویشوں کی ملاقات

تیسری جلد

کلکتہ کی سیر و دو درویشوں کی ملاقات نایاب لاجواب کتاب کے دو حصے لکھا و رہا یالہ ڈھنگ اور نیا رنگ جو دنیا بھر کے ناولوں سے اپنا آپہی نظیر ہے پبلک کی نظر و سند گذر چکا اسکی فرحت آمیز تحریر اور لطف آمیز تقریر کا سماں اور بے تکلفانہ بول چال اور ناصحانہ قیل و قال کا لطف نکتہ سنجان زمان نے ملاحظہ فرما کر لطف اٹھایا اور سکا ذکر کرنا فضول ہے اس کتاب کے تیسرے حصہ کے خواستگارون نے بہت درخواستین بھیجین مگر بسبب کثرت اشغال طبع مین تیسرے حصہ کے تعویق ہوئی آخر شایقین کے اصرار نے مجبور لازم کر دیا کہ تیسرا حصہ کلکتہ کی سیر کا بھی جلد شایع کرون چنانچہ بفضلہ تعالی زیور طبع سے آراستہ ہو کر اپنا جلوہ صفا اور انداز دریا دکھانیکو تیار ہے اس تیسرے حصہ مین جو کچھ ہے اوسکا مجمل نقشہ کھینچ کر دکھاتا ہون۔

پٹنہ عظیم آباد محلہ صادقپور کی سرا مین دو درویشو کا قیام ہوا منھو بھیا رے اور اوسکے بیٹے کی لڑائی سید ہادی کا سمجھا کر دونون مین صلح کرا دینا اور زبانی منھو بھیا رے کے شہر پٹنے کے ایک شیخ صاحب کی ناانصافی سے بڑے بیٹے کو کل جائداد دلکہ دینا اور چھوٹے بیٹے کو کچھ نہ دینا بڑے بیٹے کی بے اعتنائی اور باپ کو کمانیسے نکال دینا اور وسی چھوٹے بیٹے کا باپ کی خدمت کرنا اور بیان سید ہادی وجوب اطاعت والدین مین مع آیات قرآن و حدیث کے جو بطور خود ایک نصیحت نامہ اولاد کے واسطے ہے۔ اور اہل ہند کیواسطے اللہ کو کونسل ہیجکر بادشاہ برطانیہ کا نتیجہ سید ہادی بخاری اور قلندر بخش کا لاہور شریف جانا و وہان شاہزادہ فیروز شاہ سے ملاقات ہونا شاہزادے کے کئی روز تک سید ہادی کا بیان جسمین ذکر معرفت نفس اور حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت اور خلافت قدسیون کا سجدہ کرنا اور شیطان کا انکار کرکے ملعون لعنت گھے مین پڑنا اسکے ذیل مین فوائد کثیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ پھر آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کا بیان مختصر انسان کیواسطے عدل کرنا اور ظلم کرنے سے بچنا لازم اور حکایت ایک شاہ روس ظالم کی۔ سلطان مظفر کا آنا اوسکے ملک پر قبضہ کرنا اور سکو ظلم کا نتیجہ دکھانا۔ پھر اخلاق تمدن کا بیان۔ اہل چین کے تمدن اور شاہ روس کی نسبت اتحاد سکندر کی فوج کشی چین اور مجبور و ناکام ہو کر واپس آنا اسکے ضمن مین قصہ ایک شاہزادہ چین کا اور لطف حسن و عشق کا نئے رنگ کی جنگ کا ڈھنگ۔ کوہ قاف کی سیر اور فلستا کا شاہزادی سے شادی کرکے واپس آنا شاہ روس کی لڑکی سے شادی کرنا اور لشکر فارسیان اور لشکر چینان کا مقابلہ اور مقاتلہ اور حکیم چینی کی حکمت عملی سے فارسیون کا خستہ و تباہ ہونا و بعد فتح چین کا وطن پھر لوٹنا والدین سے عذا اس کتاب مین بڑی آب و تاب سے لکھا گیا ہے یہ فقط قصہ یا ناول نہین ہے افزار دیکھنے ایک دلچسپ داستان ہے۔ فوائد بیشمار نصائح کے گہر آبدار اسقدر جمع مین گویا کوزہ مین دریا کو بند کر دیا ہے ساتھ اسکے دلچسپی ایسی ہے کہ جسنے پہلی اور دوسری جلد نہین پڑھی ہین وہ سمجھ جائیگا اور جو لوگ نئے سرے شروع فرمائینگے بغیر ختم کئے نہ رکھینگے مین ممکن نہین گونا گون فوائد اور فصاحت ادب وغیرہ کا ایک خزانہ ہے جو دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ آخر مین ایک قصیدہ لامیہ ہے جسکی تشبیب نے تاکی گرد شوخ کا سان دکھایا ہے اور قصیدہ نعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین ہے۔ شایقین منگوائین اور لطف تازہ اٹھائین۔ بنظر فیاض عام قیمت محض کم رکھی گئی ہے۔ قیمت فی جلد دس آنے

جلد اول ۴ر جلد دوم ۴ر

کلکتہ ہیرسن روڈ نمبر ہادی پریس سے طلب فرمائین

افسوس کہ یہ کتاب بہت غلط چھپی ہر چند کہ
مصنف نامہ اسکا لکھا گیا مگر بخوف طوالت بہت مختصر درینیہ بھی ایک رسالہ ہو جاتا بہر
کیف اگر حیات مستعار باقی ہے اور اسکے طبع ثانی کی نوبت آئی تو انشاء اللہ تعالیٰ
صحیح کر دیجائیگی اور نیز بہت کچھ اسمیں الحاق بھی ہوگا جو بعد کو معلوم ہوتا گیا ہے

اعلان

جن حضرات کو اس کتاب کی خریداری منظور ہو قیمت عہ علاوہ محصول ڈاک کے
فقیر مؤلف عبدالرحیم عفی عنہ ساکن محلہ میر شکار ٹولہ۔ ڈاکخانہ گلزار باغ پٹنہ
سے نقد بھیجکر بابذریعہ وی۔ پی۔ طلب فرماوین ورنہ تعمیل حکم کی نہوگی
دس جلد کے خریدار کو ایک نسخہ بطور کمیشن کے دیا جائے گا۔
نوے جلدون تک فی دہائی ایک نسخہ کمیشن ملے گا۔ اور سو
جلدون کے خریدار کو اور زیادہ
رعایت ہوگی جو بذریعہ خط و کتابت یا
بالمشافہہ طے ہو سکتی ہے
فقط